ہیری پوٹر اور
پارس پتھر کا راز
مصنفہ: جے کے رولنگ
ترجمہ: معظم جاوید بخاری
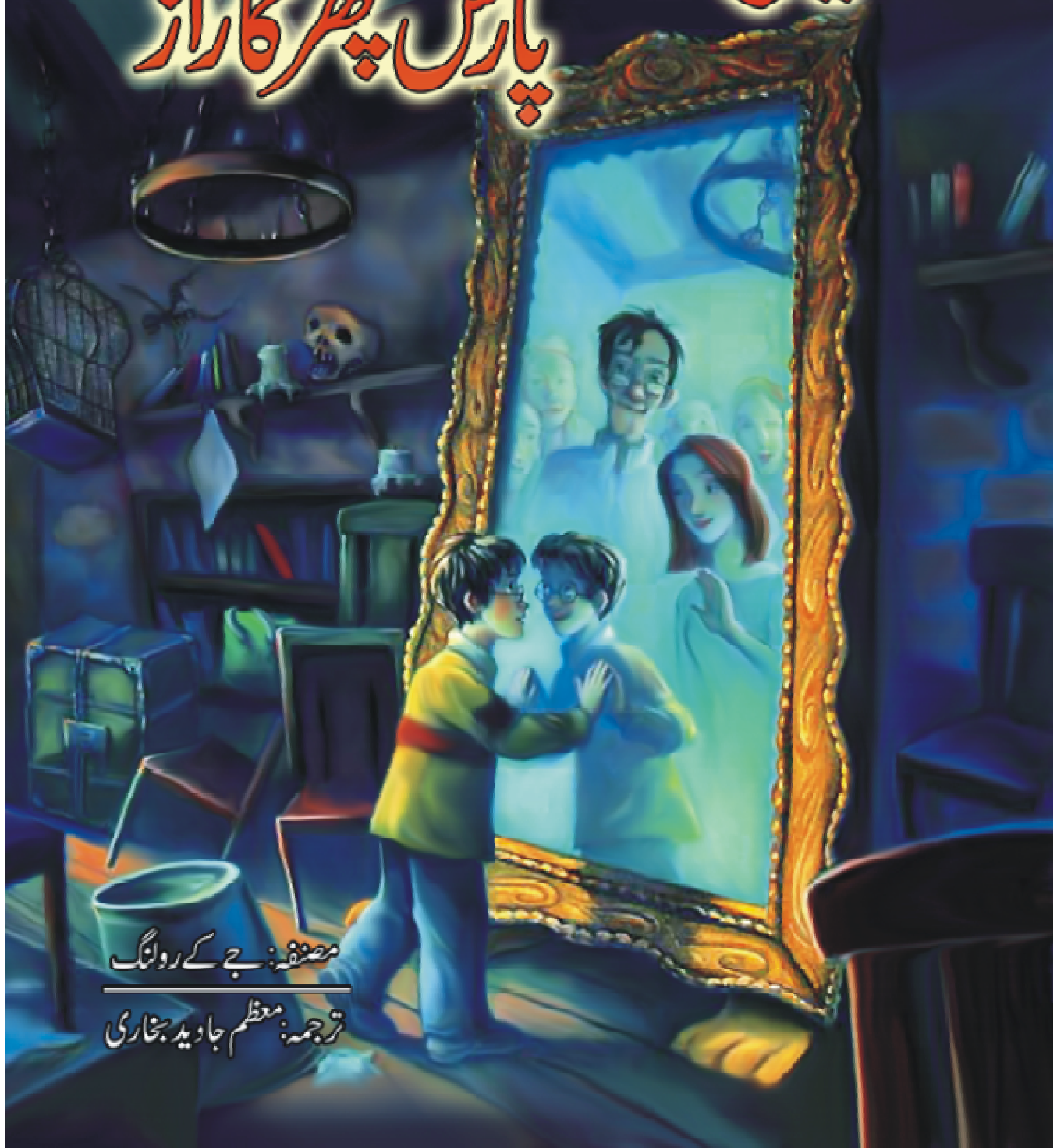
شہرہ آفاق جادوگر ہیری پوٹر کے کارنامے (پہلی کتاب کا ترجمہ)

Harry Potter and the Sorcerer's Stone

......مصنفہ......

جے کے رولنگ

......مترجم......

معظم جاوید بخاری

............انٹرنیٹ ایڈیشن............

فہرست ابواب

پہلا باب

لڑکا جو بچ گیا!

پرائیویٹ اسٹریٹ کے مکان نمبر چار میں رہنے والے مسٹر و مسز ڈرسلی بڑے فخر سے کہا کرتے تھے، 'ہم تو پوری طرح کے مثالی لوگ ہیں۔' کوئی یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ان کا کسی قسم کے پراسرار یا سنسنی خیز حالات سے پالا پڑ سکتا تھا۔ شاید اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ لوگ اس قسم کی بے تکی باتوں سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھتے تھے۔ مسٹر ڈرسلی 'گرننگز' نامی کمپنی کے سربراہ تھے جو کھدائی کا کام کرتی تھی۔ وہ خاصے موٹے اور قوی الجثہ شخص تھے اور ان کی گردن تو جیسے تھی ہی نہیں! حالانکہ ان کی مونچھیں بہت بڑی اور گھنی تھیں جبکہ مسٹر ڈرسلی کے مقابلے میں مسز ڈرسلی سنہرے بالوں والی دبلی پتلی خاتون تھیں اور ان کی صراحی دار گردن معمول سے قریباً دگنی لمبی دکھائی دیتی تھی۔ اتفاق کی بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ لمبی صراحی دار گردن ان کیلئے بڑی کام کی چیز تھی کیونکہ وہ اکثر اپنے باغیچے کی باڑھ کے دوسری طرف تاک جھانک کرنے اور پڑوسیوں کی ٹوہ میں رہنے اپنا بیشتر وقت برباد کیا کرتی تھیں۔ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا تھا جس کا نام 'ڈڈلی' تھا۔ مسٹر و مسز ڈرسلی کا یہ حتمی فیصلہ تھا کہ ڈڈلی سے پیارا، عمدہ اور ہونہار بچہ پوری دُنیا میں کہیں پیدا نہیں ہو سکتا۔

ان کے پاس وہ سب کچھ تھا جس کی وہ خواہش رکھتے تھے لیکن ان کی زندگی میں ایک گہرا راز چھپا ہوا تھا جو انہیں ہمیشہ خوفزدہ کئے رکھتا تھا۔ انہیں ہر وقت یہ خوف ستاتا رہتا تھا کہیں لوگوں پر یہ راز منکشف نہ ہو جائے۔ وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اگر کسی کو 'پوٹر' گھرانے کے ساتھ ان کی رشتے داری کی بھنک پڑ گئی تو پھر کیا ہوگا؟ ...... مسز پوٹر، مسز ڈرسلی کی سگی بہن تھیں لیکن وہ کئی سالوں سے ایک دوسرے سے نہیں ملی تھیں۔ سچی بات تو یہ تھی کہ مسز ڈرسلی سب کو ہمیشہ یہی بتاتی تھیں 'ان کی کوئی بہن ہے ہی نہیں' ...... اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی بہن اور اس کا نکما شوہر ہر لحاظ سے ان سے الگ تھلگ تھے، جتنا الگ تھلگ ہونا ممکن تھا۔ یہ سوچ کر ہی مسٹر و مسز ڈرسلی کے ہوش اُڑ جاتے تھے کہ اگر مسٹر و مسز پوٹر کبھی بھولے سے بھی ان کے محلے میں آ گئے تو اُن کے پڑوسی کیا سوچیں گے؟ وہ جانتے تھے کہ ان کا ایک چھوٹا سا بیٹا بھی تھا لیکن انہوں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس بچے کو بھی ایک بڑی وجہ کہا جا سکتا تھا جس کے باعث وہ ہمیشہ پوٹر گھرانے سے دور رہتے تھے۔ شاید وہ اس بچے کے اثرات سے اپنے 'ہونہار ڈڈلی' کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے۔ ان کی پوری

کوشش تھی کہ ان کا ہونہار بیٹا کبھی بھی اس قسم کے بچوں سے میل جول نہ رکھے۔

ہماری کہانی وہاں سے شروع ہوتی ہے جب مسٹر و مسز ڈرسلی، اس بوجھل اور اُداس منگل کے دن سو کر بیدار ہوئے تھے۔ بادلوں سے بھرے ہوئے آسمان کو دیکھ کر کوئی بھی یہ سوچ نہیں سکتا تھا کہ پورا ملک عجیب وغریب قسم کے بھیانک حادثات کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ مسٹر ڈرسلی نے گنگناتے ہوئے دفتر جانے کی تیاری شروع کردی اور الماری میں سے سب سے بیزار کن ٹائی نکالی۔ مسز ڈرسلی چہکتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں کرتی رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ غلغلہ مچاتے ہوئے ننھے ڈڈلی کو اونچی کرسی میں بٹھانے کی کوشش میں اس کے ساتھ زوردار قسم کی کشتی بھی کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

ان میں سے کسی کو بھی نہیں وہ دل دہلا دینے والا منظر نہیں دکھائی دے پایا کہ ایک بڑا سا الّو اپنے پروں کو زور سے پھڑ پھڑاتا ہوا ان کے سامنے والی کھڑکی کے آگے سے گزر گیا تھا۔ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے مسٹر ڈرسلی نے اپنا دفتری بریف کیس اُٹھایا۔ بے ڈھنگی سی مسکراہٹ سے اپنی بیوی کو الوداع کہا اور جھک کر اپنے پیارے بیٹے ڈڈلی کا گال چومنے کی کوشش کی مگر انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ڈڈلی نے اس وقت جھنجلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اپنا ناشتہ بری طرح سے ادھر ادھر پھینک رہا تھا۔

''شیطان کہیں کا......'' مسٹر ڈرسلی نے گھر سے نکلتے وقت لاڈ بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلے اور اپنی کار میں بیٹھ گئے پھر مکان نمبر چار کی پورچ سے باہر نکل آئے۔ سڑک کے موڑ پر مسٹر ڈرسلی کو پہلی جس غیر معمولی چیز نے چونکا دیا وہ ایک بلی تھی جو ایک بڑے اسٹریٹ بورڈ پر لگے ہوئے 'کالونی کے نقشے' کو پڑھنے میں محو تھی۔ ایک لمحے کیلئے تو مسٹر ڈرسلی یہ سمجھ نہیں پائے کہ انہوں نے کیا دیکھا تھا پھر انہوں نے سر جھٹکا اور دوبارہ اسی سمت میں دیکھا۔ ایک بھوری بلی پرائیویٹ اسٹریٹ کے موڑ پر کھڑی تھی لیکن نقشہ کہیں نہیں دکھائی دے پایا۔ ان کے دماغ میں بھی کیسے انوکھے خیالات جنم لیتے رہتے ہیں؟ ممکن ہے تیز چمک کی وجہ سے ان کی نگاہوں کو دھوکا ہوا ہو۔ مسٹر ڈرسلی نے آنکھیں جھپکائیں اور بلی کو گھورا۔ بلی نے بھی پلٹ کر انہیں گھورنا شروع کر دیا۔ جب مسٹر ڈرسلی موڑ پر گھومے اور سڑک پر آگے بڑھے تو انہوں نے نہ چاہتے ہوئے بھی کار کے آئینے میں سے عقبی سمت نگاہ ڈالی، بلی اب بھی سائن بورڈ کو پڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جس پر بڑے بڑے حروف میں 'پرائیویٹ اسٹریٹ' لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ نہیں......نہیں......وہ محض سائن بورڈ کو گھور رہی تھی۔ بلیاں نہ تو نقشہ دیکھ سکتی تھیں، نہ ہی سائن بورڈ پڑھ سکتی تھیں۔ مسٹر ڈرسلی نے اپنے کندھے اچکائے اور بلی کو اپنے دماغ سے باہر نکال دیا۔ جب وہ شہر کی طرف بڑھے تو ان کے دماغ میں کوئی پریشانی باقی نہیں رہی تھی۔ ان کا ذہن کھدائی کے کام کے اس آرڈر کے بارے میں سوچنے میں مصروف تھا جو انہیں اس دن ملنے کی توقع تھی۔

شہر کے نزدیک پہنچنے پر انہوں نے کچھ ایسا عجیب منظر دیکھا کہ کھدائی والا معاملہ دماغ سے محو ہو کر رہ گیا اور ان کا چہرہ عجیب سے

انداز میں بھینچ گیا۔ ہر صبح کی طرح وہ آج بھی ٹریفک کے ہجوم میں پھنس چکے تھے۔ان کا دھیان اس طرف مبذول ہوتا چلا گیا کہ آج لوگ خلاف معمول کچھ عجیب قسم کا لباس پہن کر گھوم پھر رہے تھے۔ لمبے چوغوں میں ملبوس لوگ ہر طرف کثیر تعداد میں چلتے پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔خاص بات یہ تھی کہ مسٹر ڈرسلی ہمیشہ سے ہی عجیب اور بے ڈھنگے لباس پہننے والے لوگوں کو ناپسند کرتے تھے۔ آج کل کے جوان لڑکے لڑکیاں بھی کیسے کیسے اوٹ پٹانگ کپڑے پہنتے ہیں؟ یقیناً یہ کوئی حماقت بھرا نیا فیشن ہوگا۔انہوں نے ناگواری سے سوچا۔انہوں نے اپنی انگلیوں سے سٹیئرنگ پر طبلہ بجانے کی کوشش کی۔اسی وقت ان کی نگاہ قریب کھڑے کچھ عجیب لباس لوگوں کے گروہ پر جا پڑی۔ان لوگوں کے چہروں پر تعجب وفکرمندی کے جذبات جھلک رہے تھے اور وہ آپس میں سرگوشیوں کے انداز میں کانا پھوسی کررہے تھے۔مسٹر ڈرسلی کا پارہ اس وقت تو آسمان سے باتیں کرنے لگا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اس گروہ میں موجود دو افراد تو کسی طرح سے بھی نوجوان نہیں دکھائی دیتے تھے۔ارے اس آدمی کی عمر تو مجھ سے بھی زیادہ ہوگی اور اسے ذرا شرم نہیں آتی وہ شوخ سبز رنگ کا چوغہ پہنے ہوئے ہے۔اسے نوجوانوں کو عمدہ اخلاق سکھانے کی ضرورت ہونا چاہئے تھی۔اس کی جرأت کیسے ہوئی ایسا لباس پہننے کی......لیکن اسی وقت مسٹر ڈرسلی کے ذہن میں یہ خیال نمودار ہوا کہ ممکن ہے اس لباس کا تعلق کسی احمقانہ اشتہاری کمپنی سے ہو جو لوگوں کی توجہ کو اپنی کسی بازاری مصنوع کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ لوگ کسی مہم کیلئے چندہ اکٹھا کرنے کیلئے یہ بہروپ اختیار کئے ہوئے ہوں۔ ہاں ہاں...... یقیناً کچھ ایسی ہی بات ہوگی! مسٹر ڈرسلی نے خود کو تسلی دی۔اسی لمحے ٹریفک رینگنے لگی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ اپنی گاڑی دفتر کے پارکنگ لان میں کھڑے کرتے ہوئے دکھائی دیئے۔ان کا ذہن ایک بار پھر تمام باتوں سے ہٹ کر کھدائی کے کام میں الجھ چکا تھا۔وہ اس آرڈر کے حصول کیلئے بے چین ہو رہے تھے۔

مسٹر ڈرسلی نویں منزل پر اپنے دفتر میں ہمیشہ کھڑکی کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔گر ایسا نہیں ہوتا تو اس صبح انہیں کھدائی کے کام پر اپنا دھیان جمائے رکھنے میں بے حد دشواری کا سامنا ہوتا۔وہ بھری دوپہر کو شہر کی فضا میں تیزی سے منڈلاتے ہوئے الّوؤں کو نہیں دیکھ پائے تھے لیکن نیچے سڑک پر کھڑے راہگیر الّوؤں کو دیکھ کر حیران و پریشان تھے جب ایک کے بعد ایک الّو تیزی سے پر پھڑ پھڑاتے ہوئے ادھر ادھر اُڑتے چلے گئے۔کئی راہگیر ان کی طرف انگلیوں سے اشارہ کررہے تھے اور کچھ لوگ تو حیرت سے منہ پھاڑے تکتے رہ گئے۔ان میں سے زیادہ تر افراد نے تو......رات میں بھی کبھی الّو نہیں دیکھا تھا۔ بہرکیف مسٹر ڈرسلی کی صبح حسب معمول انداز میں گزر گئی جس میں الّوؤں کا دور دور تک نام ونشان نہیں تھا۔انہوں نے دفتر کے پانچ ملازمین کی ڈانٹ ڈپٹ کی، کئی ضروری ٹیلی فون کئے اور وہ فون پر بھی حسب عادت چیختے چلاتے رہے۔دوپہر کے کھانے کے وقت تک وہ بہت خوشگوار دکھائی دے رہے تھے۔کھانے کے بارے میں انہوں نے سوچا کہ وہ سامنے سڑک کی دوسری طرف واقع بیکری کی دوکان سے اپنے لئے میٹھی ڈبل

روٹی لے آئیں اس طرح ہاتھ پیروں کو سیدھا ہونے کا موقع مل جائے گا۔

وہ چوغوں میں ملبوس افراد کے بارے بالکل بھول چکے تھے لیکن بیکری کی طرف جاتے ہوئے مسٹر ڈرسلی کو ایک بار پھر ناپسندیدہ لباس والے افراد دکھائی دیئے۔ ان کے قریب سے گزرتے ہوئے مسٹر ڈرسلی نے شعلہ بار نگاہوں سے انہیں گھورا۔ نجانے کیوں ان لوگوں کو دوبارہ دیکھنے پر وہ کسی قدر پریشان سے ہوگئے تھے۔ یہ لوگ بھی تعجب و پریشانی میں مبتلا دکھائی دیئے جو آپس میں سرگوشیوں میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ان کے ہاتھوں میں چندہ مانگنے والا کشکول بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ واپس لوٹتے وقت مسٹر ڈرسلی کے پلاسٹک کے تھیلے میں ایک بڑی میٹھی ڈبل روٹی دکھائی دے رہی تھی۔ جب مسٹر ڈرسلی ایک بار پھر ان لوگوں کے قریب پہنچے تو انہیں ان کی گفتگو کے کچھ ٹوٹے پھوٹے جملے سنائی دیئے۔

''پوٹر گھرانہ...... ہاں صحیح ہے...... میں یہی سنا ہے......''

''ہاں! ان کا بیٹا ہیری......''

مسٹر ڈرسلی کے پیروں کو جیسے لقوہ مار گیا تھا۔ خوف کے مارے ان کے ہوش اُڑ گئے۔ انہوں نے کانا پھوسی کرنے والوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ ان سے کچھ دریافت کرنا چاہتے ہوں مگر پھر انہوں نے اسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ ایسا نہ کیا جائے......

انہوں نے ہڑبڑاہٹ میں سڑک کے پار دوڑ لگا دی اور دھڑ دھڑاتے ہوئے اپنے دفتر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دفتر پہنچتے ہی جو کام سب سے پہلے کیا۔ وہ یہ تھا کہ انہوں نے کڑے الفاظ میں اپنی سیکرٹری کو حکم دیا کہ وہ کچھ دیر آرام کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان کے آرام میں کسی قسم کا خلل نہ ڈالا جائے۔ ڈبل روٹی کا تھیلا ایک طرف ڈالتے ہوئے وہ ٹیلی فون کی طرف جھپٹے اور ریسیور اُٹھا کر اپنے گھر کے نمبر ملانے لگے۔ جونہی نمبر ملانے کا کام تکمیل کو پہنچا تبھی ان کا ارادہ بدل گیا اور پھر انہوں نے ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔ انہوں نے ریسیور دوبارہ نیچے رکھ دیا اور اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ وہ سوچ رہے تھے۔ 'نہیں...... نہیں! وہ بھی کتنی بڑی بے وقوفی کرنے جا رہے تھے۔ پوٹر نام کے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔' انہیں یقین تھا کہ پوٹر نام کے ایسے بھی کئی لوگ ہوں گے جن کے بیٹے کا نام ہیری ہوگا اور اگر دیکھا جائے تو انہیں یہ بھی درست طور پر معلوم نہیں تھا کہ ان کے ننھے منے بھانجے کا نام واقعی 'ہیری' ہی تھا۔ انہوں نے اسے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا نام ہاروے یا ہیرالڈ بھی تو ہوسکتا تھا۔ مسز ڈرسلی کو پریشانی میں مبتلا کرنے سے کیا حاصل ہوگا؟ اپنی بہن کا نام سنتے ہی وہ ہمیشہ بے حد پریشان ہو جایا کرتی تھیں اور اس میں مسز ڈرسلی کی بھی کیا غلطی تھی اگر ان کی اپنی بہن اس طرح کی ہوتی؟ ......لیکن پھر بھی چوغہ پہنے لوگ......

اس دوپہر کھدائی کے کام پر توجہ مبذول کئے رکھنے میں انہیں خاصی دشواری کا سامنا ہوا۔ جب وہ پانچ بجے دفتر کے کام نمٹا کر

عمارت سے باہر نکلے تو فکر مندی میں ایسے ڈوبے تھے کہ گیٹ سے نکلتے ہوئے ایک شخص سے ٹکرا گئے۔

''معاف کیجئے!'' مسٹر ڈرسلی ہڑبڑاہٹ کے عالم میں بولے۔ کیونکہ ان کے بھاری بھرکم جسم سے ٹکرانے کے بعد ایک ٹھگنا اور بدصورت آدمی قریباً زمین بوس ہو چکا تھا۔ کچھ سیکنڈ کے بعد مسٹر ڈرسلی کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ اس ٹھگنے شخص نے بھی ارغوانی رنگ کا چوغہ پہن رکھا تھا۔ ٹکرانے اور زمین پر قریباً گر جانے کے باوجود بھی اس ٹھگنے شخص کے چہرے پر ناراضگی یا کسی قسم کی پریشانی کا کوئی تاثر دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ خلاف معمول اس کے چہرے پر گہری مسکان تیر رہی تھی۔ اس نے اُٹھنے کی کوشش کی۔

''کوئی بات نہیں! آج مجھے کوئی بھی چیز پریشان نہیں کر سکتی...... خوشیاں مناؤ، کیونکہ 'تم جانتے ہوئے کون؟' آخر کار اب دفع ہو گیا ہے۔ آج کا دن اتنی خوشی کا ہے کہ تمہارے جیسے ماگل کو بھی جشن منانا چاہئے۔'' اس نے اپنی چنچناتی سی کانپتی ہوئی آواز کہا اور اس کی آواز اتنی عجیب تھی کہ آس پاس کے لوگ اسے گھورنے لگے۔ اس بدصورت ٹھگنے شخص نے اُٹھ کر مسٹر ڈرسلی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر انہیں گلے لگایا اور وہاں سے چل دیا۔ مسٹر ڈرسلی ہکا بکا کسی درخت کی مانند وہیں کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان کے پاؤں زمین سے چپک گئے ہوں۔ ایک اجنبی شخص نے نہ صرف انہیں گلے لگایا تھا بلکہ وہ انہیں 'ماگل' بھی کہہ گیا تھا۔ اس لفظ کا چاہے جو بھی مطلب ہوتا ہو...... مگر ان کے دماغ کی چولیں تک ہل گئی تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اپنی کار کی طرف لپکے اور گھر کی طرف چل دیئے۔ انہیں قوی امید تھی کہ یہ سب باتیں محض قیاسات کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔ یہ سچ تھا کہ اس قسم کی امید انہوں نے آج سے پہلے کبھی نہیں باندھی تھی کیونکہ وہ تخیل کی اُڑان کو سرے سے پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

جب وہ اپنے گھر کی پورچ میں اندر داخل ہوئے تو انہوں نے جو پہلی چیز دیکھی، اسے دیکھ کر ان کا دماغ اور خراب ہو گیا۔ جس بھوری بلی کو انہوں نے صبح دیکھا تھا وہ اب ان کے باغیچے کی منڈیر پر بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں کامل یقین تھا کہ یہ وہی بلی ہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں کے چاروں طرف بھی اسی طرح کے نشان تھے۔

''شش......'' مسٹر ڈرسلی نے غراتی ہوئی آواز میں ہنکارا بھرا۔

بلی ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اس کے بجائے اس نے مسٹر ڈرسلی کی طرف گھور کر دیکھا۔ مسٹر ڈرسلی حیران رہ گئے۔ کیا یہ عام بلیوں جیسا انداز تھا؟ اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھے اور گھر میں داخل ہو گئے۔ وہ پختہ عزم کئے ہوئے تھے کہ وہ پوٹر گھرانے کے بارے میں سنی ہوئی چہ میگوئیوں کا اپنی بیوی سے کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں کریں گے۔

مسز ڈرسلی کا دن بے حد عمدہ اور خوشگوار گزرا تھا۔ انہوں نے رات کے کھانے پر اپنے شوہر کو بتایا کہ پڑوسن کے اپنی سگی بیٹی کے ساتھ کیا تنازعات چل رہے ہیں؟ اس کے علاوہ ڈڈلی نے ایک نیا جملہ بولنا سیکھ لیا ہے۔ 'نہیں کروں گا' مسٹر ڈرسلی نے خود پر قابو رکھتے

ہوئے اطمینان بخش انداز اختیار کرنے کی کوشش کی۔ جب ڈڈلی کو سلا دیا گیا تو وہ مطمئن انداز میں ڈرائنگ روم کی طرف بڑھے تاکہ وہ ٹیلی ویژن پر رات کا خبر نامہ سن سکیں۔ انہوں نے ٹی وی چلایا تو خبر نامہ جاری تھا۔ مسٹر ڈرسلی اطمینان سے بیٹھ کر خبریں سننے لگے۔

''اور آخر میں...... ہر جگہ کے لوگ بتا رہے ہیں کہ اس ملک کے الوؤں کی حرکتیں آج بہت عجیب تھیں حالانکہ الو عام طور پر رات کو ہی شکار کرتے ہیں اور دن کی روشنی میں شاید ہی کبھی دکھائی دیتے ہیں لیکن آج سورج نکلنے کے بعد سے سینکڑوں الو ہر سمت میں اُڑتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ماہرین ابھی تک اس بات کا سراغ نہیں لگا پائے کہ الوؤں نے اچانک اپنے نیند کے اوقات کیونکر بدل ڈالے ہیں۔'' خبریں پڑھنے والے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''بڑی عجیب بات ہے، اور اب موسم کے بارے میں آگاہی کیلئے جم میک گوفن...... کیا آج رات کو بھی الوؤں کی بارش ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے؟''

''ہیلو ٹیڈ!'' ماہر موسمیات نے کہا۔ ''میں اس کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن آج صرف الوؤں کی حرکات ہی عجیب نہیں رہی۔ کینٹ، یارک شائر اور ڈُنڈی کے علاقوں سے مختلف افراد نے مجھے ٹیلی فون پر آگاہ کیا کہ میں نے کل جس بارش کی پیشگوئی کی تھی، اس کے بجائے آج آسمان سے نوکیلے اور تیز نگار انگاروں کی موسلا دھار بارش ہوتی رہی ہے، ان کا کہنا تھا کہ جیسے آسمان پر موجود ستارے پھلجڑیوں کی طرح ٹوٹ کر زمین پر گر رہے ہوں۔ شاید لوگ الاؤ والی بھڑکیلی رات کا جشن کچھ جلدی ہی منا رہے ہیں۔ یہ اگلے ہفتے منعقد ہونا ہے دوستو! لیکن آج رات کو یقینی طور پانی ہی برسے گا......''

مسٹر ڈرسلی برف کی مانند اپنی کرسی پر جمے کے جمے رہ گئے تھے۔ پورے برطانیہ میں انگاروں کی بارش؟ دن کی روشنی میں الوؤں کی پرواز؟ ہر جگہ چوغوں میں گھومتے ہوئے پراسرار لوگ؟ اور پوٹر...... پوٹر گھرانے کے بارے میں سرگوشیاں......

اسی لمحے مسز ڈرسلی چائے کے دو کپ اُٹھائے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔ اب بتائے بنا کوئی چارہ نہیں تھا۔ انہیں اپنی بیوی کو کچھ تو بتانا ہی پڑے گا۔ انہوں نے گھبراتے ہوئے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا۔

''اوہ پیٹونیہ ڈیئر! حال میں تمہاری بہن کی کوئی خبر ملی ہے کیا؟'' وہ بمشکل بول پائے۔ بالکل ویسا ہی ہوا جیسا کہ انہیں توقع تھی۔ مسز ڈرسلی کو نہ صرف حیرت کا جھٹکا لگا بلکہ ان کے چہرے پر ناگواری کا غصہ جھلکنے لگا۔ عام طور پر وہ لوگ جانتے تھے کہ مسز ڈرسلی کی کوئی بہن نہیں تھی۔

''نہیں!'' مسز ڈرسلی تیکھی آواز میں غرائیں۔ ''کیوں؟''

''خبر نامے میں عجیب قسم کی خبریں سنائی جا رہی ہیں۔'' مسٹر ڈرسلی نے دھیمی سی آواز میں کہا۔ ''الوؤں کی دن میں پرواز...... انگاروں کی بارش...... اور شہر میں آج بہت سے عجیب لبادوں میں ملبوس پراسرار قسم کے لوگ گھوم رہے تھے......''

''تو......؟'' مسز ڈرسلی نے تمتماتے ہوئے سوال کیا۔

''تو...... میں نے سوچا...... میں نے سوچا......شاید......کہیں ہونا ہو......اس کا تعلق......ان لوگوں سے......ان کی طرح کے لوگوں سے تو نہیں ہے......'' مسٹر ڈرسلی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ان کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو گیا تھا۔

مسز ڈرسلی ہونٹ سکوڑ کر اپنی چائے کی چسکیاں لیتی رہیں۔مسٹر ڈرسلی کو خیال آیا کہ کیا ان میں اپنی بیوی کو یہ بتانے کی ہمت تھی کہ انہوں نے پوٹر کا نام سنا ہے۔بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ان میں اتنی ہمت نہیں تھی۔اس کے بجائے وہ جتنے پُرسکون انداز میں کہہ سکتے تھے،انہوں نے کہا۔

''ان کا بیٹا......اس کی عمر بھی اپنے ڈڈلی جتنی ہی ہو گی...... ہے نا۔''

''میرے خیال سے اتنی ہی ہونا چاہئے!'' مسز ڈرسلی نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

''وو......ویسے اس کا نام کیا ہے؟ ہیرالڈ...... ہے نا!'' مسٹر ڈرسلی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہیری!......میرے خیال میں یہ بہت ہی گھٹیا اور سڑک چھاپ قسم کا نام ہے۔''

''اور نہیں تو کیا......'' مسٹر ڈرسلی جلدی سے بولے اور ان کا دل بری طرح ڈوبتا جا رہا تھا۔''میرا بھی یہی خیال ہے۔''

جب وہ لوگ سونے کیلئے بالائی منزل پر چلے گئے تو اس کے بعد مسٹر ڈرسلی اس موضوع پر ایک لفظ بھی نہیں بول پائے۔جب مسز ڈرسلی باتھ روم میں گئیں تو مسٹر ڈرسلی چپکے سے اُٹھے اور بیڈروم کی کھڑکی کے پاس پہنچے۔انہوں نے کھڑکی میں جھانک کر سامنے والے باغیچے پر نگاہ ڈالی تو ان کا دل دھک سے رہ گیا۔پُراسرار بلی اب بھی وہیں موجود تھی۔وہ پرائیویٹ سٹریٹ کے موڑ پر نظریں گاڑے ہوئے دکھائی دی۔مسٹر ڈرسلی کو یوں لگا جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار تھا۔

کیا یہ ان کے دماغ کا وہم تھا؟ یا پھر ان سب کا پوٹر گھرانے سے کوئی تعلق جڑا ہوا تھا؟ اگر ایسا ہو......اور اگر کسی کو یہ پتہ چل جائے کہ ان کی رشتے داری ایسے لوگوں سے ہے تو......بہرکیف یہ تو طے تھا کہ وہ یہ برداشت نہیں کر پائیں گے۔

مسٹر و مسز ڈرسلی بستر پر لیٹ گئے۔مسز ڈرسلی تو فوراً ہی نیند کی آغوش میں اتر گئیں اور ان کے حلق سے سیٹی کی سی آواز کے دھیمے دھیمے خراٹے برآمد ہونے لگے لیکن مسٹر ڈرسلی دیر تک جاگتے رہے اور دل ہی دل میں دن بھر کے واقعات پر غور کرتے رہے۔سونے سے پہلے ان کے ذہن میں ڈھارس بندھانے والا آخری خیال یہی تھا کہ اگر پوٹر گھرانے کا ان عجیب واقعات سے کوئی تعلق ہو بھی ......تو بھی ڈرنے والی کوئی بات نہیں تھی کیونکہ وہ ان کے اور مسز ڈرسلی کے پاس بھلا کیونکر آئیں گے؟ مسٹر و مسز پوٹر بہت اچھی طرح سے جانتے تھے کہ ان کے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں پتونیہ اور وہ کیسے خیالات رکھتے تھے؟......مسٹر ڈرسلی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ

اور پٹونیہ کسی ایسی چیز میں کس طرح اُلجھ سکتے تھے جو اس وقت ہو رہی ہو گی۔ انہوں نے گہری جمائی لی اور کروٹ بدل لی۔ اس کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔

ان کا اندازہ کتنا غلط تھا۔ مسٹر ڈرسلی بھلے ہی کچی نیند میں سو گئے تھے مگر باہر منڈیر پر بیٹھی بلی کی آنکھوں میں نیند کا نام ونشان نہیں تھا۔ وہ اب بھی کسی پتلے کی طرح ساکت بیٹھی ہوئی تھی اور پلکیں جھپکائے بغیر پرائیویٹ سٹریٹ کے دور والے موڑ پر نظریں گاڑے ہوئے تھی۔ جب بغل والی سڑک پر ایک کار کا دروازہ دھڑاک کی سی آواز کے ساتھ بند ہوا تو بھی وہ نہیں ہلی، نہ ہی تب جب دو الّو اس کے سر کے اوپر سے اُڑتے ہوئے ایک طرف چلے گئے۔ آدھی رات بیت جانے کے بعد ہی وہ بلی اپنی جگہ سے متحرک ہوئی تھی۔ دراصل بلی جس موڑ پر نظریں گاڑے کھڑی تھی وہاں ایک آدمی ظاہر ہوا تھا۔ وہ اتنا اچانک اور چپکے سے وہاں آیا تھا کہ دیکھنے والے کو یہی لگتا جیسے وہ زمین کے اندر سے باہر نکلا ہو یا پھر ہوا کے جھونکے کے ساتھ وہاں نمودار ہو گیا ہو۔ بلی کی دم پھڑکنے لگی اور اس کی آنکھیں عجیب سے انداز میں سکڑ گئیں۔

اس طرح کا آدمی پرائیویٹ سٹریٹ میں پہلے کبھی نہیں دکھائی دیا تھا۔ وہ لمبا، دبلا اور بے حد ضعیف العمر تھا۔ اس کی عمر کا اندازہ اس کے دراز بالوں اور ڈاڑھی کی سفیدی سے لگایا جا سکتا تھا جو دونوں ہی اتنے لمبے تھے کہ انہیں اپنی بیلٹ کے نیچے ٹھونسا جا سکتا تھا۔ وہ ایک لمبی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ اس کا ارغوانی چوغہ زمین پر گھسٹ رہا تھا اور اس نے اونچی ایڑی کے بکل والے جوتے پہن رکھے تھے۔ آدھے چاند کی مانند دکھائی دینے والی شیشوں کی نفیس اور شفاف عینک اس کے چہرے پر لگی ہوئی تھی جس کے پیچھے اس کی نیلی آنکھیں بالکل صاف اور بے حد چمکدار دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کی ناک بہت لمبی اور خمدار تھی جیسے اسے کم از کم دو بار توڑ کر جوڑا گیا ہو۔ اس آدمی کا نام تھا ایلبس ڈمبل ڈور......!

ایلبس ڈمبل ڈور کو شاید اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ ابھی ابھی ایک ایسی سڑک پر آ گئے تھے جہاں ان کے نام سے لے کر ان کے جوتوں تک کسی بھی چیز کو پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے چوغے میں ہاتھ ڈال کر ٹٹول رہے تھے جیسے کچھ ڈھونڈ رہے ہوں۔ لیکن اس بات کا احساس ہو گیا کہ کوئی انہیں دیکھ رہا تھا پھر انہوں نے اچانک بلی کی طرف دیکھ لیا جو سڑک کے دوسرے کنارے سے اب بھی انہیں بری طرح گھور رہی تھی۔ نجانے کیوں بلی کو دیکھ کر انہیں خوشی ہوئی۔ وہ دھیمے سے انداز میں مسکرائے اور سرگوشی نما لہجے میں بڑبڑائے۔ ''مجھے معلوم ہونا چاہئے تھا......''

وہ جس چیز کو تلاش کر رہے تھے وہ انہیں اندر والی جیب میں مل گئی۔ یہ چاندی کے سگریٹ لائیٹر کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ انہوں نے اسے کھولا اور ہوا میں لہراتے ہوئے دبایا۔ کلک کی ہلکی سی آواز گونجی۔ سڑک کے موڑ پر پہلا روشنی کرنے والا لیمپ کا بلب

ایک ہلکے سے جھماکے سے بجھ گیا۔انہوں نے ایک بار پھراس سے کلک کیا اور پھراس سے اگلے لیمپ کا بلب بھی تاریک ہو گیا۔ انہوں نے بلب بجھانے والے اس آلے کو بارہ مرتبہ کلک کیا اور پھر پوری سڑک گہری تاریکی میں ڈوب گئی۔البتہ دوسرے کنارے پر دو بلب ابھی بھی جل رہے تھے مگران کی روشنی پوری سڑک کیلئے ناکافی تھی۔تاریکی میں ایلبس ڈمبل ڈور کسی ہیولے کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔اس گہری تاریکی میں دو ننھی ننھی روشنیاں جلتی ہوئی دکھائی دیں جو اس بھوری بلی کی آنکھیں تھیں۔وہ بدستور ان کی طرف دیکھے جارہی تھی۔اگر کوئی اس وقت اپنی کھڑکی سے باہر جھانکتا، چاہے چمکدار آنکھوں والی مسز ڈرسلی ہی کیوں نہ ہوتیں تو بھی وہ یہ نہیں دیکھ سکتی تھیں کہ نیچے فٹ پاتھ پر کیا ہورہا تھا؟ ڈمبل ڈور نے بتی بجھانے والے آلے کو واپس اپنے چوغے میں ڈال لیا اور سڑک پر مکان نمبر چار کی طرف بڑھ گئے جہاں وہ بلی کے پہلو میں ہی فٹ پاتھ پر بیٹھ گئے۔انہوں نے اس کی طرف نہیں دیکھا لیکن ایک پل بعد انہوں نے بلی کو مخاطب کیا۔

''پروفیسر میک گوناگل! آپ یہاں کیا کررہی ہیں؟''

وہ بلی کی طرف دیکھ کر دھیما سا مسکرائے لیکن بھوری بلی غائب ہو چکی تھی۔ بلی کے بجائے وہ ایک گھمبیر سی دکھائی دینے والی صورت کی مالک خاتون کی طرف دیکھ کر مسکرارہے تھے۔جو اسی طرز کا چوکور چشمہ پہنے ہوئے تھی۔جس طرح کے نشان بلی کی آنکھوں کے چاروں طرف دکھائی دیتے تھے۔وہ بھی ایک چوغہ پہنے ہوئے تھی جو گہرے سبز رنگ کا تھا۔اس کے بال جوڑے میں کس کر بندھے ہوئے تھے۔صاف نظر آرہا تھا کہ وہ خاصی پریشان تھی۔

''آپ کو اس تاریکی میں یہ اندازہ کیسے ہوا کہ وہ بلی میں ہی تھی؟'' اس نے پوچھا۔

''ڈیئر پروفیسر! میں نے آج تک کسی بلی کو اتنا تن کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔''

''اگر آپ کو دن بھر اینٹ کی منڈیر پر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا تو یقیناً آپ بھی ایسے ہی تن کر بیٹھتے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے منہ بنا کر کہا۔

''دن بھر؟......جبکہ آپ بھی جشن منا سکتی تھیں؟...... یہاں آتے وقت میں راستے میں درجن بھر دعوتوں اور ضیافتوں کے پاس سے ہوتا ہوا آرہا ہوں۔''

پروفیسر میک گوناگل غصے سے غرائیں۔''ارے ہاں ہاں! سب کے سب جشن منا رہے ہیں۔'' انہوں نے بے چین ہو کر کہا۔ ''ویسے عقلمندی اسی میں ہوتی سب تھوڑے محتاط رہتے لیکن ایسا نہیں ہوا ہے......حد ہو گئی ہے یہاں تک کہ ماگل بھی جان چکے ہیں کہ کوئی عجیب واقعہ رونما ہوا ہے۔ان کے خبرنامے میں طرح طرح کی خبریں گردش کررہی ہیں۔'' ان کا چہرہ لاشعوری انداز میں مسٹر

ڈرسلی کے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے ڈرائنگ روم کی کھڑکی کی گھومتا چلا گیا۔ ''میں نے خبرنامہ سنا تھا۔ الّوؤں کی دن کے وقت اڑان، شہاب ثاقب کی بارش...... توبہ...... یہ لوگ مکمل طور پر احمق نہیں ہیں کہ ایسی غیر متوقع چیزوں کا جائزہ نہ لے پاتے، انہیں معلوم ہونا ہی تھا۔ کینٹ میں شہاب ثاقب کی بارش...... میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ یہ 'ڈیڈلوس ڈگل' کا ہی کام ہوگا۔ اس کے کوڑھ دماغ میں تو رتی برابر عقل نہیں ہے۔''

''آپ انہیں کیونکر الزام دے رہی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے نرمی سے کہا۔ ''گیارہ سال سے ہمارے پاس جشن منانے کی کوئی وجہ ہی نہیں باقی بچی تھی۔''

''میں یہ سب جانتی ہوں!'' پروفیسر میک گوناگل نے چڑتے ہوئے کہا۔ ''لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم لوگ بے وقوفی پر ہی اُتر آئیں۔ لوگ سراسر لاپروائی برتنے لگیں۔ انہوں نے ماگلوؤں جیسے کپڑے تک نہیں پہنے ہیں۔ چوغے پہن کر بھری دوپہر میں سڑکوں پر گھوم رہے ہیں اور احمقانہ افواہیں پھیلا رہے ہیں۔'' پھر انہوں نے ڈمبل ڈور پر تیکھی ترچھی نگاہ ڈالی، ان کے چہرے پر پھیلے ہوئے تاثرات سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ یہ امید کئے ہوئے تھیں کہ ڈمبل ڈور اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کہیں گے مگر ڈمبل ڈور نے کوئی تبصرہ نہیں کیا اور خاموش بیٹھے رہے تو انہوں نے اپنی بات کو آگے بڑھایا۔ ''یہ کتنا شاندار ہوگا جس دن '**تم جانتے ہو کون؟**' آخرکار غائب ہوگیا، ٹھیک اسی دن ماگلوؤں کو ہمارے بارے میں پتہ چل جائے۔ مجھے لگتا ہے وہ سچ مچ جاچکا ہے...... ہے نا ڈمبل ڈور!''

''حالات وواقعات سے کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''ہمیں بہت سی چیزوں کیلئے اوپر والے کا احسان ماننا چاہئے کیا آپ لیموں کا شربت لینا پسند کریں گی؟''

''کیا چیز......؟'' پروفیسر میک گوناگل چونک کر بولیں۔

''لیموں کا شربت یعنی سکنجبین! ایک طرح کا ماگلوؤں کا مشروب جو مجھے بے حد پسند ہے۔''

''نہیں شکریہ!'' پروفیسر میک گوناگل نے سردمہری سے جواب دیا۔ ان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یہ محسوس ہوتا تھا کہ وہ شاید یہ کہنا چاہتی تھیں کہ بھلا یہ بھی کوئی وقت ہے لیموں کے شربت کا۔ پھر وہ سر جھٹک کر بولیں۔

''اگر **تم جانتے ہو کون؟** چلا بھی گیا ہو......''

''ڈیئر پروفیسر!'' ڈمبل ڈور نے بیچ میں سے بات اچک لی۔ ''کم از کم آپ جیسی سمجھدار خاتون کو تو اس کا نام لینا چاہئے۔ یہ '**تم جانتے ہو کون؟**' کی گردان چھوڑیئے۔ میں گیارہ سال سے لوگوں کو یہ سمجھانے کی بھرپور کوشش کررہا ہوں کہ وہ اسے اس کے اصلی نام

سے پکارا کریں......’والڈی موٹ‘......!‘‘ نام سنتے ہی پروفیسر میک گوناگل دوقدم پیچھے ہٹ گئیں جیسے وہ نام نہ ہوکوئی کوڑا ہو۔ڈمبل ڈوراس کی حرکت سے بے پرواہ ہوکراپنے چوغے میں لیموں کے شربت کے ٹن نکالنے میں مصروف ہوگئے۔شایداسی لئے وہ پروفیسر میک گوناگل کا چہرہ نہیں دیکھ پائے تھے۔انہوں نے اپنی بات آگے بڑھائی۔’’اگر ہم یہ کہتے رہیں، **’تم جانتے ہوکون؟‘** **’تم جانتے ہو کون؟‘** توسمجھنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔مجھے کبھی ایسانہیں لگا کہ ’والڈی موٹ‘ کا نام لینے میں ڈرنے کی کوئی وجہ موجودہوسکتی ہے۔‘‘

’’میں جانتی ہوکہ آپ نہیں ڈرتے!‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے دھیمے لہجے میں کہا۔ان کے انداز سے عیاں تھا کہ وہ کسی قدر ڈمبل ڈورکی تعریف اورکسی قدراپنی الجھن کا اظہار کررہی تھیں۔’’آپ کی بات بالکل الگ ہے،سب جانتے ہیں آپ ہی وہ اکیلےفرد ہیں جس سے **’تم جانتے ہوکون؟‘**......اوہ اچھا!’والڈی موٹ‘ ڈرتا تھا۔‘‘

’’آپ ضرورت سے زیادہ میری تعریف کررہی ہیں پروفیسر!والڈی موٹ کے پاس ایسی کئی قوتیں موجود ہیں جو مجھ میں کبھی نہیں پیداہوسکتیں۔‘‘ڈمبل ڈورنے اطمینان سے کہا۔

’’اسی لئےتو آپ باکمال اورعظیم کردار کے مالک سمجھے جاتے ہیں کہ آپ ان قوتوں کو پہچانتے ہوئے بھی انہیں حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے اورنہ ہی ان کا سہارالینا چاہتے ہیں حالانکہ آپ ایسا آسانی سے کرسکتے ہیں۔‘‘پروفیسر میک گوناگل نے ستائشی لہجے میں کہا۔

’’یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آج گہرااندھیرا چھایا ہوا ہے۔میں تب سے اتنا کبھی نہیں شرمایا جب میڈم پامفری نے میرے نئے مفلر کی تعریف کی تھی......‘‘

پروفیسر میک گوناگل نے گھورکران کی طرف دیکھا۔

’’الوؤں کی بات چھوڑیئے اس سے بھی کہیں سرعت رفتارافواہیں چاروں طرف گردش کررہی ہیں۔آپ جانتے ہیں کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کیوں غائب ہوگیا؟ آخر کارکس چیز نے اسے روک دیا......؟‘‘

ایسے لگتا تھا جیسے پروفیسر میک گوناگل اس معاملے پر پہنچ گئی تھیں جس پر گفتگو کرنے کیلئے وہ سب سے زیادہ بے چین تھیں۔وہ اصلی سبب......جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈی پتھریلی منڈیر پردن بھر بیٹھ کرانتظار کررہی تھیں کیونکہ نہ تو بلی کے روپ میں اورنہ ہی انسانی روپ میں انہوں نے ڈمبل ڈور پر پہلے اتنی باریک بین نگاہ ڈالی تھی جتنی کہ وہ اس وقت ڈال رہی تھیں۔یہ بات صاف تھی کہ چاہے لوگ کچھ بھی کہہ رہے ہوں وہ ان کی بات پرتب تک یقین نہیں کرنے والی تھیں جب تک ڈمبل ڈورخودنہ کہہ دیتے کہ یہ سب سچ ہے۔لیکن ڈمبل ڈوراس وقت ایک اورلیموں کے شربت کے ٹن کو چھانٹ رہے تھے اورانہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔پروفیسر میک

گونا گل نے کسی قدر زور دیتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

''لوگ کہہ رہے ہیں کہ والڈی موٹ کل رات 'گوڈریک ہالو' میں پوٹر خاندان کی تلاش میں گیا تھا۔ افواہ یہ ہے کہ للّی اور جیمس پوٹر ......وہ لوگ......اب اس دُنیا میں نہیں رہے۔''

ڈمبل ڈور نے آہستگی سے سر جھکا دیا اور پروفیسر میک گونا گل کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''للّی اور جیمس...... مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے...... میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہتی ہوں...... اوہ ایلبس......'' ان کی آواز میں لرزش طاری ہوگئی تھی۔

''میں جانتا ہوں...... میں جانتا ہوں!'' ڈمبل ڈور آگے بڑھے اور انہوں نے پروفیسر میک گونا گل کا کندھا آہستگی سے تھپتھپایا۔ ان کی آواز بھرا گئی تھی۔

''یہی نہیں!'' پروفیسر میک گونا گل کی آواز تھرتھرا رہی تھی۔ ''لوگ تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کے بیٹے ہیری پوٹر کو بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی مگر وہ اسے ہلاک نہیں کر پایا۔ وہ اس چھوٹے بچے کو ہلاک نہیں کر سکا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کیوں یا کیسے؟ لیکن سب لوگ کہہ رہے ہیں چونکہ والڈی موٹ ہیری پوٹر کو ہلاک نہیں کر پایا تو اس کی سب قوتیں خود بخود دفنا ہوگئیں اور...... وہ اسی لئے غائب ہوگیا ہے۔''

ڈمبل ڈور نے اداسی کے عالم میں سر اثبات میں ہلایا۔

''کک......کیا یہ واقعی سچ ہے؟'' پروفیسر میک گونا گل نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ ''جب اس نے اتنا کچھ کیا تھا...... جب اس نے اتنے سارے لوگوں کو قتل کر ڈالا تھا......اس کے بعد بھی وہ ایک چھوٹے سے بچے کو ہلاک کر نہیں پایا؟ شدید حیرت کی بات ہے...... اسے روکنے والا کون تھا؟......لیکن براہ کرم یہ وضاحت تو کیجئے کہ ہیری بچ کیسے گیا؟''

''اس بارے میں ہم صرف قیاسات ہی کر سکتے ہیں!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''شاید ہم اس کا سبب کبھی نہیں جان پائیں گے۔''

پروفیسر میک گونا گل نے جالی دار رومال نکالا اور چشمے کے نیچے سے آنکھوں کے آنسو پونچھ ڈالے۔ ڈمبل ڈور نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری گھڑی باہر نکالی۔ گھڑی کے چمکتے ہوئے ڈائل پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے فکرمندی سے بھنویں سکیڑیں۔ وہ گھڑی بہت منفرد دکھائی دیتی تھی کیونکہ اس میں بارہ ہاتھ بنے ہوئے تھے مگر کوئی ہندسہ موجود نہیں تھا۔ سوئیوں کے بجائے اس کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے سیارے مداروں میں گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ بہرحال اس سے

ڈمبل ڈور کو کچھ سمجھ میں آیا ہی ہوگا کیونکہ انہوں نے اسے واپس اپنی جیب میں ڈال دیا تھا۔

''ہیگرڈ کو دیر ہوگئی ہے، ویسے میرا اندازہ ہے کہ اسی نے آپ کو باخبر کیا ہوگا کہ میں یہاں آنے والا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں!'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔ ''اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ مجھے یہ بتانا ضروری نہیں سمجھیں گے کہ آپ کہیں اور جانے کے بجائے یہاں کیونکر آئے ہیں؟''

''میں یہاں ہیری کو اس کے انکل اور آنٹی کے پاس چھوڑنے کیلئے آیا ہوں۔ اب اس کے خاندان کے نام پر صرف یہی لوگ باقی بچے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے آہستگی سے کہا۔

''کہیں آپ یہ تو نہیں کہنا چاہتے...... آپ کا اشارہ ان لوگوں کی طرف تو نہیں جو یہاں رہتے ہیں؟'' پروفیسر میک گوناگل نے قریباً چیختے ہوئے انداز میں مکان نمبر چار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ جلدی سے منڈیر سے نیچے کود آئیں۔ ''ڈمبل ڈور! آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ میں نے دن بھر ان لوگوں کا جائزہ لیا ہے۔ دنیا میں آپ کو ایسے دو افراد نہیں مل سکتے جو ہم سے اتنے الگ ہوں اور ان کا ایک بیٹا بھی ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنی ماں کو پوری سڑک پر لاتیں مارتا جا رہا تھا اور مٹھائی کھانے کی ضد کر رہا تھا...... ہیری پوٹر یہاں آ کر رہے گا؟''

''یہ اس کیلئے سب سے اچھی جگہ ہے!'' ڈمبل ڈور نے کسی قدر سخت لہجے میں کہا۔ ''جب وہ تھوڑا بڑا ہو جائے گا تو اس کے انکل آنٹی اسے سب کچھ سمجھا دیں گے۔ میں نے ان کے لئے ایک خط لکھ دیا ہے۔''

''خط؟'' پروفیسر میک گوناگل نے مری ہوئی آواز میں دہرایا اور وہ ایک بار پھر منڈیر پر بیٹھ گئیں۔ ''ڈمبل ڈور کیا آپ کو واقعی بھروسہ ہے کہ آپ ان لوگوں کو ایک خط کے ذریعے سے وہ ساری باتیں سمجھا دیں گے؟...... یہ لوگ اسے کبھی نہیں سمجھ پائیں گے...... وہ بے حد مشہور ہوگا...... چاروں طرف اس کے نام کا ڈنکا بجے گا۔ مجھے اس بات پر بھی قطعی حیرت نہیں ہوگی کہ مستقبل میں آج کا دن 'ہیری پوٹر ڈے' کے روپ میں منایا جائے۔ ہیری کے بارے میں سینکڑوں کتابیں لکھی جائیں گی۔ ہماری دنیا کے ہر بچے کی زبان پر اس کا نام ہوگا۔''

''بالکل بجا کہا پروفیسر......!'' اپنی چمکدار نیلی آنکھوں کو نصف چاند کی مانند فریم والے چشمے سے اُٹھا کر مکان نمبر چار کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ سب باتیں کسی بھی عام بچے کا دماغ خراب کرنے کیلئے کافی ثابت ہوں گی۔ وہ مشہور ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ بولنا اور چلنا سیکھ پائے۔ اسے تو وہ سانحہ بھی یاد نہیں ہوگا جس کے لئے وہ مشہور ہے۔ کیا آپ کو اس بات کی شدت کا اندازہ نہیں

ہے کہ اگر وہ ان سب چیزوں سے دور رہ کر ہی بڑا ہو تو زیادہ مناسب بات ہوگی۔ جب تک وہ اسے جھیلنے کیلئے ذہنی طور پر تیار نہ ہو جائے۔''

پروفیسر میک گوناگل نے کچھ کہنے کیلئے اپنا منہ کھولا پھر ارادہ بدل کر اپنے خیالات کو دبا دیا۔

''ہاں...... ہاں آپ شاید درست کہہ رہے ہیں مگر وہ بچہ یہاں آئے گا کیسے؟''

پروفیسر میک گوناگل کی چبھتی ہوئی نگاہیں ڈمبل ڈور کے چوغے پر پڑی جیسے بچہ ان کے چوغے میں کہیں چھپا ہوا ہو۔

''ہیگر ڈ اسے لا رہا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مختصراً کہا۔

''کیا؟'' پروفیسر میک گوناگل چونک پڑیں۔ ''کیا آپ کو یہ ٹھیک لگتا ہے کہ اتنے اہم اور غیر معمولی کام کیلئے ہیگر ڈ پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟''

''مجھے ہیگر ڈ پر اپنی جان سے زیادہ بھروسہ ہے۔'' ڈمبل ڈور پر اعتماد لہجے میں بولے۔

''میں یہ نہیں کہتی کہ وہ دل کا برا ہے!'' پروفیسر میک گوناگل نے خود پر قابو رکھتے ہوئے کہا۔ ''لیکن آپ کو یہ تو تسلیم کرنا ہی پڑے گا کہ وہ تھوڑا لاپرواہ اور لاابالی فطرت کا مالک ہے۔ اس کی یہ عادت ہے کہ...... یہ کیسی آواز سنائی دے رہی ہے؟''

ایک ہلکی گڑگڑاہٹ کی آواز نے ان کے چاروں طرف پھیلے سکوت کو توڑ دیا تھا۔ آواز دھیرے دھیرے تیز ہو ہوتی جا رہی تھی۔ انہوں نے سڑک پر اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہوئی ہیڈ لائٹس کی روشنی کی تلاش کی اور جب آواز بہت زیادہ تیز ہوگئی تو انہوں نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔ اوپر آسمان میں ایک بھاری بھرکم موٹر سائیکل ہوا میں تیرتی ہوئی نیچے کی طرف آ رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے موٹر سائیکل سڑک پر ہوائی جہاز کی طرح اُتر گئی اور سڑک پر رینگتی ہوئی ان کے بالکل سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔ موٹر سائیکل بہت بڑی تھی لیکن یہ اس آدمی کے مقابلے میں کچھ نہیں تھی جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عام آدمی کی جسامت سے دوگنا لمبا تھا اور کم از کم پانچ گنا چوڑا دکھائی دیتا تھا۔ وہ ایک دم جنگلی وحشی لگ رہا تھا کیونکہ بکھرے ہوئے سیاہ بالوں اور پھیلی ہوئی ڈاڑھی کی لمبی لٹوں نے زیادہ تر چہرے کو چھپا رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ کوڑے دان کے ڈھکن جتنے بڑے تھے اور چمڑے کے جوتوں میں اس کے پاؤں ڈولفن مچھلی کے بچے کی مانند دکھائی دے رہی تھے۔ اس قوی الجثہ شخص کے چوڑے اور مضبوط بازو میں کمبل کی ایک چھوٹی سی پوٹلی دبی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے موٹر سائیکل کا گھر گھراتا ہوا انجن بند کیا۔

''ہیگر ڈ!'' ڈمبل ڈور نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''آخر کار تم آ ہی گئے اور تمہیں یہ موٹر سائیکل کہاں سے مل گئی......؟''

''اُدھار لی ہے جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!'' ہیگر ڈ نے محتاط انداز میں موٹر سائیکل سے اترتے ہوئے کہا۔ ''سیریس بلیک نے یہ

مجھے اُدھار دی ہے......میں اسے لے آیا ہوں جناب!‘‘

’’کوئی مشکل تو نہیں ہوئی......؟‘‘

’’نہیں جناب! گھر تو قریباً پوری طرح تباہ ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ ماگل چاروں طرف جمع ہو جاتے، میں اسے صحیح سلامت باہر نکال لایا۔ جب میں برسٹل کے اوپر اُڑ رہا تھا تو اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔‘‘ ہیگر ڈ نے مسکرا کر مؤدب انداز میں بتایا۔

ڈمبل ڈور اور پروفیسر میک گوناگل دونوں آگے بڑھے اور انہوں نے کمبل کے اوپر سے جھانکا۔ اندر ایک چھوٹا بچہ تھا جو گہری نیند میں سو رہا تھا۔ اس کے ماتھے پر سیاہ گھنے بالوں کے گچھے کے نیچے ایک عجیب سے نشان کا زخم دکھائی دے رہا تھا جیسے وہاں پر برق گری ہو۔

’’کیا یہیں پر؟‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے سرگوشی کے انداز میں پوچھا۔

’’ہاں!‘‘ ڈمبل ڈور نے کہا۔ ’’اس کے ماتھے پر یہ نشان زندگی بھر رہے گا۔‘‘

’’کیا آپ اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتے......ڈمبل ڈور!‘‘

’’اگر میں کر بھی سکتا تو بھی نہیں کرتا۔ زخم کے نشان کئی بار بہت کام آتے ہیں۔ میرے اپنے بائیں گھٹنے کے اوپر ایک ایسا ہی نشان ہے جو لندن کے زمین دوز افراد کی بہترین علامت سمجھی جاتی ہے۔ خیر! اسے مجھے دے دو ہیگر ڈ! اچھا رہے گا اگر ہم اس کام کو جلدی سے نمٹا لیں۔‘‘

ڈمبل ڈور نے ہیری کو اپنی بانہوں میں لیا اور ڈرسلی کے گھر کی طرف گھوم گئے۔

’’کیا میں......کیا میں اسے الوداع کہہ سکتا ہوں جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!‘‘ ہیگر ڈ نے پوچھا۔ اس نے اپنا بڑا دیو ہیکل بالوں سے بھرپور سر ہیری پر جھکایا اور اپنے لٹکتے بالوں کو چھوتے ہوئے اسے بہت ہلکے سے چوم لیا پھر اچانک ہیگر ڈ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے کوئی گھائل کتا رو رہا ہو۔

’’شش!‘‘ پروفیسر میک گوناگل دبی ہوئی آواز میں بولی۔ ’’ماگل جاگ جائیں گے۔‘‘

’’معاف کیجئے!‘‘ ہیگر ڈ نے سسکتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ اس نے ایک بڑا سا دھبے دار رومال نکالا اور اس میں اپنا چہرہ چھپا لیا۔ ’’لیکن......میں اسے برداشت نہیں کر پاؤں گا......للّی اور جیمس مر گئے اور......بے چارے چھوٹے سے ہیری کو ماگلوؤں کے ساتھ رہنا پڑے گا۔‘‘

’’ہاں ہاں بڑے دُکھ کی بات ہے مگر اپنے آپ کو سنبھالو ہیگر ڈ! ورنہ لوگ ہمیں دیکھ لیں گے۔‘‘ پروفیسر میک گوناگل نے کرخت

لہجے میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب ڈمبل ڈور باغیچے کی نچلی باڑھ کو پھلانگ کر سامنے والے دروازے پر جا پہنچے تو پروفیسر میک گوناگل ہیگرڈ کے بازو کو ڈرتے ڈرتے تھپتھپا رہی تھیں۔ ڈمبل ڈور نے ہیری کو دروازے کی سیڑھیوں پر دھیرے سے لٹا دیا۔ اپنے چوغے سے ایک خط نکالا اور اسے ہیری کے کمبل کے اندر احتیاط سے ڈال دیا اور اس کے بعد وہ ان دونوں کے پاس واپس لوٹ آئے۔ پورے ایک منٹ تک وہ تینوں کھڑے رہے اور اس چھوٹی سی پوٹلی کو تاسف بھری نظروں سے تکتے رہے۔ ہیگرڈ کے کندھے ہل رہے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل کی پلکیں سرعت کے ساتھ جھپکتی دکھائی دے رہی تھیں، پروفیسر ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں عام طور پر دکھائی دینے والی چمک اس وقت بالکل دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''تو اب......'' ڈمبل ڈور نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا۔ ''اب ہمارا کام ختم ہو چکا ہے۔ اب یہاں رکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم یہاں سے چل دیں اور جشن میں شامل ہو جائیں۔''

''ٹھیک ہے جناب!'' ہیگرڈ نے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں یہ موٹر سائیکل سیریس بلیک کو لوٹا دیتا ہوں۔ شب بخیر پروفیسر میک گوناگل، جناب پروفیسر ڈمبل ڈور!'' اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی جیکٹ کی آستین سے پونچھتے ہوئے ہیگرڈ موٹر سائیکل پر سوار ہوا اور پاؤں مار کر اس کے انجن میں جان ڈال دی پھر تیز گرج کے ساتھ موٹر سائیکل ہوا میں اُٹھی اور فضا میں اُڑتی ہوئی رات کے اندھیرے میں کہیں گم ہو گئی۔

''پروفیسر میک گوناگل! مجھے پوری امید ہے کہ آپ سے جلد ہی ملاقات ہوگی۔'' ڈمبل ڈور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پروفیسر میک گوناگل نے جواب میں اپنی ناک سکیڑ دی۔

ڈمبل ڈور گھومے اور سڑک پر چل دیئے۔ سڑک کے موڑ پر جا کر وہ رک گئے اور انہوں نے اپنی جیب سے چاندی کا سگریٹ لائٹر نما آلہ نکال لیا جس کی مدد سے انہوں نے پوری سڑک کے بلب گل کر دیئے تھے۔ انہوں نے اسے ایک بار پھر دبایا اور کلک کی آواز کے ساتھ ہی روشنی کی بارہ گولے سڑک کے لیمپوں کی طرف لپکے اور پرائیویٹ سٹریٹ اچانک نارنجی روشنی میں نہا گئی۔ ڈمبل ڈور دیکھ سکتے تھے کہ سڑک کے دوسرے سرے پر ایک بھوری بلی ایک طرف چلی جا رہی تھی۔ انہیں نمبر چار کی سیڑھی پر رکھی ہوئی کمبل کی پوٹلی کی ہلکی سی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

''ہمیشہ خوش رہنا ہیری!'' انہوں نے دھیمے انداز میں کہا پھر وہ پلٹے اور چوغے کو ایک جھٹکا دیتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔

ہلکی ہلکی ہوا پرائیویٹ سٹریٹ کی صاف ستھری جھاڑیوں کو ہلا رہی تھی۔ سیاہ آسمان کے نیچے سب کچھ پرسکون اور ٹھیک ٹھاک

تھا۔ یہ وہ آخری جگہ تھی جہاں آپ تعجب انگیز واقعات کے رونما ہونے کی توقع کر سکتے تھے۔ ہیری پوٹر نے سوتے سوتے اپنے کمبل کے اندر ہی کروٹ بدلی۔ اس کے ننھے سے ہاتھ نے پاس رکھے خط کو پکڑ لیا اور وہ سوتا رہا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ خاص تھا، یہ بھی نہیں کہ وہ مشہور تھا، یہ بھی نہیں کہ وہ کچھ گھنٹوں کے بعد مسز ڈرسلی کی چیخ سن کر بیدار ہوگا جب وہ دودھ کی خالی بوتل باہر رکھنے کیلئے سامنے والا دروازہ کھولیں گی، وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ اگلے کچھ ہفتوں تک اس کا خالہ زاد بھائی ڈڈلی اسے نوچے کھسوٹے گا اور ہر طرح سے اذیت پہنچائے گا......اور وہ یہ تو جان ہی نہیں سکتا تھا کہ اس وقت پورے ملک میں چھپ چھپا کر ملنے والے خاص لوگ اپنے اپنے مشروب کے گلاس اُٹھا کر دبی آواز میں کہہ رہے تھے:

'ہیری پوٹر کے نام......وہ لڑکا جو زندہ بچ گیا!'

☆☆☆

دوسرا باب

معدوم شیشہ

جب مسٹر و مسز ڈرسلی کو ان کا بھانجا باہر سیڑھیوں پر ملا تھا، اس واقعے کو قریباً دس سال بیت چکے تھے مگر پرائیویٹ ڈرائیو سٹریٹ میں شاید ہی کچھ بدلا تھا۔ سورج اب بھی سامنے والے صاف ستھرے باغیچے کی طرف سے نکلتا تھا اور ڈرسلی گھرانے کے دروازے پر لگی پیتل کی تختی پر لکھے چار کا ہندسے کو ویسے ہی چمکاتا تھا۔ اس کے بعد یہ ان کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتا تھا جو لگ بھگ ویسا ہی تھا جیسے اس رات کو تھا جب مسٹر ڈرسلی نے الوؤں کے بارے میں انوکھی خبر سنی تھی۔ صرف آتشدان پر بنی ہوئی پتھر کی سلیب پر رکھی ہوئی تصاویر ہی حقیقت واضح کر رہی تھیں کہ کتنا عرصہ بیت چکا تھا۔ دس سال پہلے وہاں پر بڑی گیند جیسے ایک موٹے گلابی بچے کی بہت ساری تصاویر کے فریم رکھے نظر آتے تھے۔ اب تصویریں بتا رہی تھیں کہ سنہرے بالوں والا ایک موٹا تگڑا لڑکا اپنی پہلی سائیکل پر سوار ہے، میلے میں جھولا چل رہا ہے، اپنے باپ کے ساتھ کمپیوٹر گیم کھیل رہا ہے، اس کی ماں اسے گلے لگا رہی ہے اور گالوں پر چوم رہی ہے۔ کمرے میں ایسا کوئی نشان نہیں تھا جس سے یہ پتہ چلتا کہ اس گھر میں ایک اور بچہ بھی رہتا تھا۔ یہ حقیقت تھی کہ ہیری پوٹر آج بھی وہیں رہتا تھا اور اس وقت سویا تھا حالانکہ وہ زیادہ دیر تک نہیں سو پایا۔ اس کی آنٹی پتونیہ جاگ چکی تھیں اور ان کی تیکھی تیز آواز اس دن اس گھر میں گونجنے والی پہلی آواز تھی۔

''اُٹھو! جلدی اُٹھو......سنا نہیں کیا؟''

ہیری چونک کر جاگ گیا۔ اس کی آنٹی نے بار پھر دروازے پر زوردار دستک دی۔

''اُٹھو لڑکے!'' وہ چیختی ہوئی غرائیں۔ ہیری ان کے قدموں کی چاپ سے سمجھ گیا کہ کہ وہ اب باورچی خانے کی طرف جا رہی تھیں۔ اسے یہ عجیب سا احساس ہو رہا تھا جیسے وہ یہ خواب پہلے بھی کبھی دیکھ چکا تھا۔ اسی لمحے اسے آنٹی پتونیہ کے قدموں کی دھمک دوبارہ دروازے کے باہر سنائی دی۔

''ابھی تک نہیں اُٹھے؟'' انہوں نے چلا کر پوچھا۔

''اُٹھ گیا ہوں آنٹی!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔

''تو پھر جلدی سے باہر نکلو...... میں چاہتی ہوں کہ تم ناشتے پر نظر رکھو اور دھیان رکھنا...... جلامت دینا۔ میں ڈڈلی کی سالگرہ پر ہر چیز عمدہ چاہتی ہوں...... سمجھے!'' وہ تیز آواز میں بولیں۔

ہیری کے منہ سے آہ نکل گئی۔

''کیا کہا تم نے......؟'' آنٹی پٹونیہ دروازے کے باہر سے غرا کر بولیں۔

''کک...... کک...... کچھ نہیں...... کچھ نہیں......'' ہیری ہکلا گیا۔

ڈڈلی کی سالگرہ، وہ کیسے بھول گیا تھا؟ ہیری دھیرے سے بستر سے باہر نکلا اور اپنی جرابیں ڈھونڈنے لگا جو اسے بستر کے نیچے ہی مل گئے۔ ایک جراب میں مکڑی گھسی ہوئی تھی جسے نکالنے کے بعد اس نے جرابیں پہن لئے۔ ہیری کو مکڑیوں کے ساتھ رہنے کی عادت ہو چکی تھی کیونکہ سیڑھیوں کے نیچے بنے ہوئے اس چھوٹے سے گودام نما الماری میں ڈھیر ساری مکڑیاں بھی اس کے ہمراہ رہتی تھیں۔ وہ انہیں مکڑیوں کے بیچ میں چھوٹے سے میلے بستر پر سوتا تھا۔

جب اس نے سونے والا لباس اتار کر گھر کے کپڑے پہن لئے تو وہ ہال سے ہوتا ہوا باورچی خانے میں پہنچا۔ ڈڈلی کی سالگرہ کے ڈھیر سارے تحفوں کے نیچے میز قریباً پوری طرح سے چھپ چکی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ڈڈلی کو وہ نیا کمپیوٹر مل گیا تھا جو اسے چاہئے تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک اور رنگین ٹیلی ویژن مل گیا تھا اور ریسنگ بائیک بھی۔ ڈڈلی ریسنگ بائیک کیونکر چاہتا تھا، یہ ہیری کے لئے ایک گہرا راز تھا کیونکہ ڈڈلی بہت موٹا تھا اور ورزش سے بے حد نفرت کرتا تھا۔ جب تک اس میں کسی کو مکا مارنا شامل نہ ہو۔ مکے رسید کرنے کیلئے ڈڈلی کا پسندیدہ تھیلا 'ہیری' ہی تھا حالانکہ وہ اس کی پکڑ میں بہت کم آپاتا تھا۔ ہیری بظاہر بھوندا اور بھولا بھالا دکھائی دیتا تھا مگر حقیقت میں بے حد ذہین اور پھرتیلا لڑکا تھا۔

شاید اندھیرے گودام میں رہنے کا باعث تھا کہ ہیری اپنی عمر کے لحاظ سے دبلا اور چھوٹا رہ گیا تھا مگر وہ سچ مچ جتنا تھا، اس سے بھی زیادہ دبلا اور چھوٹا دکھائی دیتا تھا کیونکہ اسے ہر وقت ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور ڈڈلی اس سے چار گنا موٹا تھا۔ ہیری کا چہرہ دبلا تھا، گھٹنے گانٹھ دار، بال سیاہ اور آنکھیں چمکدار سبز تھیں۔ وہ گول فریم والی عینک پہنتا تھا جس کے شیشے کے عدسوں پر بہت سی گھسیٹیں لگی ہوئی تھیں اور فریم کئی جگہ سے سیلوٹیپ سے جڑا ہوا تھا۔ اس کی وجہ صاف تھی کہ ڈڈلی اس کی ناک پر اکثر مکا مارتا رہتا تھا۔ ہیری کو اپنی شکل وصورت میں صرف ایک ہی چیز پسند تھیں...... 'ماتھے پر بنا ہوا بہت پتلا سا نشان'...... جو بظاہر ایسا دکھائی دیتا تھا جیسے وہاں پر برق گری ہو۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تبھی سے وہ اس نشان کو دیکھ رہا تھا اور اسے یاد تھا کہ ہوش سنبھالنے کے بعد اس

نے آنٹی پٹونیہ سے پہلا سوال یہی پوچھا تھا کہ اس کے ماتھے پر یہ نشان کیسے بنا تھا؟ 'اس کار کے حادثے میں جس میں تمہارے ماں باپ چل بسے تھے' انہوں نے بتایا تھا۔ 'اور ہاں! آئندہ کوئی سوال مت پوچھنا'

آئندہ سوال مت پوچھنا...... یہ ڈرسلی گھرانے میں پرسکون زندگی بسر کرنے کا پہلا قاعدہ تھا۔ جب ہیری ناشتے کو پلٹ رہا تھا تو انکل ورنن باورچی خانے میں داخل ہوئے۔

''بالوں میں کنگھا کرکے انہیں سنوارو!'' وہ عجیب سے انداز سے غرائے۔ ایسا لگا جیسے کوئی بڑے منہ والا کتا زور سے بھونکا ہو۔ شاید اس طرح انہوں نے ہیری کو صبح بخیر کہا تھا۔

ہفتے میں ایک بار انکل ورنن اپنے اخبار کے اوپر سے ضرور جھانکتے تھے اور خوب واویلا مچایا کرتے تھے کہ ہیری کے بال بہت بڑھ گئے ہیں اور اسے اب حجامت کی ضرورت ہے۔ اس کی جماعت میں پڑھنے والے باقی بچوں کی سال بھر میں جتنی بار حجامت ہوتی تھی ان سب کو آپس میں ملا بھی دیا جائے تو بھی ہیری کی حجامت زیادہ بار کروائی جاتی تھی حالانکہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ اس کے بال بہت تیزی سے بڑھا کرتے تھے۔ جب ڈڈلی اپنی ماں کے ساتھ باورچی خانے میں داخل ہوا تو ہیری ناشتے کیلئے انڈے تل رہا تھا۔ ڈڈلی کافی حد تک انکل ورنن سے مشابہ تھا۔ بڑا گلابی چہرہ، چھوٹی دھنسی ہوئی گردن، چھوٹی بھیگی ہوئی نیلی آنکھیں، جسامت میں کچھ زیادہ ہی فربہ اور سنہرے بال جو اس کے بھاری بھرکم سر پر چپکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ آنٹی پٹونیہ اکثر کہا کرتی تھیں۔ 'ڈڈلی بالکل ننھے فرشتے کی مانند دکھائی دیتا ہے!' ...... جبکہ ہیری اکثر سوچتا تھا۔ 'ڈڈلی تو بالکل گینڈے کی مانند معلوم ہوتا ہے جیسے سر پر بالوں کی وگ پہنا دی گئی ہو۔ بھلا اس میں فرشتوں والی کونسی بات ہے؟'

ہیری نے تیزی سے انڈے اور ناشتے کی پلیٹیں میز پر سجا دیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں تھا کیونکہ میز پر جگہ بے حد کم تھی۔ اس دوران ڈڈلی اپنے تحفوں کی تعداد گننے میں مصروف دکھائی دیا۔ جونہی وہ اس کام سے فارغ ہوا تو اس کا چہرہ اُتر سا گیا اور غصے کی لہر پھنکارتی ہوئی دکھائی دی۔

''چھتیس......؟'' اس نے اپنی ماں اور باپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو گذشتہ سال سے بھی دو کم ہیں......''

''میرے پیارے بچے! تم نے مارج آنٹی کے تحفے کو تو گنا ہی نہیں!...... دیکھو! وہ ممی ڈیڈی کے بڑے تحفوں کے نیچے چھپا ہوا ہے۔'' آنٹی پٹونیہ لاڈ بھرے لہجے میں بولیں۔

''ٹھیک ہے......تو یہ سب سینتیس ہو گئے!'' ڈڈلی نے کہا اور اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوتا چلا گیا۔ ہیری کو لگا کہ ڈڈلی کا ڈھونگ اب شروع ہونے ہی والا ہے۔ اسی لئے اس نے کھانے کو اپنے منہ میں تیزی سے ٹھونسنا شروع کر دیا۔ جس قدر ممکن تھا وہ اپنا منہ بھرتا

چلا گیا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ڈڈلی کسی بھی وقت میز کو الٹا سکتا تھا اور پھر اسے کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں مل پاتا۔

''میرے بچے! ان میں کچھ تحفے گذشتہ سال کے تحفوں سے بڑے اور قیمتی ہیں......'' انکل ورنن نے مسکراتے ہوئے انسیت سے کہا۔ ڈڈلی کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے تھے۔ بہر حال آنٹی پٹونیہ خطرے کی گھنٹی کو محسوس کر چکی تھیں اسی لئے وہ جلدی سے بول پڑیں۔

''ہم جب باہر سیر کیلئے جائیں گے تو تمہارے لئے دو اور تحفے خرید لیں گے۔ یہ کیسا رہے گا میرے پیارے بیٹے؟......دو اور تحفے......اب تو ٹھیک ہے نا!''

ڈڈلی نے ایک پل کیلئے سوچا۔ یہ مشکل کام تھا۔

''تو میرے پاس سینتیس ہیں اور دو ملا کر یہ ہوئے......سینتیس اور دو؟'' بالآخر وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

''انتالیس......میرے بچے!'' آنٹی پٹونیہ نے اس کی مشکل آسان کر ڈالی تھی۔

''اوہ ہاں انتالیس!'' ڈڈلی دھم سے کرسی پر بیٹھتا چلا گیا اور اس نے اپنے سب سے قریب پڑے تحفے پر جھپٹا مارا۔ ''ہاں یہ ٹھیک ہے......''

''ننھا بدمعاش! اپنے حصے کی پوری پوری قیمت وصول کرنا چاہتا ہے۔ بالکل اپنے ڈیڈی پر گیا ہے۔ واہ میرے بیٹے واہ ڈڈلی......'' انکل ورنن نے ڈڈلی کے بالوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بج اُٹھی اور آنٹی پٹونیہ فون سننے چلی گئیں۔ جبکہ ہیری اور انکل ورنن اس دوران ڈڈلی کو تحفے کھولتے دیکھتے رہے۔ جن میں ریسنگ بائیک، ویڈیو کیمرہ، ریموٹ کنٹرول والا ہوائی جہاز، سولہ نئی کمپیوٹر ویڈیو گیمز اور وی سی آر شامل تھا۔ جب وہ ایک سنہری کلائی کی گھڑی کا ربن کھول رہا تھا اسی وقت آنٹی پٹونیہ فون سن کر واپس آئیں۔ ان کے چہرے پر غصے و پریشانی کے ملے جلے آثار دکھائی دے رہے تھے۔

''بری خبر ہے ورنن!'' وہ جلدی سے بولیں۔ ''مسز فگ کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ وہ اسے پاس نہیں رکھ سکتیں۔'' آنٹی پٹونیہ نے ہیری کی دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے اشارہ کیا۔

دہشت کے مارے ڈڈلی کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا لیکن ہیری کا دل تو بلیاں اچھالنے لگا۔ ہر سال ڈڈلی کی سالگرہ کے موقعے پر انکل اور آنٹی، ہمیشہ ڈڈلی اور اس کے کسی قریبی دوست کو ہمراہ لے کر باہر گھومنے نکل جایا کرتے تھے یعنی ایڈونچر پارک، ہیمبرگر بار یا پھر کسی فلم پر......اور ہر سال ہیری کو مسز فگ نام کی ایک پاگل بڑھیا کے پاس چھوڑ دیا جاتا تھا جو دو گلی دور رہتی تھی۔ ہیری وہاں جانے سے

بری طرح چڑ تا تھا۔ وہاں پورے گھر میں بند گوبھی کی مہک بھری رہتی تھی اور مسز فگ ہر بار اُسے زبردستی ان سب بلیوں کی تصاویر دکھاتی تھیں جو انہوں نے کبھی پالی تھیں۔

''اب کیا ہوگا......؟'' آنٹی پتونیہ نے فکرمندی سے سوال کیا۔ وہ ہیری کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھیں جیسے اسی نے اس پاگل بڑھیا کی ٹانگ توڑ ڈالی ہو۔ ہیری اچھی جانتا تھا کہ یہ خبر سن کر اسے افسوس کا اظہار کرنا چاہئے مگر یہ اس کیلئے آسان نہیں تھا کیونکہ اسے یہ سوچ کر بڑی مسرت ہو رہی تھی کہ اب اُسے ایک سال تک طبلس، سنووی، مسٹر پاز اور تفٹی کو نہیں دیکھنا پڑے گا۔

''اس بارے میں ہم مارج کو فون کر سکتے ہیں!'' انکل ورنن نے ایک تجویز پیش کی۔

''بالکل نہیں!...... بے وقوفی کی باتیں مت کرو ورنن! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ ہیری سے سخت نفرت کرتیں ہیں......'' آنٹی پتونیہ گھورتے ہوئے غرائیں۔

مسٹر و مسز ڈرسلی اکثر ہیری کے بارے میں اسی طرح سے باتیں کرتے تھے جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں یا پھر وہ کوئی بہت ہی کم عقل اور سماعت سے خالی فرد ہو جو ان کی چیخ و پکار بالکل سمجھ نہیں سکتا ہو جیسے کوئی گونگا بہرہ......

''اور اس کا کیا نام ہے......وہ جو تمہاری سہیلی ہے......ہاں 'وونی'!'' انکل ورنن چہکے۔

''وہ 'ماجورکا' میں چھٹیاں منانے گئی ہے......'' آنٹی پتونیہ ہونٹ کاٹتی ہوئی بولیں۔

''آپ مجھے گھر پر ہی چھوڑ جایئے۔'' ہیری نے امید بھرے لہجے میں کہا۔ کم از کم آج کے دن تو وہ ٹیلی ویژن پر جو چاہے گا دیکھے گا اور شاید ڈڈلی کے کمپیوٹر پر گیم بھی کھیل لے گا۔

آنٹی پتونیہ کا چہرہ دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے ابھی ابھی ثابت لیموں نگل لیا ہو۔

''اور جب ہم واپس لوٹیں گے تو ہمیں یہ پتہ چلے کہ گھر تباہ و برباد ہو چکا ہے؟'' وہ غرائیں۔

''میں گھر کو بم سے تو نہیں اُڑا دوں گا۔'' ہیری نے منہ بسور کر کہا مگر کسی نے بھی اس پر توجہ دینا مناسب نہیں سمجھا۔

''ایک کام کرتے ہیں، اسے چڑیا گھر لے چلتے ہیں۔'' آنٹی پتونیہ نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''......اور وہاں اسے کار میں چھپا دیں گے......''

''کار بالکل نئی ہے، میں اسے کار میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا پتونیہ!'' انکل ورنن جلدی سے بولے۔

ان کا بھاری بھرکم سر نفی میں جھول رہا تھا۔

اسی وقت ڈڈلی گلا پھاڑ کر رونے لگا۔ سچ تو یہی تھا کہ وہ رو نہیں رہا تھا۔ اسے سچ مچ روئے ہوئے تو برسوں بیت چکے تھے۔ ڈڈلی

اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر وہ منہ بسور کر اور حلق پھاڑ کر رونے جیسی آواز نکالے گا تبھی اس کی ماں اس کی ہر خواہش کو فوراً پورا کر دے گی اور یہ سچ ہی تو تھا۔

''میرے پیارے بچے!'' مسز ڈرسلی کے چہرے پر یکدم ممتا کا جوش بکھر سا گیا۔''ممی اپنے ہونہار بیٹے کی سالگرہ کو یوں برباد نہیں ہونے دے گی۔'' یہ کہہ کر مسز ڈرسلی نے پہاڑ جیسے ڈڈلی کو اپنی بانہوں کے حصار میں بھر لیا۔

''میں...... یہ نہیں چاہتا کہ...... وہ ہمارے ساتھ چلے......'' ڈڈلی زوردار قسم کی بناوٹی سسکیاں بھرتے ہوئے چیخا۔''وہ ہمیشہ ہر چیز گڑبڑ کر دیتا ہے۔'' اس نے اپنی ماں کی بانہوں کے بیچ میں سے جھانکتے ہوئے ہیری کو چڑانے کی کوشش کی۔اسی وقت دروازے کی گھنٹی بج اُٹھی۔

''اُف خدایا!...... وہ لوگ پہنچ گئے ہیں......'' آنٹی پٹونیہ ہڑبڑا کر بولیں۔اور ایک پل بعد ڈڈلی کا سب سے اچھا دوست 'پیرس پولکس' اپنی ماں کے ساتھ اندر آ گیا۔پیرس ایک دبلا پتلا تھا، جس کا چہرہ چوہے جیسا تھا۔جب ڈڈلی دوسرے بچوں کو مارتا تھا تو عام طور پر پیرس ہی اُن کے ہاتھ پکڑ کر رکھتا تھا۔اس کے نمودار ہوتے ہی ڈڈلی نے رونے کا ڈھونگ فوراً بند کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد ہیری کو اپنی خوش قسمتی پر یقین نہیں آ رہا تھا۔وہ مسٹر ڈرسلی کی کار میں پیرس اور ڈڈلی کے ہمراہ عقبی نشست پر بیٹھا ہوا تھا اور زندگی میں پہلی بار چڑیا گھر کی سیر کیلئے جا رہا تھا۔اس کی آنٹی اور انکل کو یہ سجھائی نہیں دے پایا کہ اس کے بارے میں حتمی فیصلہ کیا کیا جائے؟ لیکن چلنے سے چند ہی پل پہلے انکل ورنن ہیری کو ایک کونے میں کھینچتے ہوئے لے گئے تھے۔

''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں لڑکے!'' انکل ورنن نے اپنے بڑے ارغوانی چہرے کو ہیری کے آنکھوں کے بالکل قریب لا کر غراتے ہوئے کہا تھا۔''کان کھول کر سن لو...... اگر تم نے کوئی بھی خرافات کی...... کوئی بھی...... تو میں تمہیں اس الماری میں کرسمس تک بند کر دوں گا...... سمجھے تم......''

''میں کچھ نہیں کروں گا......'' ہیری نے پُریقین انداز میں کہا۔''قسم سے......''

ہیری اچھی طرح جانتا تھا کہ انکل ورنن نے اس کی بات پر بالکل یقین نہیں کیا تھا اور پھر ڈرسلی گھرانے کو یہ بتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ اُس نے یہ چیزیں کبھی نہیں کیں۔اس کی باتوں پر کوئی بھی، کبھی نہیں یقین کرتا تھا۔مصیبت تو یہ تھی کہ ہیری کے ساتھ اکثر عجیب وغریب واقعات ہوتے ہی رہتے تھے جن کو وہ خود ہی بھی نہیں سمجھ پاتا تھا کہ آخر یہ سب اسی کے ساتھ کیونکر ہوتا تھا۔ایک بار تو یوں ہوا آنٹی پٹونیہ یہ دیکھتے دیکھتے تنگ آ گئیں کہ ہیری جب بھی بال ترشوا کر واپس گھر لوٹتا تھا تو ایسا لگتا تھا جیسے حجام نے اس کے بالوں کو چھوا تک نہ ہو۔یہ دیکھ کر آنٹی پٹونیہ جھنجلا گئیں اور غصے کے عالم میں باورچی خانے سے قینچی اُٹھائی اور ہیری کے بال اس قدر

چھوٹے کاٹ ڈالے کہ وہ لگ بھگ گنجا ہو گیا تھا۔اس موقع پر آنٹی پتونیہ کے صرف اس کے ماتھے پر سامنے کی ایک لٹ چھوڑ دی تھی تا کہ اس کا ماتھے پر بھیانک دکھائی دینے والا برق نما نشان چھپ سکے۔ڈڈلی تو ہیری کو دیکھ کر ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو گیا تھا۔اس رات تو ہیری کو یہ سوچ سوچ کر نیند نہیں آ پائی کہ اگلے دن سکول میں اس کا کیا حال ہوگا؟ وہاں پر تو ویسے بھی بچے اس کے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں اور سیلوٹیپ لگے ہوئے چشمے کو دیکھ کر اس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے۔ بہرحال اگلی صبح جب وہ بیدار ہوا تو اس نے آئینے میں دیکھا کہ اس کے بال اتنے ہی بڑھ چکے تھے جتنے کہ آنٹی پتونیہ کی مضحکہ خیز حجامت سے پہلے بڑھے ہوئے تھے۔اس بات پر اسے ایک ہفتہ تک الماری میں قید رہنے کی سزا بھگتنا پڑی۔ حالانکہ اس نے یہ سمجھانے کی لاکھ کوشش کی کہ **اسے کیا معلوم**،اس کے بال اتنی جلدی کیسے بڑھ گئے ہیں۔

ایک بار آنٹی پتونیہ اسے ڈڈلی کا پرانا اور بدنما دکھائی دینے والا سوئیٹر پہنانے کی کوشش کر رہی تھیں (جو بھورے رنگ کا تھا اور اس پر نارنجی رنگ کے پھندنے لگے ہوئے تھے) وہ اس کے سر میں سوئیٹر ڈالنے کی جس قدر کوشش کرتی تھیں،سوئیٹر کا سوراخ اسی قدر تنگ ہوتا چلا گیا آخر کار اس قدر تنگ ہو گیا کہ کسی دستانے کی مانند اس میں ہاتھ تو گھسایا جا سکتا تھا مگر اسے ہیری کے سر میں نہیں اتارا جا سکتا تھا۔ بالآخر آنٹی پتونیہ نے تنگ آ کر یہی نتیجہ نکالا کہ سوئیٹر یقیناً دھلائی کے باعث سکڑ گیا ہوگا اور ہیری کو اس بات سے بڑی طمانیت ملی کہ اسے سزا نہیں دی گئی تھی۔

ایک بار تو ہیری بڑی پریشانی میں پڑ گیا،جب وہ سکول کے باورچی خانے کی چھت پر پہنچ گیا۔ڈڈلی کا گینگ ہر دن کی طرح اس دن بھی اس کا تعاقب کر رہا تھا اور باقی لڑکوں کے ساتھ ساتھ خود ہیری بھی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ بلند و بالا چمنی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہیری کی پرنسپل نے نہایت غصے کے عالم میں انکل ڈرسلی کو شکایت کا خط لکھا تھا جس میں درج تھا کہ ہیری سکول کی بلند عمارتوں پر چڑھ رہا تھا جو کہ کسی بھی بچے کیلئے نہایت خطرناک حادثے کا موجب ہو سکتا ہے۔حقیقت تو یہ تھی کہ ہیری نے صرف چڑھنے کی کوشش کی تھی،وہ باورچی خانے کے باہر پڑے ہوئے کوڑے دان کو محض پھلانگ کر پار کرنا چاہتا تھا (اس نے چیخ چیخ کر انکل ورنن کو یہ صفائی اس وقت دینے کی کوشش کی تھی جب اسے سیڑھیوں تلے گودام میں سزا کے طور پر قید کر دیا گیا تھا) ہیری سوچ رہا تھا کہ شاید تیز ہوا کے کسی جھونکے نے اس کی چھلانگ کو درمیان میں سے اچک لیا ہوگا اور اسے چمنی پر پہنچا دیا ہوگا۔

مگر آج کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہوگی۔ ڈڈلی اور پیرس کے ساتھ دن گزارنا بھی بڑی مشکل بات تھی، بشرطیکہ وہ جگہ سکول،اس کی الماری یا بند گوبھی کی بدبو سے بھری مسز فگ کی بیٹھک نہ ہو۔گاڑی چلاتے ہوئے انکل ورنن،آنٹی پتونیہ کو سب کے سامنے کوس رہے تھے۔جھنجلا کر شور و غل مچانا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔دفتر کے لوگ اور ہیری،مجالس اور ہیری، بینک کا عملہ اور ہیری،یہ کچھ ان کے مرغوب

موضوعات تھے، آج صبح کا موضوع 'موٹر سائیکل اور ہیری' تھا۔ جب ایک موٹر سائیکل ان کی گاڑی کے آگے نکل گئی تو وہ جھنجلا اُٹھے۔

''نوجوان آوارہ لوگ!......دیوانوں کی طرح اندھا دھند گاڑی بھگاتے ہیں۔''

''میں نے ایک بار خواب میں ایک موٹر سائیکل دیکھی تھی۔'' ہیری کو اچانک یاد آیا تو وہ لاشعوری انداز میں بولتا چلا گیا۔ ''وہ ہوا میں اُڑ رہی تھی......''

انکل ورنن نے ہیری کی بات سن کر لگ بھگ اگلی کار میں ٹکر ماردی۔ انہوں نے بمشکل پیچھے کی طرف گردن موڑتے ہوئے شعلہ بار نگاہوں سے ہیری کو گھورا۔ اس وقت ان کا چہرہ کسی بڑے چکوندر کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور گال پر مونچھیں پھڑکتی ہوئی محسوس ہوئی رہی تھیں۔

''لڑکے......**موٹر سائیکل اُڑ نہیں سکتی**!'' انکل ورنن کی گرجتی ہوئی آواز گاڑی میں گونجی۔ اسی وقت گاڑی میں ڈڈلی اور پیرس کی کھلکھلاتی ہوئی ہنسی سنائی دی۔

''میں جانتا ہوں موٹر سائیکل اُڑ نہیں سکتی۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''یہ تو بس ایک خواب تھا......'' لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ اب سوچ رہا تھا کہ کاش اس نے یہ نہیں کہا ہوتا کیونکہ ڈرسلی گھرانہ سوال پوچھنے سے بھی کہیں زیادہ اس بات سے چڑتا تھا کہ ان کی سماعت میں ہیری کا کوئی ایسا جملہ پڑے۔ جس میں ہیری انہیں یہ بتا رہا ہو کہ کوئی چیز اس طرح سے ہو رہی تھی جس طرح سے اسے کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ خواب میں یا پھر کارٹون فلم میں ہی کیوں نہ ہو رہی ہو! شاید انہیں ایسا یقین تھا کہ اس طرح سے اس کے دماغ میں خطرناک خیالات عود کر آئیں گے۔

آج روشن اور سہانی اتوار کے باعث چڑیا گھر میں کچھ زیادہ ہی ہجوم تھا۔ مختلف گھرانے اپنے بچوں کو سیر کرانے کیلئے وہاں گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ مسٹر ڈرسلی نے چڑیا گھر کے داخلی دروازے کے قریب کھڑی ہوئی ویگن سے ڈڈلی اور پیرس کو عمدہ قسم کی بڑی چاکلیٹی آئس کریم خرید کر دی۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے ہیری کو ساتھ لئے ہٹ پاتے، ویگن میں بیٹھی ہوئی خوبصورت خاتون نے مسکراتے ہوئے ہیری سے پوچھ لیا تھا کہ بیٹا آپ کو کیا چاہئے؟ اسی لئے مسٹر ڈرسلی کو اپنا من مارتے ہوئے ہیری کیلئے بھی خریداری کرنا پڑ گئی۔ انہوں نے ایک سستی سی لیمن آئس کریم خرید کر ہیری کے ہاتھ میں تھما دی۔ ہیری نے لیمن آئس کریم کو چوستے ہوئے یہ سوچا کہ یہ بھی کوئی بری نہیں......اسی وقت کی نظر ایک گوریلے پر جا پڑی جو اپنا سر کھجا رہا تھا اور اس کی شکل وصورت ڈڈلی سے کافی حد تک مشابہ تھی۔ محض فرق اتنا تھا کہ گوریلے کے بالوں کا رنگ ڈڈلی کی طرح سنہرا نہیں تھا۔

کافی طویل عرصے کے بعد ہیری کی صبح اتنی شاندار گزری تھی۔ وہ اس بات کا خاص دھیان رکھ رہا تھا کہ ڈرسلی گھرانے سے

تھوڑی دور ہی رہے تا کہ ڈڈلی اور پیرس جو دوپہر کے کھانے تک جانوروں کو دیکھ دیکھ کر بیزار ہو رہے تھے، کہیں اسے تختہ مشق بنانے کے پسندیدہ مشغلے کا آغاز نہ کر دیں۔ انہوں نے چڑیا گھر میں موجود ریستوران میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس کے بعد ایک بار پھر ڈڈلی نے ہنگامہ کھڑا کرنے کیلئے ڈھونگ شروع کر ڈالا تھا کیونکہ اس کی فروٹ آئس کریم ختم ہوگئی تھی۔ اس پر انکل ورنن نے اسے ایک اور آئس کریم خرید کر دی اور ہیری کو پہلی والی ختم کرنے کی اجازت دی۔ ہیری نے بعد میں یہ سوچا کہ اسے پتہ ہونا چاہئے تھا کہ اتنا اچھا وقت زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد وہ لوگ چڑیا گھر کے سانپ گھر میں چلے آئے۔ یہاں ٹھنڈک اور اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ دیواروں پر لگی کھڑکیوں پر کسی قدر روشنی موجود تھی۔ سانپ گھر میں چھوٹے چھوٹے کمرے بنے ہوئے تھے جن کے سامنے شیشے کی دیوار لگائی گئی تھی۔ وہاں پر شیشے کے پیچھے کئی طرح کی چھپکلیاں اور سانپ موجود تھے۔ جو اپنے اپنے خانوں میں لکڑی اور پتھر کے ٹکڑوں پر پھسلتے اور چڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ڈڈلی اور پیرس وہاں موجود سب سے زہریلے اور آدمی کو لپیٹ کر چکنا چور کر دینے والے بڑے اژدہا کو دیکھنے کے خواہش مند تھے۔ اب سے پہلے ان دونوں نے ایسے اژدہے ٹیلی ویژن پر ہی دیکھے تھے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ڈڈلی نے وہ کمرہ ڈھونڈ نکالا تھا جس میں ایک بڑا اور موٹا اژدہا موجود تھا۔ وہ اس قدر لمبا تھا کہ انکل ورنن کی کار کو اپنے جسم میں دوبار لپیٹ سکتا تھا، اگر وہ اپنا بل کستا تو یقیناً نئی نویلی کار کسی کھٹارا صندوق میں بدل کر چکنا چور ہو سکتی تھی۔ لیکن اس وقت وہ ایسا کرنے کے ارادے میں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ اس وقت گہری نیند کے مزے لے رہا تھا۔ ڈڈلی شیشے پر اپنی ناک گڑا کر کھڑا رہا اور اژدہا کی چمکدار بھوری کنڈلیوں کو دیکھتا رہا۔

''اسے جگاؤ......'' اس نے باپ کی طرف دیکھ کر جھلاتے ہوئے کہا۔

انکل ورنن نے شیشے پر دھیمی سی ٹک ٹک کی لیکن اژدہا اپنی جگہ سے ذرا نہیں ہلا۔

''ایک بار اور کرو......'' ڈڈلی نے حکم جماتے ہوئے کہا۔ مسٹر ڈرسلی نے عمدگی کے ساتھ اپنی انگلیوں کی پشت سے شیشے کی دیوار کو دھیمے انداز میں بجایا۔ شیشہ میں دھیما سا چھناکہ ہوا مگر اژدہا پہلے کی طرح اپنی نیند میں مست رہا۔ ڈڈلی نے دونوں ہاتھوں سے خود بھی شیشے کو بری طرح بھنبھوڑا۔ مسٹر ڈرسلی لمحہ بھر کیلئے گھبرا گئے تھے، شاید انہیں اندیشہ ہوا تھا کہ ڈڈلی کے جنون کے باعث شیشے کی دیوار ٹوٹ کر کرچی کرچی نہ ہو جائے۔ مگر کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ شیشے کی دیوار ٹوٹی اور نہ ہی اژدہا اپنی نیند سے بیدار ہوا۔

''کتنا بیزار کن ہے؟'' ڈڈلی نے آہ بھرتے ہوئے کہا اور پھر غصے سے پاؤں پٹختے ہوئے وہاں سے دوسری طرف نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی ہیری شیشے کی دیوار کے سامنے چلا آیا۔ وہ اژدہے کو گہرے انہماک سے دیکھنے لگا۔ کوئی تعجب نہیں تھا کہ بے چارہ اژدہا اس بیزار کن ماحول میں ہی ہلاک ہو جاتا۔ اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا......تنہا......سوائے ان تماشائی لوگوں کے جو دن بھر اسے تنگ

کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور شیشے کی دیوار پر اپنی انگلیاں ٹھونکتے رہتے تھے۔ یہ تو سیڑھوں تلے الماری کو بیڈروم بنانے سے بھی برا تھا۔ جہاں اکلوتی مہمان آنٹی پٹونیہ تو ہوتی تھیں۔ جو اسے جگانے کیلئے دروازہ کھٹکھٹاتی تھیں۔ کم ازکم ہیری کو پورے گھر میں گھومنے کی تو آزادی حاصل تھی۔ اژدہے نے اچانک اپنی چھوٹی چمکدار آنکھیں کھولیں۔ پھر اس نے دھیرے بہت دھیرے سے اپنا سر اوپر اُٹھایا۔ وہ اس قدر بلند ہو چکا تھا کہ اس کی چمکدار آنکھیں ہیری کے آنکھوں کے برابر آ چکی تھیں۔

اچانک اس نے ہیری کو آنکھ ماری۔

ہیری ہڑبڑا کر اسے گھورنے لگا۔ پھر وہ گھبرا کر جلدی سے آس پاس دیکھنے لگا کہ کہیں کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا تھا۔ کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ اس نے اژدہے کی طرف پلٹ کر دیکھا اور اس نے جواباً آنکھ ماردی۔ اژدہے نے سر کو جھٹکتے ہوئے انکل ورنن اور آنٹی پٹونیہ کی اشارہ کیا اور اپنی آنکھیں چھت کی طرف مرکوز کرلیں۔ اس نے ہیری کو یوں دیکھا جیسے وہ کہہ رہا ہو۔

''میرے ساتھ پورا دن یہی کچھ ہی تو ہوتا ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' ہیری شیشے کی دوسری طرف سے بڑبڑایا۔ اسے اس بات کا ذرا سا بھی یقین نہیں تھا کہ اژدہا اس کی آواز کو سن سکتا تھا۔ ''اس سے یقیناً تمہیں بے حد چڑ ہوتی ہوگی۔''

اژدہے نے تیزی سے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔ ہیری نے ایک بار پھر آس پاس دیکھا۔

''ویسے تم کہاں سے آئے ہو؟'' ہیری نے بے دھیانی میں سوال کیا۔

اژدہے نے اپنی دم کو اُٹھا کر شیشے کے باہر لگی ہوئی تختی کی طرف مارا۔ ہیری نے سر موڑ کر اس تختی پر لکھی ہوئی عبارت کو پڑھا۔

''دُنیا کا سب سے بڑا اعاصرہ اژدہا۔ برازیل''

''کیا وہاں پر اطمینان بخش زندگی تھی؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔ اژدہے نے ایک بار پھر اسی تختی کی طرف اپنی دم مار کر اشارہ کیا۔ ہیری نے سر اُٹھا کر وہاں دوبارہ پڑھا۔

''یہ اژدہا چڑیا گھر میں پیدا ہوا تھا۔''

''اچھا میں سمجھ گیا۔ تم کبھی برازیل میں نہیں رہے۔'' ہیری نے خود کلامی کے عالم میں کہا۔

جیسے ہی اژدہے نے اپنا سر ہلایا تو ہیری کو پیچھے سے ایک کان پھاڑ آواز سنائی دی۔ جسے سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔

''ڈڈلی!...... مسٹر ڈرسلی! جلدی سے ادھر آیئے اور اس اژدہے کو دیکھئے۔ آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ یہ کیا کر رہا ہے؟'' پیرس کی سنسناتی ہوئی آواز گونج رہی تھی۔ ڈڈلی جس قدر تیزی سے آ سکتا تھا، وہ اژدہے کی طرف لڑھکتا گرتا ہوا آیا۔

''یہاں سے دور ہٹو!'' ڈڈلی نے ہیری کی پسلیوں میں بھاری بھرکم گھونسا مارتے ہوئے کہا۔اس اچانک حملے کے باعث ہکا بکا ہیری پتھریلے فرش پر دھڑام سے جا گرا۔ وہ پسلیوں کے درد سے دوہرا ہوا جا رہا تھا۔اگلی سی ساعت میں جو کچھ وقوع پذیر ہوا۔اسے کوئی بھی نہیں دیکھ پایا تھا۔ یہ کیسے ہوا؟ ایک پل پہلے تک پیرس اور ڈڈلی شیشے کی دیوار پر دونوں ہاتھ ٹکائے ہوئے اندر جھانک رہے تھے۔دوسرے ہی پل وہ دہشت سے چیختے ہوئے پیچھے کی سمت میں اچھل پڑے۔ہیری تکلیف کے مارے دوہرا تھا مگر ان کے چہروں پر چھائی دہشت کو دیکھ کر اپنی تکلیف کو بھول گیا۔ وہ جلدی سے سنبھل کر فرش پر بیٹھ چکا تھا۔ وہ ابھی تک ہانپ رہا تھا۔اژدہے کے سامنے والی شیشے کی دیوار غائب ہو چکی تھی۔اژدہا اب تیزی سے اپنی کنڈلی کے بل کھول رہا تھا اور فرش پر پھسلتا ہوا اپنے کمرے سے باہر آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ بھیانک منظر دیکھ کر پورے سانپ گھر میں کھلبلی سی مچ گئی۔لوگ چیخ و پکار کرنے لگے۔ بچے دہشت زدہ نظروں سے اژدہے کو دیکھ رہے تھے۔ ماں باپ اپنے اپنے بچوں کو کھینچتے، گرتے پڑتے ہوئے سانپ گھر سے باہر دوڑتے چلے گئے۔سانپ گھر کا چھوٹا سا دروازہ اس ہجوم کو راستہ دینے کیلئے ناکافی تھا۔ ہر کوئی پہلے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب اژدہا تیزی سے سرسراتا ہوا ہیری کی طرف بڑھا تو ہیری قسم کھا سکتا تھا کہ اس نے اژدہے کو دھیمے سے بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا۔

''برازیل! میں آ رہا ہوں......شکریہ دوست!''

''مگر شیشے کی دیوار......شیشے کی حفاظتی دیوار کہاں گئی؟'' سانپ گھر کا نگران خود سکتے کی سی کیفیت میں مبتلا تھا۔ چڑیا گھر کے ڈائریکٹر نے گھبرا کر اپنے ہاتھ سے کڑک دار میٹھی چائے کا کپ بنا کر آنٹی پٹونیہ کو دیا تھا۔ وہ مسلسل اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ پیرس اور ڈڈلی چڑیا گھر کے منتظمین کی لاپروائی پر اناپ شناپ بک رہے تھے۔ جہاں تک ہیری نے دیکھا تھا، اژدہے نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا تھا۔اس نے تو ان کے پاس سے گزرتے وقت اپنی دم کو مذاقاً ان کے پیروں پر پٹخنی دی تھی۔لیکن جب وہ انکل ورنن کی کار میں واپس لوٹے تو ڈڈلی انہیں بتا رہا تھا کہ کس طرح اژدہے نے اس کے پیر میں لگ بھگ کاٹ ہی لیا تھا اور پیرس قسم کھا رہا تھا کہ اژدہے نے اسے دبوچ کر ہلاک کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔لیکن کم از کم ہیری کے لئے سب سے بری بات وہ تھی جو پیرس نے بعد میں کہی تھی۔ جب پیرس کسی قدر پرسکون ہو گیا اور کار کا ماحول بھی خوشگوار ہو گیا تو پیرس دھماکے کے سے انداز میں بولا۔

''میں نے خود دیکھا......ہیری اژدہے سے باتیں کر رہا تھا......ہے نا ہیری!''

انکل ورنن نے تب تک انتظار کیا جب تک پیرس ان کے گھر سے رخصت نہیں ہو گیا۔اس کے بعد وہ ہیری پر جم کر برسے۔ وہ اتنے غصے میں تھے کہ ان کے منہ سے لفظ بڑی مشکل سے نکل رہے تھے۔ وہ صرف اتنا کہہ پائے۔

''جاؤ......الماری......وہیں رہو......کوئی کھانا نہیں......!''

اتنا کہنے کے بعد وہ کرسی پر گر پڑے اور بری طرح ہانپنے لگے۔ آنٹی پٹونیہ کو فوراً بھاگ کر ان کیلئے پانی کا ایک گلاس لانا پڑا تھا۔

☆☆☆

ہیری کافی دیر تک اپنی اندھیری الماری میں دبکا بیٹھا رہا۔ وہ سوچ رہا تھا، کاش اس کے پاس گھڑی ہوتی، وہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت کتنے بج رہے تھے؟ اور اس لئے وہ یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ ڈرسلی گھرانہ اس وقت سو گیا ہوگا یا نہیں! جب تک وہ سو نہیں جاتے، تب تک وہ باورچی خانے میں جا کر چوری سے کچھ کھانے کا خطرہ نہیں اُٹھا سکتا تھا۔ اسے ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہتے ہوئے لگ بھگ دس سال ہو گئے تھے۔ جہاں تک اسے یاد تھا، دس تکلیف دہ سال! وہ تب سے یہاں رہ رہا تھا جب وہ چھوٹا سا بچہ تھا اور اس کے والدین ایک کار ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ اسے یاد نہیں تھا کہ اس کے والدین کی موت کے وقت وہ بھی کار ہی موجود تھا یا نہیں۔ کئی بار جب وہ الماری میں لیٹے ہوئے طویل گھنٹوں کے دوران اپنی یادداشت پر زور ڈالتا تھا تو اسے ایک عجیب سا منظر دکھائی دیتا تھا، چکا چوند کر دینے والی شوخ سبز روشنی اور ماتھے میں شدید تیز درد۔ اس نے اس منظر پر یقین کر لیا تھا کہ یہی ایکسیڈنٹ ہوگا۔ حالانکہ اسے یہ کبھی سمجھ میں نہیں آپایا تھا کہ اتنی ساری سبز روشنی کہاں سے آ رہی تھی۔ اسے اپنے والدین کی صورت تک یاد نہیں تھی اور نہ ہی اس کے انکل آنٹی ان کے بارے میں کبھی بات کرتے تھے۔ کسی قسم کا سوال پوچھنے پر بہت پہلے ہی اس پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ پورے ڈرسلی گھر میں اس کے والدین کی ایک بھی تصویر نہیں تھی۔

جب ہیری چھوٹا تھا تو اکثر خواب دیکھا کرتا تھا کہ کوئی انجان رشتے دار اُسے یہاں سے دور لے جانے کیلئے آیا ہے لیکن حقیقت میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ڈرسلی گھرانے کے سوا اس کا کوئی بھی نہیں تھا۔ کئی بار اسے ایسا لگتا تھا (یا شاید یہ اس کا دل کہتا ہو) جیسے سڑک پر جا رہے اجنبی لوگ اسے پہچانتے تھے۔ وہ بڑے عجیب قسم کے اجنبی تھے۔ ایک بار جب وہ آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی کے ساتھ خریداری کرنے کیلئے بازار گیا تو ارغوانی ہیٹ پہنے ایک پستہ قد آدمی نے اس کی طرف دیکھ کر سر جھکایا تھا۔ آنٹی پٹونیہ نے طیش کے عالم میں ہیری سے دریافت کیا تھا کہ کیا وہ اس آدمی کو پہلے سے جانتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ فوراً اس دکان سے بنا خریداری کئے ہی باہر نکل آئی تھیں۔ اسی طرح ایک بار سر سے پاؤں سبز لباس میں ملبوس ایک مجنون دکھائی دینے والی بڑھیا نے بس میں اس کی طرف دیکھ کر بڑی مسرت کے ساتھ اپنا ہاتھ ہلایا تھا۔ بہت لمبے ارغوانی کوٹ میں ملبوس گندے سے ایک شخص نے تو ایک دن سڑک پر ہیری سے اس طرح ہاتھ ملایا تھا جیسے یہ مصافحہ اس کیلئے نہایت فرحت بخش ہو۔ پھر وہ بنا کچھ کہے ہیری کو حیرت میں گم چھوڑ کر رخصت ہو گیا تھا۔ ان سبھی لوگوں کے بارے میں سب سے عجیب بات یہ تھی کہ جس پل ہیری انہیں دھیان سے دیکھنے کی کوشش کرتا تھا وہ جانے کیوں غائب ہو جاتے تھے۔ سکول میں ہیری کا کوئی دوست نہیں تھا۔ سب بچے بخوبی جانتے تھے کہ ڈڈلی کا گینگ ڈھیلے ڈھالے، پرانے کپڑے اور ٹوٹا چشمہ پہننے والے ہیری پوٹر سے نفرت کرتا تھا اور کوئی بھی جان بوجھ کر ڈڈلی کے گینگ سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

تیسرا باب

گمنام خطوط

برازیلی اژدہے کے فرار ہونے کے باعث ہیری کو اب تک کی سب سے لمبی سزا بھگتنا پڑی تھی۔ جب اسے سیڑھیوں کے نیچے والی گودام سے باہر نکلنے کی آزادی دی گئی تب تک موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی تھیں۔ ڈڈلی اپنا نیا ویڈیو کیمرا توڑ چکا تھا، ریموٹ کنٹرول والے ہوائی جہاز کے پرخچے اُڑا چکا تھا اور پہلی بار ریسنگ بائیک چلاتے ہوئے ضعیف العمر مسز فگ کو اس وقت ٹکر مار چکا تھا جب وہ بیساکھیوں کے سہارے پرائیویٹ ڈرائیو کی سڑک پار کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ ہیری خوش تھا کہ سکول بند ہو گیا، لیکن ڈڈلی کے گینگ سے بچنے کا کوئی آسان بچاؤ نہیں تھا کیونکہ وہ تو اب بلا ناغہ گھر آ دھمکتے تھے۔ پیرس، ڈینس، میلکم اور گورڈن......سب کے سب موٹے اور شیطان تھے چونکہ ڈڈلی ان سب سے موٹا اور سب سے بڑا شیطان تھا اس لئے وہ ان کا سرغنہ تھا۔ باقی سبھی خوشی خوشی ڈڈلی کے من پسند کھیل 'ہیری کے شکار' میں شامل ہو جاتے تھے۔

اس وجہ سے ہیری زیادہ تر اپنا وقت گھر سے باہر گزارنا زیادہ پسند کرتا تھا۔ یہاں وہاں بھٹکتے ہوئے جب وہ چھٹیوں کے ختم ہونے کے بارے میں سوچتا تو اسے امید کی ہلکی سی کرن نظر آتی، جب ستمبر آئے گا تو وہ ہائی سکول میں جائے گا اور زندگی میں پہلی بار وہ ڈڈلی کے ساتھ نہیں پڑھے گا، ڈڈلی کو انکل ورنن کے پرانے سکول سمیلٹنگ میں بھیجا جا رہا تھا۔ پیرس فالکس بھی وہیں داخلہ لے رہا تھا۔ دوسری طرف ہیری ایک سرکاری تعلیمی ادارے 'سٹون وال ہائی سکول' میں داخل ہونے والا تھا، جس کا ڈڈلی خوب مذاق اُڑاتا رہتا تھا۔ ''سٹون وال سکول میں پہلے دن بچوں کا سر ٹوائلٹ کے اندر ڈالا جاتا ہے۔'' اس نے ایک دن ہیری سے کہا۔ ''چاہو تو اوپر آ کر اس کی مشق کر لو......''

''نہیں......تمہارے تعاون کا شکریہ!'' ہیری نے جواب دیا۔ ''بے چارے ٹوائلٹ کے اندر تمہارے سر جتنی گندی چیز پہلے کبھی نہیں گئی ہوگی......وہ یقیناً بیمار پڑ جائے گا۔'' اس سے پہلے کہ ڈڈلی اس کے جواب کا مفہوم سمجھ سکتا، ہیری دوڑتا ہوا وہاں سے کھسک گیا۔

جولائی کے مہینے میں آنٹی پتونیہ ایک دن ڈڈلی کو اپنے ساتھ لندن لے گئیں، انہیں وہاں سے ڈڈلی کے سکول سمیلٹنگ کیلئے نئی یونیفارم خریدنا تھیں۔ روانگی سے پہلے وہ ہیری کو مسز فگ کے گھر چھوڑ گئیں تا کہ ان کا بے مثال اور نفیس گھر 'ہیری' سے محفوظ رہ سکے۔ آج مسز فگ کا رویہ پہلے جیسا برا نہیں تھا۔ بعد میں ہیری کو معلوم ہوا کہ اپنی پالتو بلیوں میں کسی ایک کی وجہ سے وہ بری طرح سے گر گئی تھیں اور گرنے کے باعث ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ اب مسز فگ کو بلیوں سے پہلے جیسا انس باقی نہیں رہا تھا۔ انہوں نے ہیری کیلئے ٹیلی ویژن آن کر دیا تا کہ وہ اپنے پسندیدہ پروگرام دیکھ سکے۔ صرف یہی نہیں وہ اس قدر مہربان دکھائی دیں کہ انہوں نے ہیری کو چاکلیٹ کیک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کھانے کیلئے دیا تھا۔ ہیری نے جب چاکلیٹ کیک کا ٹکڑا منہ میں ڈالا تو ایسے لگا جیسے اس کیک کو کئی سالوں سے بڑی حفاظت کے ساتھ سنبھال کر رکھا گیا ہو۔

اس شام ڈڈلی نے سکول کی نئی چمچماتی ہوئی وردی پہنی اور پھر پورے ڈرائنگ روم کا اتراتے ہوئے چکر کاٹ کر مسٹر و مسز ڈرسلی کو مسرور کیا تھا۔ سمیلٹنگ میں پڑھنے والے لڑکے مٹر گشتی لمبا کوٹ، نارنجی رنگ کی نیکر اور بورٹس نامی پوال نما ہیٹ پہنتے تھے۔ وہ گانٹھ دار چھڑی بھی ہمراہ رکھتے تھے اور اساتذہ کی نظر سے بچا اس سے ایک دوسرے کو مارا کرتے تھے۔ ایسا لگتا تھا جیسے بعد کی زندگی کیلئے یہ اشیاء عمدہ تربیت کا خاصہ تھیں۔ جب انکل ورنن نے ڈڈلی کو نئی یونیفارم میں ملبوس دیکھا تو وہ بھرائی ہوئی آواز میں بول اُٹھے کہ یہ ان کی زندگی کا سب سے حسین اور ناقابل فراموش لمحہ ہے۔ آنٹی پتونیہ کی آنکھوں میں تو خوشی کے آنسو بھر آئے اور وہ کہنے لگیں کہ انہیں اپنی بصارت پر یقین نہیں ہو رہا ہے کہ یہ ان کا چھوٹا سا بیٹا 'ڈڈلی' ہے، جو اتنا بڑا اور وجیہہ دکھائی دے رہا ہے۔ اس موقع پر ہیری کی بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی، اسے لگ رہا تھا جیسے ہنسی روکنے کی کوشش میں اس کی دو پسلیاں پہلے ہی ٹوٹ چکی ہوں۔ اگلی صبح جب ہیری ناشتہ کرنے کیلئے نیچے اترا تو باورچی خانے میں بھیانک بدبو بھری تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بدبو سنک میں رکھی ہوئی لوہے کے ایک بڑے ٹب میں سے آ رہی ہو۔ اس نے اس میں جھانک کر دیکھا۔ ٹب میں گندے کپڑے بھرے ہوئے تھے، جو بھورے پانی میں تیر رہے تھے۔

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے آنٹی پتونیہ سے پوچھا۔ اس کے ہونٹ جیسے سلے ہوئے تھے کیونکہ جب بھی وہ سوال پوچھنے کی گستاخی کرتا تھا، وہ اپنے ہونٹ کس کر بھینچ لیتا تھا۔

''تمہاری سکول کی نئی وردی.....'' آنٹی پتونیہ نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے جواب دیا۔ ہیری نے ایک بار پھر ٹب میں جھانک کر دیکھا جیسے وہ تسلی کرنا چاہتا ہو کہ آنٹی نے ابھی جو کچھ کہا ہے کیا وہ واقعی سچ ہے؟

''اچھا!'' ہیری حیرت سے بولا۔ ''مجھے پتہ نہیں تھا کہ اس کا اتنا گیلا ہونا ضروری ہے!''

''احمق ہو گیا؟'' آنٹی پیٹونیہ نے تمتماتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ''میں تمہارے لئے ڈڈلی کے پرانے کپڑے بھورے رنگ میں رنگ رہی ہوں۔ جب کام پورا ہو جائے گا تو یہ یونیفارم بھی سکول کے باقی بچوں کی مانند ہی دکھائی دے گا۔''

ہیری کو اس بارے میں شبہ تھا لیکن اس نے سوچا کہ بحث کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ وہ ناشتے کی میز پر بیٹھ گیا اور اس نے کوشش کی کہ وہ اس بارے میں کچھ نہ سوچے کہ سٹون وال ہائی سکول میں پہلے دن اس کا حلیہ کیسا دکھائی دے گا؟ شاید ویسا...... جیسے اس نے کسی بڑے ہاتھی کی ڈھیلی ڈھالی کھال اوڑھ رکھی ہو۔ ڈڈلی اور انکل ورنن اندر آئے اور ہیری کی نئی وردی کی بدبو کی وجہ سے دونوں کی ناک سکڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ انکل ورنن نے ہمیشہ کی طرح اپنی اخبار کھولی اور ڈڈلی اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے ٹیبل پر ٹک ٹک کرنے لگا۔ وہ اس چھڑی کو ہر وقت اپنے ہاتھ میں لئے گھومتا تھا۔ تبھی انہیں لیٹر بکس کھلنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی کئی خطوط کے فرش پر گرنے کی سی آواز گونجی۔

''خطوط لاؤ گے ڈڈلی!'' انکل ورنن نے اخبار کے پیچھے سے کہا۔

''ہیری سے کہو نا!'' ڈڈلی ناک سکوڑ کر بولا۔

''ہیری جاؤ اور خطوط لے کر آؤ۔'' انکل ورنن نے تحکمانہ انداز میں کہا۔

''ڈڈلی سے کہئے نا!'' ہیری نے ڈڈلی کی نقل اتاری۔

''ڈڈلی! اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے اس کا دماغ درست کرو۔''

اس سے پہلے ڈڈلی کوئی حرکت کر پاتا، اپنے آپ کو سمیلٹنگ کی چھڑی سے بچاتے ہوئے ہیری جلدی سے اُٹھا اور خطوط لانے کیلئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فرش پر تین خطوط پڑے تھے۔ انکل ورنن کی بہن مارج کا پوسٹ کارڈ جو کہ آئل آف ویٹ پر چھٹیاں منا رہی تھیں۔ ایک بھورا لفافہ جو شاید کوئی بل تھا اور ایک خط ہیری کے نام کا تھا۔ ہیری نے خط اُٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس کا دل کسی بڑے ربڑ بینڈ کی طرح اچھل رہا تھا۔ زندگی میں کسی نے بھی، کبھی بھی اسے خط نہیں لکھا تھا۔ اسے کون خط لکھتا؟ اس کے نہ دوست تھے اور نہ ہی رشتے دار۔ وہ کسی لائبریری کا ممبر بھی نہیں تھا اس لئے اسے کتابیں لوٹانے کے بارے میں یادداشتی خط وغیرہ بھی نہیں ملتے تھے۔ بہرکیف اس کے سامنے ایک خط تھا اور پتے سے صاف ظاہر تھا کہ اس میں غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے:

مسٹر ایچ پوٹر

سیڑھیوں کے نیچے والا الماری نما گودام

مکان نمبر 4، پرائیویٹ سٹریٹ

لٹل ون کنگ

سرے

لفافہ خاصا موٹا اور بھاری تھا، وہ پیلے چرمئی کاغذ سے بنا ہوا تھا اور اس پر سبز سیاہی سے پتہ لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ لطف کی بات یہ تھی کہ لفافے پر ایک بھی ڈاک ٹکٹ نہیں چسپاں تھا۔ لفافے کو پلٹتے وقت اس کے ہاتھ بری طرح سے کپکپا رہے تھے۔ ہیری نے لفافے کی پشت پر نظر ڈالی۔ وہاں ارغوانی رنگت کی موم کی مہر لگی ہوئی دکھائی دی جس نے لفافے کو سربمہر کر رکھا تھا۔ مہر کے بیچ میں ایک چھوٹا سا مونوگرام چمک رہا تھا۔ اس مونوگرام میں ایک شیر، ایک عقاب، ایک بجو اور ایک سانپ کنندہ تھے اور ان سب کے درمیان میں بڑا سا 'ایچ' لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''جلدی کرو لڑکے!'' انکل ورنن باورچی خانے سے چیخے۔ ''تم کیا کر رہے ہو؟ کہیں خط میں رکھے ہوئے بم کی جانچ تو نہیں کرنے لگے ہو۔'' وہ اپنے مذاق پر خود ہی قہقہہ لگانے لگے۔

ہیری گومگوئی کے عالم میں باورچی خانے میں واپس لوٹا۔ وہ ابھی تک اپنے خط پر نظریں گڑائے ہوئے تھا اور عجیب سے انداز میں اسے گھور رہا تھا۔ اس نے انکل ورنن کو بل اور پوسٹ کارڈ تھمایا اور پھر بیٹھ کر دھیرے سے اپنے خط کا لفافہ کھولنے لگا۔ انکل ورنن نے بل والا لفافہ کھولا اسے ناگوری سے پڑھا اور پھر پوسٹ کارڈ کی طرف نگاہ مبذول کی۔

''مارج بیمار ہے...... اس نے وہاں باسی مچھلی کھالی تھی......'' انکل ورنن نے پتونیہ کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا۔ اخبار ان کے سامنے ویسے ہی تنا ہوا تھا۔

''ڈیڈ!'' اچانک ڈڈلی کی چیختی ہوئی آواز گونجی۔ ''ڈیڈ! ہیری کے پاس کچھ ہے!''

ہیری اس وقت اپنے خط کی تہہ کھولنے ہی والا تھا جو لفافے کی طرح ہی چرمئی کاغذ پر لکھا گیا تھا۔ لیکن اسی وقت انکل ورنن نے اس کے ہاتھ میں تھما ہوا خط چھین کر اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔

''یہ میرا خط ہے......'' ہیری نے جلدی سے کہا اور کاغذ انکل ورنن کے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا۔

''تمہیں خط کون لکھے گا؟'' انکل ورنن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ انہوں نے ایک ہاتھ سے خط کی تہہ کھولی اور اس پر نظر دوڑائی۔ ٹریفک لائٹس جتنی تیزی سے رنگ بدلتی ہے، اس سے زیادہ تیزی سے ان کا چہرہ لال سے پیلا ہو گیا تھا اور بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی۔ کچھ ہی سیکنڈ میں ان کا چہرہ باسی دلیے کی طرح بھورا سفید ہو گیا۔

''پپ...... پپ...... پت...... پٹونیہ!'' وہ ہانپتے ہوئے گرجے۔

ڈڈلی ان سے خط چھیننے کی کوشش کررہا تھا تاکہ اسے پڑھ سکے۔ لیکن انکل ورنن نے خط اتنا اونچا پکڑ رکھا تھا کہ وہ اس کی پہنچ سے باہر تھا۔ آنٹی پٹونیہ نے بے تابی سے خط لیا اور پہلی سطر پڑھی۔ ایک پل کے لئے تو ایسا لگا جیسے وہ بے ہوش ہونے والی ہیں۔ انہوں نے اپنا ماتھا پکڑ لیا اور دم گھٹنے جیسی آواز نکالی۔

''ورنن...... او خدایا...... ورنن!'' بے ربط سا جملہ ان کے منہ سے برآمد ہوا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے رہے۔ وہ بھول گئے تھے کہ ہیری اور ڈڈلی اب بھی اسی کمرے میں موجود تھے۔ ڈڈلی کو یہ برداشت کرنے کی عادت نہیں تھی کہ اس کی طرف دھیان نہ دیا جائے۔ اس نے جھنجلا کر اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی اپنے ڈیڈی کے سر پر دے ماری۔

''میں اس خط کو پڑھنا چاہتا ہوں۔'' وہ زور سے ضد کرتے ہوئے چلایا۔

''میں اسے پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ میرا خط ہے۔'' ہیری نے بوکھلائے انداز میں کہا۔

''دونوں باہر نکل جاؤ۔'' انکل ورنن خط کو واپس لفافے میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ ہیری اپنی جگہ سے ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔

''مجھے میرا خط واپس چاہئے!'' ہیری غصے سے چیختا ہوا غرایا۔

''مجھے یہ خط ابھی پڑھنا ہے...... خط مجھے دو!'' ڈڈلی بدتمیزی سے گرجا۔

''باہر دفع ہو جاؤ!'' انکل ورنن گرج کر بولے۔ اس کے بعد انہوں نے ہیری اور ڈڈلی کی گردن پکڑی اور انہیں ہال کمرے میں دھکیل دیا۔ واپس لوٹتے ہی انہوں نے باورچی خانے کا دروازہ دھڑام سے بند کر لیا تھا۔ ہیری اور ڈڈلی میں فوراً ایک زوردار اور خاموش لڑائی ہونے لگی۔ وہ دونوں دروازے کے چابی والے سوراخ سے کان لگا کر اندر ہونے والی گفتگو کو سننا چاہتے تھے۔ ڈڈلی اندر کا منظر دیکھنے کیلئے تڑپ رہا تھا۔ ڈڈلی اس دھکم پیل میں جیت گیا اور اس لئے ہیری جس کا ایک کان پر چشمہ لٹک رہا تھا پیٹ کے بل لیٹ کر اس درز میں سے سننے لگا جو دروازے اور فرش کے بیچ تھی۔

''ورنن!'' آنٹی پٹونیہ کپکپاتی آواز میں کہہ رہی تھیں۔ ''ذرا پتہ تو دیکھو! انہیں کیسے معلوم کہ وہ کہاں رہتا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ ہمارے گھر پر نظر رکھ رہے ہوں۔''

''نظر رکھ رہے ہوں...... جاسوسی کر رہے ہوں...... تعاقب کر رہے ہوں، کچھ بھی ہو سکتا ہے۔'' انکل ورنن بہت پریشان آواز میں بولے۔

''لیکن ورنن! ہم کیا کریں؟ اس کا جواب دیں...... یہ کہہ دیں کہ ہم نہیں چاہتے......''

ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ انکل ورنن کے چمکتے کالے جوتے باورچی خانے میں ادھر سے ادھر آ جا رہے تھے۔

''نہیں!'' انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''نہیں! ہم اس کی طرف دھیان نہیں دیں گے۔ اگر انہیں کوئی جواب نہیں ملے گا تو...... ہاں! یہ سب سے اچھا رہے گا...... ہم کچھ بھی نہیں کریں گے۔''

''مگر......'' آنٹی پٹونیہ نے کچھ کہنا چاہا۔

''میں اپنے گھر میں اس طرح کی کوئی چیز نہیں چاہتا...... پٹونیہ!...... جب ہم نے اسے گھر میں پناہ دی تھی تو کیا ہم نے اس وقت یہ قسم نہیں کھائی تھی کہ ہم اس خطرناک بے وقوفی کو بند کر دیں گے۔'' انکل ورنن کی آواز میں گہراٹھہراؤ محسوس ہو رہا تھا۔

اس شام انکل ورنن نے دفتر سے واپسی پر ایک ایسا کام کیا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں کیا تھا، وہ سیڑھیوں کے نیچے والی گودام نما الماری میں ہیری سے ملنے کیلئے گئے۔ جیسے تیسے انکل ورنن اس ننھے سے گودام میں گھس کر اندر پہنچے تو ہیری نے براہ راست ان سے پہلا سوال یہی کیا تھا۔

''میرا خط کہاں ہے؟...... مجھے یہ جاننا ہے کہ مجھے کس نے خط لکھا ہے؟''

''کسی نے نہیں لکھا...... اس پر غلطی سے تمہارا نام لکھا ہوا تھا۔'' انکل ورنن نے روکھے پن سے کہا۔ ''میں نے وہ خط جلا دیا ہے......''

''کہیں کوئی غلطی نہیں تھی......'' ہیری نے غصے سے کہا۔ ''اس پر میری الماری کا پتہ لکھا ہوا تھا۔'' ہیری کی آنکھیں چشمے کے پیچھے سے دہکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''خاموش!'' انکل ورنن اتنی گرجدار آواز میں دھاڑے کہ الماری کی چھت پر رینگتی ہوئی دو مکڑیاں دھڑام سے نیچے آ گریں۔ کئی گہرے سانسیں لینے کے بعد انکل ورنن نے اپنے چہرے کو مسکرانے کیلئے مجبور کیا، جو ان کیلئے کافی اذیت ناک کام دکھائی دے رہا تھا۔

''اچھا ہوا ہیری!...... اس الماری کے بارے میں تمہاری آنٹی اور میں سوچ رہے تھے۔ اب تمہارے لحاظ سے یہ الماری چھوٹی پڑنے لگی ہے...... ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اچھا یہ رہے گا کہ تم ڈڈلی کے دوسرے بیڈروم میں رہنے لگو۔'' انکل ورنن کی آواز میں عجیب کپکپاہٹ چھپی ہوئی تھی۔

''مگر کیوں؟'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''سوال مت پوچھو!'' انکل ورنن نے غراتے ہوئے کہا۔ ''اپنا تمام سامان سمیٹو اور اوپر لے جاؤ...... ابھی اور اسی وقت!''

ڈرسلی گھرانے میں چار بیڈروم تھے۔ایک انکل ورنن اور پتونیہ آنٹی کیلئے مخصوص تھا، دوسرا مہمانوں کیلئے (عام طور پر انکل ورنن کی بہن مارج کیلئے)، تیسرے بیڈروم میں ڈڈلی سوتا تھا جبکہ چوتھے بیڈروم میں ڈڈلی کے ایسے کھلونے اور دوسری چیزیں رکھی جاتی تھیں، جن کیلئے ڈڈلی کے بیڈروم میں جگہ باقی نہیں بچتی تھی۔ ہیری کو اپنی تمام اشیاء سیڑھیوں تلے الماری نما گودام سے نکال کر اس بیڈروم میں پہنچانے کیلئے صرف ایک ہی چکر لگانا پڑا تھا۔اس کا سارا سامان وہاں پہنچ گیا تھا۔ چیزوں کو ایک طرف رکھنے کے بعد وہ بستر پر بیٹھ گیا اور بڑے غور سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔اس بیڈروم میں موجود ہر چیز قریباً ٹوٹی پھوٹی حالت میں تھی۔ایک ماہ پرانا ویڈیو کیمرا اس چھوٹے اور صحیح سلامت ٹینک کے اوپر رکھا ہوا تھا جسے ڈڈلی نے ایک بار پڑوسی کے کتے کے اوپر چڑھا دیا تھا۔کونے میں ڈڈلی کا پہلا ٹیلی ویژن رکھا ہوا تھا جسے اس نے ایک دن لات مار کر توڑ دیا تھا جب اس کا پسندیدہ سیریل نشر نہیں کیا گیا تھا۔ پرندے رکھنے کا ایک بڑا سا پنجرہ بھی اسی کمرے کے ایک کونے میں موجود تھا۔جس میں کبھی ایک طوطا رہتا تھا۔ڈڈلی نے اس طوطے کے بدلے میں سکول کے ایک دوست سے اصلی ائیر رائفل لے لی تھی۔وہ رائفل دیوار میں بنے شلف کے اوپر رکھی نظر آرہی تھی۔اس رائفل کا ایک کونا بالکل پچک چکا تھا کیونکہ اس پر ایک بار ڈڈلی خود بیٹھ گیا تھا۔باقی کے خانوں میں کتابیں بھری پڑی تھیں۔ پورے کمرے میں بس کتابیں ہی ایسی چیز تھیں جن کی حالت کو دیکھ کر صاف اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ انہیں کبھی چھوا بھی نہیں گیا ہو۔ ہیری نے گہری سانس لی، اسی لمحے اسے نیچے سے ڈڈلی کی اپنی ماں پر چیخنے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''میں نہیں چاہتا کہ وہ وہاں رہے...... مجھے وہ کمرہ ہر حالت میں واپس چاہئے ......اسے وہاں سے باہر نکالو......''

ہیری نے دردناک آہ بھری اور خاموشی سے بستر پر لیٹ گیا۔کل تک وہ یہاں رہنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرسکتا تھا مگر آج وہ بنا خط کے اس کمرے میں رہنے کے بجائے، اسی خط کے ساتھ واپس پرانی الماری نما گودام میں جانے کیلئے تیار تھا۔

اگلی صبح ناشتے کی میز پر سب لوگ چپ چاپ بیٹھے ہوئے تھے۔ڈڈلی تو صدمے کی کیفیت سے دوچار دکھائی دیتا تھا۔ وہ اپنی بات منوانے کیلئے چیخا تھا، چلایا تھا، اپنے ڈیڈی کو اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے پیٹا تھا، بیمار ہونے کا ڈھونگ بھی رچایا تھا، اپنی ماں کو لاتیں ماری تھیں، ہریالی گھر کی چھت سے اپنے کچھوے کو زمین پر دے مارا تھا اور یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اسے اپنا کمرہ واپس نہیں ملا تھا۔ ہیری گزرے ہوئے کل کے اسی وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا اور مغموم ہو رہا تھا کہ کاش اس نے داخلی دروازے پر ہی اپنا خط پڑھ لیا ہوتا۔انکل ورنن اور آنٹی پتونیہ ایک دوسرے کو مضطرب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

انکل ورنن ہیری سے اچھے برتاؤ سے پیش آنے کی بھرپور کوشش کررہے تھے جو کہ ایک مشکل کام تھا۔ جب ڈاک آنے کا وقت ہوا تو حسب معمول لیٹر بکس میں خطوط گرنے کی آواز سنائی دی۔انکل ورنن نے اس بار ڈڈلی کو ڈاک لانے کیلئے بھیجا تھا۔ڈڈلی پورے

ہال میں اپنی سمیلٹنگ کی چھڑی سے چیزوں کو بجاتا ہوا داخلی دروازے پر پہنچا۔ اچانک اس کی چلاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ایک اور خط آ گیا۔ مسٹر ایچ پوٹر، سب سے چھوٹا بیڈروم، مکان نمبر چار پرائیویٹ سٹریٹ......''

دبی ہوئی چیخ کے ساتھ انکل ورنن کرسی سے اچھل پڑے اور انہوں نے ہال کی طرف دوڑ لگا دی۔ ہیری ان کے تعاقب میں دوڑ رہا تھا۔ ڈڈلی کے ہاتھ میں خط کا لفافہ چھیننے کیلئے انکل ورنن کو اسے زمین پر گرانا پڑا۔ یہ کام اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا تھا کیونکہ ہیری نے پیچھے سے ہاتھ ڈال کر انکل ورنن کی گردن دبوچ لی تھی۔ ایک منٹ کی اٹھک پٹھک کے بعد، جس میں ہر ایک کو سمیلٹنگ کی چھڑی کئی بار کھانا پڑی تھی، انکل ورنن سیدھے کھڑے ہو گئے۔ وہ بری طرح ہانپ رہے تھے اور ہیری کا خط ان کے ہاتھ میں پکڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''اپنی الماری میں جاؤ...... میرا مطلب ہے کہ اپنے بیڈروم میں جاؤ'' وہ ہانپتے ہوئے ہیری سے مخاطب ہوئے۔ ''ڈڈلی...... تم بھی جاؤ...... دفع ہو جاؤ یہاں سے......''

ہیری اپنے نئے کمرے میں دائروی انداز میں چکر کاٹ رہا تھا۔ کوئی جانتا ہے کہ وہ اپنی الماری سے نکل کر کہیں اور سونے لگا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے پہلا خط نہیں مل پایا ہے، یقینی طور پر اس کا صاف مطلب یہی نکلتا تھا کہ وہ دوبارہ کوشش کرے گا...... اور اس بار ایسا انتظام کر لے گا، تاکہ وہ اس تک خط پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہیری کے دماغ میں ایک منصوبہ پنپ رہا تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح ٹھیک چھ بجے، لگے ہوئے الارم کی گھنٹی جونہی بجی، ہیری نے لپک کر اس کی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔ وہ اپنے بستر سے نیچے اترا اور کپڑے تبدیل کیے۔ وہ ڈرسلی گھرانے کے افراد کو جگانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے بنا روشنی کئے وہ دبے پاؤں نیچے اترا۔ وہ پرائیویٹ سٹریٹ کے کونے پر ڈاکیے کا انتظار کرنے کیلئے جا رہا تھا تاکہ مکان نمبر چار کے خطوط سب سے پہلے اسی کے ہاتھ لگ جائیں۔ اندھیرے ہال سے گزر کر وہ داخلی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کا دل بری طرح سے دھک دھک کر رہا تھا۔

''آآآآآآآآہ ہ ہ ہ...... اوچ'' ایک دبی سی چیخ اس کے منہ سے نکلتے نکلتے رہ گئی۔ ہیری ہوا میں اچھل پڑا۔ وہ فرش پر پڑی کسی موٹی اور گلگلی چیز پر چڑھ گیا تھا...... کسی زندہ چیز پر!

اوپر کی منزل کی بتیاں کھٹ سے روشن ہو گئیں۔ ہیری یہ دیکھ کر دم بخود رہ گیا تھا کہ جس موٹی اور گلگلی چیز پر وہ چڑھ گیا تھا وہ اس کے انکل کا چہرہ تھا۔ انکل ورنن سونے والے گاؤن میں ملبوس خارجی دروازے پر سر ٹکائے ہوئے سو رہے تھے۔ یہ بات طے تھی کہ وہ پورا انتظام کر لینا چاہتے تھے تاکہ ہیری وہ کام نہ کر پائے جسے کرنے کی وہ کوشش کر رہا تھا۔ وہ نصف گھنٹے تک ہیری کو ڈانٹتے رہے اور پھر انہوں نے اسے ایک کپ چائے بنا کر لانے کا حکم دیا۔ ہیری پیر پٹختا ہوا وہاں سے واپس پلٹا اور اُداسی بھرے عالم میں باورچی

خانے میں پہنچا۔ جب وہ چائے کا کپ بنا کر واپس وہاں پہنچا تو ڈاک آ چکی تھی۔ انکل ورنن نے تمام خطوط اپنی گود میں رکھے ہوئے تھے، ان کے چہرے پر گہری طمانیت چھائی ہوئی تھی کیونکہ وہ ان 'خاص خطوط' کو ہیری کی پہنچ سے نکال کر اپنے قبضے میں لا چکے تھے۔ ہیری کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ تین چرمئی کاغذ کے بھورے لفافوں پر سبز سیاہی سے ہیری کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

''میں چاہتا ہوں......'' اس نے ابھی کہنا ہی شروع کیا تھا لیکن انکل ورنن نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے تمام خطوط پرزہ پرزہ کر ڈالے۔ اس دن انکل ورنن دفتر بھی نہیں گئے تھے اور انہوں وہ تمام دن گھر میں ہی گزارا تھا۔ انہوں نے کیل ٹھونک کر لیٹر بکس کو ہمیشہ کیلئے بند کر دیا تھا۔

''دیکھو!'' منہ میں کافی ساری کیلیں بھری ہونے کے باوجود وہ آنٹی پتونیہ کو سمجھا رہے تھے۔ ''جب وہ لوگ یہاں خطوط نہیں پہنچا پائیں گے تو یقیناً ہار مان لیں گے۔''

''ورنن! مجھے یقین نہیں ہے کہ وہ لوگ اتنی آسانی سے ہار مان جائیں۔'' وہ فکرمندی سے بولیں۔ ایک گہرا خوف ان کے چہرے کو حصار میں لئے ہوئے تھا۔

''ارے وہ لوگ، تمہاری اور میری طرح تھوڑی سوچتے ہیں، ان کے سوچنے کا ڈھنگ بہت عجیب ہے۔'' انکل ورنن نے ہنس کر کہا اور پھر انہوں نے بے خیالی میں ایک کیل، اس فروٹ کیک میں ٹھونکنے کی کوشش کی جو آنٹی پتونیہ ان کے کھانے کیلئے لائی تھیں۔

☆☆☆

جمعے کے دن کی ڈاک میں ہیری کے نام پر بارہ عدد خطوط آئے۔ جب خطوط لیٹر بکس میں سے اندر نہیں داخل ہو پائے تو انہیں دروازے کے نیچے کی دہلیز سے اندر سرکا دیا گیا تھا۔ کچھ خطوط کو دروازے کے دیواروں کے خلا سے اندر پھینکا گیا تھا۔ یہی نہیں کچھ خطوط باتھ روم کے روشندان سے بھی اندر پھینکے گئے تھے۔ اس دن بھی انکل ورنن دفتر نہیں گئے اور تمام دن گھر میں موجود رہے۔ انہوں نے ہر جگہ سے خطوط اکٹھے کئے اور انہیں جلا ڈالا۔ اس کام سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے ہتھوڑی اور کیلیں اُٹھائیں اور خارجی اور عقبی دروازے کی تمام دیواروں کے خلا پر چپٹیاں ٹھونک دیں تاکہ کوئی درز باقی نہ رہ جائے۔ اب کوئی اندر تو کیا باہر بھی نہیں جا سکتا تھا، کام کرتے کرتے وہ 'انگلیوں کے سروں سے گل لالہ تک' کے مصرعے والا گیت گنگنا رہے تھے۔ وہ مدہم سی آہٹ پر بھی چونک جاتے تھے۔

☆☆☆

ہفتے کے روز تو معاملہ حد سے بڑھ چکا تھا۔ ہیری کے نام پر آنے والے خطوط کی تعداد مزید بڑھ گئی اور اس دن تو چوبیس خطوط گھر میں داخل ہو گئے۔ یہ تمام خطوط ان دو درجن انڈوں کے اندر سے برآمد ہوئے جنہیں توڑ کر ناشتے کیلئے آملیٹ بنانا تھا۔ جونہی انڈا توڑا

جاتا تو اس میں سے سفیدی یا زردی کی جگہ مڑا تڑا چرمئی کاغذ برآمد ہوتا۔ اسے کھولنے پر وہی تحریر دکھائی دیتی جو کہ پہلے دن ہیری کے نام آنے والے خط میں تحریر تھی۔ آنٹی پٹونیہ تو یہ دیکھ کر چیخ اُٹھی تھیں۔ اس صبح ان کا دودھ والا بے حد پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ جب اس نے ڈرائنگ روم کی کھڑکی سے آنٹی پٹونیہ کو دودھ کی بوتل اور انڈے پکڑائے تو اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ انکل ورنن کا تو غصے سے برا حال تھا۔ انہوں نے مجنونانہ انداز میں پوسٹ آفس اور ڈیری سٹور کے فون نمبر ڈائل کیے۔ وہ اس کوشش میں تھے انہیں فون لائن پر کوئی معقول شخص مل جائے تاکہ وہ اس حرکت کی شکایت کرسکیں۔ آنٹی پٹونیہ نے غصے سے تمام خطوط اپنے گرینڈر میں ڈال کر پیس ڈالے تھے۔

''آخر اس دُنیا میں ایسا کون سا شخص ہے جو تم سے کچھ کہنے کیلئے اتنا ہنگامہ کھڑا کئے ہوئے ہے!'' آخر کار ڈڈلی نہ رہ پایا اور اس نے ہیری سے حیرانگی کے عالم میں پوچھ ہی لیا۔ اس کا جواب ہیری کے پاس کوئی نہیں تھا۔

☆☆☆

اتوار کی صبح ناشتے کی میز پر انکل ورنن تھکے ہوئے اور کسی قدر بیمار دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کا چہرہ کھلا ہوا تھا، وہ کسی بات پر خوش دکھائی دے رہے تھے۔

''اتوار کو ڈاک نہیں آتی۔'' انہوں نے اپنی آنکھوں پر مربہ لگاتے ہوئے تمام افراد کو خوشی خوشی یاد دلایا۔ ''آج کوئی بے ہودہ خط نہیں آسکتا......''

جب وہ بول رہے تھے تبھی آتش دان کی چمنی میں سے کوئی چیز سرسراتی ہوئی نیچے کی طرف آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ انکل ورنن تیزی سے ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ اچانک کوئی چیز ان کے سر کے عقبی حصے پر چٹاخ کی سی آواز کے ساتھ آ لگی۔ اگلے ہی لمحے آتش دان کی انگیٹھی سے تیس یا چالیس خطوط گولیوں کی طرح نکل کر ان پر برسنے لگے۔ شائیں شائیں کی آوازیں باورچی خانے میں گونجنے لگیں، سبھی نے دونوں ہاتھ سروں پر رکھ کر میز کے نیچے گردنیں گھسا دیں۔ ہیری کو ذرا خوف نہیں آیا بلکہ وہ خط کے لفافے کو پکڑنے کیلئے ہوا میں اچھل پڑا۔

''باہر جاؤ......میں کہتا ہوں باہر دفع ہو جاؤ......'' انکل ورنن کی بوکھلائی ہوئی آواز گونجی۔ انہوں نے بمشکل اُٹھ کر ہیری کو کمر سے دبوچا جو کہ ہوا میں تیرتی ہوئے لفافوں کو پکڑنے کیلئے ہاتھ مار رہا تھا۔ آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی تو سر پر ہاتھ رکھے جلدی سے باہر کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے فق پڑ چکے تھے۔ انکل ورنن نے ہیری کو باورچی خانے سے باہر پھینکا اور اندر سے دھڑام کی سی آواز میں دروازہ بند کرلیا۔ دروازہ بند ہونے کے باوجود بھی باہر کھڑے لوگ صاف سن سکتے تھے کہ خطوط کی بارش لگاتار جاری تھی۔ ہوا میں تیرتے ہوئے خطوط کی سنسناہٹ سنائی دے رہی تھی۔ دیواروں اور فرش سے لفافوں کے ٹکرانے کی خوفناک آوازیں باورچی

خانے میں گونج رہی تھیں۔

''بہت ہو چکا.....'' انکل ورنن کی آواز سنائی دی۔ وہ پُرسکون لہجے میں بولنے کی کوشش کر رہے تھے مگر بولتے ہوئے ان کی مونچھوں کے بال لگاتار پھڑک رہے تھے۔'' پانچ منٹ میں تم سب لوگ چلنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ ہم لوگ یہاں سے دور جا رہے ہیں صرف کچھ کپڑے اُٹھالو.....کوئی بحث نہیں......سمجھے.....''

اسی لمحے انکل ورنن باورچی خانے سے باہر نکل آئے۔ اندر خطوط کا طوفان جاری تھا۔ ان کا چہرہ اس قدر خوفناک ہو رہا تھا کہ کسی میں بھی بحث کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔ دس منٹ بعد وہ لوگ کیلوں سے بند دروازے کو جھٹکوں سے کھینچتے ہوئے بڑی مشکل سے باہر نکلے۔ کار میں بیٹھے اور کار سپر ہائی وے پر ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ ڈڈلی عقبی نشست پر بیٹھا بری طرح سبک رہا تھا۔ اسے مسٹر ڈرسلی نے غصے میں تھپڑ دے مارا تھا کیونکہ اس نے اپنے ٹیلی ویژن، وی سی آر اور کمپیوٹر کو پیک کرنے میں کچھ زیادہ ہی وقت خرچ کر دیا تھا۔ ان کی کار مسلسل سفر کرتی رہی، اور چلتی رہی۔ یہاں تک کہ آنٹی پٹونیہ کا بھی خوف سے برا حال ہو رہا تھا۔ وہ اپنے شوہر سے یہ دریافت کرنا چاہتی تھیں کہ وہ لوگ آخر کہاں جا رہے ہیں؟ مگر یہ سوال ہونٹوں سے باہر نکل نہیں پایا۔ سفر کے دوران انکل ورنن جھٹکے سے اچانک گاڑی کا رُخ موڑ دیتے اور کچھ دیر تک متضاد سمت میں گاڑی دوڑانے لگتے۔ جب وہ جھٹکے سے گاڑی کو موڑتے تھے تو یہ جملہ ان کے ہونٹوں پر پھسل جاتا تھا۔''تعاقب کرنے والو......اب کیا کرو گے......اب کیا کرو گے تعاقب کرنے والو!''

پورا دن یونہی بیت گیا تھا لیکن وہ کھانے پینے کیلئے کہیں بھی نہیں رُکے۔ رات تک ڈڈلی مغموم ہو کر چنگھاڑنے لگا تھا۔ اس کی زندگی میں اتنا برا دن پہلے کبھی نہیں گزرا تھا۔ وہ بھوکا تھا، اس کے پانچ من پسند ٹیلی ویژن سیریل چھوٹ چکے تھے۔ یہیں نہیں، آج سے پہلے وہ اپنے کمپیوٹر پر کسی دشمن کو مارے بنا اتنی دیر تک نہیں رہ پایا تھا۔ آخر کار انکل ورنن ایک گندے سے ہوٹل کے سامنے جا رُکے، جو ایک بڑے شہر کے بیرونی حصے میں واقع تھا۔ ڈڈلی اور ہیری ایک ہی کمرے میں سوئے۔ جس میں دو بستر موجود تھے۔ وہ بھی نمی سے بھرپور، گندی چادریں اور میلے تکیے۔ بستر پر لیٹتے ہی ڈڈلی تو خراٹے بھرنے لگا مگر ہیری جاگتا رہا۔ وہ کھڑکی کی چوکھٹ پر بیٹھ کر نیچے سے گزرتی ہوئی کاروں کی روشنیاں دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا......

☆☆☆

اگلے دن صبح ناشتے کی میز پر انہوں نے باسی کارن فلوکس اور ٹھنڈی ڈبل روٹی کے ٹماٹروں والے ٹوسٹ کھائے۔ ابھی انہوں نے ناشتہ ختم ہی کیا تھا کہ اسی لمحے ہوٹل کی منیجر خاتون ان کی میز کے پاس آئی۔ سب کی سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پر جم گئیں۔

''معاف کیجئے! کیا آپ میں سے کسی کا نام مسٹر ایچ پوٹر ہے۔ میرے پاس استقبالیہ ڈیسک پر اس طرح کے لفافوں میں سو کے قریب خطوط رکھے ہوئے ملے ہیں۔''

اس نے ایک خط والا بھورا لفافہ ان کی آنکھوں کے سامنے ترچھا کر دیا تا کہ وہ اسے آسانی دیکھ سکیں۔ سبز سیاہی سے لکھے ہوئے پتے کے الفاظ صاف دکھائی دے رہے تھے۔

مسٹر ایچ پوٹر

کمرہ نمبر 17

ریل ویئو ہوٹل، کوک ورتھ

ہیری نے جلدی سے خط پر جھپٹا مارنا چاہا مگر انکل ورنن نے اس کے بڑھتے ہوئے ہاتھ کو ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔ ہوٹل منیجر خاتون محض گھورتی رہ گئی۔

''میں انہیں لے لیتا ہوں۔'' انکل ورنن دھیمے انداز میں بولے اور جلدی سے کھڑے ہو کر خاتون کے تعاقب میں ڈائننگ روم سے باہر نکل گئے۔

☆☆☆

''ورنن! کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ ہم واپس گھر لوٹ چلیں؟''

آنٹی پتونیہ نے کئی گھنٹوں کے بعد ڈرتے ڈرتے تجویز پیش کی۔ لیکن ایسا لگا جیسے انکل ورنن نے ان کی بات سنی ہی نہ ہو۔ انکل ورنن کیا چاہتے تھے؟ یہ ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ انہیں ساتھ لے کر ایک ویران جنگل میں پہنچ گئے تھے جہاں انہوں نے کار روکی اور باہر نکل کر چاروں طرف کا جائزہ لیا اور پھر خود ہی سر ہلایا۔ دوبارہ کار میں بیٹھے اور ایک بار پھر نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہی حال اس وقت بھی رونما ہوا جب انہوں نے ایک جتے ہوئے کھیت میں کار روکی تھی، اور پھر جھولتے پل کے بیچوں بیچ، اور ایک بارہ منزلہ کار پارکنگ پر کار روک کر انہوں نے گردونواح کا جائزہ لیا۔ شاید وہ تعاقب کرنے والے کو تلاش کرنا چاہتے تھے۔

''ڈیڈی پاگل ہو گئے ہیں...... ہے نا؟'' ڈڈلی نے شام ڈھلنے پر اپنی ماں سے دھیمے لہجے میں دریافت کیا۔ انکل ورنن اس وقت کار سمندر کے کنارے پر کھڑی ایک بڑی بحری کشتی میں داخل کر رہے تھے۔ کچھ ہی دیر بعد لانچ ان سب کو لئے ہوئے سمندر کے بیچوں بیچ کہیں جا رہی تھی۔ اسی دوران بادل کڑکے اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ موٹی موٹی بوندیں کار کی چھت پر شور مچانے لگیں۔ ڈڈلی باہر جھانک رہا تھا۔ ''آج پیر ہے......'' اس نے اپنی ماں کو مخاطب کیا۔ ''دو خاص پروگرام آج رات آنے والے ہیں، میں کسی ایسی جگہ پر ٹھہرنا چاہتا ہوں جہاں ٹیلی ویژن دیکھ سکوں۔''

پیر کا دن، یہ سن کر ہیری کو کچھ یاد آ گیا۔ اگر آج پیر تھا......اور ٹیلی ویژن کے باعث ڈڈلی سے ہفتے کے دنوں کے ناموں میں غلطی کا کوئی امکان نہیں ہو سکتا تھا......تو پھر کل منگل تھا، یعنی ہیری کی گیارہوں سالگرہ کا دن۔ ظاہر ہے، ڈرسلی گھرانے میں اس کی

سالگرہ کوئی خاص خوشی کا موقع نہیں ہوتی تھی۔ گذشتہ سال آنٹی پٹونیہ نے اسے تحفے میں کوٹ ٹانگنے والا ہینگر دیا تھا اور انکل ورنن نے ایک پرانے چوڑے موزوں کی جوڑی دی تھی۔ پھر بھی کوئی روز روز گیارہ سال کا نہیں ہوتا ہے۔ انکل ورنن واپس لوٹ آئے تھے اور اب وہ مسکرا رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لمبا، پتلا پیکٹ تھا اور جب آنٹی پٹونیہ نے ان سے پوچھا کہ کیا خرید کر لائے ہو؟ تو انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

''بالکل صحیح جگہ مل گئی ہے۔'' انہوں نے آگاہ کیا۔ ''آجاؤ! سب باہر نکل آؤ۔''

کار کے باہر بہت خنکی تھی۔ انکل ورنن اس وقت سمندر کے بیچوں بیچ ایک بڑی چٹان کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ اس چٹان کے بالکل اوپر نقطے کی صورت میں ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اتنی وحشت ناک جھونپڑی، کہ آپ اس کے بارے میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے۔ ایک بات تو بالکل طے تھی کہ وہاں کوئی ٹیلی ویژن نہیں تھا۔

''آج رات کیلئے طوفان کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔'' انکل ورنن نے خوشی سے دمکتے ہوئے اور تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ''اور اس بھلے آدمی نے مہربانی کرتے ہوئے اپنی کشتی ہمیں ادھار دے دی ہے۔''

اسی لمحے ایک بوڑھا آدمی دھیمے قدموں سے چلتا ہوا بوجھل چال میں ان کے پاس پہنچا۔ بڑی کٹھل مسکراہٹ کے ساتھ اس نے ایک پرانی سی کشتی کی طرف اشارہ کیا جو لانچ کے نیچے سرمئی بھورے پانی میں ہچکولے کھا رہی تھی۔

''کھانے پینے کا تھوڑا سامان میں نے خرید لیا ہے۔'' انکل ورنن بولے۔ ''تم لوگ اب فوراً اس کشتی میں بیٹھ جاؤ۔''

کشتی میں ان کی قلفی جمنے لگی۔ سمندر کی برفیلی بوچھاڑ اور بارش کی بوندیں ان کے گلے سے نیچے اتر رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا چہرے پر کوڑے برسا رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کئی گھنٹوں کے بعد وہ اس چٹان تک پہنچے تھے جو کہ ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ انکل ورنن پھسلتے اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ ان سب لوگوں کو اس ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی تک لے گئے۔

اندر کی حالت بہت بھیانک تھی۔ سمندری کائی کی تیز بدبو دماغ کو چڑھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ لکڑی کی دیواروں کے بیچ میں موٹی موٹی درزیں موجود تھیں جن میں سے ہوا سیٹیاں بجاتے ہوئے اندر آ رہی تھی۔ آتش دان کی انگیٹھی بالکل خالی اور نم آلود تھی۔ جھونپڑی میں صرف دو ہی کمرے تھے۔ انکل ورنن کے کھانے پینے کے سامان میں سب لوگوں کے کھانے کیلئے چار کیلے اور آلو کی چپس کے چار پیکٹ تھے۔ انہوں نے آگ جلانے کی کوشش کی مگر چپس کے خالی پیکٹ محض دھواں نکال کر ہی سکڑ گئے۔

''ایسے موقع پر اگر وہ تمام خطوط ہوتے تو یقیناً مزہ آجاتا...... ہے نا!'' وہ مسرور کن لہجے میں بولے۔ وہ اس وقت کافی خوشگوار دکھائی دے رہے تھے۔ ظاہر تھا کہ وہ سوچ رہے تھے کہ اس بھیانک طوفان میں یہاں کوئی بھی خطوط پہنچانے والا نہیں آ سکتا تھا۔ ہیری

بھی دل ہی دل میں ان کے خیالات سے متفق تھا حالانکہ اس تکلیف دہ خیال سے اسے ذرا بھی خوشی نہیں ہورہی تھی۔

جب رات ہوئی تو پیشین گوئی کے مطابق طوفان ان کے چاروں طرف گرجنے لگا۔اونچی اونچی لہروں کے تھپیڑے جھونپڑی کی دیواروں سے ٹکرانے لگے۔طوفانی ہوا گندی کھڑکیوں کو جھنجوڑنے لگی۔آنٹی پٹونیہ کو دوسرے کمرے میں کچھ نم آلود میلے کمبل مل گئے تھے۔انہوں نے دیمک لگے صوفے پر ڈڈلی کا بستر لگا دیا۔وہ اور انکل ورنن اندر والے کمرے میں موٹے پلنگ پر سونے چلے گئے۔ ہیری کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فرش پر سب سے نرم جگہ ڈھونڈ لے اور سب سے پتلے اور پھٹے کمبل کے نیچے دبک کر سو جائے۔

جب رات گہری ہونے لگی تو طوفان اور بھی بھیانک ہوتا چلا گیا۔ہیری سو نہیں سکا۔وہ کانپتا رہا، کروٹیں بدلتا رہا اور کوشش کرتا رہا کہ اسے تھوڑا سا آرام مل جائے مگر اس کا پیٹ بھوک کے مارے گڑگڑ کر رہا تھا۔ڈڈلی کے تیز خراٹے طوفانی گرج کے تلے دب گئے تھے جو آدھی رات کے قریب شروع ہوئے تھے۔ڈڈلی کی چمکدار گھڑی اس کی موٹی کلائی پر دکھائی دے رہی تھی جو صوفے سے نیچے لٹکی ہوئی تھی۔ ہیری کو اس کے چمکتے ہوئے ڈائل پر سوئیاں صاف نظر آرہی تھیں۔ٹھیک دس منٹ بعد وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔وہ خاموشی سے لیٹا رہا اور دیکھتا رہا کہ اس کی سالگرہ ٹک ٹک کرتی ہوئی قریب آتی جارہی تھی۔وہ سوچ رہا تھا کہ کیا ڈرسلی گھرانے کو اس کی سالگرہ یاد رہے گی اور یہ بھی کہ خطوط لکھنے والا اس وقت کہاں ہوگا؟

پانچ منٹ بجے تھے، ہیری کو باہر کسی چیز کے چرمرانے آواز سنائی دی۔اسے ڈر لگا کہ کہیں چھت ٹوٹ کر نہ گر جائے۔حالانکہ ایسا ہونے پر اسے کافی گرمائی میسر آسکتی تھی۔اس میں کوئی شبہ نہیں تھا۔چار منٹ باقی تھے۔شاید پرائیویٹ ڈرائیو کے مکان میں اب تک اتنے خطوط اکٹھے ہوگئے ہوں گے کہ جب وہ لوگ واپس لوٹیں گے تو وہ کسی بھی طرح ان میں سے ایک خط چرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔تین منٹ بچے تھے۔کیا یہ سمندر کی آواز تھی؟ جو اتنی بری طرح سے ٹکرا رہی تھی۔اور یہ عجیب سی چٹخنے کی آواز کیسی تھی؟ دو منٹ بچے تھے۔کیا کوئی چٹان سمندر میں گر رہی تھی؟

ایک منٹ باقی تھا۔اور پھر وہ گیارہ سال کا ہو جائے گا۔تیس سیکنڈ......بیس......دس......شاید اسے ڈڈلی کو اُٹھا دینا چاہئے صرف چڑانے کیلئے......تین......دو......ایک......

''دھڑ دھڑ دھڑ......''

پوری جھونپڑی ہل کر رہ گئی۔ ہیری اُٹھ کر سیدھا بیٹھ گیا اور دروازے کو گھورنے لگا۔کوئی باہر کھڑا تھا اور اندر آنے کیلئے دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔

☆☆☆

چوتھا باب

چابیوں کا چوکیدار

''دھڑ دھڑ دھڑ......!''

کسی نے دوبارہ دروازے پر زوردار دستک دی۔ ڈڈلی ہڑبڑا کر جاگ گیا۔

''بم کہاں پھٹا؟'' اس نے بے ہودگی سے سوال کیا۔ تبھی ان کے پیچھے ایک دھماکہ ہوا اور انکل ورنن پھسلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک رائفل دبی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اب سب کو پتہ چل گیا کہ اس لمبے، پتلے پیکٹ میں کیا چھپا تھا جو وہ خرید کر لائے تھے۔

''کون ہے؟'' وہ بلند آواز میں گرجے۔ ''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں، میرے پاس بندوق ہے۔'' کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی۔

''دھڑام......''

بوسیدہ دروازے کو اتنی طاقت سے دھکا دیا گیا کہ اس کے قبضے اکھڑ گئے اور جب دروازہ زمین پر گرا تو اس کی خوفناک آواز نے کان کے پردے ہلا کر رکھ دیئے تھے۔ دروازے کی دہلیز پر ایک دیوہیکل شخص کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ لمبے، کھچڑی بالوں اور جنگلی، الجھی ہوئی ڈاڑھی کی وجہ سے اس کا چہرہ لگ بھگ پوری طرح سے چھپ گیا تھا مگر اس کی آنکھیں کالے بھونرے کی طرح اس کے بالوں کے بیچ میں چمک رہی تھیں۔

دیوہیکل آدمی کو جھونپڑی میں داخل ہونے کیلئے اپنے جسم کو ترچھا کر کے سکیڑنا پڑا اور اندر آنے کے بعد اسے کافی حد تک جھکنا پڑا تا کہ اس کا سر چھت سے نہ ٹکرا جائے۔ اس نے جھک کر دروازہ اُٹھایا اور اسے آسانی سے دوبارہ چوکھٹ میں لگا دیا۔ باہر سے آتی ہوئی سرد ہوا اور طوفانی گونج کی آواز اب کسی حد تک کم ہوگئی۔ وہ مڑ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگا۔

''کوئی ایک کپ چائے پلائے گا؟ سفر آسان نہیں تھا......''

اس نے صوفے کی طرف قدم بڑھائے جہاں ڈڈلی دہشت کے مارے جما بیٹھا تھا۔

''موٹے لونڈے......دور ہٹو یہاں سے......!''اجنبی نے کہا۔

ڈڈلی نے چوں چوں جیسی آواز نکالی اور اپنی ماں کے پیچھے چھپنے کیلئے دوڑ لگا دی جو خود خوفزدہ اور سہمی سی انکل ورنن کے پیچھے دبکی ہوئی تھی۔

''آہا...... یہ رہا ہیری پوٹر......!'' دیوہیکل آدمی نے جلدی سے کہا۔

ہیری نے اس خونخوار، جنگلی، دھندلے چہرے کو غور سے دیکھا۔ دیوہیکل آدمی کی بھونرے جیسی چمکتی آنکھوں میں خوشگوار مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔

''ہیری! میں نے تمہیں تب سے نہیں دیکھا جب تم بہت چھوٹے تھے۔'' دیوہیکل آدمی نے کہا۔''تم کافی حد تک اپنے ڈیڈی کی طرح ہو مگر تمہاری آنکھیں بالکل تمہاری ماں جیسی ہیں۔''

اسی لمحے انکل ورنن کے منہ سے ایک خرخراتی ہوئی غراہٹ جیسی آواز برآمد ہوئی۔

''میں تمہیں کہے دیتا ہوں کہ یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔ تم زبردستی اندر گھس آئے ہو جو کسی شریف آدمی کو بالکل زیب نہیں دیتا۔'' انکل ورنن نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔

''منہ بند رکھو......ڈرسلی زرد آلو!'' دیوہیکل آدمی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس نے صوفے کے پچھلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انکل ورنن کے ہاتھ سے بندوق چھین کر اسے اتنی آسانی سے مروڑ دیا جیسے وہ ربڑ کی بنی ہوئی ہو۔ پھر اسے کمرے کے ایک کونے میں پھینک دیا۔ انکل ورنن نے ایک اور عجیب سی آواز نکالی جیسے کسی چوہے پر پیر رکھ دیا گیا ہو۔

''سالگرہ مبارک ہیری!'' دیوہیکل شخص ڈرسلی افراد کی طرف پشت موڑ کر ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔''میں تمہارے لئے کچھ لایا ہوں......شاید راستے میں کہیں میں اس کے اوپر بیٹھ گیا ہوں گا۔ بہر حال اس کا ذائقہ عمدہ ہی ہوگا۔''

اس دیوہیکل آدمی نے اپنے سیاہ اوورکوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مگر کسی قدر دبا ہوا پیکٹ دکھائی دیا۔ اس نے پیکٹ ہیری کی طرف بڑھایا۔ ہیری نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پیکٹ لیا اور اسے کھولا۔ اندر ایک بڑا، چپچپا چاکلیٹ کیک تھا جس کے اوپر سبز بالائی کی موٹی تہہ سے 'سالگرہ مبارک ہیری پوٹر' کے الفاظ دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے حیرت بھری نظروں سے اس دیوہیکل آدمی کی طرف دیکھا۔ وہ اسے شکریہ کہنا چاہتا تھا مگر یہ لفظ اس کے ہونٹوں تک آتے آتے گم ہو گیا اور اس کے منہ سے شکریہ کے بجائے کوئی اور ہی جملہ پھسل گیا۔''آپ کون ہیں؟''

دیوہیکل آدمی زور سے ہنسا۔

''صحیح بات ہے، مجھے سب سے پہلے اپنا تعارف کرانا چاہئے تھا۔ میرا نام 'روبیس ہیگرڈ' ہے، اور میں ہوگورٹ کی چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار رہوں۔'' پھر اس نے اپنا بھاری بھرکم جناتی ہاتھ آگے بڑھایا۔

ہاتھ ملاتے وقت اس نے ہیری کا بازو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

''تو چائے کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ ''ویسے!......اگر تمہارے پاس کوئی زیادہ زوردار چیز ہو میں اس کے لئے بھی منع نہیں کروں گا۔''

اس کی نظر خالی انگیٹھی پر پڑی جس میں سکڑے ہوئے چپس کے پیکٹ پڑے دکھائی دے رہے تھے۔ اس نے ناک بھوں سکیڑی۔ پھر وہ انگیٹھی پر جھکا۔ وہ لوگ یہ نہیں دیکھ پائے کہ اس نے کیا کیا مگر جب وہ ایک لمحے بعد وہاں سے ہٹا تو وہاں پر آگ کے تیز شعلے بھڑک رہے تھے۔ آگ کی وجہ سے نم آلود جھونپڑی میں لہراتی ہوئی روشنیاں بھر گئیں اور ہیری کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ گرم پانی کے ٹب میں بیٹھ گیا ہو۔

دیوہیکل آدمی ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا جو اس کے وزن سے دبا جا رہا تھا۔ وہ اپنے کوٹ کی جیبوں سے ڈھیر سارا سامان نکالنے لگا۔ تانبے کی کیتلی، کباب کا دبا ہوا پیکٹ، لوہے کی سیخ، چائے کی پتیلی، لکڑی کے کچھ پیالے اور ایک گہرے رنگ کی بوتل، جس میں سے اس نے چائے بنانے سے پہلے ایک گھونٹ حلق میں اتار لیا۔ جلد ہی بھنتے ہوئے کبابوں کی آواز اور دلکش خوشبو پوری جھونپڑی میں پھیل گئی۔ جب وہ دیوہیکل شخص اپنے کام میں مصروف تھا تو سب لوگ خاموشی سے اسے ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہے۔ جونہی اس نے چھ موٹے، خوشنما، ہلکے سرخ بھنے ہوئے کبابوں کی سیخ آگ سے باہر نکالی تو ڈڈلی تھوڑا جھٹپٹایا۔ انکل ورنن نے تیزی اسے متنبہ کیا۔

''ڈڈلی! اس کی دی کوئی چیز مت چھونا۔''

''فی الحال تمہارے اس موٹے لونڈے بیٹے کو مزید موٹا کرنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں، ڈرسلی تم خوامخواہ پریشانی مت اُٹھاؤ'' دیوہیکل شخص نے چہکتے ہوئے ٹھوکا لگایا۔

اس نے ہیری کو کباب دیئے جو اتنا بھوکا تھا کہ اسے لگا جیسے اس نے اتنی لذیذ چیز پہلے کبھی نہیں کھائی تھی۔ مگر اب بھی وہ اپنی آنکھیں اس دیوہیکل آدمی پر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا۔ آخر کار جب کسی نے کچھ نہیں بتایا تو اس نے کہا۔

''معاف کیجئے! میں اب بھی سچ مچ نہیں جانتا کہ آپ کون ہیں؟''

دیوہیکل آدمی نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا اور ہتھیلی کی پشت سے اپنا منہ پونچھا۔

''مجھے ہیگرڈ کہو ہیری!'' وہ مسکرا کر بولا۔ ''سبھی لوگ مجھے اسی نام سے بلاتے ہیں اور جیسا میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ میں

ہوگورٹ میں چابیوں اور میدانوں کا چوکیدار ہوں۔ ویسے تم ہوگورٹ کے بارے میں تو جانتے ہی ہو گے!''

''نن......نن......نہیں!'' ہیری ہکلا کر بولا۔

ہیگرڈ کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

''معاف کیجئے!'' ہیری فوراً بولا۔

''معاف کیجئے؟'' ہیگرڈ گرجا اور ڈرسلی افراد کو گھورنے لگا جو دوسرے دروازے کے پیچھے چھپ کر دبکے ہوئے تھے۔''معافی تمہیں نہیں......ان لوگوں کو مانگنا چاہئے۔ میں جانتا تھا کہ تمہیں خطوط نہیں مل پا رہے۔ مگر میں نے یہ خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ تم نے ہوگورٹ کا نام بھی نہیں سنا ہوگا۔ اف خدایا!......کیا تم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ تمہارے ماں باپ نے یہ سب کہاں سے سیکھا تھا؟''

''کیا سیکھا تھا؟'' ہیری نے حیرانگی سے پوچھا۔

''کیا سیکھا؟......'' ہیگرڈ اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔''ذرا ایک منٹ ٹھہرو۔''

وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ہیگرڈ غصے سے پوری جھونپڑی میں چکر کاٹ رہا تھا۔ ڈرسلی خاندان دیوار سے چپک کر دبکا کھڑا تھا۔

''کیا اس کا یہ مطلب ہے؟'' وہ مسٹر و مسز ڈرسلی کی طرف دیکھ کر غرایا۔''کہ یہ بچہ...... یہ بچہ......کسی بھی چیز کے بارے میں...... کچھ بھی نہیں جانتا۔''

ہیری کو یوں لگا جیسے بات حد سے آگے بڑھ چکی تھی۔ وہ سکول جاتا تھا اور اس کے نمبر بھی برے نہیں تھے۔

''میں کچھ چیزیں جانتا ہوں۔'' اس نے جلدی سے کہا۔''دیکھئے! میں ریاضی کا حساب کتاب عمدگی سے کر سکتا ہوں۔''

اسی وقت ہیگرڈ نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور کہا۔''میرا مطلب ہے، ہماری دُنیا کے بارے میں......تمہاری دُنیا......میری دُنیا......تمہارے والدین کی دُنیا......''

''کون سی دُنیا......؟'' ہیری دم بخود رہ گیا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے ہیگرڈ کسی بم کی طرح بس پھٹنے ہی والا ہے۔

''ڈرسلی......'' وہ دھاڑ کے دار آواز میں گرجا۔ انکل ورنن کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور وہ پھسپھسا کر 'کائیں کائیں' جیسی آواز میں کچھ بڑبڑائے۔ ہیگرڈ ہیری کو حیرانی سے گھور رہا تھا۔

''تمہیں اپنے ماں باپ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔ میرا مطلب ہے کہ وہ لوگ مشہور ہیں۔ تم بھی مشہور ہو......'' وہ جھنجلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

''کیوں؟......میرے ماں باپ مشہور ہیں......کیا واقعی یہ سچ ہے؟'' ھیری گڑ بڑا گیا۔

''تمہیں نہیں معلوم!......تمہیں معلوم نہیں......'' ہیگر ڈ نے اپنے بالوں میں انگلیاں پھیری اور ہکا بکا ہو کر ھیری کو گھورنے لگا۔ ''تمہیں سچ مچ نہیں پتہ کہ تم کیا ہو؟''

''رک جاؤ......!'' انکل ورنن کی آواز اچانک واپس لوٹ آئی۔ ''یہیں پر رُک جاؤ......میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ اس لڑکے کو کوئی بات......کچھ بھی نہیں بتانا۔''

یہ سچ تھا کہ ورنن ڈرسلی سے زیادہ بہادر آدمی بھی ہیگر ڈ کی شعلہ بار نگاہوں کی تاب نہیں لاسکتا تھا۔ وہ یقیناً دہل کر رہ جاتا۔ جب ہیگر ڈ بولنا شروع ہوا تو اس کا ہر لفظ غصے کے مارے کانپتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ ''تم نے اسے کبھی نہیں بتایا؟......تم نے اسے کبھی نہیں بتایا......کہ اس خط میں کیا لکھا تھا جو ڈمبل ڈور اس کیلئے گیارہ سال پہلے چھوڑ گئے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے ڈمبل ڈور کو خط ھیری کے کمبل میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا ڈرسلی!......تم نے اتنے سالوں تک اس سے بات چھپا کر رکھی۔''

''کون سی بات چھپا کر رکھی؟'' ھیری نے مشتاق لہجے میں پوچھا۔

''ٹھہر جاؤ اجنبی! میں تمہاری منت کرتا ہوں، اسے کچھ مت بتاؤ۔'' انکل ورنن بے چینی سے اپنا جبڑا بھینچتے ہوئے چیخے۔ اسی لمحے آنٹی پٹونیہ نے گھبرا کر سسکاری بھری۔

''تم دونوں بھاڑ میں جاؤ اور جا کر اپنا سر دھناؤ۔'' ہیگر ڈ نے تلخی سے کہا۔ ''تم ایک جادوگر ہو ھیری!'' جھونپڑی کے اندر گہری خاموشی چھا گئی صرف سمندر اور سیٹی بجاتی ہوا کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''میں کیا ہوں......؟'' ھیری نے تیز تیز سانس کھینچتے ہوئے پوچھا۔

''جادوگر! اور کیا!'' ہیگر ڈ نے کہا اور صوفے پر ایک بار پھر بیٹھ گیا جو اس کے بوجھ سے دب کر کراہتا ہوا تھوڑا اور نیچے دھنس گیا تھا۔ ''اور میں کہتا ہوں تم بہت اچھے جادوگر ہو۔ بس تمہیں کچھ سال تک سیکھنے کی ضرورت ہے۔ تم جن ماں باپ کے بیٹے ہو، ان کا بیٹا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اور مجھے لگتا ہے کہ اب وقت آ چکا ہے کہ تم اپنا خط پڑھ لو۔''

ھیری نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور آخر کار اس پیلے لفافے کو اپنی گرفت میں لے لیا جس پر ھیری سبز سیاہی میں اس کا پتہ لکھا ہوا تھا۔

'مسٹر ایچ پوٹر، فرش پر سویا ہوا، چٹانی جزیرے کی جھونپڑی، سمندر۔'

اس نے خط لفافے سے باہر نکالا اور پڑھنے لگا۔

ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پُراسرار علوم

ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور

(مارلین کا سربراہ، درجہ اوّل، عظیم سیاح، جادوگر کا سربراہ، سپریم مگومپ، بین الاقوامی متحدہ جادونگری)

ڈئیر مسٹر پوٹر!

ہمیں آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہورہی ہے کہ آپ کو ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم میں داخلے کیلئے منتخب کرلیا گیا ہے۔ پڑھائی کیلئے ضروری کتب اور دیگر سامان کی فہرست اس خط کے ہمراہ بھیجی گئی ہے۔

سکول یکم ستمبر سے شروع ہوگا۔ ہم 31 جولائی تک آپ کے الّو کا انتظار کریں گے۔

مخلص اطلاع دھندہ

منورا میک گوناگل

ڈپٹی ہیڈ ماسٹر

ہیری کے دماغ میں پٹاخوں کی طرح کئی سوال پھوٹ رہے تھے اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ پہلے کون سا سوال پوچھا جائے؟

''وہ میرے الّو کا انتظار کریں گے، اس کا کیا مطلب ہوا؟'' کچھ منٹوں کی خاموشی کے بعد وہ اٹک اٹک کر بولا۔

''اوہ میری تو عقل پر پتھر پڑ گئے! مجھے یاد آ گیا ہے......'' ہیگر ڈ نے خود کو کوستے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے ماتھے پر اتنی زور سے ہتھیلی ماری تھی کہ اس سے کوئی گھوڑا گاڑی پلٹ سکتی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنے دیوہیکل اوورکوٹ کے اندر کی دوسری جیب میں سے ایک الّو نکالا۔ ایک اصلی اور زندہ الّو۔ تھوڑا پریشان دکھائی دینے والا الّو۔ ایک لمبا قلم اور ایک سادہ چرمئی کاغذ بھی جیب سے برآمد کیا۔ اپنے دانتوں میں زبان دبا کر اس نے ایک خط لکھا۔ ہیری اس کے بالکل پہلو میں کھڑا تھا اور وہ لکھی جانے والی تحریر کو پڑھ رہا تھا۔

ڈئیر مسٹر ڈمبل ڈور!

ہیری کو اس کا خط پہنچا دیا گیا ہے۔ میں کل اس کا سامان خریدنے کیلئے اسے ساتھ لے جا رہا ہوں۔ موسم کافی حد تک بھیانک اور خراب ہے۔ امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

ہیگرڈ

ہیگرڈ نے خط موڑا اور تہہ لگائی، اسے الّو کو پکڑا دیا جس نے اسے اپنی چونچ میں دبا لیا تھا۔ اس کے بعد ہیگرڈ دروازے کی طرف گیا اور الّو کو طوفانی اندھیرے میں باہر اچھال دیا۔ پھر وہ واپس آیا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ جیسے یہ کرنا اتنا ہی آسان ہو جیسے فون پر بات کرنا۔

ہیری کو دھیان آیا کہ اس کا منہ کھلا ہوا ہے اور اس نے اسے فوراً بند کر لیا۔

''ہم کہاں تھے؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔ مگر اسی وقت انکل ورنن آگ کی روشنی میں آ گے آئے۔ ان کا چہرہ راکھ جیسا ہو رہا تھا۔ وہ بہت ناراض دکھائی دے رہے تھے۔

''وہ نہیں جائے گا......'' انہوں نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

''میں دیکھنا چاہوں گا کہ تم جیسا فربہ ماگل اسے کیسے روکتا ہے؟'' ہیگرڈ گھر گھرا کر بولا۔

''کیا؟......'' ہیری نے دلچسپی سے پوچھا۔

''ماگل!'' ہیگرڈ نے دہرایا۔ ''جو جادو نہ جانتا ہو۔ ہم لوگ جادو نہ جاننے والے لوگوں کو اسی نام سے پکارتے ہیں اور یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم نے دُنیا کے سب سے خودغرض ماگل خاندان میں پرورش پائی ہے۔''

''جب ہم نے اسے اپنے گھر میں پناہ دی تھی تو قسم کھائی کہ ہم یہ بکواس بند کر دیں گے۔'' انکل ورنن نے غصیلے لہجے میں کہا۔ ''ہم نے قسم کھائی تھی کہ ہم اس کے اندر سے سارے کچرے کو باہر نکال دیں گے...... ہونہہ جادوگر!''

''آپ کو معلوم تھا؟'' ہیری نے سٹپٹا کر پوچھا۔ ''آپ کو پتہ تھا کہ میں جادوگر ہوں؟''

''پتہ تھا......'' آنٹی پٹونیہ اچانک چیخ کر بولیں۔ ''ہاں پتہ تھا...... بالکل پتہ تھا۔ تم جادوگر کیسے نہیں ہوتے؟ کیونکہ میری پاگل بہن بھی تو یہی تھی۔ اسے بھی اسی طرح کا خط ملا تھا اور وہ...... اسی سکول میں چلی گئی تھی...... گرمیوں کی چھٹیوں میں جب وہ گھر آتی تھی تو اس کی جیب میں مینڈک کے بچے بھرے ہوتے تھے اور وہ چائے کے کپ کو چوہے میں بدلتی رہتی تھی۔ میں ہی اکیلی ایسی تھی جو اس کی اصلیت جانتی تھی...... وہ دیوانی ہو گئی تھی۔ لیکن میرے ماں باپ تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ ارے نہیں ہماری للّی تو یہ تھی۔ ہماری للّی تو وہ تھی...... ان لوگوں کو فخر تھا کہ ان کے گھر میں بھی ایک جادوگرنی تھی۔'' وہ ایک لمبا سانس لینے کیلئے رکیں اور پھر بولنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سالوں سے یہ بھڑاس نکالنا چاہتی ہوں۔ ''پھر وہاں اسے سکول میں پوٹر ملا اور دونوں نے شادی کر لی پھر تم پیدا ہوئے اور ظاہر ہے میں جانتی تھی کہ تم بھی انہی کی طرح کے بنو گے۔ اتنے ہی عجیب، اتنے ہی...... اتنے ہی پاگل...... اور پھر ایک دھماکے میں ان لوگوں کی جان چلی گئی اور تم ہمارے پلے پڑ گئے۔''

ہیری کا چہرہ بالکل سفید پڑ گیا تھا۔ جیسے اس کی بولنے کی طاقت بحال ہوئی تو اس نے کہا۔

''دھماکے میں؟ مگر آپ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ کار ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔''

''کار ایکسیڈنٹ؟'' ہیگرڈ، دھاڑتے ہوئے غرایا۔ وہ طیش کے عالم میں صوفے سے اس قدر اونچا اچھلا تھا کہ ڈرسلی خاندان اپنے کونے میں اور پیچھے کھسک گیا تھا۔ ''للّی اور جیمس پوٹر کار ایکسیڈنٹ میں کیسے مر سکتے تھے؟ یہ بکواس ہے، سراسر جھوٹ ہے...... ہیری پوٹر اپنی خود کی کہانی نہیں جانتا جبکہ ہماری دُنیا کا ایک ایک بچہ اس کا نام جانتا ہے۔''

''مگر کیوں؟......ایسا کیا ہوا تھا؟'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

ہیگرڈ کے چہرے سے غصہ غائب ہو گیا وہ اچانک پریشان سا دکھائی دینے لگا۔

''مجھے اس بات کی قطعی امید نہیں تھی!'' اس نے دھیمی اور پریشان آواز میں کہا۔ ''جب ڈمبل ڈور نے مجھے کہا تھا کہ تمہیں لانے میں دِقت ہو سکتی ہے تو مجھے یہ اندازہ ہرگز نہیں تھا کہ تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں ہوگا۔ ویسے ہیری! مجھے معلوم نہیں کہ تمہیں بتانے کیلئے میں صحیح آدمی ہوں یا نہیں۔ لیکن کسی نہ کسی کو تو بتانا ہی پڑے گا۔ بغیر یہ جانے تم ہوگورٹ کیسے جا سکتے ہو؟'' اس نے نفرت انگیز نگاہوں سے ڈرسلی خاندان کو گھورا۔ ''فی الوقت اچھا یہی ہوگا کہ تم اتنا ہی جان لو کہ جتنا میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن دھیان سے سننا، میں تمہیں سب کچھ نہیں بتا سکتا۔ یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔ میں تمہیں صرف کچھ باتیں ہی بتا سکتا ہوں......''

وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا اور کچھ لمحوں تک آگ کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد دوبارہ گویا ہوا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ بات شروع ہوتی اس جادوگر سے جس کا نام تھا......لیکن یقین نہیں ہوتا کہ تم اس کا نام نہیں جانتے۔ جبکہ ہماری دُنیا میں ہر کوئی اس کا نام جانتا ہے......''

''کون؟'' ہیری نے پوچھا۔

''دیکھو! اگر ہمارا بس چلتا تو ہم اس کا نام کبھی نہیں زبان پر لاتے۔ کوئی بھی اس کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔'' ہیگرڈ الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔

''مگر کون......؟'' ہیری جھنجلا کر بولا۔

''پتھر بنا دینے والی آنکھ ہیری! لوگ اب بھی ڈرے ہوئے ہیں۔ اف خدایا! اس بات کو سمجھانا کتنا مشکل ہے۔ دیکھو! وہ ایک ایسا جادوگر تھا جو......غلط راستے پر چلا گیا اور وہ اس راستے پر بہت آگے پہنچ گیا۔ اس سے بھی برا...... برے سے برا......اس کا نام تھا......'' ہیگرڈ نے منہ کھولا مگر الفاظ باہر نہیں نکل پائے۔

''آپ لکھ کر بتادو۔'' ہیری نے اس کی مشکل آسان کرنا چاہی۔

''نہیں! مجھے اس کے نام کے ہجے کرنے نہیں آتے۔ ٹھیک ہے...... اس کا نام...... 'والڈی موٹ' ہے۔'' ہیگر ڈ کو کپکپی چھوٹ گئی تھی۔ ''اب دوبارہ مجھ سے اس کا نام مت کہلوانا ہیری! بہر حال یہ...... یہ جادوگر آج سے قریب بیس سال پہلے وہ دوسرے جادوگروں کو اپنے شیطانی گروہ میں شامل کر رہا تھا۔ کئی جادوگر...... کئی جادوگر اس کی شیطانی مجلس کا حصہ بن گئے۔ کچھ تو ڈرے ہوئے تھے، کچھ اس کی طاقت میں تھوڑا حصہ پانا چاہتے تھے کیونکہ وہ اپنے آپ کو طاقتور بنا چکا تھا۔ وہ بہت برے دن تھے ہیری! کس پر بھروسہ کریں اور کس پر بھروسہ نہ کریں؟ اجنبی جادوگروں یا جادوگرنیوں سے دوستی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی...... بھیانک حادثات رونما ہونے لگے۔ وہ سرعت کے ساتھ بڑھتے جارہے تھے۔ ظاہر ہے، کچھ لوگ اس کے خلاف میدان میں اتر آئے۔ اور شیطان جادوگر نے انہیں اپنی شیطانی قوتوں سے بھیانک طریقے سے بھسم کرڈالا۔ ہوگورٹ ہی اکلوتی ایسی جگہ تھی جہاں اس کا خطرہ نہیں تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ ڈمبل ڈور ہی اکیلے ایسے جادوگر تھے جن سے **'تم جانتے ہوکون؟'** ڈرتا تھا۔ سکول پر قبضہ جمانے کی اس کی ہمت نہیں تھی، کم از کم اس وقت تو نہیں تھی۔ اب جہاں تک میں جانتا ہوں، تمہارے ماں باپ بہت اچھے اور نیک جادوگر تھے۔ اپنے سکول کے دنوں میں وہ ہوگورٹ میں ہیڈ بوائے اور ہیڈ گرل تھے۔ یہ راز ہے کہ **'تم جانتے ہوکون؟'** نے انہیں اپنی طرف ملانے کی اس سے پہلے کوشش کیوں نہیں کی...... شاید وہ جانتا تھا کہ وہ ڈمبل ڈور کے اتنے قریب تھے کہ شیطانی جادو کی طرف کبھی نہیں آئیں گے۔ یہ شاید اس نے سوچا ہو کہ وہ انہیں راضی کرلے گا...... یا پھر شاید وہ صرف انہیں اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا۔ میں تو بس اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہ دس سال پہلے ہیلووئین کے دن اس گاؤں میں گیا جہاں تمہارے والدین رہتے تھے، تب تم صرف ایک سال کے تھے، وہ تمہارے گھر گیا تھا اور......اور''

ہیگر ڈ نے اچانک ایک بہت گندا، بدبودار رومال نکالا اور اتنی زور سے ناک چھنکی، جیسے کسی نے خبردار کرنے والا گونجیلا بگل بجایا ہو۔

''معاف کرنا!'' ہیگر ڈ ہیری کی طرف متوجہ ہوا۔ ''یہ بہت اذیت ناک کہانی ہے...... میں تمہارے والدین کو اچھی طرح جانتا تھا اور ان سے اچھے لوگ دُنیا میں نہیں مل سکتے...... خیر...... **'تم جانتے ہوکون؟'** نے انہیں مار ڈالا۔ اور درحقیقت حیرانی کی بات یہ ہے کہ ...... اس نے تمہیں بھی مارنے کی کوشش کی۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ تمہارے خاندان کو پوری طرح ختم کردینا چاہتا تھا یا شاید اسے تب تک دوسروں کی جان لینے میں مزہ آنے لگا تھا۔ وہ ایسا نہیں کرسکا، کبھی تم نے سوچا ہے کہ تمہارے ماتھے پر یہ عجیب سا نشان کیسے آیا؟...... یہ کوئی معمولی خراش نہیں ہے ہیری! ایسا زخم ہمیشہ اس وقت نمودار ہوتا ہے جب کوئی شیطان کسی کو انتہائی زبردست اور لعنتی جادوئی

ضرب لگاتا ہے، جو زندگی کو موت سے بھی بدتر بنا دیتی ہے۔تمہارے ماں باپ اور گھر کو تو اس نے پہلے ہی مٹا دیا تھا لیکن......اس کا جادو تم پر نہیں چل پایا ہیری!......اور اسی لئے تم مشہور ہو۔اس نے جن لوگوں کو مارنے کا فیصلہ کیا، ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچا، کوئی بھی زندہ نہیں بچا......سوائے تمہارے......اور اس نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے جادوگروں کو مار ڈالا تھا۔میک کینانز، بونز، پری وٹس......تم تو اس وقت چھوٹے سے بچے تھے اور پھر بھی تم زندہ بچ گئے۔''

ہیری کے دماغ میں بہت دردناک خیالات آ رہے تھے جب ہیگرڈ کی کہانی ختم ہوئی تو ایک بار پھر ہیری نے سبز روشنی کی چکا چوندی دیکھی اور اسے وہ پہلے سے بھی زیادہ صاف دکھائی دی۔اب اسے کچھ اور بھی یاد آیا، زندگی میں پہلی بار ایک تیز سفاک اور سرد ہنسی۔

''تباہ ہو چکے گھر میں سے میں خود تمہیں نکال کر لایا تھا، ڈمبل ڈور کے کہنے پر۔ پھر ہم سب تمہیں ان لوگوں کے پاس لائے......''ہیگرڈ اسے دکھ بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''بکواس بہت ہو چکی......''انکل ورنن نے تیز لہجے میں کہا۔ہیری ان کی آواز سن کر اچھل پڑا۔وہ لگ بھگ بھول چکا تھا کہ ڈرسلی خاندان بھی وہیں پر تھا۔حیرت انگیز انداز میں ایسا لگ رہا تھا جیسے انکل ورنن کی ہمت واپس لوٹ آئی تھی۔وہ ہیگرڈ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہے تھے اور ان کی دونوں مٹھیاں تنی ہوئی تھیں۔

''اب کان کھول کر سن لولڑکے!''انہوں نے غصے سے کہا۔''میں مانتا ہوں کہ تم تھوڑے عجیب ہو لیکن شاید اتنے عجیب نہیں کہ جم کر پٹائی کرنے سے تمہارا علاج نہ ہو سکے اور جہاں تک تمہارے ماں باپ کے بارے میں کہی باتوں کا سوال ہے تو یہ سچ ہے کہ وہ جادوگر تھے۔میں اس بات سے انکار نہیں کرتا، مگر مجھے لگتا ہے کہ دُنیا ان کے بنا زیادہ اچھی طرح چل رہی ہے......انہیں وہی ملا جو انہیں ملنا چاہئے تھا۔ان جادوگروں سے گھلنے ملنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔مجھے ایسی ہی امید تھی۔ہمیشہ جانتا تھا کہ ان کا انجام برا ہی ہوگا......''

اسی لمحے ہیگرڈ صوفے سے اچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنے اوورکوٹ کے اندر سے ایک ٹوٹی پھوٹی گلابی رنگ کی چھتری نکال لی۔اس نے انکل ورنن پر چھتری کسی تلوار کی طرح تانتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں تمہیں خبردار کرتا ہوں ڈرسلی!......میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ اس کے آگے تم نے ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو......''

الجھی ہوئی ڈاڑھی والے اس دیو ہیکل شخص کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھتری کی نوک بھالے کی طرح دکھائی دے رہی تھی۔زخمی ہونے کا اندیشہ پا کر انکل ورنن کی ہمت ایک بار پھر جواب دے گئی تھی۔وہ دیوار کے ساتھ پوری طرح لگ گئے تھے اور ان کے منہ پر تالا پڑ چکا تھا۔

''اب ٹھیک ہے۔'' ہیگر ڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گہری سانس اندر کھینچی۔ وہ ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا اور اس بار صوفہ اتنا نیچے دھنس گیا کہ فرش سے جا لگا۔ اس دوران ہیری کو بہت سارے سوال اس پوچھنا تھے، جو اس کے دماغ پر چابک کی طرح برس رہے تھے۔ ''لیکن وال...... معاف کرنا...... میرا مطلب ہے کہ 'تم جانتے ہو ن؟' کا کیا ہوا؟''

''اچھا سوال پوچھا ہیری! غائب ہو گیا، ختم ہو گیا۔ اسی رات کو جس رات اس نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس وجہ سے تم اور بھی مشہور ہو گئے۔ یہی تو سب سے بڑا راز ہے۔ دیکھو!...... وہ شیطان زیادہ خطرناک ہوتا جا رہا تھا...... پھر وہ اچانک کیوں چلا گیا؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ مہمل سی بات ہے، میرا نہیں خیال کہ اس میں اتنی انسانیت باقی تھی کہ وہ مر جاتا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اب بھی کہیں پر چھپا ہوا ہے اور اپنا برا وقت کاٹ رہا ہے لیکن مجھے اس قیاس آرائی پر بھی یقین نہیں ہے۔ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے، اب وہ واپس جادوئی دُنیا میں لوٹ آئے ہیں۔ کچھ تو جیسے لمبے عرصے تک بے ہوش رہنے کے بعد ہوش میں آئے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے کہ اگر وہ واپس آ رہا ہوتا تو یہ کبھی لوگ لوٹ کر واپس نہیں آتے۔ ہم میں سے زیادہ تر لوگوں کا یہی اندازہ ہے کہ وہ اب بھی کہیں پر موجود ہے۔ لیکن اس کی تمام شیطانی قوتیں بھسم ہو چکی ہیں، وہ اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ اب کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز تھی ہیری! جس نے اسے ختم کر ڈالا۔ اس رات کو ایسا کچھ ہوا تھا جس کی اسے کوئی توقع نہیں تھی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھا؟ کوئی بھی نہیں جانتا...... مگر تمہارے اندر کوئی چیز تھی جس نے اس کی دھجیاں اُڑا کر رکھ دیں تھی۔''

ہیگر ڈ کی آنکھوں میں ہیری کو محبت اور عزت افزائی کی حدت سلگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی لیکن اس پر ہیری خوشی اور فخر جیسے جذبات کا اظہار کرنے کے بجائے کچھ اور سوچ رہا تھا۔ کہیں نہ کہیں، کوئی نہ کوئی بھیانک غلطی ہوئی ہے...... جادوگر؟...... اور وہ؟...... یہ کیسے ممکن تھا؟ زندگی بھر وہ ڈڈلی سے مار کھاتا رہا، آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن کی دہشت میں مبتلا رہا۔ اگر وہ سچ مچ جادوگر ہوتا تو جب وہ لوگ اسے الماری میں بند کرتے تھے تو وہ مسے دار مینڈک کیوں نہیں بن جاتے تھے؟ اگر اس نے کبھی دُنیا کے سب سے بڑے جادوگر کو شکست فاش دی تھی تو پھر ڈڈلی اسے ہمیشہ فٹ بال کی طرح ٹھوکریں کیونکر مارتا تھا؟

''ہیگر ڈ!'' اس نے دھیمے انداز میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، مجھے یقین نہیں ہے کہ میں جادوگر ہو سکتا ہوں۔'' اس کے چہرے پر بے یقینی سی پھیلی ہوئی تھی۔ اسے یہ دیکھ کر مزید حیرت ہوئی کہ ہیگر ڈ بدستور مسکرا رہا تھا۔

''تم جادوگر نہیں ہو؟...... اچھا! جب تم ناراض یا ڈرے ہوئے ہوتے ہو تو کیا کبھی تمہارے ساتھ کچھ عجیب حادثات نہیں ہوتے ہیں؟'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔ ہیری نے آگ کی طرف دیکھا۔ اگر اس طرح سے سوچا جائے تو...... ہر وہ عجیب چیز جس سے اس کے انکل اور آنٹی بری طرح ناراض ہوئے تھے تب ہی رونما ہوئی تھی جب ہیری یا تو ڈرا ہوا تھا یا پھر غصے کے عالم میں...... جب ڈڈلی کا گینگ

اس کا تعاقب کر رہا تھا تو نہ جانے کیسے وہ ان لوگوں کی پہنچ سے اتنی دور چلا گیا...... جب وہ بے ہودہ حجامت کے بعد سکول جانے سے ڈر رہا تھا تو اس کے بال خود بخود بڑھ گئے تھے...... اور آخری بار جب ڈڈلی نے اسے گھونسہ مارا تھا تو کیا اس نے بدلہ نہیں لے لیا تھا، حالانکہ اس یہ پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایسا کر سکتا تھا؟ کیا اس نے اس پر اژدہا نہیں چھوڑ دیا تھا؟...... ہیری نے ہیگرڈ کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور ہیگرڈ اس کی بدلتی کیفیت پر پہلے سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اس کا چہرہ مزید چوڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''دیکھو!'' ہیگرڈ نے اسے مخاطب کیا۔ ''ہیری پوٹر جادوگر کیسے نہیں ہے...... تم ذرا ٹھہرو تو سہی، تم ہوگورٹ میں مشہور ہو جاؤ گے۔'' انکل ورنن بلا مدافعت کے ہار کیسے مان سکتے تھے؟

''میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا ہے کہ وہ نہیں جائے گا۔'' انہوں نے پھسپھساتے ہوئے کہا۔ ''وہ سٹون وال ہائی سکول میں پڑھنے جا رہا ہے اور اس کے لئے اسے ہمارا احسان ماننا چاہئے۔ میں نے وہ خطوط پڑھے ہیں اور اسے بہت سی واہیات اشیاء بھی چاہئیں۔ جادو کرتب کی کتابیں، جادوئی چھڑی اور......''

''اگر وہ جانا چاہتا ہے تو تمہارے جیسا فربہ ماگل بھی اسے نہیں روک سکتا۔'' ہیگرڈ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے غرا کر کہا۔ ''للّی اور جیمس پوٹر کا بیٹا اور ہوگورٹ نہ جائے۔ تم یقیناً پاگل ہو گئے ہو۔ اس کا نام تو وہاں اسی دن سے درج کرا دیا گیا تھا جب وہ پیدا ہوا تھا۔ وہ دُنیا میں جادوگری اور پر اسرار علوم کے سب سے اچھے سکول میں جائے گا۔ سات سال وہاں رہنے کے بعد وہ خود کو پہچان نہیں پائے گا۔ وہ اپنی طرح کا بچوں کے ساتھ رہے گا، جو یہاں سے بہت اچھا رہے گا اور وہ ہوگورٹ کے قابل اور فائق ہیڈ ماسٹر ایلبس ڈمبل ڈور کی نگرانی میں جادو سیکھے گا۔''

''اسے جادو کے کرتب اور شعبدے دکھانے کیلئے میں کسی سنکی بوڑھے کو ایک چونی بھی نہیں دوں گا۔'' انکل ورنن نے چیخ کر اعلان کیا۔ لیکن اب انہوں نے حد پار کر دی تھی۔ ہیگرڈ نے اپنی چھتری اُٹھائی اور اس سر کے اوپر گھماتے ہوئے گرجتی ہوئی آواز میں بولا۔

''کبھی بھی...... میرے سامنے...... ایلبس ڈمبل ڈور...... کی توہین...... مت کرنا ڈرسلی!''

ہوا میں جھولتی ہوئی چھتری کو کھٹ سے نیچے لاتے ہوئے اس نے اس کی نوک ڈڈلی کی طرف کر دی۔ ایک ارغوانی رنگ کی تیز روشنی چمکی...... پٹاخے جیسی آواز ہوئی...... ایک تیز چیخ سنائی دی اور اگلے ہی لمحے ڈڈلی اپنی جگہ ناچنے لگا۔ اس کے ہاتھ اپنے موٹے کولہوں پر تھے اور وہ درد سے بلبلا رہا تھا۔ جب اس نے ان کی طرف کولہے موڑے تو ہیری نے دیکھا کہ اس کے کولہوں میں سے پاجامے کو پھاڑتی ہوئی ایک بالشت لمبی نرم اور مڑی ہوئی دم باہر لٹک رہی تھی۔

انکل ورنن یہ دیکھ کر دہائی دینے لگے۔آنٹی پٹونیہ چیختی چلاتیں جلدی سے ڈڈلی کو دوسرے کمرے میں لے گئیں جس کی چیخیں اب بھی جھونپڑی میں گونج رہی تھیں۔ انکل ورنن بمشکل اپنا فربہ جسم دھکیلتے ہوئے دروازے کی طرف لپکے۔ انہوں نے دروازے کی چوکھٹ پر ٹھہر کر آخری مرتبہ مڑ کر دہشت بھری نگاہوں سے ہیگرڈ کو دیکھا اور پھر زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔

ہیگرڈ نے اپنی چھتری کی طرف دیکھا اور اپنی ڈاڑھی تھپتھپائی۔

''ہیری! خود کو غصے کی رو میں بہنے سے ہر دم بچانا چاہئے۔''اس نے تاسف بھرے انداز میں کہا۔''مگر بسا اوقات ایسا کرنا آدمی کے بس سے باہر بھی ہو جاتا ہے۔ میں اسے گینڈا بنانا چاہتا تھا مگر مجھے اس کی ہیئت دیکھ کر اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ پہلے ہی گینڈے جیسا دکھائی دیتا ہے،اس میں زیادہ کچھ نہیں بدلا جا سکتا لہٰذا صرف دم کی ہی کسر باقی تھی۔''

اس نے اپنی موٹی بھنوؤں کے نیچے سے ہیری کی طرف کنکھیوں سے دیکھا۔

''ویسے اچھا ہوگا اگر تم ہوگورٹ میں یہ بات کسی کو نہ بتاؤ۔''اس نے دھیمے سے کہا۔''سچ کہوں تو مجھے......آہ......جادو کرنے کی اجازت نہیں حاصل ہے۔ مجھے تھوڑا بہت جادو کرنے کی چھوٹ دی گئی تھی تاکہ میں تمہارا تعاقب کر سکوں اور تم تک خطوط پہنچا سکوں۔ یہ بھی ایک وجہ تھی جس کے باعث میں یہ سب کچھ کرنے کیلئے بے تاب تھا۔''

''آپ کو جادو کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ہے؟''ہیری نے حیرانی سے پوچھا۔

''وہ ایسا ہے......سچ تو یہ ہے کہ کبھی میں بھی ہوگورٹ میں پڑھتا تھا لیکن مجھے......وہاں سے......تیسرے سال میں ہی نکال دیا گیا تھا۔انہوں نے میری جادوئی کو دو ٹکڑے کر ڈالا۔لیکن ڈمبل ڈور نے مجھے وہاں پر چوکیدار کے روپ میں رہنے دیا۔ڈمبل ڈور ایک اعلیٰ اور محبت کرنے والے جادوگر ہیں۔''ہیگرڈ نے رک رک کر اسے بتایا۔ایک عجیب سی ندامت اس کے چہرے پر رقصاں دکھائی دے رہی تھی۔

''آپ کو وہاں سے کیوں نکالا گیا؟''ہیری نے جھٹ سے پوچھ لیا۔

''اوہ......اب بہت دیر ہو چکی ہے اور کل مجھے کئی کام نبٹانا ہیں۔''ہیگرڈ نے زور سے کہا۔''کل شہر جانا ہے اور تمہاری کتابیں اور باقی سامان خریدنا ہے۔''

اس نے اپنا موٹا کالا کوٹ اتارا اور ہیری کی طرف اچھال دیا۔

''تم اسے اوڑھ کر سو سکتے ہو۔''اس نے کہا۔''اگر یہ تھوڑی حرکت کرے یا کھسکے تو پریشان مت ہونا مجھے جہاں تک یاد پڑتا ہے اس کی کسی جیب میں ایک دو چوہے موجود ہوں گے۔''

☆☆☆

پانچواں باب

جادوئی بازار

اگلی صبح ہیری جلدی جاگ گیا۔ حالانکہ اسے اچھی طرح معلوم تھا کہ صبح ہو چکی ہے پھر بھی اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔

''میں ایک خواب دیکھ رہا تھا۔'' اس نے اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''میں نے خواب دیکھا کہ ہیگرڈ نامی ایک دیوہیکل آدمی آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ میں جادوگری کے سکول میں پڑھنے جا رہا ہوں لیکن جب میں اپنی آنکھیں کھولوں گا تو خود کو گھر کی اپنی الماری میں ہی سویا ہوا پاؤں گا۔''

اسی وقت اچانک ایک تیز آواز گونج اُٹھی جیسے کوئی کھٹکھٹا رہا ہو۔ 'یہ آنٹی پیٹونیہ دروازہ کھٹکھٹا رہی ہیں۔' ہیری نے سوچا۔ حالانکہ اس کا دل ڈوب رہا تھا لیکن اس نے اب بھی اپنی آنکھیں نہیں کھولیں۔ کتنا عمدہ خواب تھا۔

ٹک......ٹک......ٹک!

''ٹھیک ہے......اُٹھتا ہوں۔'' ہیری بڑبڑایا۔

وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا اور ہیگرڈ کا بھاری بھرکم کوٹ اس کے اوپر سے کھسک کر گر گیا۔ جھونپڑی سورج کی روشنی سے بھری پڑی تھی۔ طوفان تھم چکا تھا، صوفے پر ہیگرڈ بے خبر سو رہا تھا اور ایک الّو اپنے پنجے سے کھڑکی پر ٹک ٹک کر رہا تھا۔ جس کی چونچ میں ایک اخبار دبا ہوا تھا۔ ہیری ہاتھوں کے بل اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اتنا خوش ہوا تھا جیسے اس کے اندر خوشیوں کا کوئی بڑا غبارہ پھول کر کپا ہو گیا ہو۔ وہ سیدھا کھڑکی تک گیا اور اسے جھٹکے سے کھول دیا۔ الّو جھپٹ کر اندر داخل ہوا اور اس نے ہیگرڈ کے اوپر اخبار گرا دی۔ لیکن ہیگرڈ بیدار نہیں ہوا۔ الّو فرش پر منڈلانے لگا اور ہیگرڈ کے کوٹ پر حملہ کرنے لگا۔

''ایسا مت کرو۔''

ہیری نے الّو کو وہاں سے بھگانے کی کوشش کی لیکن الّو نے اس پر تیزی سے اپنی چونچ ماری اور ایک بار پھر سے کوٹ پر حملہ کرنے لگا۔

''ہیگر ڈ!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''ایک الّو ہے......''

''اسے پیسے دے دو۔'' ہیگر ڈ صوفے پر پڑے پڑے ہی بڑبڑایا۔

''کیا......؟'' ہیری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

''وہ اخبار فروش ہے، اور اخبار پہنچانے کے بدلے میں پیسے چاہتا ہے۔ جیب میں دیکھو!''

ہیگر ڈ کے کوٹ میں جیسے جیبوں کے سوائے اور کچھ نہیں تھا ہی نہیں۔ چابیوں کے گچھے، گھونگوں کے گولے، دھاگے کی گچھیاں، پودینے کی جیسی جڑیں، چائے کی تھیلیاں......آخر کار ہیری نے مٹھی بھر عجیب دکھائی دینے والے سکے باہر نکالے۔

''اسے پانچ نٹ دے دو۔'' ہیگر ڈ نے نیند بھری آواز میں کہا۔

''نٹ......؟'' ہیری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کانسی کے چھوٹے سکے!''

ہیری نے کانسی کے پانچ چھوٹے گنے اور الّو نے اپنا پنجہ آگے کر دیا تا کہ ہیری ان سکوں کو ایک چھوٹی سی چمڑے کی تھیلی میں رکھ دے جو اس کے پنجے کے ساتھ بندھی ہوئی تھی پھر الّو کھلی کھڑکی سے باہر اُڑ گیا۔ ہیگر ڈ تیز آواز میں جمائی لیتے ہوئے کھڑا ہوا اور انگڑائی لینے لگا۔

''بہتر ہوگا کہ ہم جلدی سے روانہ ہو جائیں ہیری! آج بہت کام مکمل کرنے ہیں۔ لندن جانا ہے اور تمہارے سکول کا سب سامان خریدنا ہے۔'' ہیگر ڈ نے جلدی سے کہا۔

ہیری جادوگروں کے سکوں کو الٹ پلٹ رہا تھا اور جب انہیں دھیان سے دیکھ رہا تھا تو اسی لمحے اس کے دماغ میں ایک ایسا خیال پیدا ہوا جس نے اس کے اندر کی خوشی کے غبارے کی ساری ہوا نکال ڈالی تھی۔ وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔ ''ار......ہیگر ڈ......؟''

''کیا بات ہے؟'' اپنے بھاری بھرکم جوتے پہنتے ہوئے ہیگر ڈ نے پوچھا۔

''میرے پاس تو پیسے ہیں ہی نہیں......اور آپ نے انکل ورنن کی بات تو رات کو ہی سن لی تھی کہ وہ مجھے ہوگورٹ جانے اور جادو سیکھنے کیلئے ایک کوڑی بھی نہیں دیں گے۔''

''ان کی فکر مت کرو......'' ہیگر ڈ نے دھیما سا مسکرا کر اپنا سر کھجاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تمہارے ماں باپ تمہارے لئے کچھ بھی نہیں چھوڑ گئے ہوں گے؟''

''مگر ان کا گھر تو بالکل تباہ ہو گیا تھا......'' ہیری کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولا۔

''وہ اپنا سارا سونا گھر میں نہیں رکھتے تھے ہیری! ہم سب سے پہلے 'گرنگوٹس' جائیں گے۔ جادوگروں کا بینک......ایک کباب کھاؤ، ٹھنڈے ہونے کے باوجود یہ اتنے برے نہیں ہیں اور میں تمہاری سالگرہ کے کیک کے ٹکڑوں کیلئے بھی منع نہیں کروں گا۔'' ہیگرڈ ڈھٹائی سے مسکرایا۔

''جادوگروں کا بھی بینک ہوتا ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''صرف ایک ہی ہے......گرنگوٹس!......اسے غوبلن چلاتے ہیں۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

''غوبلن......؟'' ہیری نے نام دہرایا۔

''ہاں!......اور میں تمہیں آگاہ کئے دیتا ہوں کہ اسے لوٹنے کی کوشش کرنے والا کوئی خبطی ہی ہوگا۔ کبھی بھی غوبلن کے ساتھ ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کرنا ہیری! کسی چیز کو محفوظ رکھنے کیلئے گرنگوٹس دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے۔ شاید ہوگورٹ کو چھوڑ کر۔ سچ تو یہی ہے کہ مجھے گرنگوٹس ویسے بھی جانا تھا۔ ڈمبل ڈور کے خاص کام کے سلسلے میں۔ ہوگورٹ کا کام ہے ہیری!'' ہیگرڈ نے اس کے سوالیہ چہرے کو بھانپ لیا تھا۔ ویسے اس کا سینہ فخر سے پھولا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ ''وہ عام طور پر اپنے مخفی اور اہم ترین کام مجھے ہی سونپتے ہیں، جیسے تمہیں لانا......گرنگوٹس سے سامان نکالنا......انہیں معلوم ہے کہ وہ مجھ پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔''

''سب چیزیں لے لیں تو چلیں......!''

ہیری، ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے چٹان پر آ گیا۔ اب آسمان بالکل صاف تھا اور سمندر پرسکون انداز میں روشنی میں چمک رہا تھا۔ انکل ورنن جو کشتی کرائے پر لائے تھے وہ اب بھی وہیں کھڑی تھی۔ حالانکہ طوفان کے باعث اس کے پیندے میں بہت سا پانی بھر گیا تھا۔

''آپ یہاں کیسے آئے تھے؟......'' ہیری نے یکایک پوچھا کیونکہ دوسری کوئی کشتی وہاں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''اُڑ کر......'' ہیگرڈ نے مختصراً بتایا۔

''اُڑ کر......؟'' ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''ہاں! لیکن اب ہم لوگ اس کشتی میں سوار ہو کر واپس جائیں گے۔ اب چونکہ تم مجھے مل چکے ہو اس لئے جادو کو استعمال کرنا درست نہیں ہوگا۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔

وہ کشتی میں سوار ہوئے۔ ہیری اب بھی ہیگرڈ کو گھور رہا تھا اور تصور کی آنکھ سے یہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اُڑتے ہوئے کیسا دکھائی دے رہا ہوگا؟

''سچ کہوں......کشتی چلاتے ہوئے مجھے عجیب سی ندامت محسوس ہو رہی ہے۔'' ہیگرڈ نے ایک بار پھر ہیری کو کنکھیوں سے دیکھتے

ہوئے کہا۔ ''کیا میں کشتی کو......تھوڑا......تھوڑا سا تیز کر دوں تا کہ وہ ہمیں جلد کنارے پر پہنچا دے، بشرطیکہ تم اس کا ذکر ہوگورٹ میں نہیں کرو گے۔''

''بالکل نہیں کروں گا!'' ہیری نے جلدی سے کہا جو جادوئی کمالات دیکھنے کیلئے بے تاب ہوا جا رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اپنی گلابی چھتری باہر نکالی اسے کشتی کے کنارے پر دو بار ٹھونکا اور پھر کشتی حیرت انگیز طور پر سرعت رفتاری سے کنارے کی طرف روانہ ہوگئی۔

''گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کرنے والا یقیناً خبطی ہوگا، اس کا کیا مطلب ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''وہاں جادوئی حصار ہیں...... جادوئی بھول بھلیاں ہیں۔'' ہیگرڈ نے کہا اور یہ بولتے وقت اس نے اپنا اخبار کھول لیا۔ ''لوگ کہتے ہیں کہ محفوظ ترین تجوریوں کی حفاظت کیلئے وہاں ڈریگن بھی پائے جاتے ہیں۔ پھر وہاں راستہ ڈھونڈنا بھی آسان کام نہیں ہے۔ گرنگوٹس کی تجوریاں لندن سے سینکڑوں میل نیچے پاتال میں موجود ہیں۔ لندن کی انڈر گراؤنڈز سے بہت نیچے گہرائیوں میں۔ اگر آپ کے ہاتھ کوئی چیز لگ بھی جائے تو بھی آپ باہر نکلنے کی کوشش میں بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے۔''

جب ہیگرڈ اپنا اخبار 'روزنامہ جادوگر' پڑھ رہا تھا تو ہیری بیٹھا بیٹھا اس بارے میں سوچتا رہا۔ ہیری نے انکل ورنن سے یہ بات سیکھی تھی کہ جب لوگ اخبار پڑھتے ہیں تو ان سے بات نہیں کرنا چاہئے لیکن چپ رہنا بہت مشکل دکھائی دے رہا تھا۔ زندگی میں کبھی اس کے دماغ میں اتنے ڈھیر سارے سوالات ایک ساتھ نہیں آئے تھے۔

''جادوئی وزارت ہمیشہ کی طرح آج بھی الٹے سیدھے کام کر رہی ہے۔'' ہیگرڈ صفحہ پلٹتے ہوئے بڑبڑایا۔ ہیری اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

''کیا جادوئی دُنیا میں بھی وزارت ہوتی ہے؟'' ہیری اپنے آپ کو روک نہیں پایا اس سے پہلے ہی اس کے منہ سے لاشعوری انداز میں یہ جملہ پھسلتا چلا گیا۔

''ہاں!'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔ ''سب چاہتے تھے کہ ڈمبل ڈور کو وزیراعظم بنایا جائے مگر وہ ہوگورٹ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔ اسی لئے بوڑھے 'کارنی لیوس فج' کو جادوئی وزیراعظم بنا دیا گیا۔ دُنیا میں اس سے بڑا اناڑی نہیں ملے گا۔ وہ ہر روز ڈمبل ڈور کے پاس ڈھیر سارے الّوؤں کی فوج بھیج دیتا ہے......ان سے صلاح و مشورہ مانگنے کیلئے۔''

''مگر جادوئی وزارت کیا کام انجام دیتی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ان کی اہم ترین ذمہ داری یہ دیکھنا ہے کہ ماگلوؤں کو یہ پتہ نہ چل جائے کہ ان کے ملک میں ان کے ساتھ ساتھ جادوگر اور جادوگرنیاں بھی موجود ہیں۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔

''مگر ایسا کیوں؟'' ھیری نے پوچھا۔

''کیوں؟'' ہیگرڈ نے اخبار سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا۔''اف خدایا!...... ھیری...... ہر آدمی یہی چاہتا ہے کہ اس کی ہر الجھن جادو کے ذریعے سلجھ جائے۔ ہے کہ نہیں۔ ہم لوگ ان کے جھنجٹ سے دور ہی بھلے ہیں۔''

اسی لمحے کشتی دھیمے انداز میں بندرگاہ کے کنارے کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرائی۔ ہیگرڈ نے اخبار موڑا اور وہ پتھر کی سیڑھیوں سے چڑھ کر سڑک پر پہنچ گیا۔ ھیری کے اس کے پیچھے رہا۔ وہ دونوں چھوٹے سے قصبے سے ہوتے ہوئے ریلوے سٹیشن کی طرف بڑھ گئے۔ آس پاس سے گزرنے والے لوگ انہیں عجیب نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ ھیری انہیں قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔ نہ صرف ہیگرڈ دوسروں سے دوگنا لمبا تھا بلکہ وہ سڑک پر لگے ہوئے برقی اشاروں جیسی عام اشیاء کو دیکھ دیکھ کر ان کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور زور سے چلا رہا تھا۔''دیکھو ھیری! دیکھو......ان ماگلوؤں کے دماغ میں بھی کیسے کیسے خیالات آ جاتے ہیں؟''

''ہیگرڈ!'' ھیری نے ہانپتے ہوئے کہا کیونکہ ہیگرڈ کے ساتھ چلنے کیلئے اسے لگاتار بھاگنا پڑ رہا تھا۔''کیا سچ مچ گرنگوٹس میں ڈریگن ہوتے ہیں؟''

''میں نے صرف سن رکھا ہے۔'' ہیگرڈ بولا۔''دل کی بات بتاؤں تو میں بھی ایک ڈریگن پالنا چاہتا ہوں۔''

''آپ ڈریگن پالنا چاہتے ہیں؟'' ھیری دم بخود سا رہ گیا۔

''جب میں بچہ تھا اسی وقت سے یہ خواہش میرے دل میں مچل رہی ہے۔ لو ہم آ گئے۔''

وہ لوگ ریلوے سٹیشن پہنچ گئے تھے۔ پانچ منٹ بعد ایک ریل گاڑی لندن جانے والی تھی۔ ہیگرڈ کو ماگلوؤں کے پیسوں کی بالکل سمجھ نہیں تھی۔ اس لئے اس نے ھیری کو نوٹ پکڑا دیئے تاکہ وہ کھڑکی سے اپنے لئے ریل گاڑی کے ٹکٹ خرید سکے۔ ریل گاڑی میں لوگ ان کی طرف اور بھی زیادہ گھور رہے تھے۔ ہیگرڈ دو نشستوں پر دھنسا بیٹھا تھا اور زرد قنات جیسی کوئی چیز بُن رہا تھا۔

''تمہارے پاس تمہارا خط ہے۔ ہے نا ھیری!'' اس نے پھندے گنتے ہوئے پوچھا۔

ھیری نے لفافے کو اپنی جیب سے باہر نکالا۔

''ٹھیک ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔''اس میں وہ سارا سامان درج ہے جس کی تمہیں سکول میں ضرورت پڑے گی۔''

ھیری نے چرمئی کاغذ کے دوسرے ٹکڑے کو کھول کر دیکھا، جسے اس نے گذشتہ رات کو نہیں پڑھا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

ہوگورٹ سکول برائے جادوگری و پراسرار علوم

سکول کی وردی:

سال اوّل کے بچوں کو ان چیزوں کی ضرورت ہو گی:

1۔ کام کرنے کیلئے تین جوڑے سیدھے چوغے (سیاہ رنگ کے)۔

2۔ ایک سادہ نوکیلی ٹوپی (سیاہ رنگ کی) دن میں پہننے کیلئے۔

3۔ ایک جوڑا حفاظتی دستانے (ڈریگن کے چمڑے یا اس سے ملتی جلتی)۔

4۔ ایک گرم چوغہ سردیوں میں پہننے کیلئے (سیاہ رنگ کا، سفید ڈوری والا)۔

نصابی کتب:

تمام طلباء و طالبات کو ذیل درج کتب کا مکمل نصاب لانا ہو گا۔

☆ جادوئی کلمات سٹینڈرڈ بک گریڈ اوّل۔ مصنفہ، میرنڈا گوشاک۔

☆ جادوئی تاریخ۔ مصنفہ، بیتھ لیڈا بیگ شاٹ۔

☆ جادوئی نظریات۔ مصنف، اڈالبرٹ وافلنگ۔

☆ تبدیلی ہیئت کی ابتدائی گائیڈ۔ مصنفہ، ایمی ٹک سوئچ۔

☆ یک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں۔ مصنفہ، فیلڈا اسپور۔

☆ جادوئی نسخے اور ادویات، مصنف، ارسی نیوس جیگر۔

☆ اعلیٰ پائے کے حیواناتی انسان اور ان کی تلاش۔ مصنف، نیوٹ سکیمنڈر۔

☆ تاریکی کی قوتیں۔ خود حفاظتی گائیڈ۔ مصنف، کیون تن ٹرمبل۔

دیگر اشیاء:

ایک عدد جادوئی چھڑی۔

ایک عدد کڑاہی (جست کی اور سٹینڈرڈ حجم نمبر 2)۔

ایک عدد بوتل، (شیشے کی یا بلوری)۔

ایک عدد دوربین۔

ایک عدد ترازو (پیتل کا)۔

نوٹ:

1۔طلباءوطالبات اگر چاہیں تو اپنے ساتھ ایک الّو یا ایک بلی یا ایک مینڈک بھی لا سکتے ہیں۔

2۔طلباءوطالبات کے والدین توجہ کریں کہ سال اوّل کے بچوں کو جادوئی بہاری ڈنڈا لانے کی اجازت نہیں ہے۔

شکریہ

''کیا یہ اشیاءہمیں لندن سے مل جائیں گی۔'' ہیری نے حیرانگی سے تیز آواز میں پوچھا۔

''ہاں......مگر تمہیں صحیح جگہ کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔''ہیگرڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

ہیری پہلے کبھی لندن نہیں آیا تھا۔ہیگرڈ کو اچھی طرح معلوم تھا کہ اسے کہاں جانا ہے مگر یہ بات ظاہر تھی کہ اسے ماگلوؤں کی طرح کے عام طریقے استعمال کرنے کی عادت قطعی نہیں تھی۔ وہ لندن ریلوے سٹیشن پر ٹکٹ چیک کرانے والی باڑ میں پھنس کر رہ گیا تھا۔ نہ صرف یہی تھا بلکہ اس نے تو غل مچانا شروع کر دیا تھا کہ ماگلوؤں کی گزرگاہیں اور نشستیں بے حد چھوٹی ہوتی ہیں اور ان کی ریل گاڑیاں بہت دھیمی رفتار میں چلتی ہیں۔

''میں نہیں جانتا کہ جادو کے بغیر ماگلوؤں کا کام کیسے چلتا ہوگا؟'' اس نے یہ اس وقت کہا جب وہ ٹوٹی پھوٹی خودکار سیڑھیوں کے ذریعے باہر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔خودکار سیڑھی دھیمی رفتار میں انہیں لے کر پُرہجوم سڑک کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ دنوں اس سڑک پر پہنچ گئے جہاں دونوں طرف دکانیں اور بیچ میں لوگوں کا بڑا ہجوم موجود تھا۔ہیگرڈ اتنا لمبا چوڑا آدمی تھا کہ اسے دیکھتے ہی بھیڑ چھٹ جاتی تھی۔ ہیری بس اتنا کرتا تھا کہ وہ اس کے ٹھیک پیچھے پیچھے چلے۔ وہ کتابوں کی دکانیں، میوزک سٹورز، ہیمبرگر بارز اور سینما گھروں کے پاس سے گزرتے ہوئے چلتے رہے۔ ہیری کو وہاں پر ایک بھی دکان ایسی دکھائی نہیں دی تھی جسے دیکھ کر یہ لگے کہ وہاں جادوئی چھڑی مل سکتی ہے۔ یہ عام سے لوگوں سے بھری ہوئی عام سی سڑک تھی۔کیا واقعی جادوگروں کا ڈھیر سارا سونا اس کے نیچے میلوں گہرائی میں دبا ہوا تھا؟ کیا واقعی ایسی دکانیں تھیں جہاں جادوئی کلمات کی کتابیں اور جادوئی بہاری ڈنڈے ملتے تھے؟ کہیں ڈرسلی خاندان نے اس کے ساتھ کوئی بھونڈا مذاق تو نہیں کیا؟ اگر ہیری کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ ڈرسلی خاندان کو مذاق کرنا ہی نہیں آتا تو وہ ایسا ضرور سوچ سکتا تھا حالانکہ ہیگرڈ نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب خواب سے پرے تھا پھر بھی ہیری اس کی بات پر یقین کئے ہوئے تھا۔

''یہ رہا لیکی کالڈرن ...... یہ ایک مشہور جگہ ہے۔''ہیگرڈ نے رکتے ہوئے کہا۔ لیکی کالڈرن ایک چھوٹا سا اور سستا دکھائی دینے والا ریستوران تھا۔اگر ہیگرڈ نے اس کی طرف اشارہ نہ کیا ہوتا تو یقیناً ہیری اسے کبھی دیکھ نہیں پاتا۔آس پاس سے تیزی سے گزرتے ہوئے لوگ ان کی طرف متوجہ نہیں تھے۔ان کی نگاہیں تو اس طرف کی کتابوں کی دکان سے دوسری طرف کی ریکارڈ شاپ تک بالکل سیدھی تھیں۔ جیسے انہیں لیکی کالڈرن نظر ہی نہیں آرہا تھا۔ دراصل ہیری کو یہ عجیب احساس ہو رہا تھا کہ یہ صرف اسے اور ہیگرڈ کو ہی

دکھائی دے رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتا ہیگرڈ اسے کھینچ کر اندر داخل ہو گیا۔

مشہور جگہ کے اعتبار سے یہ کچھ زیادہ ہی اندھیری اور گندی جگہ تھی۔ کچھ بوڑھی عورتیں ایک کونے میں بیٹھ کر چھوٹے گلاسوں میں شوربہ پی رہی تھیں۔ان میں سے ایک لمبی بڑھیا پائپ میں تمبا کو پی رہی تھی۔اونچی ٹوپی پہنے ایک پستہ قامت آدمی بوڑھے منیجر سے باتیں کرر ہا تھا جو کافی حد تک گنجا اور پلپلے اخروٹ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔جب وہ اندر داخل ہوئے تو بات چیت کی آواز تھم سی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں موجود سب لوگ ہیگرڈ کو اچھی طرح جانتے تھے۔ان لوگوں نے اس کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلائے اور کئی ایک مسکرائے۔اونچے کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھے منیجر نے ایک گلاس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پوچھا۔''ہیگرڈ! ہمارے والا مشروب پیو گے کیا؟''

''آج نہیں پی سکتا ٹام! میں ہوگورٹ کے ضروری کام کے سلسلے میں آیا ہوں۔''ہیگرڈ نے ہیری کے کندھے پر اپنا بھاری بھرکم ہاتھ ٹھونکتے ہوئے کہا۔جس کے وزن سے ہیری کے گھٹنے جھک گئے تھے۔

''اف خدایا!......''منیجر نے یکلخت ہیری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''کیا یہ......کیا ایسا ہوسکتا ہے......''لیکی کالڈرن میں یکدم گہری خاموشی چھا گئی اور سب لوگ گردن اُٹھا کر اس طرف دیکھنے لگے۔

''خدا بھلا کرے......''بوڑھا منیجر اٹکتا ہوا بولا۔''ہیری پوٹر......کتنے عرصے کی بات ہے۔''

وہ کاؤنٹر کے پیچھے سے لپک کر باہر آیا اور ہیری کی طرف دوڑتا ہوا بڑھا۔اس نے پاس پہنچ کر ہیری کا ہاتھ اپنے جھریوں والے ہاتھ میں تھام لیا۔اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

''ہم آپ کو اپنی دُنیا میں خوش آمدید کہتے ہیں مسٹر ہیری پوٹر......خوش آمدید!''

ہیری کو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس موقع پر اس سے کیا کہے؟ کئی لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پائپ پینے والی لمبی بڑھیا اب لگاتار پائپ کھینچے جا رہی تھی اور اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ پائپ کب کا بجھ چکا تھا۔ہیگرڈ کا چہرہ دمک رہا تھا۔ پھر بہت سی کرسیوں کے کھسکنے کی کھڑ کھڑاہٹیں ہوئیں اور اگلے ہی لمحے میں لیکی کالڈرن میں موجود سب لوگ اس سے مصافحہ کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔

''میں 'ڈورلیس کروک فورڈ' ہوں! مسٹر پوٹر...... مجھے یقین نہیں ہوتا کہ میں آپ سے مل رہی ہوں۔''

''مجھے فخر ہے مسٹر پوٹر! مجھے بے حد فخر ہے۔''

''ہمیشہ سے آپ سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا۔میں خوشی کے مارے پاگل ہو رہا ہوں۔''

''میں بتا نہیں سکتا مسٹر پوٹر! آپ سے مل کر کتنی خوشی ہوئی۔ میرا نام ڈگل ہے، ڈیڈلس ڈگل۔''

''میں نے آپ کو پہلے بھی دیکھا ہے۔'' ہیری نے کہا، جب ڈیڈلس ڈگل کی ٹوپی دیوانگی کے عالم میں اس کے سر سے نیچے گر پڑی۔ ''آپ نے مجھے ایک بار دکان میں دیکھ کر سر جھکایا تھا۔''

''اُسے یاد ہے۔'' ڈیڈلس ڈگل نے چلاتے ہوئے چاروں طرف دیکھا۔ ''سنا تم لوگوں نے؟......اُسے یاد ہے......''

ہیری نے بار بار ہاتھ ملائے۔ ڈورلیس کروک فورڈ ہاتھ ملانے کیلئے بار بار آتی رہی۔ ایک بے رونق چہرے والا شخص بھیڑ میں سے راستہ بناتے ہوئے آگے آیا۔ وہ بہت گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کی ایک آنکھ بری طرح سے پھڑک رہی تھی۔

''پروفیسر کیورئیل!'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ ''ہیری! پروفیسر کیورئیل ہوگورٹ میں تمہارے استاد ہوں گے۔''

''پپ پپ پوٹر!'' پروفیسر کیورئیل نے ہکلاتے ہوئے کہا اور انہوں نے ہیری کا ہاتھ کس کر جکڑ لیا۔ ''بب بب بتا نہیں سکتا کہ مم مم میں آپ سے مل کر کتنا خوش ہوں!''

''آپ کس طرح کا جادو سکھاتے ہیں پروفیسر کیورئیل؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تت تت تاریک جادو سے مم مم محفوظ رہنے کا فن!'' پروفیسر کیورئیل نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ اس ضمن میں سوچنا بھی نہیں چاہتا ہو۔ ''ویسے تمہیں اسے سس سس سیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہے نا پپ پپ پوٹر!'' وہ گھبراہٹ میں ہنس رہا تھا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم اپنی سس سس سامان لینے کیلئے آئے ہو گے؟ مجھے بھی خون آشام بھوتوں پر ایک نئی کک کک کتاب خریدنا ہے۔'' وہ اس خیال سے ہی تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن وہاں موجود دوسرے لوگ یہ برداشت نہیں کر پا رہے تھے کہ پروفیسر کیورئیل ہی ہیری پر قبضہ جمائے رکھے۔ ان سب سے پیچھا چھڑانے میں تقریباً دس منٹ خرچ ہو گئے تھے۔ آخر کار ہیگرڈ نے اپنی آواز شور وغل سے بلند کرتے ہوئے کہا۔ ''اب چلنا چاہئے۔ ہمیں بہت سارا سامان خریدنا ہے۔ چلو ہیری!''

ڈورلیس کروک فورڈ نے ہیری سے آخری بار ہاتھ ملایا اور ہیگرڈ اسے ساتھ لے کر ریستوران کے اندرونی حصے میں داخل ہو گیا۔ وہ ریستوران کے عقبی حصے میں پہنچ گئے تھے۔ وہاں ایک چھوٹا سا صحن تھا جسے چاروں طرف سے اونچی دیواروں نے گھیر رکھا تھا۔ ایک طرف کوڑے دان اور کچھ ٹوٹی پھوٹی اشیاء پڑی تھیں۔ دیواروں کی جڑوں میں جنگلی خودرو پودے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیگرڈ نے ہیری کی طرف دیکھ کر دانت نکالے۔

''میں نے تمہیں بتایا تھا نا؟......کہا تھا نا......کہ تم مشہور ہو۔ یہاں تک کہ پروفیسر کیورئیل بھی تم سے ہاتھ ملاتے ہوئے کانپ رہا تھا۔ ویسے یہ جان لو کہ وہ ہمیشہ ہی کانپتا رہتا ہے۔''

''کیا وہ ہمیشہ اتنے گھبرائے رہتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''ہاں!''ہیگرڈ نے سر اثبات میں ہلایا۔''بے چارے بہت تیز دماغ اور ذہین تھے، جب تک وہ صرف کتابوں سے ہی پڑھتے رہے، تب تک وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے لیکن جب انہوں نے حقیقی مہم جوئی کیلئے ایک سال تک کی چھٹی لی......لوگ کہتے ہیں کہ وہ تاریک جنگل میں خون آشام بھوتوں سے ملے اور ایک چڑیل کی وجہ سے انہیں بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔اس کے بعد سے وہ پہلے جیسے نہیں رہے۔ وہ طلباء سے ڈرتے ہیں، اپنے خود کے سائے سے دہل جاتے ہیں......اوہ ہماری چھتری کدھر گئی؟''

خون آشام بھوت؟...... چڑیل؟...... ہیری کا دماغ چکرا رہا تھا۔اس دوران ہیگرڈ کوڑے دان کے اوپر والی دیوار پر اینٹیں گننے میں مصروف تھا۔

''تین اوپر......دو پہلو میں......''وہ بڑبڑا رہا تھا۔''ٹھیک ہے پیچھے ہٹو ہیری!''

اس نے اپنی چھتری کی نوک سے دیوار کو تین بار ٹھونکا۔جس اینٹ کو اس نے چھوا تھا وہ تھرتھرائی......کانپی اور پھر ایک طرف ہٹتی ہوئی دکھائی دی۔ وہاں ایک چھوٹا سا سوراخ نمودار ہو چکا تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے چوڑا ہوتا چلا گیا۔ کچھ ہی لمحوں میں وہاں ایک محرابی راستہ بن چکا تھا جو اتنا بڑا تھا کہ ہیگرڈ بھی اس میں سے آسانی سے گزر سکتا تھا۔اس محرابی راستے کے دوسری طرف گانٹھ دار سڑک تھی جو کافی بل کھاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور آگے جا کر موڑ پر گم سی ہوگئی تھی۔

''جادوئی بازار تمہیں خوش آمدید کہتا ہے ہیری!''ہیگرڈ نے جوشیلے انداز میں کہا۔

ہیری کو تعجب ہوا کہ وہ دانت دکھا رہا تھا پھر وہ لوگ محرابی راستے سے اندر گئے۔ ہیری نے جلدی سے سر گھما کر دیکھا تو ان کے پیچھے محرابی راستہ ایک بار پھر سپاٹ دیوار میں تبدیل ہو چکا تھا۔سب سے قریب والی دکان کے باہر رکھا ہوا کڑاہیوں کا ڈھیر سورج کی تمتماتی ہوئی روشنی میں چمک رہا تھا۔ان کے اوپر لٹکے ہوئے سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

'کڑاہیاں۔ ہر حجم کی کڑاہیاں۔تانبے،پیتل،جست،کانسی،چاندی کی کڑاہیاں۔اپنے آپ تلنے والی کڑاہیاں۔تہہ ہو جانے والی کڑاہیاں۔بارعائت خرید فرمائیں!'

''یقیناً تمہیں ان کی ضرورت پڑے گی۔''ہیگرڈ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔''لیکن اس سے پہلے گرنگوٹس سے تمہارے پیسے نکلوانا ہوں گے۔''

ہیری اب یہ سوچ رہا تھا کہ کاش اس کی آٹھ آنکھیں اور ہوتیں۔سڑک پر چلتے وقت وہ ہر سمت میں اپنی گردن گھما رہا تھا اور ایک ساتھ سب چیزوں کو دیکھنے کی کوشش کرر ہا تھا۔دکانیں، ان کے باہر رکھی چیزیں، سامان خریدتے ہوئے لوگ۔ایک پنساری عطار کے دکان کے باہر وہ ایک گول مٹول سی عورت کے قریب سے گزرے، جو اپنا سر جھٹک جھٹک کر کہہ رہی تھی۔

''ڈریگن کی کلیجی! سترہ سکل کی ایک اونس...... یہ لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔''

ایک اندھیری دکان سے الّوؤں کے بولنے کی دھیمی دھیمی آوازیں برآمد ہو رہی تھیں جس کے سائن بورڈ پر لکھا تھا۔

'الپس الّو تجارتی مرکز۔ مٹیالے، تیز کٹیلی آواز والے، گھگھو، بھورے اور برف جیسے سفید الّو۔'

ہیری کی عمر کے کئی بچے ایک شیشے کی کھڑکی پر اپنی ناک گڑائے کھڑے تھے جس کے اندر مختلف جادوئی بہاری ڈنڈے سجے ہوئے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے ان میں کسی کی آواز سنی۔

''دیکھو! نیا نیمبس 2000......سب سے تیز اُڑان بھرنے والا بہاری ڈنڈا۔''

وہاں پر کئی ایسی دکانیں بھی تھیں جہاں چوغے اور دوربینیں فروخت کی جا رہی تھیں اور چاندی کے عجیب وغریب اوزار آلات بھی۔ جنہیں ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ شوکیسوں میں چمگادڑیں کی تلیوں اور بام مچھلی کی آنکھوں کے ڈھیر سجے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جادوئی موضوعات کی کتب کے انبار، چرمئی کاغذوں کے گولے اور پروں والی قلمیں، جادوئی ادویات کی بوتلیں، چاندی کے گلوب......

''گرنگوٹس!''، ہیگرڈ نے کہا۔ وہ ایک برف جیسی سفید عمارت کے پاس پہنچ گئے تھے جو باقی سبھی سے بہت اونچی تھی۔ اس کے کانسی کے چمکتے ہوئے دروازے کے پاس سرخ اور سنہرے رنگ کی وردی پہنے ہوئے ایک عجیب الخلقت بونا کھڑا تھا۔

''ہاں یہی غوبلن ہے!''، ہیگرڈ نے سرگوشی کے انداز میں ہیری کو بتایا۔ جب وہ لوگ سفید پتھر کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ غوبلن جو ہیری سے کچھ انچ پستہ قد ہوگا، اس کا چہرہ سانولا اور عیاری سے بھرپور تھا۔ اس کی ڈاڑھی نوکیلی تھی اور ہیری نے دیکھا کہ اس کی انگلیاں اور پیر بہت لمبے تھے۔ جب وہ لوگ اندر داخل ہوئے تو اس نے سر جھکا کر ان کا استقبال کیا۔ اب ان کے سامنے ایک اور دروازہ تھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور اس پر یہ جملے لکھے ہوئے تھے۔

اندر آیئے اے اجنبی! مگر دھیان رکھئے آپ
حرص وطمع سے ہمیشہ ہوتا ہے گناہ کا ارتکاب
وہ لوگ جو جان بوجھ کر گناہ مول ہیں لیتے
وقت پڑنے پر اس کی کڑی قیمت ہیں دیتے
جو آپ سوچ رہے ہیں ہمارے فرش کے نیچے
جو خزانہ آپ کا نہیں ہے آگے اور نہ پیچھے

چوروں کو ہم کرتے رہتے ہیں ہمیشہ خبردار

بچو گے نہیں دھر لیئے جاؤ گے، پڑی گی بڑی مار

''جیسا میں نے تمہیں آگاہ کیا تھا کہ اسے لوٹنے کی کوشش کرنا سوائے پاگل پن کے اور کچھ نہیں۔'' ہیگر ڈ نے دھیمے لہجے میں ہیری کو بتایا۔

جب وہ چاندی کے دروازے کے قریب پہنچے تو وہاں کھڑے غوبلن دربانوں کی ایک جوڑی نے انہیں سر جھکا کر سلام کیا۔ چاندی کا دروازہ عبور کر کے وہ ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ سو سے کہیں زیادہ غوبلن ایک لمبے کاؤنٹر کے پیچھے اونچے سٹولوں پر بیٹھ کر موٹے موٹے رجسٹروں میں کچھ لکھ رہے تھے۔ پیتل کے ترازوؤں میں سکے تول رہے تھے۔ ان میں کچھ آنکھوں پر موٹے موٹے محدب عدسے لگا کر قیمتی جواہرات کا معائنہ کر رہے تھے۔ ہال سے باہر جانے والے دروازے اتنے سارے تھے کہ انہیں گنا نہیں جا سکتا تھا۔ بہت سے غوبلن وہاں پر کھڑے تھے اور دروازوں سے آنے جانے والے لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔ ہیگر ڈ اور ہیری کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔

''صبح بخیر!'' ہیگر ڈ نے ایک خالی بیٹھے غوبلن سے کہا۔ ''ہم لوگ مسٹر ہیری پوٹر کی تجوری سے پیسے نکالنا چاہتے ہیں۔''

''آپ کے پاس ان کی چابی ہے جناب!'' غوبلن نے خرخراتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

''یہیں کہیں پر ہو گی!'' ہیگر ڈ نے کہا اور پھر وہ اپنی جیبوں کا سامان کاؤنٹر پر خالی کرنے لگا۔ ایسا کرتے وقت کتوں کے پھپھوندی لگے کچھ بسکٹ غوبلن کے موٹے رجسٹر پر گر گئے۔ غوبلن نے ناگواری سے اپنی ناک سکیڑی۔ ہیری نے دیکھا کہ ان کی دائیں طرف بیٹھا غوبلن ترازو میں یاقوت کے نگینوں کا انبار تولنے میں مصروف تھا جو کہ دہکتے ہوئے سرخ انگاروں جتنے بڑے تھے۔

''مل گئی......'' ہیگر ڈ نے تیزی سے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی سنہری چابی تھی۔ غوبلن نے اسے قریب کرتے ہوئے بڑے غور سے دیکھا۔ ''یہ ٹھیک دکھائی دے رہی ہے۔''

''اور میں پروفیسر ڈمبل ڈور کا ایک خط بھی لایا ہوں۔'' ہیگر ڈ نے خود کو پُرسکون رکھتے ہوئے اور سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ ''یہ اس چیز کے بارے میں ہے جسے آپ بخوبی جانتے ہیں، تجوری نمبر 713۔''

غوبلن نے اس خط کو بہت دھیان سے پڑھا۔

''بہت خوب!'' اس نے ہیگر ڈ کو خط واپس دیتے ہوئے کہا۔ ''میں آپ کے ساتھ کسی کو بھیج دیتا ہوں جو آپ کو ان دونوں تجوریوں تک لے جائے گا۔ گرپ ہک!''

گرپ ہک ایک اورغوبلن تھا۔ہیگرڈ نے جب کتے کے تمام بسکٹ ایک بار پھر سے اپنی جیب میں ڈال لئے تو اس کے بعد وہ اور ہیری، گرپ ہک کے پیچھے پیچھے ہال سے باہر جانے والے ایک دروازے کی طرف بڑھے۔

''تجوری نمبر 713 میں میں چیز کیا ہے، جسے آپ جانتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تمہیں نہیں بتا سکتا۔'' ہیگرڈ نے پُراسرار انداز میں دھیمی آواز کے ساتھ جواب دیا۔''ایک دم خفیہ ہے۔ ہوگورٹ کا کام ہے، ڈمبل ڈور نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے۔تمہیں بتانے کا مطلب یہ ہے کہ ڈمبل ڈور کا اعتماد اور اپنی نوکری دونوں ایک ساتھ گنوادوں۔''

گرپ ہک نے ان کے لئے دروازہ کھولا۔ ہیری امید کر رہا تھا کہ یہاں بھی سنگ مرمر کا فرش ہوگا مگر اسے حیرانی ہوئی۔ وہ لوگ پتھر کی ایک تنگ راہداری میں پہنچ گئے تھے۔ جس میں جلتی ہوئی مشعلوں سے روشنی ہو رہی تھی۔ راہداری میں نیچے کی طرف سیدھی ڈھلان تھی اور فرش پر چھوٹی پٹریاں بچھی ہوئی تھیں۔ گرپ ہک نے سیٹی بجائی اور ایک چھوٹی سی گاڑی پٹریوں پر دھڑ دھڑاتی ہوئی ان کی طرف آ گئی۔ وہ اس میں سوار ہو گئے۔ ہیگرڈ بڑی مشکل سے اس میں سما پایا تھا۔ پھر وہ چل دیئے۔ پہلے تو وہ صرف بل دار راہداریوں کی بھول بھلیوں میں ہی ادھر سے ادھر گھومتے رہے۔ ہیری نے راستہ یاد کرنے کی کوشش کی، بائیں، دائیں پھر دائیں پھر بائیں، سیدھا درمیانی راستہ، دائیں پھر بائیں......مگر یاد رکھ پانا دشوار کام تھا۔ دھڑ دھڑاتی ہوئی گاڑی کو راستہ معلوم تھا کیونکہ گرپ ہک اس گاڑی کو نہیں چلا رہا تھا۔ وہ اپنے آپ پٹریوں پر پھسلتی جا رہی تھی۔

ہیری کی آنکھیں دکھنے لگی کیونکہ اس کے منہ پر ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے سیدھے پڑ رہے تھے۔ پھر بھی وہ آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا رہا۔ ایک بار تو اسے یوں لگا جیسے راہداری کے موڑ پر اسے آگ کا گولا دکھائی دیا اور وہ دیکھنے کیلئے مڑ سا گیا کہ کیا یہ واقعی کوئی ڈریگن ہے؟ لیکن بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ لوگ اور گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ زمین کے اندر بنی ایک جھیل کے پاس گذرے جہاں چھت سے لٹکتی ہوئی معدنی چونے اور فرش سے اوپر جاتی ہوئی چونے کی قلمیں دکھائی دے رہی تھیں۔ (یہ قلمیں پانی کے قطرے ٹپکتے رہنے کے باعث کھمبوں کی صورت اختیار کر جاتی تھیں) گاڑی کے شور وغل سے کہیں بلند آواز میں بولتے ہوئے ہیری نے ہیگرڈ سے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا کہ زمین کے اندر پائے جانے والی چونے کی معدنی قلموں اور زمین کے اوپر دستیاب چونے کے پتھروں میں کیا فرق ہوتا ہے؟''

''دونوں میں جو چیز مشترک ہے وہ زمین ہے۔'' ہیگرڈ نے کہا۔''اور اس وقت مجھ کسی قسم کا کوئی سوال مت کرو۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے اس وقت میری طبیعت کچھ صحیح نہیں ہے۔''

ہیگرڈ کا چہرہ فق پڑ گیا تھا اور جب گاڑی آخر کار راہداری کی دیوار میں چھوٹے سے دروازے کے پاس رُک گئی تو ہیگرڈ نیچے

اترا۔اس کے گھٹنے اتنے کانپ رہے تھے کہ اسے دیوار کا سہارا لینا پڑا۔گرپ ہک نے جب دروازے کا تالا کھولا تو اندر سے کافی سارا سبز رنگ کا دھواں تیرتا ہوا باہر نکلا۔ کچھ لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔اندر سونے کے سکوں کا ایک بڑا انبار موجود تھا۔ چاندی کے سکوں کا انبار اس کے آگے ایک طرف تھا،اس کے علاوہ چھوٹے کانسی کے سکوں یعنی نٹس کا کوئی شمار ہی نہیں تھا۔ وہ ان گنت دکھائی دے رہے تھے۔

''یہ سب تمہارا ہے ہیری!''ہیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہ سب ہیری کا تھا۔اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔ڈرسلی خاندان کو اس بارے میں پتہ نہیں تھا، ورنہ انہوں نے چٹکیوں میں یہ سب ہتھیا لیا ہوتا۔وہ ہیری کو ہمیشہ طعنہ دیتے رہتے تھے کہ اس کو پالنے میں انہیں کتنا خرچ کرنا پڑتا ہے؟ اور اس پورے عرصے میں اس کے نام کا ایک چھوٹا سا خزانہ لندن کے نیچے گہرائی میں دبا ہوا تھا۔ہیگرڈ نے ان میں سے کچھ سکوں کو بیگ میں بھرنے میں ہیری کی مدد کی۔

''سونے کے سکوں کو 'گلیونز' کہتے ہیں۔''اس نے سمجھایا۔''ایک گلیون میں سترہ چاندی کے سکے یعنی سکلز ہوتے ہیں اور ایک سکل میں انتیس کانسی کے سکے یعنی نٹس ہوتے ہیں۔ یہ بہت آسان ہے۔ٹھیک ہے۔اتنا دو سال لئے کافی ہوگا۔ہم باقی پیسے تمہارے مستقبل کیلئے بچا کر رکھیں گے۔'' وہ گرپ ہک کی طرف مڑا۔''اب تجوری نمبر 713 ۔اور مہربانی کر کے کیا ہم تھوڑی دھیمی رفتار میں چل سکتے ہیں؟ مجھے چکر آ رہے تھے۔''

''گاڑی ایک ہی رفتار سے چلتی ہے جناب!'' گرپ ہک نے خشک لہجے میں کہا۔

وہ لوگ اب اور بھی گہرائی میں جا رہے تھے اور ان کی گاڑی مزید تیز رفتاری سے چل رہی تھی۔ جب وہ تنگ موڑ پر مڑ کر دھڑ دھڑاتے ہوئے آگے بڑھے تو ہوا بہت زیادہ یخ بستہ ہوگئی۔اب وہ زیرزمین ایک تنگ گھاٹی کے اوپر سے تیزی سے گزرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور ہیری نے گاڑی کے کنارے سے جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی کہ اندھیری کھائی میں کیا تھا لیکن ہیگرڈ نے کراہتے ہوئے اس کی گردن پکڑ کر اسے پیچھے کھینچ لیا۔ پھر وہ منزل پر پہنچ گئے۔تجوری نمبر 713 میں چابی لگانے کا کوئی سوراخ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''پیچھے کھڑے رہو!'' گرپ ہک نے رعب جھاڑتے ہوئے کہا۔اس نے دروازے کو اپنی لمبی انگلیوں سے ہلکا سا ٹھونکا اور دروازہ پگھل گیا۔''اگر گرنگوٹس کے غوبلن کے علاوہ کسی اور نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہوتی تو دروازہ اسے اندر چوس لیتا اور وہ ہمیشہ کیلئے اندر ہی پھنسا رہ جاتا۔''

''آپ کتنے دنوں بعد دروازہ کھول کر یہ دیکھتے ہیں کہ کہیں کوئی اندر تو نہیں ہے۔'' ہیری نے اچانک سوال کیا۔ غوبلن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''لگ بھگ ہر دس سال کے بعد......'' گرپ ہک نے حقارت بھرے انداز مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ہیری کو یقین تھا کہ اس بھاری حفاظت والی تجوری کے اندر کوئی حیرت انگیز قسم کی کوئی چیز چھپائی گئی ہوگی۔ اس نے تجسس بھری نگاہوں سے آگے کی طرف جھانک کر دیکھا۔ اسے امید تھی کہ کم از کم یہاں پر اسے بیش قیمتی ہیرے جواہرات تو لازماً دکھائی دیں گے......لیکن پہلی نظر میں تو اسے لگا جیسے تجوری بالکل خالی ہے پھر اسے فرش پر بھورے کاغذ میں لپٹا ہوا ایک گندا سا چھوٹا پیکٹ دکھائی دیا۔ ہیگرڈ نے اسے جلدی سے اُٹھا لیا اور اپنے کوٹ کے اندر رکھ لیا۔ ہیری یہ جاننے کیلئے بہت بے تاب تھا کہ پیکٹ میں کیا چیز تھی؟ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''چلو! ایک بار پھر اس بے ہودہ گاڑی میں سوار ہو جاؤ اور واپس لوٹتے وقت مجھ سے بات مت کرنا۔ بہتر ہوگا کہ ہم دونوں اپنا منہ بالکل بند رکھیں۔'' ہیگرڈ نے سختی سے ہدایت کی۔

☆☆☆

گاڑی کے ایک اور سرعت انگیز سفر کے بعد وہ گرنگوٹس کے باہر سورج کی روشنی میں کھڑے تھے اور ان کی آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ ہیری کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ دوڑ لگا کر سب سے پہلے کہاں جائے؟ کیونکہ اب اس کے پاس پیسوں سے بھرا ہوا بیگ موجود تھا۔ وہ یہ تو نہیں جانتا تھا کہ ایک پونڈ میں کتنے گلیون ہوتے ہیں لیکن وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ اس کے پاس پوری زندگی میں جتنا پیسہ آج تک رہا تھا اس سے کہیں زیادہ پیسہ اس وقت اس کے ہاتھوں میں تھا۔ ڈڈلی کے پاس جتنے پیسے رہتے تھے، اس سے بھی کہیں زیادہ۔

''اب تمہاری سکول کی وردی خرید لی جائے۔'' ہیگرڈ نے کہا اور ایک دکان کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ جس پر لکھا تھا۔

'میڈم میلی کن کے چوغے۔ ہر قسم کی تقریبات کیلئے۔'

''سنو ہیری! تمہیں یہ برا تو نہیں لگے گا کہ میں کچھ دیر کیلئے لیکی کالڈرن میں جا کر قوت بخش مشروب کو حلق سے اتار لوں؟ میں بتا نہیں سکتا کہ مجھے گرنگوٹس کی ان بے ہودہ گاڑیوں سے کتنی نفرت ہے۔'' ہیگرڈ نے جھجکتے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اب بھی تھوڑا سا بیمار دکھائی دے رہا تھا، اس لئے ہیری میڈم میلی کن کی دکان میں تنہا داخل ہو گیا۔ وہ کسی قدر گھبرایا ہوا نظر آ رہا تھا۔ میڈم میلی کن ایک گول مٹول اور خوش مزاج جادوگرنی تھیں جو اوپر سے نیچے تک ارغوانی رنگ کے کپڑوں میں ملبوس تھیں۔

''ہوگورٹ......لڑکے!'' ہیری کے کچھ بولنے سے پیشتر ہی وہ بول پڑیں۔ ''یہاں پر ہر چیز میسر ہے۔ ٹھہرو! ایک اور بچہ ابھی چوغے کا ناپ دے رہا ہے۔''

دکان کے پچھلے حصے میں ایک زرد، نوکیلے چہرے والا لڑکا سٹول پر کھڑا تھا جبکہ ایک جادوگرنی اس کے لمبے کھلے چوغے میں سوئی لگا رہی تھی۔ میڈم ملی کن نے اس کے پاس والے سٹول پر ہیری کو کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد سر پر ایک لمبا چوغہ ڈالا اور صحیح اونچائی پر سوئیاں لگانا شروع کر دیں۔

''ہیلو!'' لڑکے نے ہیری کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''ہوگورٹ؟''

''ہاں!'' ہیری نے جواب دیا۔

''میرے ڈیڈی بغل والی دکان میں میری کتابیں خرید رہے ہیں اور ممی سڑک پر آگے کی طرف جادوئی چھڑیاں دیکھ رہی ہیں۔'' لڑکے نے بات بڑھائی۔ اس کی آواز میں بے زاری جھلک رہی تھی اور وہ دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔ ''پھر میں ان لوگوں کو کھینچ کر لے جاؤں گا کیونکہ مجھے اڑنے والا بہاری ڈنڈا دیکھنا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ سال اوّل میں ہمیں بہاری ڈنڈا ساتھ رکھنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں ڈیڈی کو دھمکا کر منا لوں گا کہ وہ مجھے بہاری ڈنڈا دلوا دیں اور پھر میں اسے کسی طرح چوری سے ہوگورٹ کے اندر لے جاؤں گا۔''

اس کی باتیں سن کر ہیری کو اس وقت ڈڈلی یاد آ گیا۔

''کیا تمہارے پاس تمہارا بہاری ڈنڈا ہے؟'' لڑکے نے ہیری سے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے جواب دیا۔

کیوڈچ کھیلتے ہو کیا؟ اس نے پوچھا۔

''نہیں۔'' ہیری نے ایک بار پھر انکار کیا اور وہ حیران ہو رہا تھا کہ یہ کیوڈچ کیا بلا ہوتی ہے؟

''میں تو کھیلتا ہوں۔'' اس نے فخر سے بتایا۔ ''ڈیڈی کہتے ہیں کہ اگر مجھے میرے فریق کی ٹیم میں نہیں چنا گیا تو یہ ناانصافی ہوگی اور مجھے کہنا پڑے گا کہ میں ان کی بات سے متفق ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے؟''

''نہیں!'' ہیری نے کہا اور وہ ہر منٹ بعد اپنے آپ کو احمق محسوس کر رہا تھا۔

''ویسے تو وہاں پہنچنے سے پہلے کوئی بھی سچ مچ نہیں جانتا کہ وہ کس فریق میں بھیجا جائے گا۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ میں 'سلے درن' میں ہی رہوں گا۔ ہمارا پورا خاندان اسی فریق میں رہا ہے۔ ذرا 'ہفل پف' میں رہنے کا تصور تو کرو۔ اگر ایسا ہوا تو میں تو یقیناً سکول چھوڑ دینا زیادہ بہتر سمجھوں گا...... اور تم؟''

''ہونہہ!'' ہیری کے منہ سے محض اتنا ہی نکل پایا۔ وہ چاہتا تھا کہ کوئی مناسب بات کہہ سکے مگر اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ پایا۔

''میں کہتا ہوں ذرا اس آدمی کو تو دیکھو!'' لڑکے نے اچانک سامنے والی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہاں پر ہیگرڈ کھڑا تھا اور ہیری کی طرف دیکھ کر دانت دکھا رہا تھا۔ اس نے دو بڑی آئس کریموں کی طرف اشارہ کیا تا کہ ہیری سمجھ سکے کہ وہ اندر کیوں نہیں آ سکتا تھا۔

''وہ ہیگرڈ ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ اسے خوشی تھی کہ اسے کوئی تو ایسی بات معلوم تھی جو اس لڑکے کو نہیں معلوم تھی۔ ''وہ ہوگورٹ میں کام کرتا ہے۔''

''اچھا!'' لڑکے نے کہا۔ ''میں نے اس کے بارے میں سنا ہے، وہ ایک طرح سے چپڑاسی ہے، ہے نا!''

''وہ چابیوں کا چوکیدار ہے!'' ہیری نے کہا۔ گزرنے والے ہر لمحے کے ساتھ ہیری اس لڑکے کو کم پسند کرتا جا رہا تھا۔

''ہاں! وہی تو...... میں نے سنا ہے کہ وہ تھوڑا 'جنگلی' ہے۔ سکول کے میدان میں ایک جھونپڑے میں رہتا ہے اور کچھ دنوں بعد باقاعدگی دے شراب پیتا ہے۔ جادو کرنے کی کوشش کرتا ہے اور آخر کار اپنے ہی بستر میں آگ لگا لیتا ہے۔'' لڑکے نے منہ بسور کر کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے وہ کافی ہوشیار اور چست ہے۔'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا سچ مچ؟'' لڑکے نے ہلکے تمسخر سے کہا۔ ''وہ تمہارے ساتھ کیوں ہے؟ تمہارے ممی ڈیڈی کہاں ہیں؟''

''وہ مر چکے ہیں۔'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔ وہ اس لڑکے کے ساتھ اب اس بارے میں زیادہ باتیں بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''اوہ...... معاف کرنا!'' لڑکے نے کہا لیکن اس کی آواز سے ایسا نہیں محسوس ہو رہا تھا کہ اسے ذرا سا بھی افسوس ہوا ہو۔ ''کیا وہ ہماری طرف کے تھے۔ ہے نا!''

''اگر تمہارا یہی مطلب ہے تو وہ جادوگر اور جادوگرنی تھے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے اُنہیں دوسری طرح کے لوگوں کو اندر نہیں آنے دینا چاہئے، اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ لوگ ہماری طرح کے نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کو اس طرح پالا نہیں جاتا کہ انہیں ہمارے طور طریقے کی آگاہی ہو سکے۔ ذرا سوچو تو سہی! ان میں سے کچھ تو ہوگورٹ کا نام ہی پہلی بار سنتے ہیں، جب انہیں خط ملتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ انہیں جادو کو صرف پرانے جادوگروں کے خاندانوں میں ہی محدود رکھنا چاہئے...... اوہ میں تو بھول ہی گیا ویسے تمہارا نام کیا ہے......؟'' اس لڑکے سے چونک کر پوچھا۔

لیکن اس سوال کے جواب دینے کی نوبت ہی نہیں آ پائی۔ اس سے پہلے ہیری کچھ بولتا، میڈم میلکن بول اُٹھیں۔ ''اب آپ کا کام ہو گیا ہے لڑکے!'' ہیری کو اس لڑکے سے گفتگو کرنا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اسی کوشش میں تھا کہ کسی طرح سلسلہ کلام رُک

جائے۔وہ بدستور کسی بہانے کی تلاش میں تھا اس لئے میڈم میلی کن کی اجازت پاکر وہ فوراً سٹول سے نیچے کود گیا۔

''اچھا! مجھے یقین ہے کہ ہوگورٹ میں ہماری دوبارہ ملاقات ضرور ہوگی۔'' دھیرے بولنے والے اس لڑکے نے کہا۔ ہیری نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کچھ لمحوں بعد وہ آئس کریم کا لطف اُٹھا رہا تھا جو ہیگرڈ اس کیلئے خرید کر لایا تھا۔ آئس کریم میں میوؤں کے ٹکڑے شامل تھے اور وہ رس بھری اور چاکلیٹ کے ذائقے والی تھی۔ وہ اس دوران بالکل چپ رہا۔ سوالوں کی بوچھاڑ رُک گئی تھی۔

''کیا ہوا؟'' ہیگرڈ نے اس کی خاموشی بھانپ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری لڑکے کا ذکر گول کر گیا۔ وہ لوگ چرمئی کاغذ اور قلم خریدنے کیلئے رُک گئے۔ ہیری تب تھوڑا خوش ہوا جب اسے ایسی سیاہی کی دوات ملی جو لکھتے وقت اپنا رنگ بدل لیتی تھی۔ جب وہ لوگ دکان سے باہر نکلے تو ہیری نے پوچھا۔

''ہیگرڈ! یہ کیوڈچ کیا ہوتا ہے؟''

''اف خدایا!'' ہیگرڈ نے ماتھا پکڑ لیا۔ ''ہیری میں بھول ہی گیا تھا کہ تم کتنا کم جانتے ہو۔ تمہیں کیوڈچ کے بارے میں بھی نہیں معلوم۔''

''مجھے زچ کرنے کی کوشش مت کرو۔'' ہیری تنک کر بولا۔ اس نے ہیگرڈ کو میڈم ملی کن کی دکان میں ملنے والے لڑکے کے بارے بتایا۔ ''اور وہ کہہ رہا تھا کہ ماگلوؤں میں سے آئے لوگوں کو جادو سیکھنے ہی نہیں دینا چاہئے۔''

''تم ماگل خاندان سے نہیں ہو۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ تم کون ہو؟ اگر اس کے ماں باپ جادوگر ہیں تو وہ تمہارا نام سنتے سنتے بڑا ہوا ہوگا۔ تم نے لیکی کالڈرن میں دیکھ ہی لیا ہے۔ بہر حال، وہ اس بارے میں جانتا ہی کیا ہے؟ مجھے جتنے بھی اچھے جادوگر ملے ہیں ان میں سے کچھ تو ایسے خاندانوں سے آئے تھے جو کئی پشتوں سے ماگل تھے۔ اپنی ماں کو ہی دیکھ لو۔ تم دیکھا ہی ہے کہ اس کی بہن (پٹونیہ) کیسی ہے؟'' ہیگرڈ نے لمبی چوڑی تمہید باندھ ڈالی تھی۔

''تو کیوڈچ کیا ہے؟'' ہیری نے جھٹ سے پوچھا۔

''یہ ہماری دُنیا کا ایک کھیل ہے۔ جادوگروں کا کھیل...... یہ ماگلوؤں کے فٹ بال کی مانند ہوتا ہے۔ کیوڈچ میں ہر جادوگر کھلاڑی ہوتا ہے۔ اسے ہوا میں اُڑتے ہوئے جادوئی بہاری ڈنڈوں پر بیٹھ کر کھیلا جاتا ہے۔ اس میں چار گیندیں ہوتی ہیں۔ اس کے قواعد وضوابط کو سمجھانا فی الوقت مشکل کام ہے...... میرا خیال ہے کہ ہمیں کچھ اور کام بھی کرنا ہیں۔'' ہیگرڈ نے کہا۔

''اور...... سلے درن اور ہفل پف کیا ہیں؟'' ہیری نے اگلا سوال پوچھا۔

''سکول کے فریق۔کل چار فریق یا گروہ ہیں۔سبھی کہتے ہیں کہ ہفل پف میں نالائق بچے ہی جاتے ہیں اور عموماً ایسے بچوں کی یادداشت کمزور واقع ہوتی ہے جبکہ......'' ہیگرڈ بول رہا تھا۔

''میں شرط لگا کر کہہ سکتا ہوں......'' ہیری نے اس کی بات اچک لی۔''میں ہفل پف فریق میں بھیجا جاؤں گا۔'' اس کا چہرہ کافی اترا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''سلے درن!'' ہیگرڈ کے لہجے میں عجیب سی کڑواہٹ تھی۔''اس فریق میں بھیجے جانے سے کہیں زیادہ اچھا یہی ہوگا کہ آدمی ہفل پف میں چلا جائے۔ برائی کی راہ پر چلنے والے تمام جادوگر سلے درن سے ہی آئے ہیں۔**تم جانتے ہو کون؟** بھی ان سے ایک تھا۔''

''وال......معاف کرنا میرا مطلب ہے کہ **تم جانتے ہو کون**؟ ہوگورٹ میں تھا؟''

''بہت سال پہلے......'' ہیگرڈ نے مختصراً جواب دیا۔

ہیری کے سکول کی کتابیں جس دکان سے خریدی گئیں اس کے سفید چمکتے ہوئے سائن بورڈ پر بڑا سا 'فلوریش اینڈ بلوٹس' لکھا ہوا تھا۔ یہاں پر چھت سے باتیں کرتے ہوئے شلف موجود تھے جن میں مختلف موضوعات پر کتابیں سجی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کچھ کتابیں اتنی بڑی تھیں جیسے پتھر کی بڑی چٹان چمڑے میں مجلد کر دی گئی ہو۔ کچھ کتابیں ڈاک کی ٹکٹوں سے مماثل تھیں۔ ان پر ریشمی غلاف چڑھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ کتابوں میں عجیب سے نشانات بنے ہوئے تھے اور کچھ کتابیں تو ایسی تھیں جن میں کچھ بھی نہیں لکھا ہوا تھا۔ بالکل ڈڈلی کی ضرورت کے مطابق، جو کبھی کچھ نہیں پڑھتا تھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ یقیناً ان میں سے کچھ کتابوں کو خریدنے کے لئے ضرور مچل جاتا۔ ہیگرڈ ہیری کو قریباً کھینچتے ہوئے ایک کتاب سے دور لے گیا تھا جس کا موضوع تھا۔

لعنتی وار اور ان سے مقابلہ کرنے والے لعنتی وار

(اپنے جادوئی کلمات کو مسحور کن بنائیں اور دشمن سے عمدہ طریقے سے زیر کرتے ہوئے بدلہ لیں،بال جھاڑنا، پیروں کا مربہ بنانا، زبان بندی کرنا اور بھی بہت کچھ ......)

مصنف پروفیسر وینڈکٹس ورڈین۔

''میں تو صرف یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ ڈڈلی پر کو کون سا لعنتی وار استعمال کرنا چاہئے۔''

''میں ایسا نہیں کہتا کہ یہ کوئی برا خیال ہے......'' ہیگرڈ نے ہیری کو سمجھاتے ہوئے کہا۔''مگر تم ماگلوؤں کی دُنیا میں جادو کا استعمال نہیں کر سکتے،سوائے کچھ خاص مواقع پر۔اور ویسے بھی تم ابھی اس میں سے کوئی لعنتی وار استعمال نہیں کر سکتے۔ پڑھائی کرنے

کے بعد ہی تم اس قابل ہوسکو گے کہ ان لعنتی واروں کو استعمال کرسکو۔''

ہیگرڈ نے ہیری کو ٹھوس سونے کی کڑاہی بھی نہیں خریدنے دی تھی (''تمہاری فہرست میں لکھا ہے کہ جست کی کڑاہی'') لیکن انہوں نے کڑاہی میں ڈالنے والے سامان کو تولنے کیلئے جو ترازو منتخب کیا تھا وہ کافی عمدہ اور مہنگا تھا۔ کانسی کی ایک تہہ ہو جانے والی دوربین خریدی۔ پھر وہ پنساری کی دکان میں پہنچے۔ جہاں مختلف جادوئی ادویات بکتی تھی۔ وہاں خراب انڈوں کے پھینٹے ہوئے محلول اور گلی سڑی ہوئی بند گوبھی کی تیز بدبو پھیلی ہوئی تھی مگر اس کے باوجود دکان میں ہیری کو مسحور کن احساس ہوا۔ فرش پر بڑے بڑے پیپوں میں شفاف اور گدلے مرکبات بھرے دکھائی دیئے۔ سوکھی ہوئی جڑی بوٹیوں اور چمکدار پاؤڈر کے مرتبان دیوار کے شلف پر ایک قطار میں رکھے تھے۔ پرندوں کے پروں کے بنڈل بھی شلف میں نظر آئے، زہریلے دانتوں کی جھالریں اور چھت پر ٹنگے ہوئے الجھے ہوئے پنجوں کی ٹوکریاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ جب ہیگرڈ نے کاؤنٹر پر بیٹھے آدمی سے ہیری کے لئے جادوئی سیال کا ابتدائی سامان طلب کرتے ہوئے کہا۔ ''اس فہرست کے مطابق اشیاء نکال دیجئے۔'' تو اسی لمحے ہیری نے خود 'یک سنگھے' کے چاندی جیسے سینگ کا معائنہ کیا۔ جس کی قیمت اکتیس گلیونز درج تھی۔ اس نے بھونرے کی چمکدار سیاہ آنکھوں کا بڑا تھیلا بھی دیکھا جو پانچ نٹس میں ایک بڑا چمچہ کے حساب سے مل رہا تھا۔ عطار فروش کی دکان سے باہر نکلتے ہوئے ہیگرڈ نے ہیری کی فہرست کو ایک بار پھر غور سے دیکھا اور حساب لگایا کہ اب کون سی چیز کم ہے۔

''اب صرف تمہاری چھڑی باقی رہ گئی ہے۔ ارے ہاں! میں نے تو ابھی تک تمہیں تمہاری سالگرہ کا تحفہ بھی نہیں دیا ہے۔'' ہیگرڈ ماتھے پر ہاتھ مارتا ہوا بولا۔

''آپ کو یہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' ہیری کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا تھا۔

''میں جانتا ہوں کہ مجھے یہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ میں تمہیں تمہارا جانور تحفے میں دینا چاہتا ہوں جس کی تمہیں سکول میں ضرورت پڑے گی۔ مینڈک نہیں! مینڈک تو سالوں پہلے کا فیشن یا رواج ہے، اب انہیں ساتھ لینے کا دستور باقی نہیں رہا۔ لوگ تم پر ہنسیں گے اور بلیاں مجھے بالکل پسند نہیں۔ کیونکہ مجھے ان کے باعث چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ میں تمہیں الّو خرید کر دوں گا۔ سبھی بچے الّو لانا چاہتے ہیں کیونکہ وہ بہت مفید ہوتے ہیں۔ وہ تمہاری ڈاک لے جاتے ہیں...... اور بھی بہت سارے کام کرتے ہیں۔''

بیس منٹ بعد وہ لوگ الیپس الّو تجارتی مرکز سے باہر نکلے، جس کے اندر گھپ اندھیرا تھا۔ چھوٹی ٹارچ کی مانند چمکتی ہوئی آنکھیں تھیں اور پنکھ پھڑ پھڑانے یا پھدکنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہیری کے ہاتھ میں ایک بڑا پنجرہ تھا جس میں ایک خوبصورت

سفید برف جیسا الّو موجود تھا۔ جو اپنے پروں کے نیچے اپنا سر چھپا کر گہری نیند سو رہا تھا۔ ھیری ہکلاتے ہوئے شکریہ ادا کرنے سے خود کو نہیں روک پایا تھا۔

''شکریہ ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیگرڈ نے روکھے پن سے کہا۔ ''یہ امید مت کرو کہ تمہیں ڈرسلی خاندان سے بہت سارے تحفے ملیں گے۔ اب صرف 'الوینڈرز' کا کام باقی بچا ہے۔''

جادوئی چھڑی...... سچ تو یہ تھا کہ ھیری اس کیلئے بہت بے چین تھا۔ وہ آخری دکان کافی محدود اور خستہ حالت میں دکھائی دے رہی تھی۔ دروازے پر اکھڑے سنہرے الفاظ میں لکھا تھا۔

'الوینڈرز: بہترین چھڑیوں کے اعلیٰ خالق (قائم شدہ: 382 قبل مسیح)'

جب وہ اندر داخل ہوئے تو دکان کے اندرونی حصے میں کہیں ایک گھنٹی کے بجنے کی دھیمی سی آواز سنائی دی۔ یہ ایک چھوٹی سی تنگ جگہ تھی جس میں صرف ایک ٹوٹی ٹانگ والی کرسی کے سوائے اور کچھ نہیں تھا۔ جس پر بیٹھ کر ہیگرڈ انتظار کرنے لگا۔ ھیری کو بہت عجیب لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بہت کڑے قوانین والی لائبریری میں گھس گیا ہو۔ اس نے بہت سے نئے سوال ہضم کئے جو اس کے دماغ میں ابھی ابھی عود کر آئے تھے۔ اس کے بجائے اس نے ان ہزاروں سکڑے ہوئے صندوقچوں کو دیکھا جو بڑی نفاست اور قرینے سے چھت تک ایک دوسرے پر جمائے گئے تھے۔ نہ جانے کیوں اسے لگا گردن کے عقبی حصے میں کچھ چبھ رہا تھا۔ یہاں کی دھول اور چھائی ہوئی گہری خاموشی میں کوئی پراسرار جادو بھرا ہوا تھا۔

''شام بخیر......'' ایک دھیمی آواز آئی۔ ھیری اچھل پڑا۔ ہیگرڈ بھی اچھلا ہوگا کیونکہ ایک تیز چرمراہٹ سی ہوئی اور وہ ٹوٹی کرسی سے لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے سامنے ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کی چوڑی، زرد آنکھیں اندھیرے میں چاندی کی مانند چمک رہی تھیں۔

''ہیلو......'' ھیری نے عجیب طریقے سے کہا۔

''ارے ہاں!'' اس آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔ ''ہاں...... ہاں! مجھے پورا یقین تھا کہ آپ سے بہت جلد ملاقات ہوگی مسٹر ھیری پوٹر!'' یہ کوئی سوال نہیں تھا۔ ''آپ کی آنکھیں بالکل آپ کی ماں جیسی ہیں، ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب انہوں نے یہاں سے اپنی پہلی چھڑی خریدی تھی۔ سوا دس انچ لمبی، سرسراتی، بید کی لکڑی سے بنی ہوئی۔ جادوئی کلمات کی اثر انگیزی کیلئے نہایت عمدہ چھڑی تھی۔'' مسٹر الوینڈر ھیری کے قریب گئے۔ ھیری چاہ رہا تھا کہ وہ اپنی پلکیں جھپکائے۔ ان کی چاندی جیسی آنکھیں تھوڑی ڈراؤنی لگ رہی تھیں۔

''دوسری طرف ......تمہارے والد کو ماغون لکڑی کی چھڑی پسند آئی۔ گیارہ انچ لمبی، لچکدار، تھوڑی زیادہ طاقت ور اور تبدیلی ہیئت کیلئے بالکل موزوں۔ مگر میں نے کیا کہا، تمہارے والد کو یہ چھڑی پسند آئی؟ سچ تو یہ ہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود منتخب کرتی ہے۔''

مسٹر الوینڈر اتنے قریب آچکے تھے کہ ان کی ناک ہیری کی ناک سے لگ بھگ ٹکرا رہی تھی۔ ہیری کو ان کی کوہرے دار آنکھوں میں اپنا عکس منعکس ہوتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''یہاں پر کہیں......'' مسٹر الوینڈر نے اپنی سفید لمبی انگلی سے ہیری کے ماتھے کے گرتی برق جیسے نشان کو چھوا۔ ''مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ میں نے وہ چھڑی بھی بیچی تھی جس نے یہ کام کیا ہے!'' ان کی آواز کافی دھیمی ہوگئی تھی۔ ''ساڑھے تیرہ انچ لمبی، سدابہار لکڑی کی بنی ہوئی، اس چھڑی میں کافی طاقت تھی بہت زیادہ طاقت تھی اور غلط ہاتھوں میں......اگر مجھے معلوم ہوتا کہ وہ چھڑی دُنیا میں کتنی تباہی مچائے گی......'' مسٹر الوینڈر نے اپنا سر ہلایا اور تبھی ان کی نظر ہیگر ڈ پر پڑی۔ ہیری نے ان کی ڈراؤنی آنکھیں ہٹتے ہی سکون کی سانس لی۔

''روبیس!......روبیس ہیگرڈ! آپ سے دوبارہ مل کر بہت خوشی ہوئی......بلوط کی لکڑی والی، سولہ انچ لمبی، تھوڑی جھکی ہوئی خمدار چھڑی......ہے نا!'' وہ چہک کر بولے۔

''جی جناب! بالکل وہی......'' ہیگرڈ نے مسکرا کر جواب دیا۔

''عمدہ چھڑی تھی مگر مجھے لگتا ہے کہ جب آپ کو سکول سے نکالا ہوگا تو انہوں نے وہ چھڑی توڑ دی ہوگی؟'' مسٹر الوینڈر نے تھوڑی کڑک آواز میں کہا۔

''جی ہاں انہوں نے اسے توڑ ڈالا تھا......'' ہیگرڈ نے آہستگی سے جواب دیا۔ اس وقت وہ اپنے پاؤں آگے پیچھے کھسکا رہا تھا۔ ''مگر میرے پاس اب بھی اس کے ٹکڑے پڑے ہوئے ہیں۔''

''کہیں آپ ان کا استعمال تو نہیں کرتے ہیں روبیس؟'' الوینڈر نے کاٹ دار آواز میں پوچھا۔

''ارے نہیں جناب!'' ہیگرڈ نے ہڑبڑا کر جواب دیا۔ ہیری نے دیکھا کہ یہ کہتے وقت اس نے اپنی گلابی چھتری کس کر پکڑ لی تھی۔

''پھر ٹھیک ہے۔'' مسٹر الوینڈر نے ہیگرڈ کو چبھتی نگاہوں سے گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''چلئے مسٹر ہیری پوٹر! اب مجھے دیکھنے دیں۔'' انہوں نے اپنی جیب سے ایک لمبا فیتہ نکالا جس پر چاندی جیسے نشانات بنے ہوئے تھے۔ ''آپ کی چھڑی والا ہاتھ کون سا ہے؟''

''مم......میں ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کرتا ہوں۔'' ہیری گھبرا کر بولا۔

''اپنی بازو سامنے کی جانب پھیلائیے......ایسے!'' انہوں نے ہیری کا ناپ لیا، کندھے سے انگلیوں تک، پھر کلائی سے کہنی تک،

کندھے سے فرش تک، گھٹنے سے جانگھ تک اور سر کے چاروں طرف۔ ناپ لیتے ہوئے وہ بولے۔'الوینڈر کی ہر چھڑی میں ایک طاقتور مادے کا جوہر پوشیدہ ہوتا ہے۔ مسٹر پوٹر! ہم یک سنگھے کے بالوں، سیمرغ کی دم کے پروں اور ڈریگن کے دل کی رگوں کا استعمال کرتے ہیں۔ الوینڈر کی دو چھڑیاں ایک جیسی نہیں ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح دو یک سنگھے، ڈریگن یا سیمرغ بالکل ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ظاہر ہے اسی وجہ سے کسی بھی دوسرے جادوگر کی چھڑی کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو زیادہ افادیت نہیں میسر ہو پاتی۔''

ہیری نے اچانک محسوس کیا کہ فیتہ جو اس کے نتھنوں کا ناپ لے رہا تھا، اپنے آپ ایسا کر رہا تھا۔ مسٹر الوینڈر شلف کے درمیان میں گھوم رہے تھے اور چھڑیوں کے صندوقچے نکال کر نیچے رکھتے جا رہے تھے۔

''بس کافی ہیں۔'' انہوں نے خود کلامی کی۔ اسی لمحے فیتہ گڑ مڑ ہو کر فرش پر گر گیا۔

''تو مسٹر پوٹر ذرا اسے آزما کر دیکھئے۔ سرخ گابھا لکڑی اور ڈریگن کے دل کے ریشوں والی بہترین چھڑی۔ نو انچ لمبی، خوش شکل اور لچکدار، بس اسے ہاتھ میں پکڑیئے اور ہوا میں گھمایئے۔'' وہ ہیری کی طرف منتظر نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

ہیری نے چھڑی لی اور کسی قدر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اسے ذرا سا ہی لہرایا تھا تبھی مسٹر الوینڈر نے فوراً جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے چھڑی واپس چھین لی۔

''میپل کی لکڑی کی بنی ہوئی، سیمرغ کے پنکھ والی، سات انچ لمبی، نہایت لچکیلی۔ ذرا اسے آزمایئے مسٹر پوٹر!''

ہیری نے کوشش کی، لیکن اس نے ابھی چھڑی اوپر اُٹھائی ہی تھی کہ مسٹر الوینڈر نے جھپٹ کر وہ چھڑی بھی اس کے ہاتھ چھین لی۔ ''نہیں نہیں...... یہ نہیں!''

''اب ذرا اسے دیکھئے! سیاہ آبنوس کی لکڑی کی بنی ہوئی، یک سنگھے کے بالوں والی، ساڑھے آٹھ انچ لمبی، لچکدار۔ چلئے چلئے اب اسے گھما کر دیکھئے۔''

ہیری نے چھڑی گھمائی اور وہ ایک کے بعد ایک چھڑیاں گھماتا رہا۔ اسے بھی پتہ نہیں تھا کہ مسٹر الوینڈر کس چیز کا انتظار کر رہے تھے۔ ٹوٹی ہوئی ٹانگ والی کرسی پر چھڑیوں کا ڈھیر اونچا ہوتا جا رہا تھا جنہیں وہ گھما کر دیکھ چکا تھا لیکن مسٹر الوینڈر شلف سے جتنی زیادہ چھڑیاں نکال رہے تھے وہ اتنے ہی زیادہ خوش ہوتے جا رہے تھے۔

''مشکل گاہک...... ایسا کیوں؟ کوئی بات نہیں، یہیں کہیں پوشیدہ ملاپ ہو ہی جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ چھڑی...... ہاں کیوں نہیں...... غیر معمولی فطرتی ملاپ...... سیل فیون لکڑی سے بنی ہوئی، سیمرغ کے پنکھ والی، گیارہ انچ لمبی، خوش شکل اور لچکیلی۔''

ہیری نے چھڑی ہاتھ میں لی۔ اسے پکڑتے ہی ہیری کو احساس ہوا جیسے اس کی انگلیاں گرم ہو گئی تھیں۔ اس نے چھڑی کو اپنے سر

کے اوپر اُٹھایا اور دھول بھری ہوا میں نیچے کی طرف جھٹکے سے لایا۔ چھڑی کے سرے سے کسی آتش بازی کی طرح سرخ اور سنہری چنگاری پھوٹی اور دیاروں پر روشنی ناچتی ہوئی دکھائی دی۔

''شاباش! ہاں...... سچ مچ...... بہت عمدہ...... مگر...... مگر...... عجیب بات ہے...... بڑی عجیب بات......''

انہوں نے ہیری سے چھڑی لے کر صندوقچے میں رکھی اور بھورے کاغذ میں لپیٹ دی۔ وہ ابھی تک بڑبڑا رہے تھے۔

''عجیب بات ہے...... عجیب بات ہے......''

''معاف کیجئے!'' ہیری نے پوچھا۔ ''مگر کیا عجیب ہے؟''

مسٹر الویڈر نے اپنی زرد آنکھوں سے ہیری کو گھورا۔

''مجھے ہر وہ چھڑی یاد ہے جو میں نے فروخت کی ہے مسٹر پوٹر! ہر چھڑی...... بات یہ ہے کہ اس سیمرغ نے، جس کا پنکھ آپ کی چھڑی میں شامل ہے، ایک اور پنکھ دیا تھا...... صرف ایک اور...... عجیب بات یہ ہے کہ اس چھڑی نے خود آپ کو منتخب کیا ہے...... جبکہ اسی کی جوڑی دار چھڑی نے...... ہاں! اسی کی جوڑی دار چھڑی نے آپ کو یہ 'نشان' دیا تھا......''

ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔

''ہاں! ...... ساڑھے تیرہ انچ لمبی، سدابہار لکڑی کی بنی ہوئی، عجیب بات ہے کہ دُنیا میں کیسے کیسے اتفاقات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دھیان رہے کہ ہر چھڑی اپنا مالک خود چنتی ہے...... مجھے لگتا ہے کہ آگے چل کر مستقبل میں آپ ضرور کوئی بے مثال کارنامہ انجام دیں گے مسٹر پوٹر! ...... کیونکہ اس نے بھی **جس کا ہم نام نہیں لیتے**، بہت بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے تھے...... بھیانک...... ڈراؤنے...... ہاں مگر بڑے کارنامے!''

ہیری کانپ کر رہ گیا۔ وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ اسے مسٹر الویڈر کوئی خاص پسند نہیں آئے تھے۔ اس نے سونے کے سات گلیونز دے کر چھڑی کی قیمت چکائی اور دکان سے باہر نکلتے وقت مسٹر الویڈر نے جھک کر ان کو الوداع کیا۔

☆☆☆

جب ہیری اور ہیگرڈ جادوئی بازار سے واپس لوٹ رہے تھے تو شام پڑ چکی تھی۔ سورج ڈھل کر غروب ہونے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ وہ لوگ دیوار سے ہوتے ہوئے کوڑے دان والے احاطے میں پہنچے اور پھر لیکی کالڈرن ریستوران میں آئے جو گاہکوں سے خالی ہو چکا تھا۔ وہ ریستوران سے باہر سڑک پر پہنچ گئے۔ جب وہ دونوں سڑک پر چل رہے تھے تو ہیری کچھ نہیں بولا۔ اس نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ زمین دوز راستے میں بہت سارے لوگ تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہے تھے کیونکہ ان کے پاس عجیب وغریب طرز کے پیکٹ تھے اور ہیری کی گود میں سفید الّو بے خبری سے سو رہا تھا۔ زمین دوز راستوں سے نکل کر وہ سیڑھیاں چڑھ کر پیڈنگٹن نامی ریلوے

سٹیشن پہنچ گئے۔ جب ہیگرڈ نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا تب جا کر ھیری کو یہ احساس ہوا کہ وہ کہاں تھے۔

''تمہاری گاڑی نکلنے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے کیوں نہ کچھ پیٹ پوجا کر لی جائے۔'' اس نے کہا۔ وہ ھیری کے لئے ایک بڑا ہیمبرگر خرید لایا اور وہ پلیٹ فارم کی کرسیوں پر بیٹھ کر کھانے لگے۔ ھیری نے چاروں طرف نگاہ ڈالی۔ نہ جانے کیوں سب کچھ عجیب لگ رہا تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو ھیری؟......تم بہت خاموش بیٹھے ہوئے ہو؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔

ھیری کو قطعی یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ اپنے جذبات کو الفاظ کا جامہ پہنا سکتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں سب سے عمدہ اور یادگار سالگرہ منائی تھی......اور اس کے بعد بھی......وہ اپنا ہیمبرگر کتر رہا تھا اور الفاظ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''سبھی یہ سمجھتے ہیں......'' وہ بالآخر گہری سانس لے کر بولا۔ ''میں خاص ہوں۔ لیکی کالڈرن میں بیٹھے لوگ، پروفیسر کیورئیل، مسٹر الوینڈر......مگر مجھے جادو کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ وہ مجھ سے کسی بے مثال کارنامے کی انجام دہی کی امید کیسے باندھ سکتے ہیں؟ میں مشہور ہوں!...... جبکہ مجھے تو یہ بھی نہیں یاد نہیں کہ میں کس لئے مشہور ہوں؟ میں نہیں جانتا کہ کیا ہوا تھا جب وال......معاف کرنا......میرا مطلب ہے کہ اس رات کو کیا ہوا تھا جب میرے ماں باپ جاں بحق ہو گئے تھے؟''

ہیگرڈ میز پر آگے جھکا، جنگلی ڈاڑھی اور بازوؤں کے پیچھے چھپے اس کے چہرے پر بہت ہمدردانہ مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

''فکر مت کرو ھیری! تم بہت جلدی سیکھ جاؤ گے۔ ہوگورٹ میں ہر کوئی ہمیشہ ابتدا سے ہی شروع کرتا ہے۔ تم بالکل ٹھیک ٹھاک رہو گے۔ بس جیسے ہو ویسے ہی بنے رہو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ آسان نہیں ہے۔ قسمت نے تمہیں باقی لوگوں سے الگ کر دیا ہے اور یہ ہمیشہ مشکل ہوتا ہے۔ ہوگورٹ میں تمہیں بہت مزہ آئے گا۔ مجھے تو آیا تھا......اور سچ کہوں تو آج بھی آتا ہے۔''

ہیگرڈ نے ھیری کو ریل گاڑی میں بیٹھنے میں مدد دی، جو اسے واپس ڈرسلی خاندان کے پاس بھیج رہا تھا۔ ہیگرڈ نے اسے ایک لفافہ دیا۔ ''ہوگورٹ کے لئے تمہارے ٹکٹ! یکم ستمبر، کنگ کراس سٹیشن......تمہارے ٹکٹ پر سب لکھا ہے۔ ڈرسلی خاندان سے کسی بھی طرح کی پریشانی ہو تو اپنے الّو کے ساتھ مجھے ایک خط بھیج دینا۔ وہ مجھے خود ہی ڈھونڈ لے گا......جلد ہی دوبارہ ملاقات ہوگی۔'' ہیگرڈ نے اسے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ الوداع کیا۔

ریل گاڑی سٹیشن سے چل پڑی، ھیری ہیگرڈ کو تب تک دیکھنا چاہتا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو جاتا۔ وہ اپنی نشست سے اُٹھا اور کھڑکی پر آیا۔ ناک گڑا کر باہر دیکھنے لگا۔ مگر جیسے ہی اس پلکیں جھپکائیں ہیگرڈ پلیٹ فارم سے غائب ہو گیا تھا۔

☆☆☆

چھٹا باب

پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا سفر

ڈرسلی گھرانے میں ہیری کا آخری مہینہ مزے دار نہیں گزرا۔ یہ سچ تھا کہ ڈڈلی اب ہیری سے اتنا ڈرا ہوا تھا کہ وہ اس کمرے میں ہی نہیں رہتا تھا جس میں ہیری موجود ہوتا۔ آنٹی پٹونیہ اور انکل ورنن بھی اب ہیری کو اس کی الماری میں بند نہیں کرتے تھے۔ اسے کچھ کرنے کیلئے مجبور نہیں کرتے تھے اور اس پر چیخنا چلانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ دراصل انہوں نے اب اس سے بات کرنا ہی بند کر دی تھی۔ ان کے دل میں دہشت بھی تھی اور غم وغصہ بھی۔ اس لئے وہ لوگ ایسا برتاؤ کرتے تھے جیسے جس کرسی پر ہیری بیٹھا ہوا ہو وہ سرے سے ہی خالی ہو۔ حالانکہ کئی معنوں میں ڈرسلی گھرانے کے رویئوں میں سدھار رونما ہوا تھا مگر تھوڑی ہی دنوں بعد ہیری کو اس عدم توجہی ماحول سے اکتاہٹ ہونے لگی تھی اور وہ اُکھڑا اُکھڑا سا رہنے لگا۔

ہیری زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں ہی رہتا تھا اور اس کی نئی الو ہی اس کی اکلوتی ساتھی تھی۔ اس نے اس کا نام 'ہیڈوگ' رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یہ نام 'جادوئی تاریخ' نامی کتاب میں ملا تھا۔ اس کی سکول کی کتابیں بہت دلچسپ تھیں۔ وہ اپنے بستر پر لیٹے لیٹے دیر رات تک انہیں پڑھتا رہتا تھا اور ہیڈوگ اپنی مرضی سے کھلی کھڑکی سے اندر باہر آتی جاتی رہتی تھی۔ ہیری کی قسمت اچھی تھی کہ آنٹی پٹونیہ نے اب یہاں پر صفائی کرنا بند کر دی تھی کیونکہ ہیڈوگ باہر سے مرے ہوئے چوہے اُٹھا لاتی تھی۔ ہر رات کو سونے سے پہلے ہیری ایک کام کرنا نہیں بھولتا تھا۔ وہ ایک چرمئی کاغذ کے ٹکڑے پر ایک اور دن کاٹ لیتا تھا۔ اس کاغذ پر یکم ستمبر تک کی تاریخیں لکھی ہوئی تھی۔

اگست کے آخری دن اس نے سوچا کہ اگلے دن کنگ کراس سٹیشن جانے کے بارے میں انکل ورنن سے بات کر لی جائے۔ اس لئے وہ نیچے ڈرائنگ روم میں آیا جہاں ڈرسلی افراد ٹیلی ویژن پر ایک کوئز پروگرام دیکھ رہے تھے۔ وہ تھوڑا سا کھانسا تا کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ وہاں پر موجود ہے۔ ڈڈلی اسے دیکھ کر چیخا اور کمرے سے باہر بھاگ گیا۔

''ار......انکل ورنن!'' اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ!'' انکل ورنن نے محض ہوں کر کے بتایا کہ وہ سن رہے ہیں۔

''مم...... مجھے کل...... ہوگورٹ جانے کیلئے...... کنگ کراس سٹیشن جانا ہے۔''

''ہونہہ!'' انکل ورنن ٹیلی ویژن پر نگاہیں جمائے ہنکارے۔

''آپ کو پریشانی نہ ہو تو کیا آپ مجھے وہاں تک چھوڑ سکتے ہیں؟'' ہیری نے کہا۔

''ہونہہ!'' انکل ورنن کی آواز پر ہیری نے مان لیا کہ اس کا مطلب ہاں ہی ہوسکتا ہے۔

''شکریہ!'' ہیری نے دھیمے سے کہا۔

وہ اوپر جانے والا تھا کہ اسی وقت اس کے کانوں میں انکل ورنن کی چڑ چڑی سی آواز سنائی دی۔

''ریل گاڑی سے بھی کوئی جادوگروں کے سکول میں جاتا ہے؟ بڑا عجیب طریقہ ہے۔ جادو کے قالین کیا اب پنکچر ہوگئے ہیں؟''

ہیری کچھ نہیں بولا۔

''ویسے یہ سکول ہے کہاں پر؟'' انکل ورنن نے کٹیلے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے نہیں معلوم!'' ہیری نے جواب دیا اور اس طرف پہلی بار اس کا دھیان گیا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے وہ ٹکٹ باہر نکل لیا جو ہیگرڈ نے اسے دیا تھا۔ ''مجھے کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر گیارہ بجے کی ریل گاڑی پکڑنا ہے۔''

اس کی آنٹی اور انکل نے عجیب سی نگاہوں سے اس کو گھورا۔

''کون سے پلیٹ فارم سے'' انکل ورنن نے لفظ چبا کر پوچھا۔

''پونے دس!'' ہیری نے مختصراً کہا۔

''بے وقوفی کی بات مت کرو۔'' انکل ورنن نے تنک کر کہا۔ ''پلیٹ فارم نمبر پونے دس کا کوئی وجود نہیں ہے۔''

''یہ میرے ٹکٹ پر لکھا ہے۔'' ہیری نے الجھنا مناسب نہیں سمجھا۔

''پاگل ہیں۔'' انکل ورنن نے ہنکارتے ہوئے کہا۔ ''وہ سب کے سب پورے پاگل ہیں۔ تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ بس تھوڑا سا انتظار کرو۔ ٹھیک ہے! ہم تمہیں کنگ کراس سٹیشن تک لے جائیں گے۔ ہم لوگ ویسے بھی کل لندن جا رہے ہیں۔ ورنہ میں اتنا زحمت کبھی گوارا نہیں کرتا۔''

''آپ لوگ لندن کیوں جا رہے ہیں؟'' ہیری نے دوستانہ رویہ اپنانے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

''ڈڈلی کو ہسپتال لے جانا ہے۔'' انکل ورنن نے غصے سے جواب دیا۔ ''جب تک اس کی وہ کم بخت دم نہیں ختم ہوگی تب تک وہ

سمیلٹنگ کیسے جا سکتا ہے؟''

☆☆☆

اگلی صبح ہیری پانچ بجے ہی اُٹھ گیا تھا۔ اسے اتنی بے چینی اور گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ وہ دوبارہ نہیں سو پایا۔ وہ بستر سے اُٹھا اور اپنا دوسرا لباس پہننا کیونکہ وہ جادوگری کے کپڑے پہن کر ریلوے سٹیشن نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ ریل گاڑی میں کپڑے بدل لے گا۔ اس نے ایک بار پھر اپنی ہوگورٹ کی فہرست پر نظر ڈالی تا کہ یہ اطمینان کر لے کہ کہیں کوئی چیز باقی نہ رہ گئی ہو۔ اس کے بعد اس نے یہ دیکھا کہ ہیڈوگ کا پنجرہ تو ٹھیک طرح سے بند ہے۔ پھر وہ کمرے میں گھومتا ہوئے ڈرسلی گھرانے کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ دو گھنٹے بعد ہیری کا بڑا اور بھاری بھرکم صندوق ڈرسلی کی کار میں رکھ دیا گیا۔ آنٹی پٹونیہ نے ڈڈلی کو راضی کر لیا کہ وہ ہیری کے پاس بیٹھ جائے پھر وہ چل دیئے۔

ساڑھے دس بجے وہ لوگ کنگ کراس سٹیشن پر پہنچ گئے۔ انکل ورنن نے ہیری کو صندوق کو ٹرالی پر پٹخا اور اسے سٹیشن تک خود دھکیلتے ہوئے لے گئے۔ ہیری نے سوچا کہ اسے ان سے اتنے تعاون کی قطعی امید نہیں تھی لیکن اسی لمحے انکل ورنن یکدم رُک گئے۔ پلیٹ فارم ان کے سامنے تھے اور ان کے چہرے پر کٹیلی مسکان رقصاں تھی۔

''تو تمہاری منزل آ گئی لڑکے! یہ رہا پلیٹ فارم نمبر نو اور وہ رہا پلیٹ فارم نمبر دس...... تمہارا پلیٹ فارم کہیں ان کے بیچ میں ہونا چاہئے لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ اسے بنانا بھول گئے ہیں...... ہے نا!'' انکل ورنن کی استہزائیہ آواز ہیری کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ظاہر ہے، ان کی بات بالکل صحیح تھی۔ ایک پلیٹ فارم پر پلاسٹک کی بڑی تختی پر نو نمبر لکھا تھا اور اس کے اگلے پلیٹ فارم پر دس نمبر کی تختی دکھائی دے رہی تھی اور دونوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں تھا۔

''مجھے امید ہے کہ سکول میں یہ سال اچھا گزرے گا۔'' انکل ورنن نیا اور بھی زیادہ چبھتی ہوئی آواز میں کٹیلی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہ ہیری کا کوئی جواب سنے بغیر ہی واپس لوٹ گئے تھے۔ ہیری نے مڑ کر دیکھا کہ ڈرسلی گھرانے کے افراد کار میں بیٹھ کر واپس جا رہے تھے۔ تینوں طنزیہ انداز میں ہنس رہے تھے۔ ہیری کا منہ سوکھنے لگا۔ اب وہ کیا کرے گا؟ ہیگرڈ کے باعث بہت سے لوگ عجیب نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسے کسی سے پوچھنا ہی ہوگا۔

اس نے پاس سے گزرتے ہوئے ایک ریلوے گائیڈ کو روکا لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ پلیٹ فارم نمبر پونے دس کے بارے میں پوچھ سکتا۔ گائیڈ نے کبھی ہوگورٹ کا نام نہیں سنا تھا اور جب ہیری اسے یہ بھی نہیں بتا پایا کہ یہ سکول ملک کے کس حصے میں ہے تو وہ بھڑک گیا کیونکہ اسے ایسا لگا جیسے ہیری جان بوجھ کر احمق بننے کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہے۔ پریشانی میں مبتلا ہیری نے اس سے گیارہ بجے جانے والی گاڑی کے بارے استفسار کیا تو گائیڈ نے کہا کہ گیارہ بجے کوئی ریل گاڑی سٹیشن سے نہیں جاتی۔ بالآخر گائیڈ

وہاں سے تیز قدموں سے چلا گیا۔ جاتے ہوئے وہ وقت برباد کرنے والوں کے بارے میں بڑبڑاتا جا رہا تھا۔ ہیری اب بہت کوشش کر رہا تھا کہ وہ نروس نہ ہو۔ پلیٹ فارم پر لگی بڑی گھڑی کے لحاظ سے ہوگورٹ جانے والی ریل گاڑی کے لئے اس کے پاس صرف دس منٹ کا وقت بچا تھا اور اسے ذرا بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ پلیٹ فارم تک کیسے پہنچے؟ وہ سٹیشن کے بیچ میں بری طرح طرح پھنس گیا تھا۔ اس کے پاس ایک صندوق تھا جسے وہ اُٹھا نہیں سکتا تھا۔ جیب میں جادوگروں کے سکے بھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک بڑا سا پنجرہ تھا جس میں الو بند تھا۔ شاید ہیگرڈ اسے یہ بتانا بھول گیا کہ یہاں اسے کیا کرنا ہے؟ جیسے جادوئی بازار میں داخل ہونے کے لئے بائیں طرف کی تیسری اینٹ ٹھونکی گئی تھی تو راستہ بن گیا تھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کیا وہ اپنی چھڑی نکالے اور پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ میں بنے ہوئے ستونوں سے ٹکرائے۔ ٹھیک اسی لمحے اس کے پیچھے سے کچھ لوگ گزرے اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کے چند لفظ ہیری کے کانوں میں پڑے۔

''...... ماگلوؤں سے بھری اور کیا......''

ہیری یکدم گھوما۔ ایک گول مٹول عورت بولتی ہوئی جا رہی تھی۔ وہ اپنے چار لڑکوں سے بات چیت کر رہی تھی۔ جن کے بالوں کا رنگ انگاروں جیسا سرخ تھا۔ ان سبھی کی ٹرالیوں میں ہیری جیسے صندوق رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جسے وہ دھکیلتے ہوئے لے جا رہے تھے۔ **اور ان کے پاس ایک الو بھی تھا۔**

دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ہیری نے اپنی ٹرالی کو دھکیلا اور ان کے تعاقب میں چل پڑا۔ وہ لوگ ایک جگہ رُک گئے۔ ہیری بھی وہاں پہنچ کر رُک گیا۔ اتنی قریب تاکہ وہ ان کی باتیں سن سکے۔

''اب کون سا پلیٹ فارم ہے؟'' بچوں نے اپنی ماں سے پوچھا۔

''پونے دس!'' ایک چھوٹی لڑکی نے سریلی آواز میں کہا۔ اس لڑکی کے بال بھی سرخ تھے اور وہ اپنی ماں کی انگلی پکڑے ہوئے تھی۔ ''ممی! میں کیوں نہیں جا سکتی......؟''

''تم ابھی اتنی بڑی نہیں ہو جینی! اب چپ ہو جاؤ۔ ٹھیک ہے پرسی! پہلے تم جاؤ۔''

سب سے بڑا دکھائی دینے والا لڑکا پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ کی طرف بڑھا، ہیری نے اسے پر اپنی نظریں جما لیں۔ وہ پوری طرح چوکنا تھا کہ کہیں اس کی پلکیں نہ جھپک جائیں کیونکہ وہ اس لمحے میں بالکل سستی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ لڑکا دونوں پلیٹ فارموں کے بیچ میں پہنچا۔ ہیری کے سامنے اچانک سیاحوں کا بڑا جتھا آ گیا اور جب وہ یہ ہجوم چھٹ گیا تو وہ لڑکا غائب ہو چکا تھا۔

''فریڈاب تم جاؤ!'' گول مٹول عورت نے ایک لڑکے سے کہا۔

''میں فریڈ نہیں، جارج ہوں ممی!'' لڑکے نے جلدی سے کہا۔'' آپ بھی ممی، آپ کو ہماری ماں کہلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ آپ کو تو یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ میں جارج ہوں۔''

''معاف کرنا جارج ڈیئر!'' وہ شفقت بھرے انداز میں بولی۔

''میں تو مذاق کرر ہا تھا فریڈ میں ہی ہوں۔'' لڑکے نے ہنس کر کہا اور وہ چل پڑا۔ اس کے دوسرے بھائی نے عقب سے جلدی کرنے کیلئے کہا۔ ہیری کو تب معلوم ہوا کہ دونوں کی شکلیں بالکل ایک جیسی تھیں۔ وہ دونوں جڑواں بھائی تھے۔ فریڈ نے سچ مچ جلدی ہی دکھائی کیونکہ ایک سیکنڈ بعد ہی وہ غائب ہو گیا تھا لیکن اس نے ایسا کس طرح کر لیا تھا؟

اب تیسرا بھائی پتھریلے ستون کی طرف تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ وہ لگ بھگ اسی جگہ پہنچ گیا جہاں پہلے لڑکے پہنچے تھے، اور تبھی یکدم...... اچانک وہ وہاں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اب کوئی راستہ نہیں تھا، ہیری کو ان لوگوں سے پوچھنا ہی پڑے گا۔

''معاف کیجئے!'' ہیری نے گول مٹول عورت سے پوچھا۔

''ہیلو ڈیئر!'' اس نے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔'' پہلی بار ہوگورٹ جا رہے ہو؟ میرا 'رون' بھی پہلی بار جا رہا ہے۔''

اس نے اپنے آخری اور سب سے چھوٹے بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ لمبا، دبلا اور چٹاخوں سے بھرے گالوں والا کچھ عجیب سا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر بڑے تھے اور ناک لمبی تھی۔

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔'' بات یہ ہے کہ...... میں نہیں جانتا کہ کس طرح......''

''پلیٹ فارم پر کس طرح پہنچا جاتا ہے؟'' گول مٹول عورت نے مسکرا کر کہا۔ ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ شفقت بھرے انداز میں بولی۔'' فکر مت کرو۔ تمہیں صرف اتنا کرنا ہے کہ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے درمیان کے پتھریلے ستون تک سیدھے چلنا چاہئے۔ کہیں بھی مت رُکنا اور یہ سوچ کر مت گھبرانا کہ تم اس سے ٹکرا جاؤ گے۔ یہ بہت اہم بات ہے۔ اگر تمہیں ڈر لگ رہا ہو تو بہتر ہو گا کہ تم دوڑ لگا کر یہ کام کرو۔ اب جاؤ...... رون سے پہلے اندر جاؤ۔''

''اچھا ٹھیک ہے۔'' ہیری نے کہا۔ اس نے اپنی ٹرالی گھمائی اور پتھریلے ستون کی طرف گھور کر دیکھا۔ یہ بہت ٹھوس دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری اس کی طرف چلنے لگا۔ پلیٹ فارم نمبر نو اور دس پر آنے جانے والے لوگ اسے دھکیلتے ہوئے نکل رہے تھے۔ ہیری زیادہ تیز چلنے لگا۔ وہ سیدھا پتھریلے ستون سے ٹکرانے والا تھا اور اگر وہ گر گیا تو مشکل میں پڑ جائے گا۔ اپنی ٹرالی پر آگے جھکتے ہوئے وہ

سرپٹ بھاگنے لگا۔ پتھریلا ستون پاس آتا جارہا تھا۔ وہ رُک نہیں پائے گا۔ ٹرالی اب اس کے بس سے باہر ہو چکی تھی۔ وہ ایک صرف ایک فٹ دور تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور ٹکرانے کیلئے پوری طرح تیار ہو گیا۔

لیکن وہ کسی چیز سے نہیں ٹکرایا...... وہ دوڑتا ہی رہا...... اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔

بھاپ والا ایک سرخ رنگ کا انجن اس کے سامنے کھڑا تھا۔ پلیٹ فارم لوگوں کے ساتھ کھچا کھچ بھرا پڑا تھا۔ اوپر ایک سرخ رنگ کی تختی لٹک رہی تھی جس پر 'پلیٹ فارم نمبر پونے دس' کے الفاظ چمک رہے تھے۔ انجن کے سامنے ایک طرف بڑی تختی لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھا جس پر 'ہوگورٹ ایکسپریس۔ گیارہ بجے۔' کے الفاظ درج تھے۔ ہیری نے مڑ کر عقب میں دیکھا تو اسے وہی پتھریلا ستون دکھائی دیا جو پلیٹ فارم نمبر نو اور دس کے بیچ میں واقع تھا۔ البتہ اس میں لوہے کی بنی ہوئی راہداری دکھائی دے رہی تھی۔

انجن سے نکلتا ہوا دھواں پلیٹ فارم پر گفتگو کرتے ہوئے لوگوں کے ہجوم کے سروں سے کچھ اوپر تیرتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔ بہت سی رنگ برنگی بلیاں کھڑی ہوئے لوگوں کے پیروں کے بیچ سے نکل رہی تھیں۔ ہجوم کے شور اور بھاری صندوقوں کے زمین پر گھسیٹنے کی آوازوں کے اوپر الوؤں کی چڑ چڑی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جیسے وہ بھی آپس میں محو گفتگو ہوں۔

انجن کے ساتھ والے کچھ ڈبے پہلے ہی پوری طرح بھر چکے تھے۔ کچھ بچے کھڑکی کے باہر لٹک کر اپنے والدین اور رشتہ داروں سے باتیں کر رہے تھے۔ تو کچھ نشستوں کیلئے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ کسی خالی نشست کی تلاش میں ہیری اپنی ٹرالی کو پلیٹ فارم پر دھکیلنے لگا۔ وہ ایک گول چہرے والے لڑکے کے پاس سے گزرا جو کہہ رہا تھا۔ ''دیکھو! میرا مینڈک پھر گم ہو گیا ہے۔''

''کیا کرتے ہو 'نیول'!'' اس نے بوڑھی عورت کو آہ بھرتے ہوئے سنا۔

کچھ لوگ گھنگھریالے بالوں والے ایک لڑکے کو گھیرے کھڑے تھے۔

''ہمیں بھی دکھاؤ!...... لی...... چلو دکھاؤ۔'' لڑکے نے اس ڈبے کا ڈھکن کھول دیا جسے وہ ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔ جب اندر بند جانور کا بالوں بھرا لمبا پیر ہی باہر نکلا تو چاروں طرف کھڑے لوگ چیخنے لگے۔

ہیری بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب تک اسے ریل گاڑی کے آخری سرے پر ایک خالی ڈبہ نہیں مل گیا۔ سب سے پہلے اس نے ہیڈوگ کو اندر رکھا اور پھر اپنے صندوق کو ڈبے کے دروازے کی طرف دھکیلا۔ اس نے اسے پائیدان کے اوپر اُٹھانے کی کوشش کی مگر ایک سرا اُٹھانا بھی اسے بھاری پڑ رہا تھا۔ دو بار اس نے اپنے پیروں پر صندوق گرالیا اور وہ درد کے مارے بلبلا اُٹھا۔

''مدد چاہیئے؟'' یہ پوچھنے والا وہی سرخ بالوں والے جڑواں بھائیوں میں سے ایک تھا۔

''ہاں! براہ کرام......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔

''ارے فریڈ! یہاں آؤ اور مدد کرو۔'' وہ چیخا۔ جڑواں بھائیوں کی مدد سے ہیری کا بھاری صندوق آخر کار ڈبے کے ایک کونے میں صحیح سلامت پہنچ گیا۔

''شکریہ!'' ہیری نے کہا اور اپنے پسینے سے لتھڑے ہوئے بالوں کو آنکھوں سے پیچھے ہٹایا۔

''یہ کیا ہے؟'' جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے اچانک ہیری کے ماتھے پر برق جیسے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اف خدایا!'' دوسرے بھائی نے چونک کر کہا۔ ''کہیں تم......؟''

''وہی ہے۔'' پہلے بھائی نے یقینی انداز میں کہا۔ ''ہے نا!''

''کیا......؟'' ہیری کے پلے ان کا ایک لفظ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔

''ہیری پوٹر!......'' دونوں جڑواں بھائی ایک ساتھ بول اُٹھے۔

''اچھا......وہ......میرا مطلب ہے......ہاں......میں ہی ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

دونوں بھائی اپنا پھاڑے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے رہے اور ہیری کو لگا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا تبھی ریل گاڑی کے کھلے دروازے سے ایک آواز تیرتی ہوئی اندر آئی۔ جسے سن کر ہیری کو فرحت کا احساس ہوا۔

''فریڈ......جارج......تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''آ رہے ہیں ممی!'' ہیری پر ایک اور نظر ڈالنے کے بعد جڑواں بھائی اس ڈبے میں سے باہر کود پڑے۔ ہیری کھڑکی کے پاس بیٹھ گیا جہاں وہ آدھا چھپا ہوا تھا۔ وہاں سے وہ پلیٹ فارم پر کھڑے سرخ بالوں والے خاندان کو دیکھ سکتا تھا اور ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ ان کی ماں نے اپنا رومال باہر نکال لیا تھا۔

''رون! تمہاری ناک پر کچھ لگا ہے۔'' سب سے چھوٹے بچے نے بچ کر نکلنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی ماں نے اسے دبوچ ہی لیا اور اس کی ناک کے سرے کو رگڑنے لگی۔

''ممی! اب چھوڑ و بھی!'' اس نے دھکا دیتے ہوئے خود کو گرفت سے چھڑایا۔

''کیا چھوٹے بچے رونی کے ناک پر ناک لگا تھا......؟'' جڑواں بھائیوں میں سے ایک نے چھوٹے بھائی کو چھیڑتے ہوئے کہا۔ وہ چڑ چڑا سا دکھائی دے رہا تھا۔

''خاموش رہو!'' رون نے چیخ کر کہا۔

''پرسی کہاں ہے؟'' ان کی ماں نے پوچھا۔

''ادھر ہی آ رہا ہے۔'' ایک نے جواب دیا۔

سب سے بڑا لڑکا لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا انہیں کی طرف آ رہا تھا۔ وہ اپنے کپڑے بدل کر ہوگورٹ کا لہرانے والا چوغہ پہنچ چکا تھا۔ ہیری نے دیکھ کہ اس کے سینے پر چاندی کا چمکتا ہوا بیج لگا ہوا تھا۔ جس پر P کا حرف لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

''زیادہ دیر نہیں رُک سکتا ممی!'' اس نے کہا۔ ''میں آگے والے ڈبے میں ہوں، مانیٹرز کیلئے دو کمپارٹمنٹ پہلے سے محفوظ ہوتے ہیں۔''

''اچھا تو تم پریفکٹ (مانیٹر) ہو پرسی؟'' ایک جڑواں نے حیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''تمہیں اس بارے میں کچھ تو بتانا چاہئے تھا۔ ہمیں تو یہ پتہ ہی نہیں تھا۔''

''چھوڑو بھی! مجھے یاد آ رہا ہے کہ اس نے اس بارے میں کچھ کہا تھا!'' دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ ''ایک بار......''

''یا دو بار......''

''ایک منٹ......''

''ساری گرمیوں بھر......''

''خاموش ہو جاؤ!'' پرسی نے سخت لہجے میں کہا۔

''ویسے پرسی کو کیا نئے کپڑے ملے ہیں؟'' ایک جڑواں بھائی نے کہا۔

''کیونکہ وہ مانیٹر ہے۔'' ان کی ماں نے لاڈ بھرے انداز سے کہا۔ ''ٹھیک ہے بچوں! تمہارا یہ سال اچھا گزرے۔ وہاں پہنچتے ہی مجھے الّو بھیج دینا۔'' انہوں نے پرسی کا رخسار چوما اور وہ چلا گیا۔ پھر وہ جڑواں بھائیوں کی طرف پلٹیں۔

''اور تم دونوں......اس سال......ذرا ڈھنگ سے رہنا۔ اور مجھے ایک بھی الّو ملا کہ تم لوگوں نے......تم لوگوں نے ٹوائلٹ اُڑا دیا ہے یا......''

''ٹوائلٹ اُڑا دیا ہے؟ مگر ممی! ہم نے تو آج تک کبھی کوئی ٹوائلٹ نہیں اُڑایا۔''

''ویسے یہ خیال عمدہ ہے، ممی آپ کا بے حد شکریہ!'' دوسرا جلدی سے بولا۔

''یہ مذاق کی بات نہیں ہے سمجھے......اور سنو 'رون' کا اچھی طرح خیال رکھنا۔''

''آپ فکر مت کیجئے ننھے منے رونی ہمارے ساتھ محفوظ رہے گا۔''

''بکواس مت کرو۔'' رون نے دوبارہ کہا۔ وہ ابھی سے جڑواں بھائیوں جتنا لمبا ہو چکا تھا اور اس کی ناک اس جگہ پر اب بھی

گلابی ہو رہی تھی جہاں اس کی ماں نے رگڑا تھا۔

''اچھا ممی! ذرا سوچو تو سہی! اندازہ لگاؤ کہ ہمیں کچھ دیر پہلے ریل گاڑی میں کون ملا تھا؟''

ہیری فوراً پیچھے کی طرف ہٹ گیا تاکہ وہ اسے باہر جھانکتا ہوئے نہ دیکھ لیں۔

''آپ جانتی ہیں وہ کالے بالوں والا لڑکا کون تھا جو ہمارے پاس سٹیشن پر کھڑا تھا؟...... جانتی وہ ہے؟'' دوسرا بھائی جلدی سے بولا۔

''کون ہے؟'' گول مٹول عورت نے انکار میں رہلایا۔

''ہیری پوٹر!''

''اچھا ممی! میں ڈبے میں چڑھ کر اسے دیکھ لو ممی...... پلیز!'' ہیری کو چھوٹی لڑکی کی آواز سنائی دی۔ جسے گول مٹول عورت نے جینی کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

''تم نے اسے پہلے ہی دیکھ لیا ہے جینی! اور وہ بے چارہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے تم چڑیا گھر کے جانوروں کی طرح گھورتے رہو۔ کیا واقعی وہی تھا فریڈ؟ تم نے کیسے پہچانا؟''

''ہم نے اس سے پوچھا تھا اس کا نشان دیکھ کر......نشان سچ مچ وہاں پر ہے۔ بالکل برق گرنے کی صورت جیسا۔'' فریڈ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''بے چارا بچہ......کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ وہ اکیلا تھا۔ مجھے بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے کتنی معصومیت اور شائستگی کے ساتھ مجھ سے راستہ پوچھا، پلیٹ فارم تک کیسے پہنچا جائے؟''

''یہ سب چھوڑو! کیا آپ کو لگتا ہے اسے یاد ہوگا کہ تم جانتے ہو کون؟ کیسا دکھائی دیتا تھا۔''

''میں تمہیں خبردار کرتی ہوں۔'' ان کی ماں اچانک بہت گمبھیر ہو گئی۔ ''تم اسے یہ نہیں پوچھو گے فریڈ...... بالکل نہیں! یہ پوچھنے کی ہمت مت کرنا۔ اسے سکول کے پہلے دن یہ بات یاد دلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔''

''ٹھیک ہے ممی! فکرمندی میں اپنے بال سفید مت کرو۔'' ایک جڑواں بھائی نے کہا۔

اسی لمحے سیٹی کی آواز سنائی دی۔

''چلو جلدی کرو!'' ان کی ماں نے جلدی سے کہا اور تینوں لڑکے لپک کر ریل گاڑی کے ایک ڈبے میں سوار ہو گئے۔ پھر وہ کھڑکی سے باہر جھانکنے لگا تاکہ ان کی ماں انہیں چوم کر الوداع کہہ سکے۔ ان کی چھوٹی بہن نے رونا شروع کر دیا تھا۔

''روؤمت جینی! ہم تمہیں ڈھیر سارے الّو بھیجیں گے۔''

''ہم تمہیں ہوگورٹ کی ٹوائلٹ کی کرسی بھی بھیجیں گے۔''

''جارج!!!''

''مذاق کر رہا تھا ممی!'' وہ زور سے ہنسا۔

ریل گاڑی اب رینگنے لگی۔ ہیری نے دیکھا کہ بچوں کی ماں ہاتھ ہلا رہی تھی اور ان کی بہن آدھی ہنستی ہوئی، آدھی روتی ہوئی ریل گاڑی کے ساتھ ساتھ بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن پھر ریل گاڑی اتنی تیز ہوگئی کہ وہ پیچھے رہ گئی اور رُک کر اپنا ہاتھ ہلانے لگی۔ جب ریل گاڑی ایک موڑ پر مڑی تو ہیری کو لڑکی اور اس کی ماں دکھائی دینا بند ہوگئیں۔ کھڑکی کے پاس سے گھر دھڑا دھڑ گزرتے جا رہے تھے۔ ہیری کا دل خوشی کے مارے بلیوں اچھل رہا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ جس جگہ وہ جا رہا تھا وہ کیسی ہوگی؟ لیکن یہ تو طے تھا کہ وہ جگہ اس سے تو بہتر ہی ہوگی جسے وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہا تھا۔ ڈبے کا دروازہ کھلا اور سرخ بالوں والا سب سے چھوٹا لڑکا اندر چلا آیا۔

''یہاں کوئی بیٹھا تو نہیں ہے؟'' اس نے ہیری کے سامنے والی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''باقی سب ڈبوں میں کوئی نشست خالی نہیں ہے۔''

ہیری نے اپنا سر ہلایا اور لڑکا وہاں بیٹھ گیا۔ اس نے ہیری کی طرف دیکھا اور جلدی سے کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ وہ یہ دکھانا چاہتا تھا کہ اس نے ہیری کی طرف دیکھا ہی نہیں تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ اس کی ناک پر اب بھی ایک سیاہ نشان لگا ہوا تھا۔

''ارے رون!'' جڑواں بھائی وہاں واپس آ گئے تھے۔ ''سنو! ہم لوگ گاڑی کے درمیانی حصے والے ڈبے میں جا رہے ہیں۔ وہاں لی جورڈن کے پاس ایک بہت بڑا مکڑا ہے۔''

''ٹھیک ہے۔'' رون نے بڑبڑا کر جواب دیا۔

''ہیری!'' دوسرے جڑواں بھائی نے کہا۔ ''معاف کرنا ہم نے تمہیں اپنا تعارف تو کرایا ہی نہیں۔ فریڈ اور جارج ویزلی، اور یہ رون ہے ہمارا بھائی۔ اچھا تو بعد میں ملتے ہیں۔''

''ٹھیک ہے!'' ہیری اور رون نے جواب دیا۔ جڑواں بھائی جاتے ہوئے اپنے پیچھے ڈبے کا دروازہ بند کر گئے تھے۔

''کیا تم سچ مچ ہیری پوٹر ہو؟'' رون کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکل گیا۔

ہیری نے محض سر ہلایا۔

''اچھا! میں تو سوچ رہا تھا کہ فریڈ اور جارج مذاق کر رہے تھے۔'' رون نے کہا۔ ''اور کیا سچ مچ تمہارے سر پر یعنی کہ......'' اس

نے رک کر ہیری کے ماتھے کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے اپنے بالوں کی لٹ پیچھے کھسکائی تا کہ وہ اپنا برق جیسا نشان دکھا سکے۔ رون بس گھورتا رہا۔

''تو یہیں پر تم جانتے ہو کون؟ نے......''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر مجھے کچھ بھی یاد نہیں!''

''کچھ بھی نہیں......'' رون نے بڑے اشتیاق سے پوچھا اور اس کے چہرے عجیب سا تاسف پھیل گیا۔

''بس مجھے بہت ساری سبز روشنیاں یاد ہیں اور کچھ نہیں!'' ہیری نے بتایا۔

''اچھا!'' رون نے کہا۔ وہ بیٹھے بیٹھے کچھ منٹوں تک ہیری کو گھورتا رہا، پھر اسے جیسے اچانک سمجھ آ گیا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اور اس نے اپنی گردن گھمائی اور کھڑکی کے باہر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

''کیا تمہارے خاندان میں سبھی جادوگر ہیں؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ہیری کو رون اتنا دلچسپ لگ رہا تھا جتنی کہ رون کیلئے ہیری کی شخصیت دلچسپ تھی۔

''ہاں! مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔'' رون نے چونک کر جواب دیا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے کہ ممی کا دور کے رشتے کا ایک کزن ہے جو اکاؤنٹنٹ ہے، پھر ہم لوگ اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کرتے۔''

''تو اس کا مطلب ہے کہ تمہیں پہلے سے بہت سا جادو آتا ہوگا؟'' ہیری نے پوچھا۔

ظاہر تھا کہ ویزلی خاندان ان پرانے جادوگر خاندانوں میں سے ایک تھا، جس کے بارے میں جادوئی بازار میں وہ زرد صورت لڑکا باتیں کر رہا تھا۔

''میں نے سنا ہے تمہیں ماگلوؤں کے ساتھ رہنے کیلئے بھیج دیا گیا تھا۔ وہ لوگ کیسے ہوتے ہیں؟'' رون نے سادگی سے پوچھا۔

''بہت برے......مگر سبھی نہیں! میرے انکل اور آنٹی اور کزن بہت برے ہیں۔ کاش میرے تین جادوگر بھائی ہوتے۔'' ہیری نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''پانچ!'' رون نے جلدی سے تصحیح کی۔ کسی وجہ سے وہ اُداس دکھائی دے رہا تھا۔ ''ہمارے خاندان میں سے ہوگورٹ جانے والوں میں، میں چھٹا فرد ہوں۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مجھے بہت کچھ کر کے دکھانا ہوگا! بل اور چارلی پہلے ہی ہوگورٹ سے نکل چکے ہیں۔ بل ہیڈ بوائے تھا اور چارلی کیوڈچ ٹیم کا کپتان رہا تھا اور اب پرسی مانیٹر بن گیا ہے۔ فریڈ اور جارج بہت شرارتیں کرتے ہیں لیکن ان کے سچ مچ اچھے نمبر آتے ہیں اور سب سوچتے ہیں کہ وہ بہت اچھے مسخرے ہیں۔ سب مجھ سے بھی اسی قسم کی توقع رکھتے ہیں کہ میں اپنے باقی

بھائیوں کی طرح اچھے کام کروں، اگر میں ایسا کرتا ہوں تو یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہوگی کیونکہ وہ پہلے ہی یہ سب کام کر چکے ہیں اور ہاں...... پانچ بڑے بھائی ہونے کی وجہ سے مجھے کوئی بھی چیز نئی نہیں ملتی، میرے پاس بل کے پرانے کپڑے ہیں، چارلی کی پرانی چھڑی اور پرسی کا پرانا چوہا ہے۔''

رون نے اپنی جیکٹ کے اندر ہاتھ ڈالا اور ایک موٹا بھورے رنگ کا چوہا نکالا جو سو رہا تھا۔

''اس کا نام 'سکے برز' ہے اور یہ کسی کام کا نہیں ہے ہمیشہ سوتا ہی رہتا ہے۔ مانیٹر بننے کے بعد ڈیڈی نے پرسی کو ایک الّو لے کر دیا ہے، لیکن ان لوگوں کے پاس اتنے پیسے...... میرا مطلب ہے کہ مجھے الّو کے بجائے سکے برز مل گیا......''

رون کے کان گلابی ہو گئے۔ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا کیونکہ وہ ایک بار پھر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگا۔ ہیری کو یہ سمجھ میں نہیں آ پایا کہ الّو خریدنے کیلئے پیسے نہ ہونے میں شرمندگی والی کون سی بات ہے؟ ایک مہینے پہلے تک اس کے پاس بھی تو کبھی پیسے نہیں رہتے تھے اور اس نے رون کو یہ بتا دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اسے ڈڈلی کے پرانے کپڑے پہننے پڑتے تھے اور اسے کبھی بھی اپنی سالگرہ پر ڈھنگ کے تحفے تک نہیں ملتے تھے۔ اس سے رون ایک بار پھر خوش نظر آنے لگا۔

''......اور جب تک ہیگرڈ نے مجھے نہیں بتایا، تب تک مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ میں ایک جادوگر ہوں اور میں اپنے ممی ڈیڈی یا والڈی موٹ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا......''

رون نے گھبرا کر سانس روک لی تھی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''تم نے ......تم نے ......**تم جانتے ہو کون؟** کا نام لے لیا۔'' رون نے تیزی سے کہا۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ اسے سخت دھچکا پہنچا تھا اور وہ دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا۔ ''جہاں تک میرا خیال تھا، کم از کم تمہیں اس کا نام نہیں لینا چاہئے تھا......''

''نام لے کر میں یہ ثابت نہیں کرنا چاہتا کہ میں بڑا بہادر ہوں۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مجھے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دیکھو! میں یہی تو کہہ رہا تھا۔ مجھے بہت ساری باتیں سیکھنا ہیں...... میں شرط لگا سکتا ہوں......'' وہ جذباتیت کا شکار دکھائی دینے لگا۔ اس کے لبوں پر وہ بات مچلنے لگی جس کے باعث وہ گذشتہ ایک مہینے سے پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میں اپنی جماعت میں سب سے نالائق ترین طالب علم ثابت ہوں گا۔''

''نہیں! ایسا نہیں ہوگا۔ ڈھیر سارے بچے ماگل خاندانوں سے آتے ہیں اور وہ جلد ہی سب کچھ سیکھ لیتے ہیں۔'' رون نے اس کی پریشانی بھانپ کر کہا۔

جب وہ باتیں کر رہے تھے تو ریل گاڑی لندن شہر سے باہر نکل کر مضافات میں پہنچ چکی تھی۔ان کی نگاہوں کے سامنے سے گائے بھیڑوں کے ریوڑ اور کھیتوں کے سلسلے تیزی سے پیچھے بھاگتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔وہ لوگ کچھ دیر تک خاموش رہے اور سرپٹ بھاگتے ہوئے کھیتوں اور مویشیوں کے باڑوں کو دیکھتے رہے۔ساڑھے بارہ بجے کے قریب کمپارٹمنٹ کے باہر والی راہداری میں کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ایک خاتون جس کے رخساروں پر ڈمپل پڑے ہوئے تھے اس نے ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا اور مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ٹرالی میں سے کچھ چاہئے لڑکو!''

ہیری نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا تھا اس لئے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔لیکن رون کے کان ایک بار پھر گلابی ہو گئے تھے اس نے دھیمی آواز میں بتایا کہ اس کے پاس سینڈوچ رکھے ہوئے ہیں۔ہیری دروازے کے باہر راہداری میں پہنچ گیا۔جب وہ ڈرسلی گھرانے کے ساتھ رہتا تھا تو اس کے پاس کبھی مٹھائی خریدنے کیلئے پیسے نہیں ہوتے تھے۔چونکہ اب اس کی جیب میں سونے اور چاندی کے سکے کھنکھنا رہے تھے اس لئے وہ جتنی 'مارس بار' اُٹھا سکتا تھا، خریدنے کیلئے تیار تھا لیکن اس خاتون کی ٹرالی میں مارس بار نہیں تھی۔اس کے پاس جو سامان تھا اس میں بٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں، ڈروبلز کی بہترین چیونگم، چاکلیٹ کے مینڈک، کدو کے سموسے، کڑاہی کیک، ملہٹی (اصل السوس) کی چھڑیاں اور بھی بہت سی عجیب چیزیں تھیں، جنہیں ہیری نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔کوئی چیز رہ نہ جائے، اس خوف سے ہیری نے ہر چیز تھوڑی تھوڑی خرید لی اور اس نے خاتون کو گیارہ چاندی کے سکلز اور سات کانسی کے نٹس دیئے۔ہیری سارے سامان کو لے کر کمپارٹمنٹ میں واپس آیا اور اسے ایک خالی نشست پر رکھ دیا۔رون انہیں ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا تھا۔

''بہت بھوک لگی ہے کیا؟'' رون نے پوچھا۔

''بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے۔'' ہیری نے کدو کے سموسے کا ایک بڑا ٹکڑا منہ میں بھرتے ہوئے کہا۔رون نے ایک مڑا ہوا پیکٹ نکالا اور اسے کھولا۔اس کے اندر چار سینڈوچ تھے۔اس نے ان میں سے ایک کو کھول کر دیکھا اور منہ بسور کر کہا۔''ممی ہمیشہ بھول جاتی ہیں کہ مجھے گائے کا نمکین گوشت بالکل پسند نہیں ہے۔''

''ہم اسے آپس میں بدل لیتے ہیں۔'' ہیری نے ایک سموسہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔''چلو!''

''تمہیں یہ پسند نہیں آئے گا کیونکہ خاصا سوکھا ہوا اور سخت ہے۔'' رون نے بے چارگی سے کہا۔''ممی کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا......'' اس نے جلدی سے جوڑا۔''تم تو جانتے ہی ہو گے کہ ہم پانچ بھائی ہیں۔''

''کوئی بات نہیں......تم یہ سموسہ لے لو۔'' ہیری نے کہا، جس کے پاس اس سے پہلے کبھی کوئی چیز بانٹنے کیلئے نہیں تھا۔سچ کہا

جائے تو ایسا کوئی تھا بھی نہیں، جس کے ساتھ وہ کوئی چیز مل بانٹ کر کھا سکے۔اسے بہت اچھا لگ رہا تھا کہ وہ اور رون ایک ساتھ وہاں بیٹھ کر ہیری کے سموسے کھا رہے تھے۔(وہ سینڈوچ کے بارے میں بھول گئے تھے)

''یہ کیا ہے؟'' ہیری نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک پیکٹ اُٹھا کر رون سے پوچھا۔''کہیں اس میں سچ مچ کے مینڈک تو نہیں ہیں؟'' اب اسے لگنے لگا تھا کہ کچھ بھی ہوسکتا ہے اور وہ کسی بھی حیرت انگیز حادثے کیلئے بالکل تیار بیٹھا تھا۔

''نہیں!'' رون نے کہا۔''لیکن یہ دیکھنا کہ اس میں سے کون سا کارڈ نکلتا ہے، میرے پاس 'اگرپا' نہیں ہے۔''

''کیا......؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''اوہ ہاں! تمہیں کیسے پتہ ہوگا؟......دیکھو! چاکلیٹ کے مینڈک کے اندر ایک کارڈ ہوتا ہے جسے ہم لوگ اکٹھا کرتے ہیں، کسی مشہور جادوگر یا جادوگرنی کا کارڈ۔ میرے پاس پانچ کارڈ ہیں پر میرے پاس اگرپا اور تلومی کے کارڈ نہیں ہیں۔'' رون نے وضاحت کی۔

ہیری نے اپنے چاکلیٹی مینڈک کے پیکٹ کا کور ہٹایا اور کوئی چیز سرعت انگیزی سے باہر کودی۔اس سے پہلے ہیری کچھ کر پاتا۔ پیکٹ سے برآمد ہونے والا اصلی مینڈک چھلانگ مار کر کمپارٹمنٹ کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ ہیری، منہ پھاڑے رون کی طرف دیکھنے لگا جو خود دم بخود رہ گیا تھا۔ ہیری نے اندر سے نکلنے والے کارڈ پر نگاہ ڈالی۔ وہاں پر کوئی تھا۔ایک آدمی کا چہرہ، جس نے آدھے چاند جیسی نفیس عینک لگا رکھی تھی، اس کی لمبی ناک مڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی اور اس کے لہراتے بال، ڈاڑھی اور مونچھیں چاندی کی طرح سفید تھیں۔تصویر کے اس کا نام لکھا ہوا تھا۔'ایلبس ڈمبل ڈور۔'

''تو یہ ہیں ڈمبل ڈور......!'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

''مجھے اب یہ مت کہنا کہ میں کسی ڈمبل ڈور کو نہیں جانتا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔''میں ایک مینڈک لے لوں؟......شاید مجھے اگرپا مل جائے......شکریہ!''

ہیری نے اپنا کارڈ پلٹ کر دیکھا جس پر ایک تحریر دکھائی دی رہی تھی۔

''ایلبس ڈمبل ڈور، دور حاضر کے ہوگورٹ کے منتظم اعلیٰ، دور جدید کے مشہور جادوگروں کی رائے ہے کہ وہ ایک مایہ ناز اور اعلیٰ درجے کے جادوگر ہیں۔ پروفیسر ڈمبل ڈور خاص طور پر ان امور کیلئے بے حد مشہور ہیں: 1945ء میں انہوں نے تاریک جادو کے بہترین جادوگر گرینڈل والڈ کو نہایت عمدگی سے شکست سے دوچار کیا۔ ڈریگن کے خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف کیا، اپنے ساتھی نکولس فلے میل کے ساتھ مل کر کیمیا گری کے مفید تجربات سے جادوگری کو فائدہ پہنچایا، پروفیسر ڈمبل کو سرود خلوت کی موسیقی اور

دس کھونٹی کا کھیل بے حد پسند ہیں۔''

ہیری نے کارڈ کو دوبارہ پلٹا اور اسے یہ دیکھ کر بے حد حیرانی ہوئی کہ ڈمبل ڈور کا چہرہ غائب ہو گیا تھا۔اس نے رون کی طرف مستفسرانہ انداز میں دیکھا۔''وہ چلے گئے......!''

''تم ان سے یہ امید تو نہیں کر بیٹھے کہ وہ سارا دن تمہارے ساتھ بیٹھے رہیں گے۔'' رون نے کہا۔''وہ دوبارہ آ جائیں گے...... ارے نہیں! مجھے ایک بار پھر 'مورگانا' مل گئی۔ میرے پاس اس پہلے سے اس کے چھ کارڈ ہیں......کیا تمہیں یہ چاہئے؟ تم بھی کارڈ اکٹھے کرنا شروع کر دو۔''

رون کی آنکھیں ایک بار پھر چاکلیٹ کے مینڈکوں کے اس ڈھیر کی طرف مڑ گئیں جو ابھی کھولے جانے کے منتظر تھے۔

''جتنے چاہو اُٹھا لو!'' ہیری نے کہا۔''لیکن تمہیں پتہ ہے، ماگلوں کی دُنیا میں لوگ اپنی تصاویر سے کہیں نہیں جاتے، وہ وہیں منجمد کھڑے رہتے ہیں۔''

''کیا سچ مچ......؟ کیا وہ لوگ بالکل بھی نہیں ہلتے؟'' رون کی آواز میں حیرت جھلک رہی تھی۔''کیسی عجیب بات ہے یہ؟''

ہیری کارڈ کو گھور رہا تھا کہ تبھی اس نے دیکھا کہ ڈمبل ڈور ایک بار پھر اپنے کارڈ کی تصویر میں دبک کر لوٹ آئے تھے اور اس کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔مشہور جادوگروں اور جادوگرنیوں کو دیکھنے کے بجائے رون چاکلیٹی مینڈکوں کو کھانے میں زیادہ دلچسپی لے رہا تھا۔لیکن ہیری تو ان پر سے اپنی آنکھیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔جلد ہی اس کے پاس نہ صرف ڈمبل ڈور اور مورگانا تھے بلکہ ہینگسٹ کے وڈکرافٹ، البرک گرنیون، سائرس، پاراسلیوسس اور مارلن کے متحرک تصویری کارڈ بھی جمع ہو چکے تھے۔اس نے آخر کار اپنی آنکھیں ڈریوڈس سلیوڈ نامی جادوگرنی سے ہٹائیں جو اپنی ناک کھجا رہی تھی۔اس نے اب بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیوں کا تھیلا کھولا۔

''تمہیں ان کے بارے میں خبردار رہنا ہوگا۔'' رون نے ہیری کو تنبیہ کی۔''جب وہ کہتے ہیں کہ ہر ذائقے کی تو ان کا مطلب ہوتا ہے کہ ہر ذائقے کی......تمہیں چاکلیٹ، پودینے اور مربہ جات جیسے ذائقے تو ملیں ہی گے مگر ان کے ساتھ ساتھ تمہیں پالک، گوشت اور اوجھڑی کے ذائقے والی ٹافیاں بھی مل سکتی ہیں۔ جارج کہتا ہے کہ اسے ایک بار مکھی کے ذائقے والی ٹافی مل گئی تھی۔''

رون نے ایک سبز ٹافی اُٹھائی، اس کی طرف دھیان سے دیکھا اور اس کا کونا چبایا۔

''ارررررے......دیکھو؟ کلہ گوبھی جیسا ذائقہ......''

ہر ذائقے کی ٹافیاں کھانے میں ان کا وقت بڑا فرحت انگیز گزرتا چلا گیا۔ ہیری کو کھوپرے، بھنے چنوں، سٹرابری، کڑہی، گھاس،

کافی اور سمندری مچھلی کے ذائقوں والی ٹافیاں کھانے کو ملی تھیں۔ اس نے بہادری دکھاتے ہوئے ایک عجیب سی دکھائی دینے والی بھورے رنگ کی ٹافی کا ٹکڑا بھی چکھ لیا تھا جسے رون چھونے کیلئے بھی تیار نہیں تھا۔ بعد میں ہیری کو احساس ہوا کہ وہ ہری مرچ کے تیز ذائقے والی ٹافی تھی۔

ان کے کمپارٹمنٹ کے کھڑکی کے سامنے سے گزرنے والے دیہات اب بالکل دکھائی نہیں دے رہے تھے، ان کی جگہ اب گہرا اور درختوں سے بھرا ہوا جنگل تھا جس کے پتوں میں سے سورج کی روشنی چھن چھن کر آ رہی تھی۔ کبھی کبھار درختوں کا سلسلہ کم ہو جاتا تو ہیری کو وہ اونچی سرسبز پہاڑیاں بھی دکھائی دیتیں جو دور پرے موجود تھیں۔ ریل گاڑی اب چھوٹے چھوٹے موڑ کاٹ رہی تھی۔ کئی مقامات پر چھوٹی ندیاں اور چشمے بھی دکھائی دیئے۔ وہ کچھ دیر باہر کے منظر سے محظوظ ہوتے رہے۔

کسی نے ان کے کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ دونوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ کھلے دروازے میں گول چہرے والا ایک لڑکا کھڑا ہوا دکھائی دیا، جسے ہیری نے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے۔

''معاف کرنا!'' وہ سسکیاں لیتا ہوا بولا۔ ''کیا تم لوگوں نے کوئی مینڈک دیکھا ہے؟'' جب دونوں نے انکار میں سر ہلایا تو وہ بلکتے ہوئے بولا۔ ''میں نے اسے پھر کھو دیا۔ وہ ہمیشہ مجھ سے دور بھاگ جاتا ہے۔''

''فکر مت کرو! وہ مل جائے گا۔'' ہیری نے ڈھارس بندھائی۔

''خدا کرے۔'' لڑکے نے غمگین انداز میں کہا۔ ''پھر بھی اگر تمہیں دکھائی دے تو بتا دینا۔'' وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔

''میں نہیں جانتا کہ وہ اتنا پریشان کیوں ہے؟'' رون نے حیرانی سے کہا۔ ''اگر مجھے مینڈک ملا ہوتا تو میں اسے جتنی جلدی گم کر سکتا ہوتا، گم کر چکا ہوتا۔ مگر جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ میں 'سکے برز' کو لایا ہوں، اس لئے میں اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔'' چوہا اب بھی رون کی گود میں سو رہا تھا۔

''وہ مر بھی جائے تو بھی کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔'' رون نے حقارت سے کہا۔ ''میں نے کل اسے زرد کرنے کی کوشش کی تھی تاکہ میں اسے کسی قدر دلچسپ بنا سکوں مگر میرے جادوئی کلمے کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں...... دیکھو!''

وہ اپنے صندوق میں سامان کی چھان بین کرتا رہا اور اس نے ایک بہت ہی خستہ حال چھڑی نکالی۔ چھڑی کئی جگہ سے چٹخی ہوئی تھی اور اس کے کونے پر کوئی سفید چیز باہر جھانک رہی تھی۔

''یک سنگھے کا بال لگ بھگ باہر نکل آیا ہے...... خیر!'' رون کھسیانا سا ہو گیا۔

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی ہی تھی کہ تبھی کمپارٹمنٹ کا دروازہ ایک بار پھر ہلا۔ جس بچے کا مینڈک کھو گیا تھا وہ ایک بار پھر

دروازے پر نمودار ہو چکا تھا۔لیکن اس بار اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ وہ ہوگورٹ کی اپنی نئی وردی پہن چکی تھی۔

''کیا کسی نے مینڈک دیکھا ہے؟ نیول کا مینڈک گم ہو گیا ہے۔'' اس نے کہا۔اس کی آواز رعب دار اور تیکھی تھی، بال بھورے گھنے تھے اور سامنے والے دانت کسی قدر بڑے اور اُٹھے ہوئے تھے۔

''ہم نے اسے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم نے کوئی مینڈک نہیں دیکھا۔'' رون نے کہا مگر لڑکی اس کی بات نہیں سن رہی تھی، وہ تو اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کو گھور رہی تھی۔

''ارے کیا تم جادو کر رہے ہو؟...... دیکھتے ہیں!'' وہ اندر آ کر خالی نشست پر بیٹھ گئی۔ رون اس کی بے باکی پر متحیر رہ گیا تھا۔

''اچھا! ٹھیک ہے......'' اس نے کھنکار کر اپنا گلا صاف کیا اور بولا۔''دھوپ، سورج مکھی اور مکھن کی زردی کی طرح، اس چوہے کی رنگت کو زردی میں بدل ڈالو۔'' اس نے اپنی جادوئی چھڑی گھمائی اور اس کا کنارہ چوہے کی طرف جھٹکا۔لیکن وہاں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، سکے برز کا رنگ پہلے جیسا بھورا ہی رہا اور وہ رون کے جادو سے بے خبر گہری نیند میں ڈوبا ہوا دکھائی دیا۔

''کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ اصلی جادوئی کلمہ ہی تھا؟'' لڑکی نے تیکھے انداز میں پوچھا۔''ویسے کچھ اثر تو نہیں ہوا۔ ہے نا؟ میں نے صرف مشق کیلئے کچھ آسان جادوئی کلمات کا استعمال کیا ہے اور وہ ہمیشہ کام کرتے ہیں۔ میرے خاندان میں کوئی بھی جادوگر نہیں ہے۔ جب مجھے خط ملا تو میں بہت حیران ہوئی لیکن ظاہر ہے میں بہت خوش بھی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ میں نے سنا ہے کہ یہ جادوگری کا بہترین سکول ہے۔ میں نے نصاب کی ساری کتابیں پوری یاد کر لی ہیں، بالکل زبانی۔ جہاں تک مجھے امید ہے کہ میں اس طرح دوسروں کے برابری کر سکوں گی...... ویسے میرا نام ہرمائنی گرینجر ہے...... تمہارا نام کیا ہے؟''

اس نے یہ ساری باتیں بہت تیزی سے کر ڈالی تھیں، رون اور ہیری اچنبھے سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ جب ہیری نے اپنی گردن موڑ کر رون کے حیرت میں ڈوبے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے راحت کا احساس ہوا۔ رون کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے بھی نصاب کی تمام کتابیں ازبر نہیں تھیں۔

''میں رون ویزلی ہوں۔'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

''ہیری پوٹر......'' ہیری نے مختصراً بتایا۔

''کیا سچ مچ؟'' ہرمائنی نے کہا۔''ظاہر ہے میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں۔ اپنی معلومات کو عمدہ بنانے کیلئے میں نے نصاب کے علاوہ بھی کئی دوسری کتابیں پڑھی ہیں۔ تمہارا ذکر، جدید جادوئی تاریخ، تاریک جادو کے عروج و زوال کی کہانی اور بیسویں صدی کے عظیم جادوئی حادثات، نامی کتب میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔''

''کیا سچ مچ......؟'' ہیری یہ سب سن کر بھونچکا رہ گیا تھا۔

''اف خدایا!......کیا تمہیں یہ سب نہیں معلوم تھا؟ اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو میں نے اپنے بارے میں سب کچھ پتہ لگا لیا ہوتا۔'' ہرمائنی نے تعجب سے کہا۔ ''کیا تم میں سے کوئی جانتا ہے کہ تم کس فریق میں جاؤ گے؟ میں نے پوچھ گچھ کی ہے اور میری خواہش ہے کہ میں گری فنڈر میں رہوں۔ یہ سب سے اچھا فریق لگتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خود ڈمبل ڈور بھی اسی فریق میں تھے۔ ویسے میرے خیال سے 'ریون کلا' نامی فریق بھی کچھ برا نہیں ہے...... خیر! ہم لوگ اب چلتے ہیں اور نیول کا مینڈک ڈھونڈتے ہیں۔ تم دونوں بھی اپنی وردیاں پہن لو، جہاں تک میرا اندازہ ہے ہم تھوڑی ہی دیر میں منزل پر پہنچنے والے ہیں۔''

اور وہ چلی گئی، اس کے ساتھ وہ لڑکا بھی چلا گیا جس کا مینڈک گم ہو گیا تھا۔

''میں چاہے جس فریق میں بھی رہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ لڑکی اس فریق میں کبھی نہ رہے۔'' رون نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی کو دوبارہ اپنے صندوق میں پھینک دی۔ ''بے ہودہ جادوئی کلمہ!...... یہ مجھے جارج نے بتایا تھا۔ شرط لگا سکتا ہوں کہ وہ جانتا تھا، یہ ناکارہ ہے۔''

''تمہارے بھائی کس فریق میں پڑھتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''گری فنڈر میں۔'' رون نے کہا۔ ایک بار پھر اداسی نے اس کے چہرے پر قبضہ جما لیا تھا۔ ''ممی اور ڈیڈی بھی اسی میں تھے اگر میں اس فریق میں نہیں جا پایا تو نجانے وہ لوگ کیا کہیں گے؟ مجھے لگتا ہے کہ ریون کلا بھی بہت برا نہیں رہے گا مگر ذرا سوچو کہیں انہوں نے مجھے سلے درن میں ڈال دیا تو کیا ہوگا؟''

''کیا یہی وہ فریق تھا جس میں والڈ......میرا مطلب ہے کہ تم جانتے ہو کون؟ پڑھتا تھا؟''

''ہاں......!'' رون نے کہا۔ وہ ایک بار پھر اپنی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ گہرے تفکرات سے شکن آلود ہو رہا تھا۔

''دیکھو! مجھے لگتا ہے کہ سکے برز کی مونچھ کے سرے کا رنگ تھوڑا ہلکا ہو گیا ہے۔'' ہیری نے رون کے دماغ کو فریقوں کے گھن چکر سے دور لے جانے کی کوشش کی۔ ''تو ہوگورٹ سے نکلنے کے بعد تمہارے دونوں بھائی کیا کر رہے ہیں؟''

''چارلی رومانیہ میں ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے اور بل افریقہ میں گرنگوٹس کیلئے کچھ کر رہا ہے۔'' رون نے جلدی سے بتایا۔ ''کیا تم نے گرنگوٹس کا نام سنا ہے؟ اس نام روزنامہ جادوگر کے ہر صفحے پر چھپتا ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ ماگلوؤں کو یہ اخبار پڑھنے کو ملتا ہوگا۔ کسی نے ایک بہت خفیہ اور اہم تجوری سے سامان چرانے کی کوشش کی ہے۔''

ہیری نے اسے گھور کر دیکھا۔

''کیا واقعی؟...... چور کا کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں!...... اسی لئے تو یہ اتنی بڑی خبر ہے۔ اسے پکڑا نہیں جا سکا۔ میرے ڈیڈی کہتے ہیں کہ گرنگوٹس میں اتنا بڑا کام کوئی طاقتور شیطان جادوگر ہی کر سکتا ہے۔ جب اس طرح کا کوئی واقعہ رونما ہوتا ہے تو سب لوگ ڈر جاتے ہیں کہ کہیں اس کے پیچھے 'تم **جانتے ہو کون؟**' کا ہاتھ تو نہیں۔''

یہ خبر ہیری کے دماغ میں کافی دیر تک گھومتی رہی۔ جب بھی **تم جانتے ہو کون؟** کا نام لیا جاتا تھا ہر بار اسے جیسے ڈر کا کانٹا سا چبھ جاتا تھا۔ اسے لگا کہ یہ جادو کی دُنیا میں قدم رکھنے کا حصہ ہے لیکن '**والڈی موٹ**' کہنا زیادہ آرام دہ تھا اور اس میں کوئی تردد نہیں ہوتا تھا۔

''تمہاری کیوڈچ ٹیم کون سی ہے؟'' رون نے پوچھا۔

''اونہہ!...... مجھے ایک بھی کیوڈچ ٹیم کا نام نہیں معلوم۔'' ہیری نے اعتراف کر لیا۔

''کیا؟'' رون کو جیسے الفاظ ڈھونڈنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ ''اچھا ذرا ٹھہرو۔ یہ دُنیا کا سب سے اچھا کھیل ہے......'' اور پھر وہ شروع ہو گیا۔ چار گیندوں اور سات کھلاڑیوں کے ذمے امور اور درجات کی تشریح کرنے لگا۔ وہ مختلف طریقوں سے ہیری کو سمجھانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس نے ان مشہور کھیلوں کے بارے میں بھی بتایا جو وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ کھیل اور دیکھ چکا تھا اور جادوئی بہاری ڈنڈوں کے بارے میں بھی۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اگر اس کے پاس پیسے ہوں گے تو وہ کس قسم کا بہاری ڈنڈا خریدنا پسند کرے گا۔ وہ ہیری کو کھیل کی باریکیاں سمجھانے میں مگن تھا کہ اسی وقت کمپارٹمنٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز نے انہیں چونکا دیا۔ اس مرتبہ دروزے پر وہ لڑکا نہیں تھا جس کا مینڈک گم ہو چکا تھا اور نہ ہی وہ لڑکی جس نے اپنا نام ہرمائنی گرینجر بتایا تھا۔ تین لڑکے دھڑ دھڑاتے ہوئے اندر چلے آئے۔ ہیری نے درمیان والے لڑکے کو فوراً ہی پہچان لیا تھا، وہ وہی زرد صورت نوکیلے چہرہ والا لڑکا تھا جو اسے میڈم میلی کن کی چوغوں والی دکان میں ملا تھا۔ اس نے ہیری میں جتنی دلچسپی جادوئی بازار میں لی تھی اب وہ اس سے بھی زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

''کیا یہ سچ ہے؟'' اس نے نخوت بھرے انداز سے کہا۔ ''لوگ ریل گاڑی میں کہہ رہے ہیں کہ ہیری پوٹر اس کمپارٹمنٹ میں ہے۔ تو تم ہی ہیری پوٹر ہو...... ہے نا؟''

''ہاں!'' ہیری نے مختصراً جواب دیا۔ وہ باقی لڑکوں کو دیکھ رہا تھا دونوں ہی کافی تگڑے اور بہت کائیاں قسم کے دکھائی دے رہے تھے۔ زرد صورت لڑکے کے دونوں پہلوؤں میں وہ کچھ اس طرح کھڑے تھے جیسے وہ اس کے کرائے کے محافظ ہوں۔

''ارے ہاں! یہ کریب ہے اور یہ گوئل!'' زرد صورت لڑکے نے ہیری کی نگاہوں کو بھانپتے ہوئے بڑی لاپروائی سے کہا۔ ''اور

میرا نام 'مل فوائے' ہے۔ 'ڈریکو مل فوائے'......!''

رون دبے انداز میں ہنسا جیسے اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔ ڈریکو مل فوائے نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''میرا نام سن کر ہنسی آ رہی ہے کیوں؟ مجھے یہ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ تم کون ہو۔ میرے ڈیڈی نے بتایا ہے کہ ویزلی خاندان میں سبھی لوگ سرخ بالوں والے ہوتے ہیں اور ان کے رخساروں پر چٹاخ پڑے ہوتے ہیں۔ اُن کے گھر میں اتنے سارے بچے ہوتے ہیں کہ جنہیں وہ ڈھنگ سے پال بھی نہیں سکتے۔''

وہ ہیری کی طرف مڑا۔

''تمہیں جلدی ہی پتہ لگ جائے گا کہ کچھ جادوگروں کے خاندان دوسرے جادوگروں کے خاندانوں سے اونچے ہوتے ہیں پوٹر! تم غلط طرح کے لوگوں سے دوستی نہیں کرنا چاہو گے۔ یہاں پر میں تمہاری مدد کرسکتا ہوں۔'' اس نے ہیری سے ہاتھ ملانے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر ہیری نے جواباً اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا۔

''مجھے لگتا ہے کہ میں خود ہی غلط اور صحیح طرح کے لوگوں کی پہچان کرسکتا ہوں۔ شکریہ!'' ہیری نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ ڈریکو مل فوائے کا چہرہ تو سرخ نہیں ہوا تھا لیکن اس کی زرد گردن کسی قدر گلابی ہوگئی تھی۔

''اگر میں تمہاری جگہ ہوتا پوٹر! تو میں اس بارے میں خبردار رہتا۔'' اس نے دھیرے دھیرے کہا۔ ''اگر تم نے شائستگی کا سبق نہیں پڑھا تو تمہارا بھی وہی حال ہوگا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا۔ وہ لوگ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کے لئے کیا اچھا تھا؟ تم ویزلی...... اور ہیگرڈ جیسے نکمے لوگوں کے ساتھ رہو گے تو تم پر ان کا اثر آ ہی جائے گا۔''

ہیری اور رون دونوں ہی کھڑے ہوگئے۔ رون کا چہرہ اس کے سرخ بالوں کی طرح تمتما رہا تھا اور آنکھوں میں دہکتے ہوئے انگارے بھر گئے تھے۔

''ایک بار پھر سے کہنا......!'' اس نے فرطِ طیش سے کہا۔

''اچھا تو ہم سے لڑائی کرو گے...... کیوں؟'' مل فوائے نے حقارت سے کہا۔

''اگر تم اسی وقت یہاں سے باہر نہیں نکل گئے تو......'' ہیری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے اندر جتنی بہادری محسوس کر رہا تھا اس سے بھی کہیں زیادہ بہادر بننے کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ کیونکہ کریب اور گوئل، اس سے یا رون سے بہت بڑے تھے۔

''لیکن...... ہمارا یہاں سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہے نا گوئل! ہم نے اپنا کھانا کھا لیا ہے جبکہ تمہارے پاس تو ابھی کھانا بچا ہوا ہے۔'' مل فوائے نے مسکرا کر کہا۔

گوئل، رون کے پاس رکھے چاکلیٹی مینڈکوں کی طرف بڑھا۔ رون آگے لپکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گوئل کو چھو پاتا گوئل زور سے چیخ اُٹھا۔ سکے برز اس کی انگلی سے لٹک رہا تھا اور اس کے نوکیلے چھوٹے دانت گوئل کی انگلی کے جوڑ میں گہرائی تک دھنسے ہوئے تھے۔ کریب اور مل فوائے تیزی سے پیچھے ہٹ گئے۔ جب بلبلاتے ہوئے گوئل نے سکے برز کو دائروی انداز میں گھمایا اور جب آخر کار سکے برز اچھل کر کھڑکی سے جا ٹکرایا تو وہ تینوں وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ شاید انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ مٹھائیوں میں اور بھی چوہے چھپے ہوں گے یا شاید انہوں نے کسی کے قدموں کی چاپ سن لی تھی۔ ایک ہی سیکنڈ بعد دروازے پر ہرمائنی گرینجر کا چہرہ نمودار ہوگیا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟'' اس نے اندر داخل ہوئے پوچھا۔ وہ فرش پر چاروں طرف بکھری مٹھائیوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس نے یہ بھی دیکھا کہ رون سکے برز کی دم پکڑ کر اسے اُٹھا رہا تھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ یہ مر گیا ہے۔'' رون نے ہیری سے کہا۔ اس نے سکے برز کو پاس لا کر گھورا۔ ''نہیں!...... مجھے یقین نہیں ہوتا...... یہ تو پھر سو گیا ہے۔''

اور وہ سچ مچ سو رہا تھا۔

''تم مل فوائے سے پہلے بھی مل چکے ہو کیا؟'' رون نے ہیری سے پوچھا۔

ہیری نے جادوئی بازار میں ہونے والی ملاقات کے بارے میں بتایا۔

''میں نے اس کے خاندان کے بارے میں سنا ہے۔'' رون نے گھمبیر آواز میں کہا۔ ''جب **تم جانتے ہو کون**؟ لاپتہ ہوگیا، تو ہماری طرف واپس آنے والے سب سے پہلے لوگوں میں اس کا خاندان بھی تھا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سحر زدہ کر دیا گیا تھا۔ میرے ڈیڈی کو اس بات پر یقین نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مل فوائے کے باپ کو تاریک جادو کی طرف جانے کیلئے بہانے کی ضرورت نہیں تھی۔'' پھر وہ ہرمائنی کی طرف مڑا۔ ''ہم تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں؟''

''بہتر ہوگا کہ تم جلدی کرو اور اپنی وردیاں پہن لو۔ میں نے ابھی انجن میں جا کر ڈرائیور سے پوچھا تھا اور اس نے مجھے بتایا کہ ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں۔ تم لوگ لڑ تو نہیں رہے تھے، ہے نا...... اس سے پہلے کہ ہم لوگ وہاں پہنچ پائیں، تم لوگ پریشانی میں پڑ جاؤ گے۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''ہم نہیں! سکے برز لڑ رہا تھا۔'' رون نے صفائی پیش کرنے کی کوشش کی۔ وہ ہرمائنی کو گھور رہا تھا۔ ''اگر اب تم برا نہ مانو تو یہاں سے چلی جاؤ تاکہ ہم لوگ کپڑے بدل سکیں۔''

''ٹھیک ہے! میں تو یہاں صرف اس لئے آئی تھی کیونکہ باہر لوگ بہت ہی بچگانہ حرکتیں کر رہے ہیں اور راہداریوں میں اِدھر

اُدھر دوڑ رہے ہیں۔'' ہرمائنی نے ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ ''اور ہاں! کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری ناک پر میل لگا ہوا ہے؟''

ہرمائنی کے باہر جاتے وقت رون نے بڑی غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔ ہیری نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔ باہر اندھیرا ہو رہا تھا۔ گہرے ارغوانی آسمان کے نیچے اسے پہاڑ اور جنگل دکھائی دے رہا تھا۔ ریل گاڑی کی رفتار کم ہوتی جا رہی تھی۔ اس نے اور رون نے اپنی جیکٹ اُتاریں اور سیاہ لمبے چوغے پہن لئے۔ رون کا چوغہ تھوڑا چھوٹا تھا اس لئے چوغے کے نیچے سے اس کے پرانے جوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی وقت پوری ریل گاڑی میں ایک بلند آواز گونجی۔

''ہم پانچ منٹ میں ہوگورٹ پہنچ جائیں گے۔ اپنا سامان ریل گاڑی میں ہی رہنے دیں اسے الگ طریقے سے سکول میں پہنچا دیا جائے گا۔''

گھبراہٹ کے مارے ہیری کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے اور اس نے دیکھا کہ رون اپنے رخساروں کے چٹاخوں کے نیچے زرد ہو رہا تھا۔ انہوں نے بچی ہوئی اشیاء اپنی جیبوں میں ٹھونس لی تھیں اور راہداری میں جمع بچوں کی بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ ریل گاڑی پہلے تو دھیمی ہوئی اور آخر کار رک گئی۔ بچے دروازے کی طرف جانے کیلئے دھینگا مشتی کرنے لگے۔ کچھ ہی لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے اندھیرے میں ڈوبے ہوئے پلیٹ فارم پر اتر گئے۔ رات کی یخ بستہ ہوا کے باعث ہیری پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اسی لمحے بچوں کے سروں کے اوپر ہوا میں تیرتی ہوئی لالٹین دکھائی دی اور ہیری کو ایک جانی پہچانی آواز کانوں میں سنائی دی۔

''سال اوّل کے بچے!......سال اوّل کے بچے! اس طرف آ جائیں......سب ٹھیک ہے نا ہیری!'' ڈھیر سارے بچوں کے سروں کے سمندر کے اوپر ہیگرڈ کا بڑا اور بالوں سے بھرا ہوا چہرہ لالٹین کی روشنی میں چمک رہا تھا۔

''چلو چلو میرے پیچھے آؤ......سال اوّل کا کوئی بچہ رہ تو نہیں گیا......کوئی اور بچہ تو نہیں ہے؟ ذرا سنبھل کر قدم رکھنا۔ سال اوّل کے بچے میرے پیچھے پیچھے چلے آئیں۔''

پھسلتے اور لڑکھڑاتے ہوئے وہ لوگ ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے ایک تنگ اور ڈھلوانی راستے پر چل دیئے۔ ان کے دونوں طرف اتنا اندھیرا تھا کہ ہیری نے سوچا، وہاں پر گھنے درخت ہونے چاہئے۔ کوئی بھی زیادہ نہیں بول رہا تھا، صرف نیول نے جس کا مینڈک بار بار گم ہوتا رہتا تھا ایک دو بار ناک سے زور زور سے سوں سوں کی آواز نکالی۔

''تم لوگوں کو ایک سیکنڈ میں ہوگورٹ کی پہلی جھلک دکھائی دے گی۔'' ہیگرڈ نے اپنے کندھے کے اوپر سے کہا۔ ''اس موڑ پر مڑنے کے فوراً بعد......'' ایک زوردار 'اووووں' کی آواز ہوئی۔

تنگ گھاٹی والا راستہ انہیں اچانک ایک بڑی سیاہ جھیل کے کنارے پر لے آیا تھا۔ جھیل کے دوسری طرف اونچے پہاڑ پر ایک بڑا

قلعہ بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جس میں اونچے اونچے برج اور مینار دکھائی دے رہے تھے۔ ستاروں بھرے آسمان میں قلعے کی کھڑکیاں دور سے چمکتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

''ایک کشتی پر چار سے زیادہ بچے نہیں بیٹھیں گے۔'' ہیگرڈ نے کنارے پر پانی میں کھڑی ہوئی کشتیوں کے بیڑے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ ہیری اور رون کے پیچھے پیچھے نیول اور ہرمائنی بھی کشتی میں بیٹھ چکے تھے۔

''سب لوگ بیٹھ گئے ہیں!'' ہیگرڈ نے بلند آواز میں پوچھا جو اپنی کشتی میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا۔

''تو ٹھیک ہے......آگے بڑھو!'' اس نے تیز آواز میں کہا۔

تمام چھوٹی کشتیاں ایک ہی وقت میں پانی پر چل پڑیں اور دھیمے دھیمے انداز میں پہاڑ کی طرف چلتی گئیں۔ شیشے جیسی سیاہ جھیل کے پانی میں کشتیاں پھسلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ سب کے سب خاموش تھے اور سر اُٹھا کر بڑے قلعے کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے تھے۔ جیسے جیسے وہ اس چٹان کے قریب آئے جس پر قلعہ کھڑا تھا وہ انہیں اتنا ہی اونچا دکھائی دینے لگا۔ جیسے ہی آگے والی کشتیاں چٹان کے پاس پہنچیں، ہیگرڈ زور سے چلایا۔ ''اپنے سر نیچے جھکا لو۔''

سب بچوں نے اپنے سر نیچے جھکا لئے۔ چھوٹی کشتیاں انہیں چٹان کے اندر ایک سرنگ میں لے کر داخل ہو گئیں جو خوبصورت پتوں والی بیل کے پردے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی۔ وہ لوگ ایک اندھیری غار میں سفر کر رہے تھے جو قلعے کے ٹھیک نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ پھر وہ زمین کے نیچے بنی ہوئی ایک چھوٹی سی ساحلی بندرگاہ پر پہنچے۔ جہاں موجود چٹانوں اور پتھروں پر وہ بمشکل اتر پائے تھے۔ سب بچوں کے اترنے کے بعد ہیگرڈ نے تمام کشتیوں کا اچھی طرح جائزہ لیا کہ کہیں کوئی بچہ باقی نہ رہ گیا ہو یا کسی کی کوئی چیز تو نہیں رہ گئی تھی۔

''او تم لوگ اس کشتی سے اترے تھے، کہیں یہ تمہارا مینڈک تو نہیں ہے؟'' ہیگرڈ نے ایک طرف کھڑے بچوں کو مخاطب کیا۔

''ٹریور!'' نیول خوشی سے چلایا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ پھر وہ سب ہیگرڈ کے تعاقب میں چٹان میں بنے ہوئے راستے پر لالٹین کی روشنی میں چل پڑے۔ انہیں راستے پر چڑھنے میں بڑی دشواری پیش آ رہی تھی۔ وہ راستہ گھومتا ہوا انہیں قلعے کے قریب لے آیا تھا۔ وہ قلعے کے تاریک سائے میں نرم اور اوس زدہ گھاس پر پہنچ گئے۔ پتھر کی سیڑھیوں پر چل کر وہ بلوط کے بڑے دروازے کے سامنے بھیڑ لگا کر کھڑے ہو گئے۔

''سب آ گئے؟ اور تم......کیا تمہارا مینڈک اب بھی تمہارے پاس ہے؟''

ہیگرڈ نے اپنا قوی ہیکل ہاتھ اُٹھایا اور دروازے پر تین بار زور سے دستک دی۔

☆☆☆

ساتوں باب

بولتی ٹوپی کی آزمائش

دروازہ جھولتا ہوا ایک دم کھل گیا۔ وہاں سیاہ بالوں والی ایک دراز قدر جادوگرنی سبز لمبے چوغے میں ملبوس کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ بہت کٹھور تھا اور اسے دیکھ کر ہیری کے ذہن میں جو پہلا خیال لپکا تھا وہ یہ تھا کہ اس کے ساتھ کسی قسم کا کھلواڑ درست نہیں ہوگا۔

''پروفیسر میک گوناگل! سال اوّل کے بچے پہنچ گئے ہیں۔'' ہیگرڈ نے نرم لہجے میں کہا۔

''شکریہ ہیگرڈ! یہاں سے انہیں میں لے جاؤں گی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے جواب دیا۔

اس نے دروازے کو چوڑے انداز میں کھول دیا۔ سال اوّل کے بچے کئی قطاروں میں اندر داخل ہونے لگے۔ پہلا داخلی ہال اتنا بڑا تھا کہ ڈرسلی خاندان کا پورا گھر اس میں سما سکتا تھا۔ گرنگوٹس کی طرح یہاں بھی پتھر کی دیواروں پر جلتی ہوئی مشعلیں روشن تھیں۔ چھت اتنی اونچی تھی کہ اسے نگاہوں کے احاطے میں لانا ممکن نہیں دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں سے بالائی حصے میں جانے کیلئے سنگ مرمر کی شاندار سیڑھیاں ان کے سامنے موجود تھیں۔ سخت پتھریلے فرش پر وہ لوگ پروفیسر میک گوناگل کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ دائیں طرف موجود ایک بڑے دروازے کے عقب سے ہیری کو سینکڑوں بچوں کی دھیمی دھیمی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لگتا تھا سکول کے باقی بچے وہاں پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ پھر پروفیسر میک گوناگل سال اوّل کے بچوں کو اس دروازے کی طرف نہیں لے گئیں جہاں دوسرے بچے پہلے سے موجود تھے بلکہ انہیں اس دروازے کے قریب ایک چھوٹے خالی کمرے میں کھڑا کر دیا گیا۔ سب بچے خاموش تھے۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ کندھوں سے کندھے ملائے کھڑے تھے۔ ان کی نظروں میں پریشانی کے بادل رقص کر رہے تھے، وہ ادھر ادھر دیکھ کر وہاں کھڑے کئے جانے کا مقصد جاننے کیلئے بے تاب تھے۔ عموماً انہیں اتنا قریب قریب کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپکے کھڑے تھے۔

''ہوگورٹ میں آپ کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔'' پروفیسر میک گوناگل کی کڑکتی ہوئی آواز کمرے میں گونجی۔ ''سالانہ ایام کے آغاز کی تقریب ضیافت کچھ ہی دیر میں شروع ہونے والی ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ آپ لوگ بڑے ہال میں اپنی نشستوں پر بیٹھ

سکیں،آپ کو اپنے فریق کے لیے منتخب کیا جائے گا۔ یہ بہت اہم مرحلہ ہے کیونکہ جب تک آپ یہاں رہیں گے تب تک آپ کا فریق ہوگورٹ میں آپ کے گھر جیسا ہوگا۔ تمام طلباء وطالبات ایک خاندان کی طرح آپس میں برتاؤ رکھیں گے۔ آپ لوگ اپنے فریق کے باقی بچوں کے ساتھ جماعتوں میں بیٹھیں گے، اپنے فریق کے مخصوص احاطے میں سوئیں گے اور فریق کے مخصوص ہال میں اپنا خالی وقت گزاریں گے۔ غور سے سن لیجئے۔ ہوگورٹ میں کل چار فریق ہیں۔ گری فنڈر، ہفل پف، ریون کلا اور سلے درن۔ ہر فریق کا اپنا ایک شاندار ماضی ہے اور ہر ایک میں سے بہترین جادوگر اور جادوگرنیاں نکلے ہیں۔ جب تک آپ ہوگورٹ میں رہیں گے، آپ کو اپنا برتاؤ عمدہ اور دوستانہ رکھنا ہوگا۔ اچھے برتاؤ کے صلے میں آپ کو شاباشی کے پوائنٹس دیئے جائیں گے اور قوانین شکنی اور ناپسندیدہ حرکات پر پوائنٹس تفریق کئے جائیں گے۔ یاد رکھئے کہ کسی ایک طالب علم یا طالبہ کی غلط حرکت کا خمیازہ پورے فریق کو بھگتنا ہوگا۔ سال کے آخر میں تمام پوائنٹس کو شمار کیا جائے گا اور جس فریق کے سب سے زیادہ پوائنٹس ہوں گے انہیں عمدہ کارکردگی اور اصول وضوابط کی پابندی پر 'ہاؤس کپ' دیا جائے گا جو کہ کسی مستحسن اعزاز سے کم نہیں ہوگا۔ مجھے توقع ہے کہ آپ جس بھی فریق میں جائیں گے اس کے لئے فخر کا باعث ثابت ہوں گے۔ انتخاب کا مرحلہ پورے سکول کے سامنے طے پائے گا اور تھوڑی ہی دیر میں اس کی شروعات ہو جائیں گی۔ میں آپ لوگوں کو مشورہ دیتی ہوں کہ آپ لوگ انتظار کرتے ہوئے اپنے آپ کو تیار کرلیں۔''

پروفیسر میک گوناگل کی آنکھیں ایک پل کیلئے نیول کے چوغے پر جا رُکیں جو اس کے بائیں کان کے نیچے بندھا ہوا تھا، اور پھر رون کی ناک پر لگے ہوئے سیاہ دھبے پر۔ ھیری گھبرا کر اپنے بالوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے لگا۔

''جب ہم آپ کیلئے تیار ہو جائیں تو میں واپس آؤنگی۔'' پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔ ''براہ مہربانی خاموشی سے یہاں انتظار کیجئے۔'' وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

''ہمیں فریق کیلئے کیسے چنا جائے گا؟'' ھیری نے تھوک نگلتے ہوئے رون سے پوچھا۔

''مجھے لگتا ہے کہ کسی طرح کا امتحان ہوتا ہوگا۔ فریڈ نے کہا تھا کہ اس میں بہت تکلیف ہوتی ہے مگر مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ مذاق کر رہا تھا۔'' رون نے گھبرائے ہوئے انداز میں کہا۔

ھیری کا دل بری طرح دھڑکنے لگا۔ امتحان؟ اور وہ بھی پورے سکول کے سامنے؟ مگر اسے تو ابھی رتی بھر بھی جادو نہیں آتا...... اف خدایا! اسے نجانے کیا کر کے دکھانا پڑے گا؟ یہاں قدم رکھتے ہوئے اس نے کسی ایسی چیز کی توقع ہی نہیں کی تھی۔ اس نے اپنے چاروں طرف فکرمندی سے دیکھا۔ وہاں موجود سبھی بچے سہمے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ کوئی بھی زیادہ بول نہیں رہا تھا، سوائے ہرمائنی گرینجر کے جو اپنے سیکھے ہوئے جادوئی کلمات کو بہت تیزی سے دہرا رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ اسے نجانے کون سے جادوئی

کلمے کا استعمال کرنا پڑ جائے؟ ہیری نے بہت کوشش کی کہ ہرمائنی کی باتوں کی طرف اس کا دھیان نہ جائے۔ وہ کبھی اتنا زیادہ گھبرایا نہیں تھا۔کبھی بھی نہیں۔ جب اسے انکل ورنن کے پاس سکول کا وہ شکایتی کارڈ لے جانا پڑا جس میں لکھا تھا کہ اس نے نجانے کیسے اپنی استانی کے پرس کو سیاہ سے نیلا کر دیا تھا۔ وہ تب بھی نہیں گھبرایا تھا۔اس کی آنکھیں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔کسی بھی لمحے پروفیسر میک گوناگل واپس لوٹ سکتی تھیں اور اس کی قسمت کا فیصلہ کیا جا سکتا تھا۔پھر ایسا کچھ ہوا جس کی وجہ سے وہ ہوا میں ایک فٹ اوپر اچھل گیا۔اس کے پیچھے کچھ بچے چیخ اُٹھے۔

''کیا حماقت ہے......؟''

اس نے زور سے سانس لی۔اس کے آس پاس کھڑے بچوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔لگ بھگ بیس سفید بھوت عقبی دیوار سے ہوا میں تیرتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔ سچے موتیوں کی طرح سفید اور کچھ حد تک شفاف،جن کے آر پار دیکھا جا سکتا تھا، یہ بھوت کمرے میں تیرتے ہوئے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے اور سال اوّل کے بچوں کی طرف ان کی توجہ بالکل نہیں تھی۔ وہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔راہب کی طرح دکھائی دینے والا فربہ اور پستہ قامت بھوت کہہ رہا تھا۔''میرے دوست راہب! کیا ہم نے پیوس کو وہ سارے مواقع نہیں فراہم کئے ہیں جو اسے ملنے چاہئیں تھے؟ وہ ہم سب کا نام بدنام کر رہا ہے اور آپ کو بخوبی جانتے ہی ہیں کہ وہ سچ مچ کا بھوت نہیں ہے......میں تو یہی کہوں گا......''اچانک اس کی نظر بچوں پر پڑی تو چونک کر بولا۔''تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟''

گلوبند اور چست کپڑوں میں ملبوس ایک بھوت نے سال اوّل کے طلباء کو دیکھ لیا تھا۔اس نے جلدی سے کہا۔

''یہ یقیناً نئے طلباء ہیں!''

''مجھے لگتا ہے کہ تم لوگوں کو فریقوں میں منتخب کرنے سے پہلے یہاں کھڑا کیا گیا ہے؟''اس موٹے پستہ قامت راہب بھوت نے مسکرا کر پوچھا۔کچھ بچوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''مجھے امید ہے تم لوگوں سے ہفل پف کے ہال میں ملاقات ہوگی۔''اس پستہ قامت موٹے بھوت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی وقت کمرے میں ایک تیکھی آواز گونجی۔

''اب چلیئے!انتخاب کا مرحلہ کچھ ہی لمحوں میں شروع ہوا جاتا ہے۔''

پروفیسر میک گوناگل لوٹ آئیں تھیں۔ایک ایک کر کے سبھی بھوت سامنے والی دیوار میں تیرتے ہوئے داخل ہو گئے۔

''آپ لوگ قطار بنالیں اور میرے پیچھے پیچھے آئیں۔''پروفیسر میک گوناگل نے کہا۔

ہیری کا بہت برا حال تھا۔اس کے پاؤں جیسے منوں وزنی ہو گئے تھے۔ ہیری کسی ریت کے بھورے کی طرح لڑھکتا ہوا بڑھا اور

قطار میں اس لڑکے کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا جس کے بال ریت کی مانند سرمئی تھے۔ رون جلدی سے اس کے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ پھر وہ لوگ کمرے میں باہر نکل کر بڑے دہرے دروازے کی طرف بڑھنے لگے جہاں سے اب بھی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب ہیری دروازہ پار کر کے بڑے ہال میں داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ہیری نے کبھی خواب میں بھی اتنی دلکش، حیرت انگیز اور تابناک جگہ کا تصور نہیں کیا تھا۔ یہاں ہزاروں کی تعداد میں موم بتیاں روشن تھیں جو ان چار لمبی میزوں کے بالکل اوپر ہوا میں معلق تیر رہی تھیں جہاں باقی طلباء نشستیں سنبھالے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان میزوں پر چمکتی ہوئی سنہری طلائی پلیٹیں اور پیالے رکھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس ہال کے طول عرض کو دیو قامت بحری جہاز سے تشبیہ دی جا سکتی تھی۔ ہال کے آخری حصے میں ایک بڑا چبوترا تھا جس پر ایک لمبی میز بچھی ہوئی تھی اور وہاں نفیس کرسیوں پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ وہ یقیناً ہوگورٹ سکول کے اساتذہ ہی ہو سکتے تھے۔ پروفیسر میک گوناگل سال اوّل کے بچوں کو چبوترے تک لے گئیں تاکہ وہ لوگ باقی طلباء کے بالکل سامنے کھڑے ہو سکیں۔ ان کا چہرہ طلباء کی طرف کر دیا گیا تھا اور ان کی پشت پر تمام اساتذہ موجود تھے۔ ان لوگوں کو گھورنے والے سینکڑوں چہرے موم بتیوں کی زرد ہلتی ہوئی روشنی میں زرد لالٹینوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ طلباء کے بھیڑ کے درمیان کہیں کہیں سفید دھند اور چاندی کی طرح چمکتے ہوئے بھوت بھی نظر آ رہے تھے۔ گھورتی ہوئی آنکھوں سے بچنے کیلئے ہیری نے اپنا چہرہ اوپر کی طرف اُٹھا لیا تاکہ وہ ان کی چبھتی ہوئی نگاہوں سے بچ سکے۔ اوپر چمکتے ہوئے ستاروں سے بھری ہوئی چھت نظر آئی، ایسا لگتا تھا جیسے ہال کی دیواریں کھلے آسمان میں کہیں جا کر گم ہو گئی ہوں۔ اس نے ہرمائنی گرینجر کو بڑبڑاتے ہوئے سنا جو کہہ رہی تھی۔ ''اس پر جادو کیا گیا ہے تاکہ یہ باہر کے آسمان کی طرح دکھائی دے۔ 'ہوگورٹ کا پس منظر' نامی کتاب میں میں نے یہ پڑھا ہے۔'' یہ یقین کرنا محال تھا کہ اوپر چھت تھی یا نہیں کیونکہ لگ تو ایسا رہا تھا جیسے بڑا ہال سیدھے آسمان میں کھلتا تھا۔

جب پروفیسر میک گوناگل نے بنا کچھ کہے چار پیروں والا ایک سٹول سال اوّل کے بچوں کی قطار کے سامنے رکھ دیا تو ہیری نے جلدی سے سر جھکا کر نیچے کی طرف دیکھا۔ سٹول کے اوپر پروفیسر میک گوناگل نے جادوگروں کی ایک پرانی ٹوپی رکھ دی، جس کی نوک ابھری ہوئی تھی۔ یہ ٹوپی کسی قدر خستہ حال نظر آتی تھی۔ میلی کچیلی اور اس میں بہت پیوند لگے ہوئے تھے۔ ہیری نے اسے دیکھ کر سوچا کہ آنٹی پٹونیہ تو کبھی بھی اس ٹوپی کو اپنے گھر میں گھسنے کی اجازت نہیں دیتیں۔

شاید ان لوگوں کو ٹوپی میں سے خرگوش نکال کر دکھانا ہوگا۔ ہیری کا تخیل اس کے قابو سے باہر نکلنے لگا تھا۔ یہی ہو سکتا ہے، اس نے دیکھا کہ ہال میں بیٹھے سبھی لوگ ٹوپی کی طرف گھور رہے تھے۔ اس لئے وہ بھی اس کی طرف گھورنے لگا۔ کچھ لمحوں تک خاموشی چھائی رہی پھر ٹوپی نے اپنی جگہ سے حرکت کی۔ اس کی بالائی سلائی چوڑی کھل گئی جیسے یہ اس کا منہ ہو۔ اور پھر ٹوپی نے بے ڈھنگی آواز میں گانا

شروع کر دیا۔

تمہیں شاید لگے گا کہ میں خوش شکل نہیں ہوں
مگر تم اپنی آنکھوں کے دیکھے پر مت کرو اعتبار
مجھ سے زیادہ سمجھدار ٹوپی، ڈھونڈے نہ ملے گی
چاہے تم آسمان کو چھو لو ، چاہے تم لو زمین کھنگال
چاہے پاس تمہارے ہو باؤلر کا دمکتا سیاہ ہیٹ
یا پھر ہوں تمہارے پاس ریشمی اور اونچی ٹوپیاں
میں ہوں ہوگورٹ کی منتخب کرنے والی ٹوپی
ان سب سے ہوں میں زیادہ اہم اور اچھی
تمہارے دماغ جو ہے وہ مجھ سے نہیں چھپا
بولتی ٹوپی سب دیکھ سکتی ہے یہ مانے ہے ہوا
اس لئے مجھے پہن لو، میں تمہیں دوں گی بتا
کس کس فریق میں تمہیں، مجھے رکھنا ہے روا
کنکھیوں مت گھورو مجھے بلکہ یہ سب جان لو
جو جو خوبیاں میں دیکھ سکتی ہوں اسے تم مان لو
تمہیں بھیجا جا سکتا ہے شیر دل گری فنڈر میں
ان کی ہمت،حوصلگی اور دلداری کو پہچان لو
جو تمہیں ہمیشہ الگ کرتا ہے دوسروں سے
گری فنڈر کی ان خوبیوں کو پلے باندھ لو
تمہیں بھیجا جا سکتا ہے ہفل پف فریق میں
راست گوئی ، حب، وفاشعاری کے شفیق میں
ہفل پف کے بچے ہوتے ہیں ہمیشہ سچے

محنت سے نہیں چوکتے، مستقبل یا عتیق میں
یا تمہیں مل سکتی ہے ریون کلا کی سمجھداری
تیز دماغ، فہم و فراست اور سچی دیانتداری
حاضر جواب ملیں وہاں پر تمہیں سب لوگ
بذلہ سنجی، راست گوئی کی جنہیں ہے بیماری
یا پھر قسمت کھل سکتی ہے سلے درن میں بھی
سچے دوستوں، اعلیٰ اذہان کے آنگن میں بھی
چالاکی، عیاری، بے مثل تعلیم سے مالامال
اچھے برے کی تمیز سمجھائے کندن میں بھی
جلدی مجھے سر پر پہن لو ڈرو مت مجھ سے
تم ہمیشہ ہی محفوظ رہو گے فکر مت مجھ سے
تم ہوں تمہاری دوست اور تمہاری رہبر
مستقبل کے فیصلے حاصل کر لو مجھ سے

جب بولتی ٹوپی نے اپنا گیت پورا کیا تو پورا ہال تالیوں سے گونج اُٹھا۔ٹوپی نے چاروں میزوں کی طرف دیکھ کر اپنا سر جھکا کر شکریہ ادا کیا اور خاموشی سے سٹول پر گر گئی۔

''تو ہمیں صرف ٹوپی پہننا ہوگی۔'' رون نے ہیری سے بڑبڑا کر کہا۔''میں فریڈ کو جان سے مار ڈالوں گا وہ کہہ رہا تھا کہ ہمیں اذیت ناک مرحلے سے گزرنا پڑے گا۔''

ہیری دل ہی دل میں ہنس دیا۔ ہاں! ٹوپی پہننا جادوئی کلمے پڑھنے سے لاکھ درجے اچھا تھا۔لیکن وہ سوچ رہا تھا کاش وہ تنہائی میں ٹوپی پہن سکتا۔ کاش ٹوپی پہنتے وقت اسے اتنے سارے لوگ نہ دیکھ رہے ہوتے۔ اسے لگ رہا تھا کہ ٹوپی نے ان لوگوں سے بہت زیادہ امیدیں لگا رکھی تھیں۔ ہیری کو اس وقت ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ نہ تو واقعی بہادر ہے، نہ ہی حاضر جواب یا نہ ہی چالاک۔ اگر ٹوپی نے ڈرے ہوئے لوگوں کیلئے کوئی الگ فریق بنایا ہوتا تو اس کے لئے وہی فریق بھی موزوں رہتا۔

پروفیسر میک گوناگل ہاتھ میں چرمئی کاغذ کا لمبا گولا لے کر آگے بڑھیں۔

''جب میں آپ کا نام پکاروں تب آپ آ کر ٹوپی پہنیں گے اور سٹول پر بیٹھ جائیں گے تا کہ آپ کو منتخب کیا جا سکے۔'' انہوں نے ایک نام پکارا۔ ''ہناء ایبٹ......''

گلابی چہرے، لمبی چوٹی اور بھورے بالوں والی ایک لڑکی قطار سے باہر نکلی اس نے ٹوپی پہنی اور سٹول پر بیٹھ گئی۔ ٹوپی اس کی آنکھوں کے سامنے آ گئی تھی اور پھر ایک پل بعد ٹوپی چلائی۔

''ہفل پف......''

جب ہناء دائیں طرف کی ہفل پف کی میز پر بیٹھنے کیلئے چلی گئی تو وہاں سے تالیوں اور خوشی چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ ہیری نے دیکھا کہ موٹا اور پستہ قامت بھوت ہناء کی طرف دیکھ کر خوشی سے ہاتھ ہلا رہا تھا۔

''سوزن بونز......'' پروفیسر میک گوناگل کی آواز سنائی دی۔

''ہفل پف......'' ٹوپی ایک بار پھر چلائی اور سوزن بھی ہناء کے پہلو میں بیٹھنے کیلئے چل دی۔

''ٹیری بوٹ......''

''ریون کلا......'' ٹوپی چلائی۔

اس بار بائیں طرف سے دوسری میز پر تالیوں بجنے کی آوازیں سنائی دیں۔ ٹیری کے پاس آنے پر ریون کلا کے کئی طلباء اس کے استقبال کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

''مینڈی بروکل ہرسٹ......'' پروفیسر میک گوناگل بولیں۔ وہ بھی ریون کلا میں چلا گیا لیکن 'لیونڈر براؤن' پہلی نئی گری فنڈر فریق کی طالبہ منتخب ہوئی اور سب سے بائیں طرف کی میز پر خوشی کا شور گرج اُٹھا۔ ہیری دیکھ رہا تھا رون کے جڑواں بھائی سیٹی بجا رہے تھے۔

'ملی سینٹ بل سٹروڈ' پہلی سلے درن کی طالبہ منتخب ہوئی۔ شاید سلے درن کے بارے میں اس نے جو سنا تھا اس کی وجہ سے یہ ہیری کا تصور ہو لیکن اس کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ سلے درن کے طلباء برے دکھائی دے رہے تھے۔ اسے لگا جیسے اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی۔ اسے یاد تھا کہ اس کے پرانے سکول میں کھیل کود کے وقفے میں کھلاڑی بانٹے وقت کیا ہوتا تھا؟ اسے ہمیشہ سب سے آخر میں منتخب کیا جاتا تھا اس لئے نہیں کیونکہ وہ اچھا نہیں کھیلتا تھا بلکہ اس لئے، کوئی بھی ڈڈلی کے سامنے یہ ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ اسے پسند کرتے تھے۔

''جسٹن فنچ فلیچ لی......''

''ہفل پف......''

ہیری نے دیکھا کہ کئی بار ٹوپی فریق کے نام کا اعلان فوراً ہی کر دیتی تھی اور کئی بار اسے فیصلہ کرنے میں تھوڑا وقت لگتا تھا۔ 'سیمس فنی گن' جو قطار میں ہیری کے آگے کھڑا ریت جیسے بھورے بالوں والا لڑکا تھا سٹول پر قریباً ایک منٹ تک بیٹھا رہا اور اس کے بعد ٹوپی نے اسے گری فنڈر میں منتخب کر لیا۔

''ہرمائنی گرینجر......''

ہرمائنی لگ بھگ دوڑتی ہوئی سٹول تک گئی اور اس نے بے تابی سے اپنا سر ٹوپی میں گھسا دیا۔ ہیری کو اس کا انداز دیکھ کر کسی قدر حیرت ہوئی تھی۔

''گری فنڈر......'' ٹوپی نے چلا کر کہا۔ نجانے کیوں رون کے منہ سے آہ نکل گئی۔

ہیری کے دل میں ایک دہشت انگیز خیال عود کر آیا کیونکہ جب کوئی بہت گھبرایا ہوتا ہے تو اس کے دل میں ہمیشہ ڈراؤنے خیالات ہی آتے ہیں۔ تب کیا ہوگا اگر اسے منتخب ہی نہ کیا جائے؟ کیا ہوگا اگر وہ ٹوپی کو اپنی آنکھوں کے سامنے لگا کر بہت دیر تک بیٹھا رہے اور کچھ دیر بعد پروفیسر میک گوناگل اس کے سر سے ٹوپی ہٹا کر یہ کہیں کہ 'کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے اور اسے واپس ریل گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانہ ہو جانا چاہیئے'۔

جب مینڈک گم کرنے والے لڑکے نیول لانگ باٹم کا نام لیا گیا تو وہ سٹول تک جاتے وقت گر پڑا۔ ٹوپی کو نیول کے بارے میں فیصلہ کرنے میں بہت دیر لگی تھی۔ جب وہ آخر کار گری فنڈر کا نام چلائی تو نیول اسے اتارے بغیر ہی دوڑ پڑا۔ ہر طرف قہقہوں کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ وہ ندامت سے واپس لوٹا اور اس نے ٹوپی 'موراگ میک ڈگل' کو دے دی۔ جب مل فوائے کا نام پکارا گیا تو وہ اکڑتے ہوئے انداز میں آگے بڑھا اور اس کی خواہش کے عین مطابق فیصلہ ہوا۔ ٹوپی نے اس کے سر کو بنا چھوئے ہی چیختے ہوئے 'سلے درن' کا نام پکارا۔ مل فوائے اپنے دوستوں کریب اور گوئل کے پاس چلا گیا۔ وہ بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

اب زیادہ لوگ نہیں بچے تھے۔ مون، نوٹ، پارکنسن ...... پھر جڑواں بہنوں کی جوڑی پاٹیل اور پاٹیل، پھر سیلی این پورکس اور پھر آخر کار...... ہیری پوٹر!

''ہیری پوٹر......'' پروفیسر میک گوناگل نے اس کی طرف گھور کر دیکھتے ہوئے پکارا۔

جب ہیری پوٹر آگے آیا تو اچانک ہال میں سرگوشیوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پورے ہال میں آگ سلگنے جیسی ہلکی ہلکی آوازیں بھنبھنا رہی تھیں۔

''کیا کہا...... پوٹر......؟''

''ہیری پوٹر......؟''

کیا یہ سچ ہے......؟

ہیری نے ٹوپی کو اپنی آنکھوں کے اوپر چڑھانے سے پہلے جو آخری منظر دیکھا وہ یہ تھا کہ ہال کے لوگ اسے ٹھیک طرح سے دیکھنے کیلئے اپنی اپنی گردنیں اونچی کررہے تھے۔ اگلے پل وہ ٹوپی کے سیاہ اندرونی حصے کو گھوررہا تھا۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل سے اعلان کا انتظار کرنے لگا۔

''ہونہہ......'' اس کے کان میں ایک دھیمی سی آواز پڑی۔ ''مشکل ہے...... بہت مشکل! کافی ہمت دکھائی دیتی ہے۔ دماغ بھی تیز ہے تمہارا۔ بہت خوبیاں ہیں تمہارے اندر......اف خدایا!...... ہاں! اپنی شناخت پیدا کرنے کا ارادہ بھی ہے۔ یہ بہت ہی دلچسپ ہے......تو میں تمہیں کہاں بھیجوں؟''

''سلے درن نہیں...... سلے درن نہیں!'' ہیری نے سٹول کے کناروں کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے سوچنا شروع کردیا۔

''سلے درن نہیں؟'' دھیمی آواز میں تعجب کا عنصر تھا۔ ''کیا تمہیں یقین ہے؟ سوچ لو۔ تم بلندیوں کو چھو سکتے ہو......اورعظمت پانے کی ساری خوبیاں تمہارے اندر پوشیدہ ہیں۔ اور سلے درن تمہاری قابلیت کونکھارنے میں معاونت دے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں......نہیں؟ ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو......تو پھر میں تمہیں کس فریق میں منتخب کروں؟......ٹھیک ہے، گری فنڈر!''

ہیری نے یہ سن لیا تھا کہ بولتی ٹوپی نے آخری الفاظ نہایت بلند آواز میں کہے تھے جو یقیناً ہال میں بیٹھے ہر فرد کو سنائی دیئے ہوں گے۔ اس نے سر پر سے ٹوپی اتاری اور کانپتے ہوئے قدموں سے گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔ گری فنڈر میں منتخب ہوجانے اور سلے درن میں نہ بھیجے جانے پر وہ اس قدر خوش تھا کہ اس کے اندر راحت کے سوتے پھوٹ پڑے۔ اس کی توجہ اس طرف جا ہی نہیں سکی کہ اس کے منتخب ہونے پر سب سے زیادہ تالیاں بج رہی تھیں۔ گری فنڈر کا مانیٹر 'پرسی' اُٹھا اور اس نے ہیری سے بڑے جوش وخروش سے ہاتھ ملایا۔ جبکہ جڑواں ویزلی بھائی زور سے چیخے۔ ''ہمیں ہیری پوٹر مل گیا......ہمیں ہیری پوٹر مل گیا۔'' ہیری اس گلوبند پہنے ہوئے بھوت کے سامنے بیٹھ گیا جسے وہ پہلے دیکھا چکا تھا۔ بھوت نے خوشی سے اس کا بازو تھپتھپایا اور ہیری کو اچانک ایسا ڈراؤنا احساس ہوا جیسے اس نے اپنا ہاتھ برف کے پانی سے بھری بالٹی میں ڈال دیا ہو۔

اب وہ اونچے سٹول کو ٹھیک طرح سے دیکھ سکتا تھا اس کے سب سے قریب والے کنارے پر ہیگرڈ بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری اور ہیگرڈ کی نظریں جب ملیں تو ہیگرڈ نے اپنا انگوٹھا اوپر کرکے اسے مبارکباد دی۔ ہیری نے جواباً چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔ اور وہاں

اونچے سٹول کے بالکل عقب میں ایک بڑی سنہری کرسی پر ایلبس ڈمبل ڈور بیٹھے تھے۔ ہیری نے انہیں فوراً ہی پہچان لیا تھا۔ کیونکہ وہ ریل گاڑی میں چاکلیٹی مینڈک والے کارڈ میں ان کی متحرک تصویر دیکھ چکا تھا۔ ڈمبل ڈور کے چاندی جیسے بال پورے ہال میں اکلوتے منفرد تھے جو بھوتوں جتنے چمک رہے تھے۔ ہیری نے پروفیسر کیورئیل کو بھی پہچان لیا تھا جو اپنی گھبراہٹ کے ساتھ وہاں براجمان تھے۔ ہیری ان کے ساتھ لیکی کالڈرن میں ملاقات کر چکا تھا۔ سر پر بھاری بھرکم ارغوانی رنگ کی پگڑی پہنے ہوئے وہ اس وقت بڑے عجیب دکھائی دے رہے تھے۔

اب منتخب کئے جانے بچوں میں صرف تین لوگ ہی باقی بچے تھے۔ ڈین تھامسن ایک سیاہ فام لڑکا تھا جو کہ رون کی طرح نکلتے ہوئے قد کا مالک تھا، اس کے ساتھ رون کھڑا تھا اس کا چہرہ ابھی تک فق پڑا تھا اور تیسری لڑکی لیزا ٹرپین تھی۔ لیزا ٹرپین کو ریون کلا کیلئے منتخب کیا گیا پھر رون کی باری آئی۔ اس کا چہرہ اب پیلا سبز ہو گیا۔ ہیری نے میز کے نیچے اپنی انگلیاں آپس میں باندھ لیں اور ایک سیکنڈ بعد ٹوپی نے چلا کر گری فنڈر کا اعلان کیا۔ جب رون اس کے پاس والی نشست پر دھم سے بیٹھ گیا تو باقی لوگوں کے ساتھ ہیری نے بھی زور زور سے تالیاں بجائیں۔

''شاباش! بہت اچھے رون!'' پرسی ویزلی نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ویزلی جڑواں بھائیوں نے شرارتی انداز میں رون کو چھیڑا۔ رون ان کی طرف دیکھ کر آگ بگولا سا ہو گیا۔ پھر ڈین تھامسن بھی گری فنڈر فریق میں منتخب کیا گیا تھا۔

پروفیسر میک گوناگل نے چرمئی کاغذ کے گولے کو لپیٹا اور بولتی ٹوپی اُٹھا کر چلی گئیں۔

ہیری نے اپنی خالی سنہری پلیٹ کی طرف دیکھا۔ اسے اب جا کر اس بات کا احساس ہوا کہ اسے کس قدر بھوک لگی ہوئی تھی۔ پیٹ میں بھوک کے مارے مروڑ اُٹھ رہے تھے۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کدو کے سموسے کھائے ہوئے صدیاں بیت چکی تھیں۔

اسی وقت ایلبس ڈمبل ڈور اپنی نشست سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ سب طلباء کی طرف دیکھ کر دھیمے انداز میں مسکرا رہے تھے۔ ان کے دونوں بازو پہلوؤں میں اُٹھے ہوئے تھے اور ان کا سفید لہراتا ہوا چوغہ ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے وہ آسمان کی بلندیوں میں کھڑے ہوں۔ ان کے چہرے پر ایسے جذبات کی جھلک عیاں تھی جیسے انہیں طلباء کے معصوم چہروں کو دیکھ کر بے حد خوشی اور فرحت مل رہی ہو۔ ان کے لہراتے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر پورے ہال میں خاموشی چھا گئی۔

''خوش آمدید!'' انہوں نے اپنی گھمبیر آواز میں کہا۔ ''ہوگورٹ میں نئے سال کیلئے میں سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ ہم لوگ ضیافت سے لطف اندوز ہوں، میں چند الفاظ کہنا چاہوں گا اور وہ الفاظ یہ ہیں...... احمق، سوجی ہوئی آنکھیں، متفرق جذبات اور تکلیف...... آپ سب کا شکریہ!''

وہ اپنی نشست پر واپس بیٹھ گئے۔ سب لوگوں نے خوش ہو کر تالیاں بجانا شروع کر دیں۔ ہیری کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا کہ ان کی اس بات پر ہنسنا چاہئے تھا یا نہیں۔

''کیا وہ...... تھوڑے سے پاگل ہیں؟'' ہیری نے پرسی سے سرگوشی سے پوچھا۔

''پاگل؟'' پرسی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔ ''وہ جوہر قابل ہیں...... دُنیا کے بہترین جادوگر، لیکن ہاں! وہ تھوڑے سے کھسکے ہوئے ضرور ہیں۔ تم آلو لینا پسند کرو گے ہیری......''

ہیری کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کے سامنے کی پلیٹیں اب رنگ برنگے کھانوں سے لبریز دکھائی دے رہی تھیں۔ اس نے ساری من پسند چیزیں ایک ہی میز پر پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ بھنے گائے کے گوشت کے پارچے، بھنے سالم مرغ، بکرے کی چانپیں، لذیذ قیمہ، مٹن کڑی، تکے، کباب، مچھلی کے قتلے، اُبلے آلو، بھنے سالم آلو، تلے ہوئے پرندے، مٹر کے دانے، گاجریں، شوربہ، یخنی، چپس اور ٹماٹر چٹنی...... اس کے علاوہ کسی عجیب طرز کے پودینے والے ہیمبرگر۔

ڈرسلی گھرانے میں ہیری کو پوری طرح بھوکا تو نہیں رکھا جاتا تھا لیکن اسے اس کی پسندیدہ چیزیں کھانے کیلئے بھی نہیں دی جاتی تھیں۔ ہیری کو جو چیز سچ مچ چاہئے ہوتی تھی، اسے ڈڈلی ہمیشہ لے لیتا تھا چاہے اسے کھانے کے بعد وہ بیمار ہی کیوں نہ پڑ جائے۔ ہیری نے اپنی پلیٹ میں مٹن کڑی کے علاوہ باقی سب چیزیں تھوڑی تھوڑی ڈال لیں اور کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ سب اشیاء بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ تھیں۔

''دیکھ کر اچھا لگتا ہے!'' گلابی گلوبند پہننے ہوئے بھوت نے دکھ بھری آواز میں کہا جو ہیری کو گوشت کے پارچے کو کاٹتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

''کیا آپ نہیں کھا سکتے؟''

''نہیں! گذشتہ چار سو سالوں سے کچھ نہیں کھایا ہے۔'' بھوت نے کہا۔ ''ظاہر ہے مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، لیکن پھر بھی اس کی کمی اکثر ستاتی ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میں نے اپنا تعارف کرایا ہے۔ میرا نام 'سرنکولس ڈے ممسی پورپنگ ٹن' ہے اور میں گری فنڈر ہال کا بھوت ہوں۔''

''میں جانتا ہوں آپ کون ہیں؟'' رون نے اچانک کہا۔ ''میرے بھائیوں نے مجھے آپ کے بارے میں بتایا ہے...... آپ لگ بھگ سر کٹے بھوت ہیں۔''

''میں چاہوں گا کہ تم مجھے 'سرنکولس ڈے ممسی' کے نام سے ہی پکارو۔'' بھوت نے تھوڑا تنک کر کہا لیکن ریت جیسے بالوں والا

سیمس فنی گن درمیان میں ہی بول پڑا۔

''لگ بھگ سر کٹا؟ کوئی آدمی لگ بھگ سر کٹا کیسے ہوسکتا ہے؟''

سر نکولس کے چہرے پر ناخوشگوار کیفیت چھا گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ گفتگو اس منزل کی طرف نہیں بڑھ رہی تھی جس کی جانب وہ اسے لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔

''اس طرح......'' سر نکولس نے چڑتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا بایاں کان پکڑا اور اسے جھٹکا دیا۔ اس کا پورا سر اکھڑ کر گردن کے پاس سے لٹک گیا اور کندھوں پر گر پڑا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی قبضے کے سہارے جھول رہا ہو۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ کسی نے ان کا سر کاٹنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ کام ٹھیک طرح سے نہیں کیا تھا۔ ان کے چہرے پر حیرانی و پریشانی کی لہریں دیکھ کر سر نکولس نے خوش ہو کر اپنا سر دوبارہ واپس اپنی گردن پر ایسے جما دیا جیسے وہ کبھی اکھڑا ہی نہ ہو۔

''گری فنڈر کے نئے طالب علمو! مجھے امید ہے کہ اس سال سالانہ ہاؤس کپ جیتنے میں تم لوگ ہماری بھرپور مدد کرو گے۔ گری فنڈر اتنے لمبے عرصے تک بغیر جیتے ہوئے کبھی نہیں رہا ہے۔ سلے درن لگاتار چھ سال سے ہاؤس کپ جیت رہے ہیں۔ میرے لئے سلے درن کے بھوت کی خوشی کو برداشت کرنا بے حد دشوار ہوتا جا رہا ہے۔'' سر نکولس نے کھانستے ہوئے کہا۔

ہیری نے سلے درن کی میز کی طرف نگاہ دوڑائی وہاں پر ایک خوفناک صورت بھوت بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ جس کی گھورتی آنکھیں بے حد ہیبت ناک تھیں۔ اس کا چہرہ دبلا تھا اور کپڑے چاندی جیسے خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔ ہیری کو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ وہ بھوت مل فوائے کے ٹھیک پاس بیٹھا ہوا تھا جو اس کی نشست پر کچھ خاص خوش نہیں دکھائی دے رہا تھا۔

''اس کے کپڑوں پر اتنا خون کیسے لگا ہوا ہے؟'' سیمس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا۔

''میں نے کبھی اس سے پوچھا نہیں!'' سر نکولس نے بڑی نزاکت سے جواب دیا۔

جب سب نے پیٹ بھر کر کھا لیا تو بچا ہوا کھانا ان کی نگاہوں کے سامنے پلیٹوں میں سے غائب ہو گیا اور پلیٹیں پہلے کی مانند چمکتی ہوئی صاف ستھری دکھائی دیں۔ ایک ہی لمحے بعد کھیر، فرنی اور شہد ملا دلیا ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ اب ان کے سامنے ہر ذائقے کی یخ بستہ آئس کریمیں، سیب کے پیڑے، گڑ کے لونگ چڑے، چاکلیٹی پیسٹریاں اور مربہ والی بالوشاہی، پیٹھا، سڑابریز، جیلی، چاولوں کا زردہ، اسفنج کیک...... سجے ہوئے تھے۔ جب ہیری نے گڑ کے لونگ چڑے کھانا شروع کئے تو گفتگو کا محور ان کے گھروں کی طرف مڑ گیا تھا۔

''میں ملاوٹی ہوں!'' سیمس نے کہا۔ ''میرے ڈیڈی ماگل ہیں اور میری ممی جادوگرنی، ممی نے جادوگرنی ہونے کی بات تب تک

نہیں بتائی جب تک ان کی شادی نہیں ہوگئی۔ یہ سن کر میرے ڈیڈ کے ہوش اُڑ گئے تھے۔'' یہ سن کر باقی سب لوگ ہنس پڑے۔

''اورتم نیول......؟'' رون نے پوچھا۔

''میری دادی نے مجھے پالا ہے اور وہ جادوگرنی ہیں۔'' نیول نے بتایا۔''لیکن پورا خاندان یہی سوچتا تھا کہ میں شروع سے ہی ماگل تھا۔ میرے گریٹ انکل 'الیگی' ہمیشہ مجھے اپنے قبضے میں رکھنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ مجھ سے جادو کا کوئی سبق حاصل کرلیں......انہوں نے مجھے ایک بار بلیک پول بند کے کنارے سے دھکا دے دیا، میں لگ بھگ ڈوب گیا......لیکن مجھے کچھ نہیں ہوا اور میں پانی سے صحیح سلامت باہر نکال لیا گیا، میں اس وقت آٹھ سال کا تھا۔ ایک دن الیگی انکل چائے کی دعوت پر گھر آئے اور انہوں نے اس دن مجھے پیروں سے پکڑ کر بالائی منزل سے نیچے الٹا لٹکا دیا۔ اسی لمحے میری گریٹ آنٹی اینڈی نے انہیں کھانے کیلئے انڈوں والا کیک دیا۔ دھیان بٹ جانے کی وجہ سے انکل الیگی نے مجھے چھوڑ دیا لیکن میں چھوٹ کر نیچے گرتا چلا گیا۔ پورے باغیچے اور سڑک تک۔ وہ لوگ سچ مچ خوش تھے۔ دادی تو اتنی خوش ہوئی کہ رونے لگیں اور جب مجھے سکول میں داخلہ ملا تو ان کے چہرے دیکھنے کے لائق تھے......وہ سوچ رہے تھے کہ مجھ میں یہاں آنے جتنی صلاحیت بالکل نہیں ہے۔ جب الیگی انکل کو میرے داخلے کا یقین ہوگیا تو وہ اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے خود جا کر مجھے مینڈک خرید کر دیا......''

ہیری کے دوسری طرف پرسی ویزلی اور ہرمائنی گرینجر پڑھائی کے بارے میں باتیں کررہے تھے (''مجھے امید ہے کہ وہ لوگ فوراً پڑھائی شروع کردیں گے، سیکھنے کو کتنا کچھ ہے، میری دلچسپی خاص طور پر تبدیلی ہیئت کے مضمون میں ہے، یعنی کسی چیز کو کسی دوسری چیز میں بدلنا۔ ظاہر ہے اسے بہت مشکل سمجھا جاتا ہے......'' پرسی نے جواب دیا۔''ابتدا میں تمہیں چھوٹی چیزیں سمجھائی جائیں گی، جیسے ماچس کی تیلی کو سوئی میں بدلنا اور اسی طرح کی چیزیں......'')

ہیری کے بدن میں اب حرارت پیدا ہوچکی تھی اور اسے نیند کے جھونکے آنے لگے۔ اس نے ایک بار پھر اونچی میز کی طرف دیکھا۔ ہیگرڈ اپنے بڑے پیالے میں سے کچھ پی رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل، ہیڈ ماسٹر ڈمبل ڈور سے باتیں کررہی تھیں۔ عجیب و غریب پگڑی پہنے پروفیسر کیورئیل ایک دوسرے استاد سے باتیں کررہا تھا۔ اس پروفیسر کے بال سیاہ اور چپچپے تھے۔ ناک مڑی ہوئی اور جلد کی رنگت زرد تھی۔ یہ ایک دم اچانک ہوا۔ مڑی ناک والے پروفیسر نے پروفیسر کیورئیل کی پگڑی کے پاس سے ہیری کی آنکھوں میں سیدھا دیکھا......اور ہیری کے ماتھے کے نشان میں تیز اور چبھتا ہوا درد اُٹھا۔

''اوچ......'' ہیری نے لاشعوری طور پر اپنا ایک ہاتھ ماتھے پر رکھ لیا۔

''کیا ہوا ہیری......؟'' پرسی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

''کک......کچھ نہیں......!'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

درد جس طرح اچانک آیا تھا اسی طرح اچانک مٹ گیا لیکن پروفیسر کی نظروں سے ہیری کو جو احساس ہوا تھا اسے دور ہٹانا اتنا آسان نہیں تھا۔ یہ احساس کہ وہ ہیری کو بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔

''پروفیسر کیورئیل سے بات کرنے والے استاد کون ہیں؟'' اس نے پرسی سے پوچھا۔

''اچھا! تو تم کیورئیل کو پہلے سے ہی جانتے ہو؟ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ کیورئیل اتنے گھبرائے ہوئے ہیں، کیونکہ وہ پروفیسر سنیپ سے بات کر رہے ہیں۔ پروفیسر سنیپ جادوئی مرکبات کا مضمون پڑھاتے ہیں لیکن وہ یہ مضمون ہرگز پڑھانا نہیں چاہتے...... سب کو معلوم ہے کہ وہ کیورئیل کی جگہ پڑھانا چاہتے ہیں۔ تاریک جادو سے محفوظ رہنے کا فن! تاریک جادو کے بارے میں پروفیسر سنیپ کو بہت زیادہ معلومات حاصل ہیں۔''

ہیری کچھ لمحوں تک پروفیسر سنیپ کو دیکھتا رہا مگر اس نے اس کی طرف دوبارہ نہیں دیکھا۔ آخر کار ان کے سامنے رکھی ہوئی شیرینی کے اشیاء بھی غائب ہوگئیں۔ اسی لمحے پروفیسر ڈمبل ڈور ایک بار پھر کھڑے ہوگئے، ہال میں خاموشی چھا گئی۔

''اچھا...... اب جب ہم کھا پی چکے ہیں تو میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ سال کے آغاز میں میں آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں...... سال اوّل کے بچے خاص طور پر یہ دھیان سے سنیں کہ تاریک یا اندھیرے جنگل میں کسی بھی حالت میں کوئی بھی فرد نہیں جائے گا اور ہمارے کچھ سینئر طلباء بھی اس بات کا پورا دھیان رکھیں تو بہتر ہوگا۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں کا رُخ ویزلی جڑواں بھائیوں کی طرف موڑ دیا تھا جو مسکرا رہے تھے۔ ''ہمارے چوکیدار مسٹر فلیچ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ سب کو یاد دلا دوں کہ مضامین کے پیریڈ کے دوران راہداریوں میں جادو کرنا منع ہے۔ کیوڈچ کی باقاعدہ مشقیں ششماہی کے دوسرے ہفتے میں شروع کی جائیں گی۔ اپنے فریق کی ٹیم کیلئے کھیلنے میں جس کی دلچسپی ہو، وہ میڈم ہوچ سے رابطہ کر سکتا ہے۔ اور آخر میں، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال، تیسری منزل کے دائیں حصے کی راہداری کو بند کر دیا گیا اور ان میں جانے کی ممانعت ہے، مہم جوئی کے شوق کے باعث آپ یقیناً دردناک موت کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔''

ہیری اس بات پر ہنس پڑا۔ وہ ان گنے چنے افراد میں سے ایک تھا جنہوں نے ایسا کیا۔

''وہ سنجیدہ تو نہیں ہیں؟'' اس نے پرسی کے کان میں سرگوشی کی۔

''بالکل ہوں گے!'' پرسی نے ڈمبل ڈور کو گھورتے ہوئے کہا۔ ''یہ عجیب ہے کیونکہ عام طور پر وہ ہمیشہ ہمیں وجوہات بتاتے ہیں کہ ہمیں کہیں پر جانے کی اجازت کیوں نہیں حاصل ہوگی؟ سب جانتے ہیں کہ جنگل میں خونخوار جانور اور درندے رہتے ہیں۔ مجھے لگتا

ہے کہ کم از کم انہیں ہم مانیٹروں کو تو وجہ بتانا چاہئے تھی۔''

''اور اب اس سے پہلے کہ ہم بستر پر جائیں ہم اپنے سکول کا گیت گائیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے بلند آواز میں کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ باقی اساتذہ کی مسکراہٹیں تھوڑی سمٹ گئی تھیں۔

ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی کو ہلکا سا جھٹکا دیا جیسے وہ اس کے سرے سے مکھی بھگانا چاہتے ہوں۔ ایک لمبا سنہری ربن چھڑی سے باہر نکلا جو میزوں کے اوپر اُٹھا اور سانپ کی طرح لہراتے ہوئے الفاظ میں بدل گیا۔

''سب اپنی من پسند دھن منتخب کر لیں اور اب ہم شروع کرتے ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

بڑے ہال میں یہ الفاظ گونج اُٹھے۔

ہوگورٹ، ہوگورٹ، جھوم جاؤ ہوگورٹ!
مہربانی کر کے ہمیں کچھ سکھاؤ جھٹ پٹ
چاہے ہم بوڑھے ہوں اور ہوں گنجے منجے
یا پھر چھلے گنٹھوں والے لڑکے، نٹ کھٹ
تھوڑا دلچسپ جادو ،ہمارے سر میں تم بھر دو
دور سے آئے ہیں تمہارے پاس جھٹنا جھٹ
ابھی ہماری کھوپڑی میں صرف ہوا بھری ہے
ہماارے دماغ کی کھڑکیوں پہ دو دستک کھٹا کھٹ
اور ہے میرا من مکھیوں اور کچرے جیسا سامان
نکھارو، دھوؤ اور پھر سے دو سنوارو، دھڑپٹ
ہمیں سکھاؤ جاننے کے لائق جو ہیں چیزیں
یاد دلاؤ جو ہم بھول چکے مستی میں، فٹافٹ
اپنی بہترین کوشش کرو، باقی ہم کرلیں گے
زندگی میں کے بادلوں میں ہورہی ہے گھٹا گھٹ
سکھاؤ جب تک کہ ہمارا دماغ نے پک جاء

دل سے خوشی پھوٹے اور آنکھوں سے نمانٹ

ہر ایک نے یہ گیت الگ الگ وقت میں ختم کیا تھا۔ آخر میں صرف ویزلی جڑواں بھائی ہی بہت دھیمے ماتمی سروں میں گا رہے تھے۔ ڈمبل ڈور نے اپنی چھڑی سے ان کی آخری سطروں کو دوبارہ ظاہر کیا۔ گیت ختم ہونے پر باقی لوگوں نے تالیاں بجائیں اور ڈمبل ڈور نے سب سے تیز تالی بجائی۔

''عمدہ سروں کا انتخاب!'' انہوں نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ ''ہم یہاں جو جادو کرتے ہیں، یہ اس سے بڑا جادو ہے۔ اور اب سونے کا وقت ہو چکا ہے۔ جایئے اور اپنے بستروں میں گھس جایئے۔''

گری فنڈر کے منتخب سال اوّل کے بچے آپس میں باتیں کرتے ہوئے طلبا کے ہجوم کے درمیان سے گزرتے ہوئے پرسی کے پیچھے پیچھے چل دیئے۔ وہ لوگ بڑے ہال سے باہر نکلے اور سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چڑھنے لگے۔ ہیری کے پیر ایک بار پھر بہت وزنی ہو رہے تھے لیکن صرف اس لئے کیونکہ وہ بہت تھک چکا تھا اور اس نے زیادہ کھا لیا تھا۔ غنودگی کے مارے اس کا برا حال تھا۔ اسے اتنی نیند آ رہی تھی کہ اسے یہ دیکھ کر بھی حیرت نہیں ہوئی کہ راہداریوں میں لگی تصویروں کے لوگ آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے اور ان کے پاس سے گزرتے وقت اشارے کر رہے تھے۔ جب پرسی دو بار انہیں ایسے دروازوں سے لے گیا جو پھسلنے والی چکنے فرش اور جھولتے ہوئے دبیز پردوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے تو بھی اسے کوئی حیرانی نہیں ہوئی۔ سبھی بچے جمائیاں لیتے ہوئے اور اپنے پیروں کو گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں پر چڑھ رہے تھے۔ سیڑھیاں تھیں کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا ابھی انہیں کتنی دور اور جانا پڑے گا۔ اچانک پرسی رُک گیا۔ چھڑیوں کا ایک بڑا گٹھڑ راستے کے بالکل درمیان میں ہوا میں تیر رہا تھا۔ جب پرسی آگے کی طرف بڑھا تو گٹھڑ سے چھڑیاں ایک ایک کر کے ان پر گرنے لگیں۔

''پیوس ہے ایک شرارتی بھوت......!'' پرسی نے سال اوّل کے بچوں کو بڑبڑا کر آگاہ کیا۔

''پیوس! سامنے آؤ......'' اس نے اونچی آواز میں کہا۔

جواب میں ایک تیز اور بے ہودہ آواز سنائی دی جیسے کسی نے غبارے میں ہوا نکال دی ہو۔

''کیا تم چاہتے ہو کہ میں خونی نواب کو بلا لوں......'' پرسی نے چیخ کر کہا۔

پٹاک جیسی آواز کے ساتھ ایک تاریک آنکھوں اور چوڑے چہرے والا پستہ قد آدمی سامنے ظاہر ہو گیا جو ہوا میں تیر رہا تھا اور چھڑیوں کے گٹھڑ پکڑے ہوئے تھا۔

''واہ کیا بات ہے؟'' اس نے سفاکانہ کھلکھلاہٹ کے ساتھ کہا۔ ''سال اوّل کے بچے! ایلی ایلی ایلی...... کتنے مزے دار چہرے

ہیں......لطف آئے گا۔'' وہ اچانک ان کی طرف جھپٹا۔سب نے اپنے سر جھکا لئے۔

''پیوس! دور ہٹو ان سے! ورنہ میں خونی نواب کو اس بارے میں بتا دوں گا۔ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں...... پیوس!'' پرسی نے گرجتی ہوئی آواز میں کہا۔

پیوس نے اپنی زبان باہر نکال کر اسے چڑایا اور پھر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔لیکن جاتے جاتے اس نے چھڑیوں کے گٹھڑ کو نیول کے سر پر پھینک دیا تھا۔انہوں نے اسے دور جاتے ہوئے سنا اور جاتے جاتے وہ زرہ بکتر کے سجاوٹی انگرکھے سے جان بوجھ کر ٹکراتا ہوا گیا۔جب وہ دوبارہ چل پڑے تو پرسی نے پیچھے مڑے بغیر بتایا۔

''تمہیں پیوس سے ذرا بچ کر رہنا پڑے گا۔صرف خونی نواب ہی واحد بھوت ہے جو اسے قابو میں رکھ سکتا ہے۔خونی نواب سلے درن کے ہال کا بھوت ہے، پیوس ہم مانیٹروں تک بھی نہیں سنتا......لو ہم پہنچ گئے۔''

راہداری کے آخری سرے پر گلابی ریشمی پوشاک میں ایک بہت فربہ عورت کی تصویر ٹنگی ہوئی تھی۔وہ انہیں دیکھ کر دھیمے دھیمے مسکرا رہی تھی۔جب وہ اس کے سامنے پہنچے تو بولی۔

''شناخت کرائیے!''

''کیپٹن ڈریکونس!'' پرسی نے تیز آواز میں کہا۔

تصویر آگے کی طرف جھکی اور دیوار میں ایک بڑا گول سوراخ دکھائی دیا۔وہ سب اس میں سے گزرتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔نیول کو ایک پیر اُٹھانے کے لئے سہارے کی ضرورت پڑی۔اور ان لوگوں نے خود کو گری فنڈر کے ہال میں پایا۔یہ گدے دار کرسیوں سے بھرا ہوا ایک شاندار بڑا کمرہ تھا۔پرسی نے لڑکیوں کو ایک دروازے سے ان کے کمرے تک پہنچایا اور لڑکوں کو دوسرے دروازے سے ان کے کمرے تک پہنچایا۔چکردار سیڑھیوں کے سب سے اوپر والے سرے پر پہنچنے کے بعد......ظاہر تھا کہ وہ بلند و بالا مینار میں پہنچ چکے تھے۔انہوں نے آخر کار اپنے بستر سیدھے کئے۔وہ پانچ پلنگ تھے جن پر گہرے سرخ رنگ کے مخمل کے پردے لگے تھے۔ان کے صندوق پہلے ہی آ چکے تھے۔وہ اتنے تھکے ہوئے تھے کہ بات کرنے کا تو سوال ہی نہیں اُٹھتا تھا۔انہوں نے اپنا اپنا یونیفارم اتارا اور پاجامے پہنے اور پھر بستر پر لڑھک گئے۔

''کھانا شاندار تھا...... ہے نا؟'' رون نے پردے کے پیچھے سے ہیری کو مخاطب کیا۔

''دور ہٹو سکے برز! وہ میری چادر کتر رہا ہے۔''

ہیری نے رون سے پوچھنے والا تھا کہ کیا اس نے گڑ والے لونگ چڑے کھائے تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہہ پاتا، ہیری فوراً

ہی نیند کی وادی میں اترتا چلا گیا۔شاید ہیری نے کچھ زیادہ ہی کھالیا تھا کیونکہ اس نے ایک عجیب سا خواب دیکھا۔ وہ پروفیسر کیورئیل کی پگڑی پہنے کھڑا تھا جواس سے باتیں کررہی تھی اوراسے بتارہی تھی کہ اسے فوراً سلے درن میں جانا پڑے گا کیونکہ یہی اس کی تقدیر میں لکھاہے۔ ہیری نے پگڑی کو بتایا کہ وہ سلے درن میں نہیں رہنا چاہتا۔ پگڑی بھاری ہوتی چلی گئی۔ ہیری نے اسے اتار کر پھینکنے کی کوشش کی لیکن پگڑی اس کے سر پر کستی چلی گئی۔ جس سے اسے درد ہونے لگا۔اور پھر وہاں پر مل فوائے دکھائی دیا جو اسے پگڑی سے دھینگا مشتی کرتے ہوئے دیکھ کر استہزائیہ انداز میں ہنسنے لگا۔ پھر مل فوائے مڑی ناک والے پروفیسر یعنی سنیپ میں بدل گیا جس کی ہنسی اونچی اور سرد سفاکانہ ہوتی چلی گئی۔ سبز روشنی کی ایک چکاچوند برپا ہوئی اور ہیری پسینے میں شرابور کانپتا ہوا جاگ گیا۔اس کی سانسیں تیز چل رہی تھیں۔اس نے کروٹ بدلی اور پھر سے سوگیا۔اب وہ اگلے ہی دن کی صبح کو بیدار ہوا تھا۔ وہ رات کے عجیب وغریب خواب کو بالکل فراموش کر چکا تھا۔

☆☆☆

آٹھواں باب

جادوئی مرکبات کا استاد

''وہ دیکھو!''

''کہاں؟''

''سرخ بالوں والے لمبے لڑکے کے ساتھ۔''

''وہ عینک والا۔!''

''کیا تم نے اس کا چہرہ دیکھا؟''

''کیا تم نے اس کا نشان دیکھا؟''

اگلے دن جس پل ہیری نے اپنا کمرہ چھوڑا اسی وقت سے اس نے آس پاس سرگوشیوں کی ایسی ہی آوازیں سنی تھیں۔ وہ جدھر سے گزرتا طلباء سب کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔ کمرۂ جماعت کے باہر قطار لگا کر کھڑے بچے، پنجوں کے بل اچک اچک کر اسے دیکھنے کی کوشش کرتے رہے۔ کئی تو راہداریوں میں بغیر کسی وجہ آگے تک جا کر لوٹ گئے تھے۔ اسے گھورتے ہوئے پاس سے گزر جاتے تھے۔ ہیری کی دلی خواہش تھی کہ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ وہ کمرۂ جماعت کی تلاش میں ہی اپنا پوری توجہ مرتکز رکھنا چاہتا تھا۔ ہوگورٹ میں ایک سو بیالس سیڑھیاں تھیں۔ کچھ چوڑی اور پھیلی ہوئیں، کچھ تنگ اور حرکت کرتی ہوئی، کچھ سیڑھیاں جمعہ کے دن انہیں کہیں اور ہی لے جاتی تھیں، کچھ سیڑھیوں کے درمیانی ایک کڑی ہی غائب تھی، اور سب بچوں کو یہ یاد رکھنا پڑتا تھا کہ اسے پھلانگ کر عبور کرنا پڑے گا۔ ایسے دروازے بھی تھے جو اس وقت تک نہیں کھلتے تھے جب تک ان کے ساتھ تہذیب و شائستگی سے بات نہ کی جاتی یا انہیں صحیح جگہ پر گدگدی نہ کی جاتی۔ ایسے دروازے بھی تھے جو درحقیقت دروازے تھے ہی نہیں...... بلکہ ٹھوس دیواریں تھیں جو دروازے ہونے کا نشان کر رہی تھیں۔ یہ یاد رکھنا بہت مشکل تھا کہ کون سی چیز کہاں تھی؟ کیونکہ ہر چیز ادھر سے ادھر اچھل کر گھومتی رہتی تھی۔ تصویروں کے اندر کے لوگ ایک دوسرے سے ملنے کیلئے آتے جاتے رہتے تھے یعنی اپنی تصویر میں سے دوسروں کی تصویر میں

چلے جایا کرتے تھے۔ ہیری کو پورا یقین تھا کہ زرہ بکتر کے سجاوٹی انگرکھے کسی بھی وقت ادھر ادھر چل سکتے تھے۔

بھوتوں سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی تھی، جب کوئی بھوت اچانک اس دروازے سے تیرتے ہوئے آتا تھا جسے آپ کھولنے کی کوشش کررہے ہیں تو اس سے بہت صدمہ ہوتا تھا۔لگ بھگ سر کٹا نک ہمیشہ گری فنڈر کے نئے طلباء کو خوشی خوشی صحیح سمت بتادیتا تھا لیکن اگر آپ کو جماعت کیلئے دیر ہورہی ہو اور پیوس نامی بھوت رستے میں مل جائے تو وہ دو قفل بند دروازوں اور ایک چالاک سیڑھی کے برابر تھا۔وہ آپ کے سر پر ردی کاغذ کی ٹوکری انڈیل دیتا تھا، پیروں کے نیچے سے قالین کھینچ لیتا تھا، چاک کے ٹکڑے نشانے لگا کر مارتا تھا یا پھر آپ کے پیچھے غائب ہوکر چلتا تھا اور آپ کو زمین پر گرا کر آپ کی ناک پنچ سکتا تھا اور زور سے چیختا تھا۔''تمہاری ناک مل گئی......''

اگر پیوس سے بھی برا کوئی ہوسکتا تھا تو وہ چوکیدار فلیچ تھا۔اس سے ہیری اور رون کی پہلی ہی صبح مڈبھیڑ ہوگئی۔فلیچ نے دیکھا کہ وہ ایک دروازے کو زبردستی کھول کر اندر داخل ہونے کی کوشش کررہے تھے۔بدقسمتی سے وہ دروازہ تیسری منزل کی اس راہداری جاتا تھا جہاں جانا منع تھا۔وہ یہ ماننے کو ہی تیار نہیں تھا کہ وہ راستہ بھٹک گئے تھے اور اسے پورا یقین تھا کہ وہ جان بوجھ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کررہے تھے۔وہ انہیں تہہ خانے میں بند کرنے کی دھمکی دے رہا تھا لیکن اسی وقت وہاں سے گزرتے ہوئے پروفیسر کیورئیل نے ان کی خلاصی کرائی۔

فلیچ کے پاس ایک بلی تھی جس کا نام اس نے 'مسز نورس' رکھا ہوا تھا۔وہ دبلی پتلی اور دھول جیسی رنگت کی تھی۔فلیچ کی طرح اس کی آنکھیں بھی زرد لالٹین جیسی دکھائی دیتی تھی اور کافی حد تک ابھری ہوئی، باہر نکلتی محسوس ہوتی تھی۔وہ اکثر تنہا راہداریوں میں گھومتی رہتی تھی۔اگر اس کے سامنے کوئی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتا یا قطار میں سے ایک بھی قدم باہر نکالتا تو وہ پلک جھپکتے فلیچ کے پاس پہنچ جاتی تھی اور اگلے ہی لمحے میں ہانپتا ہوا فلیچ کسی پُراسرار بھوت کی طرح نمودار ہوجاتا۔فلیچ کو سکول کے تمام خفیہ راستوں سے مکمل آگاہی تھی۔کہہ سکتے ہیں کہ ان راستوں کے بارے میں وہ جتنا جانتا تھا اس سے زیادہ کوئی دوسرا نہیں جانتا تھا۔شاید ویزلی جڑواں بھائیوں کو چھوڑ کر۔سب جانتے تھے کہ فلیچ کسی بھوت کی طرح اچانک آٹپکے گا اور انہیں اپنی مضبوط استخوانی گرفت میں لے گا۔اسی وجہ سے سب طلباء اس سے شدید نفرت کرتے تھے اور کئی تو یہ دلی خواہش رکھتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح 'مسز نورس' کو ایک لات ماردی جائے۔

اگر آپ کو کسی طرح راستہ تلاش کرنے میں کامیابی بھی ہوجائے تو اس کے بعد پڑھائی کا جھنجٹ سامنے کھڑا تھا۔ہیری کو جلد ہی یہ معلوم ہوگیا تھا کہ جادو سیکھنے کا مطلب صرف چھڑی ہلانا اور کچھ عجیب سے الفاظ کو منہ سے ادا کرنا ہی نہیں تھا بلکہ مکمل طور پر کتابوں کے سبق پڑھنے اور یاد کرنے پڑتے تھے، ہوم ورک الگ سے کرنا ہوتا تھا۔انہیں ہر بدھ والے دن کو آدھی رات تک اپنی دوربینوں سے آسمان میں مختلف ستاروں کی نقل وحرکت کی جانچ پڑتال کرنا پڑتی تھی اور ان کی سمتوں اور کیفیت کے بارے میں کاپیوں پر جدید

حالات درج کرنا پڑتے تھے۔اس کے علاوہ انہیں الگ الگ ستاروں کے نام اور گرہن لگنے کی علامات کوبھی یاد کرنا پڑتا تھا۔

ہفتے میں تین بار انہیں قلعے کے عقبی حصے میں بنے ہوئے ہریالی گھروں میں جا کر جڑی بوٹیوں کا علم حاصل کرنے کیلئے عملی مشقیں انجام دینا ہوتی تھیں۔جس کی جماعت ایک گول مٹول پستہ قامت جادوگرنی لیتی تھیں اوران کا نام پروفیسر سپراؤٹ تھا۔ یہاں وہ سیکھتے تھے کہ کس طرح کارآمد پودوں اور مختلف النوع پھپھوندیوں کی دیکھ بھال کیا جائے اور یہ بھی، ان پودوں اور پھپھوندیوں کو کن امور کیلئے استعمال میں لایا جاتا ہے؟

انہیں سب سے بے زار کن جماعت معاشرتی علوم کی لگتی تھی، جس میں جادوئی تاریخ کا مضمون پڑھایا جاتا تھا۔ یہ اکلوتی ایسی جماعت تھی جسے ایک بھوت پروفیسر پڑھاتا تھا۔ پروفیسر بینز واقعی ایک قابل اور سمجھدار پروفیسر تھے، جب وہ سٹاف روم کی آتشدانی انگیٹھی کے سامنے گئے تھے اور اگلی صبح جب بیدار ہوئے تو اپنے جسم کو کرسی پر ہی چھوڑ کر پڑھانے چلے آئے۔ پروفیسر بینز بولتے رہتے تھے، لگاتار بولتے رہتے تھے جبکہ طلباء نام اور تاریخ لکھتے جاتے تھے۔ وہ اکثر 'ایمی ٹک دی ایول' اور 'یورک دی اوڈبال' کے نام آپس میں الٹ پلٹ کر دیتے تھے۔

جادوئی کلمات سکھانے والے استاد پروفیسر فلٹ وک ایک بونے سے جادوگر تھے۔جنہیں اپنی ڈیسک کے پار دیکھنے کیلئے کتابوں کے ڈھیر کے اوپر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔اپنی پہلی جماعت کے آغاز والے دن انہوں نے رجسٹر کھولا اور جب وہ ہیری کے نام پر پہنچے تو ان کے منہ سے حیرت کے مارے چیخ نکل گئی اور وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے اوجھل ہو گئے۔

پروفیسر میک گوناگل سب سے الگ قسم کی استاد تھیں۔ ہیری نے سوچا تھا کہ وہ ایسی استانی ثابت ہوں گی جن سے اسے بچ کر رہنا ہوگا۔ وہ بے حد سخت اور نہایت گھاگ تھیں، اس کے علاوہ پہلے دن جماعت میں ہی انہوں نے طلباء کو اچھی طرح سمجھایا تھا۔

''تبدیلی ہیئت بہت مشکل اور خطرناک جادو ہوتا ہے جو آپ ہوگورٹ میں سیکھیں گے، لیکن اگر میری جماعت میں کسی نے بھی گڑبڑ کی تو وہ یہاں سے غائب ہو جائے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آپائے گا۔ میں آپ سب کو خبردار کر رہی ہوں!''

انہوں نے اپنے چبوترے والی میز کو ایک جیتے جاگتے بچھڑے میں بدل دیا اور پھر اسے واپس میز بنا ڈالا۔ان کے جادوئی کرتب کو دیکھ کر سب کے سب طلباء بے حد محظوظ ہوئے اور وہ بھی ایسا ہی کچھ کرنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہے تھے۔لیکن جلد ہی انہیں تلخ حقیقت سے آشنائی ہوگئی کہ وہ اتنا آسان نہیں تھا، فرنیچر کو جانوروں میں تبدیل کرنے کیلئے انہیں کڑی محنت اور طویل مسافت طے کرنا ہوگی۔ بہت سی مشکل جزئیات کو لکھوانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے طلباء کو ماچس کی ایک ایک تیلی دی اور انہیں کہا گیا کہ وہ اپنی چھڑی کے استعمال سے تیلیوں کو سلائی کی سوئیوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ جماعت کا وقت ختم ہونے پر صرف ہرمائنی ہی

ایک ایسی طالبہ تھی جسے تیلی کو سوئی میں بدلنے میں کامیابی ہوئی تھی جبکہ باقی ساری جماعت ہونقوں کی طرح منہ پھاڑے بیٹھی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل نے جماعت کے سبھی طلباء کو دکھایا کہ کس یہ سفید چاندی جیسی ہوگئی تھی اور اس میں نوک نکل آئی تھی۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ہرمائنی پر ستائشی مسکراہٹ ڈالی تھی جو ہرمائنی گرینجر کیلئے کسی اعزاز سے کم نہیں تھی۔

ہر طالب علم اور طالبہ جس جماعت میں واقعی جانے کا خواہش مند دکھائی دیتا تھا، وہ 'تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن' سے متعلقہ تھی۔مگر پروفیسر کیورئیل کی اسباقی گفتگو ایک طرح کی مذاق ہی ثابت ہوئی۔ جماعت میں لہسن کی تیز اور ناگوار بدبو بھری ہوئی تھی۔سب کہہ رہے تھے کہ یہ اس خون آشام بھوت کو دور بھگانے کیلئے تھی جس سے پروفیسر کیورئیل رومانیہ کی تاریک جنگل میں ملے تھے۔ وہ اب بھی ڈرتے تھے کہ وہ خون آشام بھوت کسی دن انہیں پکڑنے کیلئے پھر آ سکتا تھا۔ کیورئیل نے طلباء کو بتایا تھا کہ انہیں یہ پگڑی ایک افریقی شہزادے نے تحفتاً دی تھی جس کی جان انہوں نے ایک ہزار سالہ آدمخور مردے سے بچائی تھی۔مگر طلباء کو ان کی کہانی پر یقین نہیں ہوا۔ جب سیمس فنی گن نے بڑے تجسس کے ساتھ اس واقعے کی تفصیل معلوم کرنا چاہی کہ پروفیسر کیورئیل نے اس آدمخور مردے سے کس طرح مقابلہ کیا تھا تو وہ دوسری منہ کر کے موسم کے حال پر تبصرہ کرنے لگے۔اس کے علاوہ طلباء نے یہ محسوس کیا کہ کیورئیل کی پگڑی میں ایک عجیب سی ناگوار بو آتی تھی۔ ویزلی جڑواں بھائیوں کا کہنا تھا کہ وہ شرط لگا سکتے ہیں کہ پگڑی کے اندر اور کچھ نہیں لہسن کی پوتھیاں بھری ہوئی ہیں تاکہ پروفیسر کیورئیل جہاں بھی جائیں، محفوظ رہ سکیں۔

ہیری کو یہ جان کر بہت راحت ملی کہ وہ باقی طلباء سے میلوں پیچھے نہیں تھا۔ بہت سے بچے ماگل خاندانوں سے آئے تھے اور اس کی طرح انہیں بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ جادوگر اور جادوگرنیاں تھے۔ سیکھنے کو اتنا کچھ تھا کہ رون جیسے جادوگر لوگ بھی ان سے بہت آگے نہیں جا پائے تھے۔ جمعہ کے دن ہیری اور رون کیلئے ایک اہم ترین دن تھا۔ ناشتے کیلئے بڑے ہال میں نیچے جاتے ہوئے وہ ایک بار بھی راستہ نہیں بھٹکے تھے۔

''آج ہمیں کیا پڑھنا ہے۔'' ہیری نے اپنے دلیے میں شکر ملاتے ہوئے رون سے پوچھا۔

''سلے درن کے ساتھ جادوئی مرکبات کے دو پیریڈ ہیں۔ پروفیسر سنیپ سلے درن فریق کے منتظم ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ انہیں کی جانبداری کرتے ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ کیا یہ واقعی سچ ہے؟'' رون نے آہستگی سے ناشتہ کرتے ہوئے کہا۔

''کاش پروفیسر میک گوناگل بھی ہماری طرف داری کیا کرتیں!'' ہیری نے کہا۔ پروفیسر میک گوناگل، گری فنڈر فریق کی منتظمہ تھیں۔لیکن اس کے باوجود انہوں نے پہلے ہی دن انہیں ڈھیر سارا ہوم ورک دے دیا تھا۔

اسی لمحے الّو ؤں کی ڈاک آ گئی۔ ہیری کو اب تک اس کی عادت پڑ گئی تھی لیکن پہلے دن جب لگ بھگ سو الّو ناشتے کے وقت پر بڑے ہال میں اچانک داخل ہوئے تو وہ ہکا بکا رہ گیا تھا۔ یہ الّو تب تک میزوں کے اوپر دائروی انداز میں منڈلاتے رہے جب تک انہیں نے ان کے مالک نہیں دکھائی دیئے۔ وہ خط اور پیکٹ ان کی گودوں میں پھینک کر لوٹ جاتے تھے۔ ہیڈوگ ہیری کیلئے اب تک کچھ نہیں لائی تھی۔ یہ کئی بار آئی ضرور تھی لیکن اس کے کانوں کو کتر کر اور تھوڑا ٹوسٹ کھا کر سکول کے دوسرے حصوں میں بنے ہوئے الّو خانوں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ سونے کیلئے چلی جاتی تھی۔لیکن اس صبح وہ اُڑتی ہوئی نمودار ہوئی اور سیب کے مربے اور شکر دانی کے بالکل درمیان میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس نے جھٹکے سے ہیری کی پلیٹ میں ایک خط پھینک دیا۔ ہیری نے فوراً اسے پکڑتے ہوئے کھول لیا۔لکھائی کافی خراب تھی جیسے گھسیٹے مار کر لکھا گیا ہو۔

ڈئیر پوٹر!

میں جانتا ہوں کہ جمعہ کے دن تمہیں آدھے دن کی پڑھائی کے بعد چھٹی ہو جاتی ہے۔ کیا تم تین بجے کے قریب میرے یہاں آکر میرے ساتھ ایک پیالی چائے پینا پسند کروگے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ تمہارا پہلا ہفتہ کیسے گزرا؟ پہلی نشست میں ہی جواب لکھ کر ہیڈوگ کو دے دینا۔

ہیگرڈ

ہیری نے رون سے قلم ادھار لیا اور اسی خط کے عقبی حصے پر لکھ دیا۔

''ہاں کیوں نہیں ضرور ملیں گے۔''

اور پھر اس نے ہیڈوگ کو خط کے ساتھ روانہ کر دیا۔ ہیری کی قسمت اچھی تھی کہ وہ ہیگرڈ کے ساتھ چائے پینے کیلئے مشتاق تھا کیونکہ جادوئی مرکبات کی جماعت اس کیلئے اب تک کی سب سے برا حادثہ ثابت ہوئی تھی۔

سال کے آغاز والی ضیافت میں ہیری نے سوچا تھا کہ پروفیسر سنیپ اسے ناپسندیدگی سے دیکھتے رہے ہیں اور اچھا نہیں سمجھتے۔ جادوئی مرکبات کی جماعت میں پہلے پیریڈ کے بعد وہ جان چکا تھا کہ وہ غلط تھا...... پروفیسر سنیپ ، ہیری کو ناپسند ہی نہیں کرتے تھے بلکہ......وہ اس سے نفرت کرتے تھے۔

جادوئی مرکبات کی جماعت ایک تہہ خانے میں منعقد ہوتی تھی۔ قلعے کے بالائی حصے کی نسبت اس جگہ زیادہ ٹھنڈک اور خنکی کا قبضہ تھا۔ دیواروں میں بنے ہوئے شلفوں میں ہر طرف شیشے کے مرتبان رکھے ہوئے تھے اور ان میں مرے ہوئے جانور، اچار کی طرح تیرتے ہوئے دکھائی نہ بھی دیتے تو بھی یہ جگہ بہت ڈراؤنی لگتی۔ پروفیسر فلٹ وک کی طرح پروفیسر سنیپ نے بھی رجسٹر نکال کر

جماعت کی حاضری لگائی اور فلٹ وک کی ہی طرح وہ بھی ہیری کے نام پر آ کر ٹھہر گئے۔

''ارے ہاں۔''انہوں نے دھیرے سے کہا۔''ہیری پوٹر! ہمارا نیا...... ہیرو!''

ڈریکومل فوائے اور اس کے دوست کریب اور گوئل منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگے۔ سب کے ناموں کو پکارنے کے بعد سنیپ نے جماعت کی طرف دیکھا۔ ان کی آنکھیں ہیگرڈ کی طرح چمکتی سیاہ تھیں مگر ان میں ہیگرڈ جیسی نرمی اور شگفتگی نہیں تھی۔ ان کی آنکھیں سرد اور گہری تھیں، جنہیں دیکھ کر اکثر تاریک سرنگ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔

''آپ یہاں پر جادوئی مرکبات بنانے کا اہم ترین علم اور رقیق سائنس سیکھنے کیلئے آئے ہیں۔''انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ ان کی آواز سرگوشی سے کچھ زیادہ اونچی نہیں تھی لیکن طلباء کو ہر لفظ صاف سنائی دے رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل کی طرح ہی سنیپ کے پاس بھی جماعت میں کسی تردد کے بغیر ہی خاموشی برقرار رکھنے کا فن موجود تھا۔''چونکہ یہاں پر چھڑی ہلانے کا غیر معمولی کام بہت کم ہوتا ہے اس لئے تم میں سے اکثر کو یہ یقین نہیں ہوگا کہ یہ بھی جادو ہی ہے۔ مجھے امید نہیں ہے کہ تم لوگ اُبلتی ہوئی کڑاہی سے اُٹھتے ہوئے لہراتے دھوئیں کی دلکشی کو کبھی سمجھ پاؤ گے یا انسان کی رگوں میں جانے والے سیالوں کی نازک قوت کو پہچان پاؤ گے جو دماغ کو قابو میں کر لیتے ہیں اور حواس پر چھا کر انہیں زائل کر دیتے ہیں...... میں تمہیں یہ تک سکھا سکتا ہوں کہ شہرت کے جن کو بوتل میں کیسے بند کیا جا سکتا ہے؟ عروج کی بلندیوں کو کیسے کشید کیا جا سکتا ہے؟ اور یہاں تک کہ موت پر بند کیسے باندھا جا سکتا ہے؟...... بشرطیکہ تم اتنے بڑے نالائق ثابت نہ ہو پاؤ، جنہیں مجھے عام طور پر پڑھانا پڑتا ہے۔''

اس چھوٹی سی گفتگو کے بعد کافی دیر تک کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔ ہیری اور رون بازو اُٹھا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ہرمائنی گرینجر اپنی نشست کے کنارے پر کھسک آئی تھی اور یہ ثابت کرنے کیلئے بے تاب ہو رہی تھی کہ وہ نالائق نہیں تھی۔

''پوٹر......!''سنیپ نے اچانک کہا۔''اگر میں سوسن سفید کی جڑ کے سفوف کو افسنتین کے خیساندے میں ملاؤں گا تو مجھے کیا حاصل ہوگا؟''

''کون سی جڑ کے سفوف کو کس کے خیساندے میں؟''ہیری نے رون کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر بھی اتنی ہی ہوائیاں اڑ رہی تھیں جتنی کہ ہیری کے چہرے پر۔ ہرمائنی کا ہاتھ ہوا میں تلوار کی طرح کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

''میں نہیں جانتا جناب!''ہیری نے دھیمے سے کہا۔

''چچ چچ چچ...... شہرت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔''سنیپ نے پھبتی کسی۔ انہوں نے ہرمائنی کے تنے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر دیا۔

''ہم ایک بار اور کوشش کرتے ہیں پوٹر! اگر میں تم سے زہر مہرہ لانے کیلئے کہوں تو تم اسے کہاں تلاش کرنے جاؤ گے؟''

ہرمائنی نے اپنے ہاتھ کو اتنا اونچا اُٹھالیا تھا جتنا کہ وہ اپنی نشست سے اُٹھے بنا اُٹھا سکتی تھی۔لیکن ہیری کو اس بات کا رتی بھر بھی اندازہ نہیں تھا کہ زہرمہرہ کس بلا کا نام ہوتا ہے؟اس نے کوشش کی کہ وہ مل فوائے ،کریب اور گوئل کی طرف نہ دیکھے جو ہنسی کے مارے دہرے ہوئے جارہے تھے۔

''میں نہیں جانتا جناب!'' ہیری نے پھسپھسے انداز میں کہا۔

''ایسا لگتا ہے کہ یہاں آنے سے پہلے تم نے کتابیں کھول کر بھی نہیں دیکھیں۔ ہے نا پوٹر!'' پروفیسر سنیپ نے سفاکانہ لہجے میں مسکرا کر کہا۔

ہیری نے ان سرد آنکھوں میں سیدھے دیکھنے کیلئے اپنی پوری قوت مرتکز کی۔اس نے ڈرسلی گھرانے میں اپنی کتابوں کو کھول کر پڑھا تھا مگر کیا سنیپ اس سے یہ امید باندھے بیٹھا تھا کہ اسے ایک نظر میں ہی 'یک ہزار جادوئی جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب میں لکھے ہوئے ہر ایک سطر ازبر ہو چکی ہوگی۔سنیپ نے ایک بار پھر ہرمائنی گرینجر کے ہوا میں لہراتے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کر دیا تھا۔

''پوٹر!اچھا یہ بتاؤ کہ ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے میں کیا فرق ہوتا ہے؟''

اس بار ہرمائنی گرینجر اُٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی اور اس کا ہاتھ تہہ خانے کی چھت کو چھونے لگا۔

''مجھے نہیں معلوم جناب!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔''مجھے لگتا ہے کہ ہرمائنی جانتی ہے، آپ اسی سے کیوں نہیں پوچھ لیتے؟''

کچھ بچے اس کی بات پر ہنس پڑے۔ ہیری کی نگاہ سیمس سے جا ٹکرائی جس نے اسے آنکھ ماری۔ بہرحال سنیپ اس بات سے خوش نہیں ہوا تھا۔انہوں نے ہرمائنی کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''بیٹھ جاؤ!......اور پوٹر! تمہاری معلومات کیلئے بتادوں کہ افسنتین اور سوسن سفید کی جڑ کے سفوف کو افسنتین کے خیساندے میں ملانے سے گہری نیند لانے والا سیال بنتا ہے جو نہایت طاقتور اثرات رکھتا ہے،اسی لئے اسے 'زندہ موت کا گھونٹ' کہا جاتا ہے۔زہر مہرہ ایک پتھر کا نام ہے جو بکرے کے معدے سے نکالا جاتا ہے،اور یہ زیادہ تر زہروں سے بنتا ہے۔ جہاں تک ناگ پھنی اور بھیڑیائی دانے کا سوال ہے تو یہ دونوں ایک ہی پودے کے نام ہیں جسے 'ایکونائٹ' کے نام سے جانا جاتا ہے......تو تم لوگ اسے لکھ کیوں نہیں رہے ہو؟''

اچانک چرمئی کاغذ اور قلم نکالنے کی آوازیں تہہ خانے میں گونج اُٹھیں۔اس آواز کے اوپر سنیپ نے کہا۔''اور پوٹر! تمہاری

بدتمیزی کے لئے گری فنڈر کا ایک پوائنٹ کاٹ لیا جائے گا۔''

جادوئی مرکبات کا سبق جب آگے بڑھا تو بھی گری فنڈر کی کارکردگی میں غیر معمولی اضافہ دکھائی نہیں دیا۔ سنیپ نے ان کی جوڑیاں بنا دیں اور انہیں چھالے دور کرنے والے ایک آسان سے جادوئی سیال بنانے کا کام سونپ دیا۔ سنیپ اپنے لمبے کالے چوغے میں چاروں طرف گھوم کر دیکھتا رہا کہ وہ سوکھی ہوئی کھجوٹ (بچھو بوٹی) اور سانپ کے زہریلے دانت کے سفوف کو کس طرح سے تول رہے ہیں؟ ڈریکو ملفوائے کو چھوڑ کر انہوں نے ہر ایک پر نکتہ چینی کی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ملفوائے کو پسند کرنے لگے تھے۔ جب وہ سب کو یہ بتا رہے تھے کہ ملفوائے نے اپنے سینگ والے گھونگھوں کو کتنا اچھی طرح سے ابالا تھا، اسی وقت سبز دھوئیں کا ایک تیزابی بادل اُٹھا اور کمرے میں ایک سنسناتی ہوئی آواز بھر گئی۔ نیول نے نجانے کیسے سیمس کی کڑاہی کو ایک مڑے گولے میں بدل دیا تھا اور کڑاہی میں بھرا سیال پتھر کے فرش پر بکھر رہا تھا۔ اس سیال کی وجہ سے دوسرے لوگوں کے جوتوں میں سوراخ ہو گئے تھے۔ کچھ ہی پل ہی پوری جماعت اپنے اپنے سٹولوں پر کھڑی ہوگئی۔ جبکہ نیول جو کڑاہی کے گرتے ہی اس کے گرم سیال میں بری طرح نہا چکا تھا اب درد کے مارے بری طرح کراہ رہا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ اور پیروں پر ہر جگہ سرخ پھوڑے ہو گئے تھے۔

''احمق لڑکے!'' سنیپ نے گرجتے ہوئے کہا اور اپنی چھڑی کو ایک بار گھما کر فرش پر پھیلے ہوئے سیال کو صاف کر دیا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ تم نے کڑاہی کو آگ پر سے اتارنے سے پہلے ہی اس میں خارپشت کے کانٹے ملا دیئے تھے؟''

نیول بری طرح بلکنے لگا۔ اب پھوڑے اس کی ناک کے چاروں طرف ابھرنے لگے تھے۔

''اسے ہسپتال لے جاؤ!'' سنیپ نے سیمس کو غصیلے لہجے میں کہا پھر وہ ہیری اور رون کی طرف مڑا جو نیول کے پاس والی میز پر کام کر رہے تھے۔

''اور پوٹر......! تم نے اسے کیوں نہیں بتایا کہ اس وقت کانٹے نہیں ملانا چاہئیں؟ تمہیں ایسا لگا ہوگا کہ اگر وہ غلطی کر دے گا تو تمہارا کام زیادہ اچھا دکھائی دے گا...... ہے نا...... پوٹر! تم نے گری فنڈر کا ایک پوائنٹ اور کم کر دیا ہے۔''

یہ سراسر بے انصافی تھی اور ہیری نے بحث کرنے کیلئے اپنا منہ کھولا لیکن رون نے کڑاہی کے پیچھے سے اس کے پیر پر اپنا پیر مار دیا۔ ''بات کو آگے مت بڑھاؤ۔ میں نے سنا ہے کہ پروفیسر سنیپ بہت برے ثابت ہو سکتے ہیں۔'' وہ دھیمی سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

جب وہ لوگ ایک گھنٹے بعد تہہ خانے کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ رہے تھے تو ہیری کا دماغ تیزی سے گھوم رہا تھا اور اس کا ماضی بالکل ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔ پہلے ہی پیریڈ میں اس نے گری فنڈر کے دو پوائنٹ گنوا دیئے تھے۔ پروفیسر سنیپ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتے تھے؟

''دل پر مت لگاؤ!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''سنیپ ہمیشہ فریڈ اور جارج کے بھی اسی طرح پوائنٹ کاٹتے رہتے ہیں......کیا میں تمہارے ساتھ چل کر ہیگرڈ سے مل سکتا ہوں؟''

تین بجنے میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے جب وہ قلعے سے نکل کر وسیع وعریض میدان عبور کرنے کیلئے چل دیئے۔ ہیگرڈ تاریک جنگل کے کنارے پر لکڑی کے ایک چھوٹے سے گھر میں رہتا تھا۔ سامنے والے دروازے کے باہر ایک اُڑی کمان اور جوتے کے غلاف کی جوڑی رکھی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جب ہیری نے دروازے پر دستک دی تو انہیں اندر سے زبردست ہلچل کی سی آوازیں سنائی دیں۔ ساتھ ہی ایک کتے کے تیز بھونکنے کی آواز بھی۔ پھر ہیگرڈ کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''پیچھے ہٹو فینگ ...... پیچھے ہٹو!''

ہیگرڈ نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو انہیں درز میں سے اس کا بڑا اور بالوں بھرا چہرہ دکھائی دیا۔ ''رُک جاؤ! ...... پیچھے ہٹو فینگ ......!''

اُن کے اندر داخل ہوتے وقت وہ بور ہاؤنڈ نسل کے ایک بھاری بھرکم کتے کا پٹہ پکڑے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اندر صرف ایک ہی کمرہ تھا۔ چھت پر گوشت کا لوتھڑا اور جنگلی مرغیاں الٹی لٹکی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ بھڑکتی ہوئی آگ پر ایک تانبے کی کیتلی ابل رہی تھی۔ ایک کونے میں ایک بڑا سا بستر تھا جس پر پیوند لگا گدا بچھا ہوا تھا۔

''آرام سے بیٹھو!'' ہیگرڈ نے کہا اور فینگ کو چھوڑ دیا جو سیدھے رون کی طرف لپکا اور اس کے کان چاٹنے لگا۔ ظاہر تھا ہیگرڈ کی ہی طرح فینگ بھی اتنا خونخوار نہیں تھا جتنا کہ دکھائی دیتا تھا۔

''یہ رون ہے......'' ہیری نے ہیگرڈ کو بتایا جو چائے کی بڑی کیتلی میں ابلتا ہوا پانی ڈال رہا تھا اور ایک پلیٹ میں کیک کے ٹکڑے رکھ رہا تھا۔

''ایک اور ویزلی...... ہے نا؟'' ہیگرڈ نے رون کو چٹاخوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میری آدھی زندگی تمہارے جڑواں بھائیوں کو جنگل سے دور ہٹاتے بھگاتے گزری ہے۔''

کیک کے سخت ٹکڑوں نے ان کے دانت قریباً توڑ ہی دیئے تھے لیکن ہیری اور رون نے ایسا ظاہر کیا کہ جیسے انہیں وہ سچ مچ اچھا لگ رہا تھا۔ پھر انہوں نے ہیگرڈ کو اپنی جماعت کی پڑھائی کے بارے میں بتایا۔ فینگ نے ہیری کے گھٹنے پر اپنا سر ٹکا لیا اور اس کے کپڑوں پر رال ٹپکانے لگا۔ جب ہیگرڈ نے فلیچ کی دھمکی کا حال سن کر اسے 'بڈھا سنکی' کہا تو ہیری اور رون بہت خوش ہوئے۔

''......اور جہاں تک اس بلی مسز نورس کا سوال ہے، میری خواہش ہے کہ میں کسی دن اس کی ملاقات فینگ سے کروا ہی دوں۔ تم جانتے ہو جب بھی میں سکول جاتا ہوں، وہ ہر جگہ میرے پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔ میں اس سے پیچھا نہیں چھڑا پاتا۔ فلیچ نے خاص طور

پر اسے اس کام پر لگا رکھا ہے۔''

ہیری نے ہیگرڈ کو پروفیسر سنیپ کی جماعت کے بارے میں بتایا۔ رون کی طرح ہیگرڈ نے بھی ہیری کو سمجھایا کہ وہ اس کی فکر مت کرے کیونکہ سنیپ سبھی طلباء سے چڑتا تھا۔

''لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ مجھ سے سچ مچ نفرت کرتے ہیں۔'' ہیری نے کہا۔

''میں نہیں مانتا! وہ ایسا کیونکر کریں گے؟'' ہیگرڈ نے انکار میں سر ہلایا۔ ہیری نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ بولتے وقت ہیگرڈ نے اس سے نظریں چرالیں تھیں۔

''اور تمہارے بھائی چارلی کا کیا حال ہے؟'' ہیگرڈ نے رون کی طرف مڑتے ہوئے سوال کیا۔ ''مجھے وہ بڑا پسند آیا تھا۔ جانوروں کے معاملے میں اس کا مقابلہ نہیں تھا۔''

ہیری سوچنے لگا کہ کہیں ہیگرڈ نے جان بوجھ کر تو موضوع نہیں بدل دیا۔ جب رون ہیگرڈ کو چارلی اور ڈریگن والے کام کے بارے میں بتا رہا تھا تو ہیری نے کاغذ کا وہ ٹکڑا اُٹھا لیا جو ٹکوزی کے نیچے میز پر پڑا ہوا تھا۔ یہ روزنامہ جادوگر کا ایک تراشہ تھا۔

گرنگوٹس میں تجوری توڑنے کی کوشش!

> 31 جولائی: گرنگوٹس میں نامعلوم افراد کے تجوری توڑنے کی واردات پر تفتیش ابھی تک جاری ہے۔ جس کے بارے میں لوگوں کا اصرار ہے کہ یہ یقیناً شیطانی جادوگروں یا جادوگرنیوں کا ہی کام ہے۔ گرنگوٹس کے نگران غوبلن نے آج دعویٰ کیا ہے کہ کچھ بھی نہیں چرایا جا سکا جس تجوری کو توڑا گیا تھا اسے اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کر دیا گیا تھا۔ ''لیکن ہم آپ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ اس میں کیا تھا؟ اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ معاملے میں ٹانگ اڑانے کی کوشش مت کریں ورنہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔'' گرنگوٹس کے ترجمان غوبلن نے ایسا ہی آج دوپہر کہا ہے۔

ہیری کو یاد آیا کہ رون نے اسے ریل گاڑی میں بتایا تھا کہ کسی نے گرنگوٹس کو لوٹنے کی کوشش کی تھی لیکن رون نے تاریخ نہیں بتائی تھی۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے کہا۔ ''گرنگوٹس میں واردات میری سالگرہ والے دن ہوئی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ یہ اسی وقت ہو رہا ہو جب ہم لوگ وہاں پر تھے۔''

اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس بار ہیگرڈ نے ہیری سے نظریں بالکل نہیں ملائیں بلکہ گھر گھراتے ہوئے کیک کا ایک اور ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا۔ ہیری نے ایک بار پھر تراشہ پڑھا۔ 'جس تجوری کو توڑا گیا تھا اسے اسی دن کچھ دیر قبل ہی خالی کر دیا گیا تھا۔'

ہیگرڈ نے تجوری نمبر سات سو تیرہ کو خالی کیا تھا اگر آپ اسے خالی کرنا کہیں، یعنی کہ اس گندے سے پیکٹ کو باہر نکالنا...... کیا چوروں کو اسی پیکٹ کی تلاش تھی؟

جب ہیری اور رون رات کے کھانے کیلئے قلعے کی طرف جا رہے تھے تو ان کی جیبوں میں کیک کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے۔ جنہیں لینے کیلئے وہ جھجک کے باعث ہیگرڈ کو منع نہیں کر پائے تھے۔ ہیری نے سوچا کہ اس کی جماعت میں اسے سوچنے کیلئے اتنا سامان نہیں ملا تھا جتنا اسے ہیگرڈ کے ساتھ چائے پینے میں مل گیا تھا۔ کیا ہیگرڈ نے وہ پیکٹ صحیح وقت پر نکال لیا تھا؟ وہ پیکٹ...... اب کہاں تھا؟ اور کیا ہیگرڈ، پروفیسر سنیپ کے بارے میں ایسا کچھ جانتا تھا جو وہ ہیری کو بتانا نہیں چاہتا تھا؟

☆☆☆

نواں باب

آدھی رات کا تصادم

ہیری نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کسی ایسے لڑکے سے ملے گا جس سے وہ ڈڈلی سے بھی زیادہ نفرت کرے گا لیکن یہ تب کی بات ہے جب وہ ڈریکو مل فوائے سے نہیں ملا تھا۔ گری فنڈر کے سال اوّل کے طلبا، سلے درن فریق کے ساتھ صرف جادوئی مرکبات کا مضمون ہی پڑھتے تھے۔ اس لئے ان کا مل فوائے سے زیادہ پالا نہیں پڑتا تھا یا کم از کم تب تو نہیں۔ جب تک انہیں گری فنڈر کے ہال میں لگا ہوا وہ نوٹس نہیں دیکھا جسے پڑھنے کے بعد ان کے منہ سے آہ نکل گئی۔ اڑان کی جماعت میں جمعرات کو شروع ہو رہی تھی...... گری فنڈر اور سلے درن دونوں اس میں ایک ساتھ سیکھیں گے۔

''بہت خوب!'' ہیری نے اداس ہو کر کہا۔ ''کیا میں ہمیشہ سے یہی چاہتا تھا کہ میں مل فوائے کے سامنے جادوئی بہاری ڈنڈے پر اپنے آپ کو احمق ثابت کرسکوں؟''

اُڑان سیکھنے کیلئے وہ جتنا بے تاب تھا اتنا کسی دوسری چیز سیکھنے کیلئے نہیں تھا۔

''تمہیں کیا معلوم کہ تم اپنے آپ کو احمق ثابت کرو گے۔'' رون نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ مل فوائے ڈینگیں ہانکتا رہتا ہے کہ وہ کیوڈچ کا کتنا اچھا کھلاڑی ہے مگر مجھے لگتا ہے کہ یہ سب محض گپ سے بڑھ کر نہیں ہے۔''

یہ سچ تھا کہ مل فوائے اڑنے کے بارے میں بہت باتیں کیا کرتا تھا۔ وہ اکثر زور زور سے شکایت کیا کرتا تھا کہ سال اوّل کے طلباء کو کیوڈچ کی ٹیم میں شامل ہونے کا موقعہ دیا جانا چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی وہ شیخی بگھارنے والی طویل کہانیاں بھی سنایا کرتا تھا جو ہمیشہ اس موڑ پر آ کر ختم ہو جایا کرتی تھیں کہ وہ ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے ماگلوؤں سے کس طرح ٹکرانے سے بال بال بچا تھا۔ ویسے اس طرح کی باتیں کرنے والا وہ اکلوتا طالب علم نہیں تھا۔ سیمس فنی گن بھی کہتا تھا کہ اس نے اپنا زیادہ تر بچپن گاؤں میں گزارا تھا جہاں وہ بلاخوف اپنے بہاری ڈنڈے پر اڑان بھرا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ رون بھی ہر اس طالب علم کو بتاتا تھا جو اس کی بات سننے کیلئے تیار رہتا تھا کہ ایک بار چارلی کے پرانے بہاری ڈنڈے پر وہ ایک ہینڈ گلائڈر سے ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔ جادوگروں کے خاندان سے تعلق رکھنے

والے ہر بچہ کیوڈچ کے بارے میں لگاتار باتیں کیا کرتا تھا۔ فٹ بال کے موضوع پر پہلے ہی رون کی ڈین تھامسن سے لمبی چوڑی بحث ہو چکی تھی۔ جو انہی کے کمرے میں ساتھ رہتا تھا۔ رون کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسے کھیل میں بھلا کیا مزہ آسکتا ہے جس میں صرف ایک ہی گیند ہو اور کسی کو اُڑنے کی اجازت بھی نہ ہو۔ ہیری نے دیکھا تھا کہ ڈین کی ویسٹ ہوم فٹ بال ٹیم کے پوسٹر میں رون کھلاڑیوں کو کریدر رہا تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ وہ ساکت کھلاڑی پوسٹر میں کسی طرح متحرک ہوسکیں۔ نیول جادوئی بہاری ڈنڈے پر کبھی نہیں بیٹھا تھا کیونکہ اس کی دادی نے اسے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ دل میں ہیری کو لگتا تھا کہ انہوں نے کافی سمجھداری کا کام کیا تھا کیونکہ جب نیول کے دونوں پیر زمین پر موجود ہوتے تھے، تب بھی اس کے ساتھ بہت سارے حادثات ہوتے رہتے تھے۔

ہر مائنی گرینجر بھی اُڑنے کے بارے میں اتنی ہی گھبرائی ہوئی تھی جتنا کہ نیول لانگ باٹم۔ یہ ایک ایسی چیز تھی جسے آپ کتابوں میں سے پڑھ کر نہیں سیکھ سکتے تھے۔ ویسے ایسا نہیں تھا کہ اس نے کوشش ہی نہیں کی تھی۔ جمعرات والے دن گری فنڈر کی میز پر ناشتے کے وقت ہر مائنی نے سب کو بے حد بے زار کیا تھا۔ اس نے ساتھی طلباء کو جادوئی اُڑان کے بارے میں بہت ساری باریکیاں اور نقطے سمجھانے کی کوشش کی۔ جو اس نے لائبریری کی ایک کتاب '**کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک**' میں پڑھی تھیں۔ نیول اس کے ہر لفظ کو کان کھول کر سن رہا تھا۔ وہ ہر اس چیز کو جاننے کیلئے بے قرار تھا جو بعد میں بہاری ڈنڈے پر کامیابی کی ضمانت کے طور پر اس کی معاونت کر سکتی تھی۔ لیکن باقی سب لوگ تب بہت خوش ہوئے جب ڈاک آنے پر ہر مائنی کا لیکچر ختم ہو کر رہ گیا۔

ہیگرڈ کا خط ملنے کے بعد ہیری کے نام کوئی دوسرا خط نہیں آیا تھا اور مل فوائے نے اسے جلد ہی بھانپ لیا تھا۔ مل فوائے کا عقابی الّو گھر سے اس کے لئے ہمیشہ مٹھائی کا پیکٹ لاتا تھا جسے وہ بڑی شان سے سلے درن کی میز پر کھولتا تھا تا کہ اس کی واہ واہ ہو سکے۔ ایک کڑیل الّو نیول کے لئے اس کی دادی کا ایک چھوٹا پیکٹ لایا۔ اس نے اسے متحیر ہو کر کھولا۔ پیکٹ میں سے نہایت وزنی قسم کی ایک شیشے کی گیند نکلی تھی جیسے وہ کوئی پیپر ویٹ ہو۔ اس شیشے کی گیند میں سفید دھواں بھرا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ نیول نے حیرت بھری نظروں سے اپنے ساتھیوں کو وہ سفید گیند دکھائی۔

''اسے یادداشتی گیند کہتے ہیں۔'' اس نے بتایا۔ ''دادی جانتی ہیں کہ مجھے بھولنے کی عادت ہے۔ یہ آپ کو بتاتا ہے کہ کہیں آپ کوئی بات بھول تو نہیں گئے ہیں۔ دیکھو! اسے اس طرح سے کس کر پکڑتے ہیں اور اگر اس کا دھواں سرخ رنگ میں بدل جائے تو اوہ......'' اس کا چہرہ لٹک گیا کیونکہ یادداشتی گیند اچانک سرخ ہو گئی تھی۔ ''......تم کچھ بھول گئے ہو۔'' نیول یہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیا بھول گیا تھا تبھی ڈریکو مل فوائے نے، جو گری فنڈر کی میز کے پاس سے گزر رہا تھا اس کے ہاتھ سے یادداشتی گیند چھین لی۔

ہیری اور رون ایک دم اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ وہ لوگ مل فوائے سے لڑنے کا بہانہ ڈھونڈ رہے تھے لیکن پروفیسر میک گوناگل جو

سکول میں کسی بھی استاد سے زیادہ تیزی سے معاملے کو بھانپ لیتی تھیں، پلک جھپکتے ہی وہاں پر پہنچ گئیں۔

''کیا ہو رہا ہے؟'' انہوں نے کڑک دار آواز میں پوچھا۔

''مل فوائے نے میری یادداشتی گیند چھین لی ہے پروفیسر!'' نیول تلملایا۔

غصے سے گھورتے ہوئے مل فوائے نے یادداشتی گیند کو ایک بار پھر میز پر جلدی سے گرا دیا۔

''میں تو صرف دیکھ رہا تھا۔'' اس نے دھیمی آواز میں صفائی پیش کی اور وہ کریب اور گوئل کے ساتھ وہاں سے کھسک گیا۔

☆☆☆

اس دوپہر ساڑھے تین بجے ہیری، رون اور گری فنڈر کے باقی بچے سامنے والی سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بڑے میدان میں پہنچ گئے۔ وہاں اُڑان کی پہلی جماعت کا انعقاد ہونے والا تھا۔ موسم کافی حد تک خراب تھا۔ تیز ہوا چل رہی تھی اور گھاس ان کے پیروں کے نیچے سرسراتی ہوئی آوازیں برآمد کر رہی تھی۔ وہ لوگ ڈھلوانی میدان سے ہوتے ہوئے ایک صاف میدان کی طرف بڑھے جو تاریک جنگل کی مخالف سمت میں واقع تھا۔ جنگل کے بڑے بڑے درخت ہوا کے زور سے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اسی وقت ان کی میڈم ہوچ وہاں پہنچیں۔ وہ چھوٹے بالوں والی جادوگرنی تھیں اور ان کی آنکھیں کسی عقاب کی مانند تھی اور وہ چمک رہی تھیں۔

''تو اب انتظار کس بات کا ہے؟ سبھی لوگ ایک ایک بہاری ڈنڈے کے پاس کھڑے ہو جاؤ...... جلدی، جلدی...... جلدی کرو......'' میڈم ہوچ زوردار آواز میں بولیں۔

ہیری نے اپنے بہاری ڈنڈے کی طرف دیکھا جو کافی پرانا اور بوسیدہ دکھائی دے رہا تھا اور اس کے تنکے باہر نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، لکڑی کی بھی شاخیں نکل رہی تھیں۔

''اپنے بہاری ڈنڈے کے اوپر اپنا دایاں ہاتھ لاؤ اور ساتھ یہ الفاظ ادا کرو...... اوپر!''

''اوپر...... اوپر...... اوپر!'' سب بچے زور سے چلائے۔

ہیری کا بہاری ڈنڈا پہلی ہی آواز میں اچھل کر اس کے ہاتھ میں آ گیا لیکن بہت کم طلبا ایسا کر پائے تھے۔ ہرمائنی گرینجر کا بہاری ڈنڈا زمین سے صرف چند انچ اچھلا اور واپس گر گیا۔ نیول کا بہاری ڈنڈا تو بالکل ہی ساکت پڑا تھا، اس میں ذرا سی بھی جنبش نہیں ہوئی۔ ہیری نے سوچا شاید گھوڑوں کی طرح بہاری ڈنڈے بھی سمجھ جاتے ہیں کہ آپ ان پر سوار ہونے کیلئے خوفزدہ ہیں۔ نیول کی آواز کی تھرتھراہٹ صاف بتا رہی تھی کہ وہ اپنے پیر زمین پر ہی رکھنا چاہتا تھا۔ میڈم ہوچ نے انہیں بتایا کہ کس طرح بہاری ڈنڈے پر چڑھا جاتا ہے تاکہ وہ دوسرے سرے سے پھسل کر گر نہ جائیں اور اس کے بعد وہ ادھر سے ادھر گھومتے ہوئے ان لوگوں کو بہاری ڈنڈے پر

صحیح طرح گرفت سکھانے میں مصروف ہو گئیں۔ جب میڈم ہوچ نے مل فوائے کو بتایا کہ وہ کئی سالوں سے بہاری ڈنڈے کو غلط انداز میں پکڑ رہا تھا تو ہیری اور رون کو بے حد لطف آیا۔

''اب......اب میں سیٹی بجاؤں گی تو تم زمین پر دولتی مار کر اوپر اچھلنا۔ اپنے بہاری ڈنڈوں کو بالکل سیدھا رکھنا۔ کچھ فٹ اوپر اُٹھنا اور اس کے بعد ہلکے سے انداز میں عقبی سمت میں جھک کر دھیرے سے زمین پر اتر آنا۔ میری سیٹی بجتے ہی......تین......دو......''

نیول تو اتنا گھبرایا ہوا تھا اور پیر جمائے رکھنے سے اتنا خوفزدہ ہو گیا تھا کہ اس نے میڈم ہوچ کی سیٹی ان کے ہونٹوں تک پہنچنے سے پہلے ہی کس کر زمین پر دولتی رسید کر دی۔

''واپس آ جاؤ نیول......!'' میڈم ہوچ نے ناگواری سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن نیول تو گیس کی بھری بوتل کے ڈھکن کی طرح ہوا میں سیدھا اُڑتا چلا گیا۔ بارہ فٹ......بیس فٹ......وہ مسلسل اوپر اُٹھتا جا رہا تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ زمین سے دور ہوتے ہوئے دیکھ کر اس کا خوفزدہ چہرہ فق پڑ گیا تھا اور اس کا منہ کھلا ہوا تھا پھر وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر سے پھسل گیا اور......

'دھم......' ایک زوردار آواز گونجی۔ ایک دھماکہ ہوا اور نیول گھاس پر کسی گٹھڑی کی مانند اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ اس کا جادوئی بہاری ڈنڈا اب بھی اوپر کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ پھر وہ جھکا اور تاریک جنگل کی سمت میں بڑھنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے نگاہوں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔

میڈم ہوچ نیول کے اوپر جھکیں اور ان کا چہرہ بھی اتنا ہی سفید تھا جتنا کہ نیول کا تھا۔

''کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔'' ہیری نے انہیں بڑبڑاتے ہوئے سنا۔ ''چلو اُٹھو لڑکے! کچھ بھی نہیں ہوا......اُٹھو!'' وہ باقی بچوں کی طرف مڑیں۔ ''تم میں سے کوئی بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا۔ میں اس بچے کو ہسپتال لے جا رہی ہوں، تم ان بہاری ڈنڈوں کو وہیں پڑا رہنے دو گے جہاں وہ اس وقت ہیں۔ ورنہ تم......اس سے پہلے کہ کچھ بھی کہہ پاؤ......ہوگورٹ سے باہر دکھائی دو گے۔ چلو لڑکے......'' میڈم ہوچ کی عقابی آنکھیں سب کو گھور رہی تھیں۔

نیول کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے اس نے اپنی کلائی تھام رکھی تھی، وہ میڈم ہوچ کے ساتھ لنگڑاتے ہوئے ہسپتال کی طرف چل پڑا۔ میڈم ہوچ نے اس کے کندھوں کو اپنی گرفت میں لے رکھا۔ جیسے ہی وہ اتنی دور پہنچے کہ آواز نہ پائیں تو مل فوائے نے ٹھوکا لگایا۔

''تم نے اس موٹے کا چہرہ دیکھا؟''

سلے درن کے دوسرے طلباء بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگے۔

''چپ رہو مل فوائے!'' پاروتی پاٹیل نے کڑواہٹ سے کہا۔

''آہا! لانگ باٹم کی طرف داری کر رہی ہو؟'' پینسی پارکنسن نامی سخت گیر چہرے والی لڑکی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔اس کا تعلق سلے درن فریق سے تھا۔ ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ تمہیں رونے والے چھوٹے بچے پسند آتے ہوں گے پاورتی ڈیئر!''

''دیکھو!'' مل فوائے نے آگے کی طرف جھک کر گھاس میں سے کچھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ رہی وہ غیر معمولی چیز! جو لانگ باٹم کو اس کی دادی نے بھیجی تھی۔''

جب اس نے یادداشتی گیند کو ہوا میں اوپر اُٹھایا تو وہ سورج کی روشنی میں چمکنے لگی۔

''وہ مجھے لوٹا دو مل فوائے!'' ہیری نے دھیرے سے کہا۔سب خاموش ہو کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔مل فوائے کے چہرے پر شرارت مسکرا رہی تھی۔

''میں سوچتا ہوں کہ اسے ایسی جگہ پر رکھ دوں جہاں سے لانگ باٹم اسے اُٹھا سکے جیسے...... کسی برگد کے درخت کے اوپر؟ یا شاید......'' مل فوائے منہ بنا کر بولا۔

''یادداشتی گیند مجھے واپس دے دو مل فوائے!'' ہیری چیختے ہوئے غرایا۔لیکن مل فوائے اسی وقت لپک کر جادوئی بہاری ڈنڈے کے اوپر جا بیٹھا۔وہ واقعی جھوٹ نہیں بول رہا تھا، وہ اچھی طرح اُڑنا جانتا تھا۔وہ ہوا کو چیرتا ہوا اوپر اُٹھا اور سب سے گھنی شاخوں والے ایک بڑے برگد کے درخت کے اوپر پہنچ گیا۔درخت کے اوپر ٹھہرنے کے بعد وہ دھیمے انداز میں مسکرایا اور تیز آواز میں بولا۔

''آؤ پوٹر!......اور اسے مجھ سے لے لو......''

ہیری نے غصے سے بھنتے ہوئے اپنا بہاری ڈنڈا اُٹھالیا۔

''نہیں!'' ہرمائنی گرینجر تیزی سے چیخی۔ ''میڈم ہوچ نے ہم سے کہا ہے کہ ہم اپنی جگہ سے حرکت تک نہ کریں......تم ہم سب کو مصیبت میں ڈال دو گے ہیری!''

ہیری نے اس کی بات پر ذرا توجہ نہیں دی۔اس کے کان کی لوئیں خون کی گرمی سے سرخ ہو رہی تھیں۔وہ اپنے بہاری ڈنڈے پر اچھل کر بیٹھا اور زمین پر زوردار دولتی رسید کی۔پھر وہ اوپر اور اوپر اُٹھتا ہی چلا گیا۔ہوا اس کے بالوں کے بیچ میں سے سنسناتی ہوئی گزر رہی تھی۔اس کا چوغہ ہوا میں پیچھے کی سمت میں لہراتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ایک زبردست خوشی کے ساتھ اسے یہ احساس ہوا کہ کوئی چیز تو ایسی تھی جو وہ بنا سیکھے ہی کر سکتا تھا۔یہ احساس تھا، یہ بہت آسان تھا، یہ نہایت حیرت انگیز تھا......اس نے اپنے بہاری ڈنڈے کو تھوڑا اور اوپر کر لیا۔اسے زمین پر کھڑی لڑکیوں کی چیخیں اور آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔رون پھیپھڑوں کا زور لگا کر اس کی حوصلہ افزائی کر

رہا تھا۔اس نے اپنے بہاری ڈنڈے کو ہوا میں ہی مل فوائے کی طرف تیزی سے موڑا اوراس کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔مل فوائے کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔کاٹو تو خون نہیں تھا۔

''یادداشتی گیند مجھے دے دو مل فوائے!'' ہیری اسے دھمکاتے ہوئے غرا کر بولا۔''ورنہ میں تمہیں ہوا ہی میں بہاری ڈنڈے سے نیچے گرادوں گا۔''

''اتنی بھی کیا جلدی ہے پوٹر؟'' وہ زبردستی مسکرایا۔اس کے چہرے پر چھائی فکرمندی کی جھلک اس کی مسکراہٹ کی اوٹ میں بھی چھپ نہیں پائی۔

ہیری نجانے کیسے یہ جانتا تھا کہ اسے اب کیا کرنا ہے؟ وہ آگے جھکا، اپنے دونوں ہاتھوں سے بہاری ڈنڈے کو کس کر پکڑ لیا اور کسی نیزے کی مانند مل فوائے کی طرف تیزی سے بڑھا۔مل فوائے نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جھکائی دی اوراس کے راستے سے دور ہٹ گیا۔ ہیری نے ایک مشکل موڑ کاٹا اور بہاری ڈنڈے کو ہوا کے بیچ میں روک لیا۔نیچے چیختے ہوئے کچھ بچے اب تالیاں بجا رہے تھے۔

''مل فوائے! یہاں پر تمہاری جان بچانے کیلئے کریب اور گوئل نہیں ہیں۔'' ہیری نے اسے احساس دلایا۔یہی خیال لمحہ بھر پہلے مل فوائے کے دماغ میں بھی کوندا تھا۔

''اگر تم اسے پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لو۔'' مل فوائے نے چیختے ہوئے کہا اور پوری طاقت کے ساتھ شیشے کی گیند ہوا میں اچھال دی۔ جونہی گیند ہوا میں اچھلی، مل فوائے نے اپنے بہاری ڈنڈے کو جھکایا اور زمین کی طرف لوٹ گیا۔ ہیری نے سست روی سے دیکھا کہ گیند ہوا میں اُٹھ رہی تھی۔ جونہی گیند نقطہ عروج پر پہنچ کر واپس پلٹی تو وہ آگے کی طرف جھکا اوراس نے اپنے بہاری ڈنڈے پر مضبوط گرفت جما دی۔اس نے بہاری ڈنڈے کے دستے کو نیچے کی طرف جھکا دیا۔اگلے ہی پل میں وہ تیزی سے سیدھے اترتے ہوئے گیند کے پیچھے لپکا۔گینداس کے آگے زمین کی طرف پر گر رہی تھی اور وہ اس کے تعاقب میں تھا۔ ہوا اس کے کانوں میں سیٹیاں بجا رہی تھی۔اسے دیکھنے والوں کی چیخیں نکل گئیں۔اس نے اپنا ہاتھ آگے کی طرف پھیلایا اور زمین سے صرف ایک فٹ اوپر گیند پکڑ لی۔ اگلی ہی ساعت میں اس نے اپنا بہاری ڈنڈا تیزی سے سیدھا کر لیا۔پھر وہ گھاس پر ہلکے سے انداز میں لڑھک گیا۔یادداشتی گینداس کی مٹھی میں بالکل محفوظ تھی۔

''ہیری پوٹر!'' ایک تیز آواز گونجی۔

جتنی تیزی کے ساتھ اس نے غوطہ لگایا تھا اس کا دل اس سے زیادہ تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل ان کی طرف

بھاگتی ہوئی آرہی تھیں۔ وہ اپنے کانپتے ہوئے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

''کبھی نہیں...... میں نے ہوگورٹ میں ایسا پہلے کبھی......'' پروفیسر میک گوناگل شدید صدمے کا شکار دکھائی دے رہی تھیں، ان کے منہ سے الفاظ تک نکل نہیں پا رہے تھے۔ غصے کے مارے عینک کے پیچھے ان کی آنکھیں غصے سے تمتما رہی تھیں۔ ''تمہاری ہمت کیسے ہوئی؟ تمہاری گردن ٹوٹ سکتی تھی......''

''اس کی غلطی نہیں تھی پروفیسر......'' کسی نے طرف داری کرنے کوشش کی۔

''خاموش رہو مس پاٹیل!'' پروفیسر میک گوناگل گرجتی ہوئی بولیں۔

''لیکن مل فوائے......'' رون نے بولنا چاہا۔

''بس رہنے دو مسٹر ویزلی! پوٹر تم میرے پیچھے آؤ......'' پروفیسر میک گوناگل غرائیں۔

ھیری نے چلتے چلتے مل فوائے، کریب اور گوئل کے چہروں پر فتح مندی کی مسکان دیکھی۔ جب پروفیسر میک گوناگل قلعے کی طرف بڑھیں تو ھیری شکستہ دلی سے ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اب اسے سکول سے نکال دیا جائے گا۔ وہ اپنے دفاع میں کچھ کہنا چاہتا تھا مگر ایسا لگتا تھا جیسے اس کی آواز میں کہیں کچھ گڑ بڑ ہو گئی تھی۔ پروفیسر میک گوناگل اس کی طرف دیکھے بنا دھڑ دھڑاتی ہوئی چلی جا رہی تھیں۔ ان کے ساتھ چلنے کیلئے اسے لگ بھگ دوڑنا پڑ رہا تھا۔ اس کے دماغ میں شدید سنسناہٹ ہو رہی تھی کہ اب اس نے یہ کر دیا تھا، وہ سکول میں دو ہفتے بھی سکون سے ٹک نہیں پایا تھا۔ وہ دس منٹ بعد اپنا صندوق بھر رہا ہوگا جب وہ ڈرسلی گھرانے کی چوکھٹ پر دوبارہ پہنچے گا تو وہ لوگ کیا کہیں گے؟

وہ سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر چڑھ گئے۔ قلعے کے اندر جانے کے بعد سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر چلتے ہوئے بالائی منزل تک پہنچے۔ اس تمام سفر کے دوران پروفیسر میک گوناگل نے اس سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔ انہوں نے جھٹکا دے کر ایک دروازہ کھولا اور راہداریوں میں تیزی سے چلتی رہیں۔ ھیری اداسی بھرے انداز میں ان کے پیچھے پیچھے سر جھکائے چل رہا تھا۔ شاید وہ اسے ڈمبل ڈور کے پاس لے جا رہی تھیں۔ اس نے ہیگرڈ کے بارے میں سوچا جسے سکول سے نکال دیا گیا تھا لیکن چوکیدار کے روپ میں وہاں رہنے دیا گیا تھا۔ شاید وہ بھی ہیگرڈ کا معاون بن کر وہاں رہ سکتا تھا۔ اس کے پیٹ میں مروڑ اُٹھنے لگے، جب اس نے یہ تصور کیا کہ رون اور دوسرے لوگ جادوگر بن چکے ہیں جبکہ وہ ہیگرڈ کا بیگ ٹانگ کر میدان میں ادھر سے ادھر گھوم رہا ہے۔ پروفیسر میک گوناگل ایک کمرہ جماعت کے باہر رُک گئیں۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور اپنا سر اندر گھسایا۔

''معاف کیجئے پروفیسر فلٹ وک! کیا میں کچھ دیر کیلئے وڈ کو لے سکتی ہوں؟''

''وڈ یعنی لکڑی کا ڈنڈا؟'' ہیری نے حیرانگی سے سوچا، کیا پروفیسر میک گوناگل اس کی پٹائی کرنا چاہتی ہیں؟ لیکن وڈ......سال چہارم کا ایک ہٹا کٹا لڑکا نکلا۔ جوفلٹ وک کی جماعت سے باہر آتے وقت کافی اُلجھن کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

''تم دونوں میرے پیچھے آؤ......'' پروفیسر میک گوناگل نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سبھی راہداری میں چل پڑے، وہ لڑکا وڈ، ہیری کی طرف اچنبھے سے دیکھ رہا تھا۔

''اندر آؤ...... یہاں پر!'' پروفیسر میک گوناگل نے ان لوگوں کو ایک خالی کمرہ جماعت کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا سوائے شرارتی بھوت پیوس کے جو بلیک بورڈ پر گانے لکھنے میں منہمک تھا۔

''پیوس...... باہر نکلو یہاں سے!'' پروفیسر میک گوناگل تیکھی آواز میں اسے مخاطب کیا۔ پیوس نے جونہی پروفیسر کا سخت چہرہ دیکھا تو اس نے پوری قوت سے نشانہ لگا کر چاک کوڑے دان میں پھینکا جس کی تیز آواز خالی کمرے میں گونج گئی۔ اس کے بعد پیوس شوروغل کا اودھم مچاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد پروفیسر میک گوناگل نے دروازہ دھڑام سے بند کیا اور ان دونوں کی طرف گردن گھمائی۔

''پوٹر!...... یہ اولیور وڈ ہے۔ وڈ میں نے تمہارا نیا متلاشی ڈھونڈ لیا ہے۔''

''کیا آپ سنجیدہ ہیں پروفیسر؟'' وڈ نے حیرانگی سے پوچھا۔

''بالکل!'' پروفیسر میک گوناگل نے جلدی سے کہا۔ ''اس لڑکے میں پیدائشی خوبی پوشیدہ ہے وڈ۔ میں نے آج تک کسی کو اس طرح کی اُڑان بھرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کیا جادوئی بہاری ڈنڈے پر سواری کا یہ تمہارا پہلا دن تھا پوٹر؟''

ہیری نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔ اسے ذرا بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا تھا لیکن اب اسے لگ رہا تھا کہ اسے سکول سے نکالا نہیں جائے گا۔ اس وجہ سے اس کے پیروں میں تھوڑی جان آ گئی تھی اور دل کی دھڑکن معمول کی طرف بڑھنے لگی۔

''اس نے اس چیز کو پچاس فٹ کی بلندی پر غوطہ لگانے کے بعد اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اور اسے خراش تک نہیں آئی۔ چارلی ویزلی بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا۔''

وڈ کا چہرہ اب ایسا دکھائی دے رہا تھا جیسے اس کے سبھی خواب ایک ساتھ سچ ہو چکے تھے۔

''کبھی کیوڈچ کا کھیل دیکھا ہے پوٹر؟'' اس نے متجسس انداز میں پوچھا۔

''اولیور وڈ، گری فنڈر کی کیوڈچ ٹیم کا کپتان ہے پوٹر!'' پروفیسر میک گوناگل نے بتایا۔

''اس کے بدن کے خدوخال بالکل ایک متلاشی جیسے ہیں۔'' وڈ نے مسرت بھرے انداز میں کہا جواب اس کے چاروں طرف

گھوم کر اس کا جائزہ لے رہا تھا۔ ''ہلکا پھلکا...... پھرتیلا...... ہمیں اسے ایک عمدہ بہاری ڈنڈا دلانا ہوگا پروفیسر!...... جہاں تک میرا خیال ہے نیمبس 2000 یا پھر کلین سویپ 7۔''

''میں پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کروں گی اور دیکھوں گی کہ کیوڈچ کے معاملے میں ہم سال اوّل کے قوانین میں کہاں تک لچک پا سکتے ہیں، خدا گواہ ہے کہ ہمیں گذشتہ سال سے ایک اچھی ٹیم کی اشد ضرورت ہے۔ آخری میچ میں سلے درن نے ہمیں جس بری طرح سے پچھاڑا تھا، اس کے بعد میں کئی ہفتوں تک پروفیسر سنیپ سے آنکھ نہیں ملا پائی تھی......''

پروفیسر میک گوناگل نے اپنی عینک کے اوپر سے ہیری کو سختی سے گھورا۔ ''میں یہ سننا چاہوں گی کہ تم محنت سے سیکھ رہے ہو پوٹر! ورنہ میں تمہیں سزا دینے کا اپنا ارادہ بدل لوں گی۔'' پھر وہ اچانک مسکرائیں۔ ''تمہارے ڈیڈی کو تم پر یقیناً فخر ہوتا۔ وہ خود ایک اچھے کیوڈچ کھلاڑی تھے۔''

☆☆☆

''تم مذاق کر رہے ہو؟''

یہ رات کے کھانے کی بات تھی۔ ہیری نے رون کو ابھی ابھی پورا قصہ سنایا تھا کہ پروفیسر میک گوناگل کے ساتھ میدان سے جانے کے بعد اس کے ساتھ کیا ماجرا ہوا تھا؟ رون کے ہاتھ میں تکے اور گردے کی بھری کچوری کا ٹکڑا تھا جسے وہ منہ کی طرف لے جاتے ہوئے رُک گیا تھا۔ اسے ایسا شدید جھٹکا لگا کہ وہ کچوری کے بارے میں بالکل ہی غافل ہو گیا۔

''متلاشی؟'' اس نے حیرانگی سے کہا۔ ''لیکن سال اول کے طلباء کو کبھی بھی...... تم کسی بھی فریق کے سب سے کم عمر کھلاڑی ثابت ہو گے۔''

''گذشتہ پوری ایک صدی میں...... اولیور وڈ نے مجھے بتایا ہے۔'' ہیری نے کچوری کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔ دوپہر کے خوشگوار واقعے کے بعد اسے خاصی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ رون جتنا متحیر تھا اتنا ہی متاثر بھی تھا۔ وہ محض بیٹھا رہا اور حیرت و خوشی سے ہیری کا منہ تکتا رہا۔

''مجھے اگلے ہفتے سے اپنی مشقوں کا آغاز کرنا ہوگا۔'' ہیری نے اسے بتایا۔ ''مگر یہ بات تم کسی سے مت کہنا۔ وڈ اسے سب سے چھپا کر رکھنا چاہتا ہے۔''

اسی وقت فریڈ اور جارج ویزلی ہال میں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ہیری کو میز پر بیٹھے پایا تو وہ جلدی سے اس کی طرف لپکے اور اس کے بالکل برابر آ کر بیٹھ گئے۔

''بہت اعلیٰ!'' جارج نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''وڈ نے ابھی ہمیں بتایا ہے۔ ہم بھی ٹیم میں شامل ہیں اور ہم دونوں 'پٹاؤ' ہیں۔''

''میں تم سے کہے دیتا ہوں، ہم لوگ اس سال حیرت انگیز طور پر کیوڈچ کپ جیت جائیں گے۔'' فریڈ نے مسکرا کر کہا۔ ''جب سے چارلی گیا ہے، تب سے ہم نہیں جیت پائیں ہیں، لیکن اس سال کی ٹیم بہت شاندار ہوگی۔ تمہارا کھیل یقیناً بے حد لاجواب ہوگا ہیری! کیونکہ تمہارے بارے میں بات کرتے وقت وڈ خوشی کے مارے اچھل رہا تھا۔''

''بہر حال ہمیں کہیں جانا ہے! لی جورڈن نے کہہ رہا تھا کہ اس نے سکول سے باہر جانے کا ایک نیا خفیہ راستہ تلاش کرلیا ہے۔'' جارج نے جلدی سے کہا۔

''تم بے شک شرط لگالو یہ خفیہ راستہ گریگوری چاپلوس کے مجسمے کے پیچھے والا ہی ہوگا۔ جسے ہم نے گذشتہ ہفتے تلاش کیا تھا۔'' فریڈ نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

فریڈ اور جارج ابھی مشکل سے گئے ہی تھے کہ اسی وقت ایک ایسی مصیبت آ گئی جس کا وہاں پر 'عمدہ استقبال' نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مل فوائے، اس کے ایک طرف کریب اور دوسری طرف گوئل تھا۔

''آخری بار کھانا کھا رہے ہو پوٹر؟ تم ماگلوؤں کے پاس جانے والی ریل گاڑی میں کب بیٹھ رہے ہو؟ اس نے چبھتے ہوئے انداز میں مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''زمین پر واپس لوٹنے کے بعد تم زیادہ بہادری کا مظاہرہ کر رہے ہو مل فوائے کیونکہ اب تمہارے چھوٹے چھوٹے دوست تمہارے ساتھ ہیں۔'' ہیری نے سرد لہجے میں کہا۔ ظاہر تھا کریب اور گوئل کہیں سے بھی چھوٹے نہیں تھے لیکن اس وقت اونچے چبوترے پر اساتذہ بھی موجود تھے اس لئے وہ دونوں محض انگلیاں چٹخانے اور قہر آلود نگاہوں سے گھورنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کر پائے۔

''میں تم سے کسی بھی وقت تنہائی میں نبٹ سکتا ہوں پوٹر!'' مل فوائے نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''اگر تم چاہو تو آج رات کو ہی۔ جادوگروں کی لڑائی صرف چھڑیوں سے...... ایک دوسرے کے جسم کو چھوئے بغیر۔ کیا ہوا؟ پہلے کبھی جادوگروں کی لڑائی کے بارے میں نہیں سنا۔ ہے نا پوٹر۔''

''کیسے نہیں سنا...... مل فوائے!'' رون تنک کر بولا۔ ''میں اس کا ساتھی ہوں گا اور تمہارا کون ہوگا؟''

مل فوائے نے کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر انہیں ٹٹولا۔

''کریب!'' مل فوائے فیصلہ کن لہجے میں بولا۔ ''تو آدھی رات کا وقت ٹھیک ہے۔ ہم ٹرافیوں والے کمرے میں ملیں گے۔ وہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔''

جب مل فوائے وہاں سے چلا گیا تو رون اور ہیری نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''جادوگروں کی لڑائی کیا ہوتی ہے؟'' ہیری نے اس سے پوچھا۔''اور اس بات سے تمہارا کیا مطلب تھا کہ تم میرے ساتھی ہو؟''

''ار......ساتھی وہ ہوتا ہے جو تمہارے مرنے کے بعد بھی لڑائی جاری رکھتا ہے۔'' رون نے اطمینان سے کہا اور آخرکار اپنی ٹھنڈی کچوری کھانا شروع کر دی۔ ہیری کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر اس نے فوراً کہا۔''لیکن لوگ صرف سچ مچ کی لڑائی میں ہی مرتے ہیں یعنی اصلی جادوگروں کی لڑائی میں۔ تم اور مل فوائے تو زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کی طرف چنگاریاں ہی نکال پاؤ گے۔ تم میں سے کوئی بھی اتنا جادو نہیں جانتا کہ سچ مچ کا نقصان پہنچا سکے۔ ویسے میں شرط لگا سکتا ہوں اسے امید تھی کہ تم منع کر دو گے۔''

''اور کیا ہوگا اگر میں اپنی چھڑی گھماؤں اور کچھ نہ ہو؟'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔

''تو چھڑی دور پھینک دینا اور اس کی ناک پر ایک مکا مار دینا۔'' رون نے مشورہ دیا۔

''معاف کرنا!'' ان دونوں نے اوپر سر اُٹھایا تو ہرمائنی گرینجر دکھائی دی۔

''کیا کوئی اس جگہ اطمینان سے نہیں کھا سکتا؟'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

ہرمائنی نے رون کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہیری کو کہا۔''نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے سن لیا کہ تمہارے اور مل فوائے کے بیچ کیا باتیں ہوئیں......''

''میں شرط لگاتا ہوں کہ تم اگر چاہتی تو ایسا نہیں ہوتا۔'' رون بڑبڑایا۔

''تمہیں رات کے وقت سکول میں ادھر ادھر نہیں بھٹکنا چاہئے۔ ذرا سوچو تو سہی! اگر تم پکڑے گئے تو گری فنڈر کو پوائنٹس سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور تمہارا پکڑا جانا طے ہے، سچ کہا جائے تو تم بہت خود غرض ہو۔'' ہرمائنی نے رون کو ایک بار پھر نظر انداز کر دیا تھا۔

''اور سچ کہا جائے تو تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

''شب بخیر!'' رون نے مسکرا کر کہا۔

☆☆☆

بہرحال اسے دن کا صحیح اختتام نہیں کہا جا سکتا تھا، ہیری نے رات گئے تک جاگتے ہوئے سوچا۔ جب وہ ڈین تھامسن اور سیمس فنی گن کے خراٹے سن رہے تھے (نیول ابھی تک ہسپتال میں ہی داخل تھا) رون اسے پوری شام صلاح دیتا رہا تھا جیسے......''اگر وہ تمہیں جادوئی ضرب دینے کی کوشش کریں تو بہتر ہوگا کہ تم نیچے کی طرف جھک جاؤ کیونکہ مجھے نہیں پتہ کہ اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟'' اس بات کی سو فیصد امکان تھا کہ فلیچ یا مسز نورس انہیں پکڑ لیں گے۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اپنی قسمت پر کچھ زیادہ ہی

بھروسہ کر بیٹھا تھا۔ آج ہی کے دن سکول کا ایک اور قانون توڑنے جا رہا تھا۔ دوسری طرف مل فوائے کی ہنسی اُڑانے والا چہرہ اندھیرے میں بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے ابھر آتا تھا۔ مل فوائے کو آمنے سامنے کی لڑائی میں ہرانے کا یہ بہت سنہرا موقع تھا۔ وہ اسے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

''ساڑھے گیارہ بج گئے۔'' آخرکار رون نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہوگا کہ ہم اب روانہ ہو جائیں۔''

انہوں نے اپنے گاؤن پہنے، چھڑیاں اُٹھائیں اور دھیمے انداز میں کمرے کا احاطہ عبور کیا۔ دائروی سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ گری فنڈر کے ہال میں آ گئے۔ آتش دان کی انگیٹھی میں اب بھی کچھ انگارے سلگ رہے تھے۔ جن کی وجہ سے کرسیاں سیاہ دھوئیں کی مانند دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ تبھی ان کے سب سے پاس والی کرسی سے ایک آواز آئی۔

''مجھے یقین نہیں ہوتا کہ تم یہ کرنے جا رہے ہو ہیری!''

ایک زرد لالٹین ہلتی ہوئی نظر آئی۔ یہ ہرمائنی گرینجر تھی جو گلابی گاؤن میں ملبوس تھی اور اس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں۔

''تم......'' رون نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ ''اپنے بستر میں جاؤ۔''

''میں نے قریباً تمہارے بھائی کو بتا دیا تھا۔'' ہرمائنی نے پلٹ کر کہا۔ ''پرسی مانیٹر ہے، وہ اسے روک سکتا ہے۔''

ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا کہ کوئی دوسروں کے معاملے میں اتنی حد تک ٹانگ اڑا سکتا ہے۔ ہرمائنی اتنی آسانی سے ہار ماننے والی نہیں تھی۔ وہ بھی تصویر کے سوراخ میں سے اچھل کر ان کے پیچھے پیچھے آ گئی اور کسی غصیلی بطخ کی مانند آواز نکالنے لگی۔

''کیا تمہیں گری فنڈر کی کوئی پرواہ نہیں ہے؟ کیا تمہیں صرف اپنی ہی پرواہ ہے؟ میں نہیں چاہتی کہ سلے درن فریق ہاؤس کپ لے جائے۔ تم لوگ وہ سارے پوائنٹس گنوا دو گے جو میں نے تبدیلی ہیئت کے جادوئی کلمے کو جاننے کے باعث پروفیسر میک گوناگل سے حاصل کئے تھے۔''

''اب جاؤ بھی......''

''ٹھیک ہے لیکن میں تمہیں خبردار کرتی ہوں جب تم کل گھر جانے والی ریل گاڑی میں بیٹھو تو یہ یاد رکھنا کہ میں نے کیا کہا تھا۔ تم اتنے......''

لیکن وہ لوگ کیا تھے؟ یہ انہیں پتہ نہیں چل پایا۔ ہرمائنی اندر جانے کیلئے فربہ عورت کی تصویر کے پاس واپس پہنچ گئی تھی مگر وہاں تصویر خالی تھی۔ فربہ عورت کسی سے ملنے کیلئے کسی دوسری تصویر میں گئی ہوئی تھی۔ ہرمائنی گری فنڈر کے مینار کے باہر کھڑی رہ گئی۔

''اب میں کیا کروں؟'' اس نے تیکھی آواز میں کہا۔

''یہ تمہارا معاملہ ہے......'' رون نے منہ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''ہمیں جانا ہے، ہمیں دیر ہو رہی ہے۔'' وہ لوگ ابھی راہداری طے بھی نہیں کر پائے تھے کہ اسی وقت ہرمائنی ان کے پیچھے پیچھے آ گئی۔ ''میں بھی تمہارے ساتھ آ رہی ہوں۔'' اس نے مختصراً کہا۔

''نہیں! تم نہیں آ سکتی ہو!'' رون نے تنک کر کہا۔

''تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں وہاں پر باہر کھڑی رہوں گی اور فلیچ کا انتظار کروں گی کہ وہ آ کر مجھے پکڑ لے؟ اگر وہ ہم تینوں کو پکڑ لے گا تو میں اسے سچ سچ بتا دوں گی میں تم لوگوں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی اور تم لوگ میری بات کی تصدیق کر سکتے ہو۔''

''تمہارے حوصلے کی داد دینا چاہوں گا۔'' رون نے زور سے کہا۔

''تم دونوں خاموش رہو۔'' ہیری نے تیزی سے کہا۔ ''کوئی آواز آ رہی ہے۔''

ایسا لگا جیسے کوئی سوں سوں کر کے سانس لے رہا تھا۔

''مسز نورس!'' رون نے اندھیرے میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

لیکن وہاں پر مسز نورس نہیں تھیں۔ وہ نیول تھا جو فرش پر بل کھائے لیٹا ہوا تھا اور گہری نیند میں سویا ہوا تھا۔ جیسے وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو وہ اچانک جاگ گیا۔

''خدا کا شکر ہے کہ تم لوگ مل گئے، میں کئی گھنٹوں سے یہاں پڑا ہوا ہوں۔ مجھے دروازہ کھولنے کیلئے نئی شناخت یاد نہیں آ رہی تھی۔ اس لئے میں اندر جا کر سو نہیں پایا۔'' نیول نے کہا۔

''تھوڑا دھیمے بولو نیول! نئی شناخت 'تھوتھنی والا جانور' ہے۔ لیکن فی الحال یہ تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا کیونکہ فربہ خاتون کہیں گئی ہوئی ہے۔'' ہرمائنی نے اسے بتایا۔

''اب تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''اچھا ہے۔ میڈم پامفری نے اسے ایک منٹ میں ٹھیک کر دیا تھا۔'' نیول نے انہیں اپنا ہاتھ دکھاتے ہوئے بتایا۔

''دیکھو نیول! ہمیں کہیں جانا ہے، ہم تم سے بعد میں ملیں گے......''

''مجھے چھوڑ کر مت جاؤ پلیز......'' نیول نے اپنے پیروں پر مشکل سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''میں یہاں پر اکیلا نہیں رکنا چاہتا۔ خونی نواب پہلے ہی یہاں سے دو بار گزر چکا ہے۔''

رون نے اپنی گھڑی دیکھی اور پھر غصے سے ہرمائنی اور نیول کو گھورا۔

''اگر تم دونوں میں سے کسی کی بھی وجہ سے ہم پکڑے گئے تو میں تب تک چین سے نہیں بیٹھوں گا جب تک کیوریئل کا بتایا ہوا

بھوتوں کا جادوئی کلمہ سیکھ کر تم پر اس کا استعمال نہ کرلوں۔''

ہرمائنی نے اپنا منہ کھولا ہی تھا شاید وہ رون کو یہ بتانے کیلئے تیار ہوئی تھی کہ بھوتوں کا جادوئی کلمے کا استعمال کس طرح سے کیا جاتا ہے؟ اسی وقت ہیری نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ان سبھی کو ساتھ لے چلنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ وہ لوگ راہداری میں آگے بڑھے۔ جہاں اونچی سیڑھیوں سے سے آتی چاندنی کی وجہ سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ہر موڑ پر ہیری فلیچ یا مسز نورس سے ٹکرانے کی امید کر رہ تھا لیکن ان کی قسمت اچھی تھی۔ وہ تیسری منزل تک جانے والی سیڑھی سے چڑھے اور پنجوں کے بل چل کر ٹرافی روم تک پہنچے۔

مل فوائے اور کریب اب تک نہیں آئے تھے۔ چاندنی جہاں پڑ رہی تھی وہاں بلوری ٹرافیاں چمک رہی تھیں۔ سونے اور چاندی کے کپ، شیلڈز، اعزازی پلیٹیں، تمغے اور مجسمے اندھیرے میں دھندلائے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دیواروں سے چپک کر آگے بڑھے۔ ان کی نگاہیں کمرے کے دونوں کناروں پر لگی ہوئی تھیں۔ ہیری نے اپنی چھڑی نکال لی کیونکہ اسے ڈر تھا کہ مل فوائے اچانک اس پر کود پڑے گا اور فوراً ہی لڑائی شروع کر دے گا۔ کئی منٹ یونہی گزر گئے۔

''اسے دیر ہو رہی ہے۔ شاید وہ ڈر گیا ہو۔'' رون نے بڑبڑا کر کہا۔

اسی وقت اگلے کمرے میں ہونے والی ایک آواز نے انہیں چونکا دیا۔ ہیری نے اپنی چھڑی اُٹھائی ہی تھی کہ اسی وقت انہیں کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی اور یہ مل فوائے کے بولنے کی آواز ہرگز نہیں تھی۔

''ذرا چاروں طرف سونگھو تو سہی، میری رانی! وہ لوگ کس کونے میں چھپے ہوئے ہونگے۔''

یہ فلیچ کی آواز تھی جو مسز نورس سے باتیں کر رہا تھا۔ ہیری دہشت زدہ ہو کر رہ گیا۔ اس نے ہڑبڑائے ہوئے انداز میں باقی تینوں کو دیکھا اور پھر فوراً اپنے تعاقب میں دبے پاؤں چلنے کی تاکید کی۔ وہ لوگ فلیچ کی آواز کی دوسری طرف والے دروازے سے چپ چاپ کھسک گئے۔ نیول کا چوغہ دروازے سے ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ اسی وقت انہیں فلیچ کے ٹرافی روم میں داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔

''وہ یہیں کہیں پر ہیں۔ شاید چھپے ہوئے ہیں۔'' انہوں نے اسے بڑبڑاتے ہوئے سنا۔

''اس راستے سے......'' ہیری نے اپنے ساتھیوں سے کہا، جن کے چہرے خوف سے مفلوج ہو چکے تھے۔ وہ لرزتے ہوئے ایک طویل راہداری میں جھک کر چلنے لگے، راہداری میں ہر طرف جنگجوؤں کی زرہ بکتر بکھری ہوئی تھیں۔ انہیں سنائی دے رہا تھا کہ فلیچ قریب آ رہا تھا۔ نیول اچانک ڈر کر چیخا اور دوڑ پڑا۔ وہ پھسل گیا۔ پھسلتے وقت اس نے رون کی کمر پکڑ لی اور وہ دونوں ایک لوہے کے خود

پر گر پڑے۔ٹکرانے اور گرنے کی آوازیں پوری قلعے کو جگانے کیلئے کافی تھیں۔

''بھاگو!'' ہیری جلدی سے چیخا۔وہ چاروں راہداری میں تیزی سے دوڑنے لگے۔انہوں نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ فلیچ تعاقب کر رہا ہے یا نہیں۔دروازے کی چوکھٹ سے مڑ کر وہ ایک کے بعد ایک دوسری راہداری میں سرپٹ دوڑتے رہے۔ہیری سب سے آگے تھا لیکن اسے یہ بالکل بھی معلوم نہیں تھا کہ کہاں تھے یا کہاں جا رہے تھے۔وہ ایک دیوار پر لگے پردے کو پھاڑتے ہوئے اندر گھس گئے۔انہوں نے خود کو ایک خفیہ راستے میں موجود پایا۔وہ اس میں ٹکراتے اور بھڑبھڑاتے ہوئے دوڑتے۔اس راستے سے وہ جادوئی کلمات والی جماعت کے کمرے کے قریب جا نکلے۔وہ یہ جانتے تھے کہ یہ جگہ ٹرافی روم سے کافی فاصلے پر تھی۔

''لگتا ہے ہم بچ گئے۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔اس نے ٹھنڈی دیوار سے ٹیک لگا کر ماتھے کا پسینہ پونچھا۔نیول دوہرا ہو گیا، وہ دھڑ دھڑاہٹ کے ساتھ سانس لے رہا تھا اور پھنکارنے جیسی آواز نکال رہا تھا۔

''میں نے......تم سے......کہا تھا۔'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔سینے پر لٹکے گاؤن کی ڈوری کو پکڑ کر وہ بولی۔''میں نے تم سے کہا......''

''ہمیں جلد از جلد گری فنڈر کے مینار کی طرف چلنا چاہئے۔'' رون نے کہا۔

''مل فوائے نے تمہارے ساتھ چال چلی ہے۔'' ہرمائنی نے ہیری سے کہا۔''تمہیں سمجھ میں آ رہا ہے یا نہیں؟ تم سے لڑنے کا اس کا کبھی ارادہ تھا ہی نہیں......فلیچ کو معلوم تھا کہ ٹرافی روم میں خفیہ طور پر کوئی آنے والا تھا۔ضرور مل فوائے نے ہی اسے بتایا تھا۔''

ہیری نے سوچا کہ شاید وہ درست کہہ رہی تھی لیکن وہ اس کے سامنے یہ ماننے کو تیار نہیں۔

''چلو واپس چلتے ہیں۔'' ہیری نے دھیمی آواز میں کہا۔

لیکن یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔وہ ابھی بمشکل بارہ قدم ہی چل پائے تھے کہ اسی وقت ایک دروازے کا دستہ گھوما اور ان کے سامنے والے کمرہ جماعت میں سے کوئی چیز تیزی سے اڑتی ہوئی باہر آئی۔وہ سب سانس روکے کھڑے رہ گئے۔وہ ہوگورٹ کا شرارتی بھوت 'پیوس' تھا۔اس نے انہیں دیکھ لیا تھا۔اس نے خوشی کے مارے ایک کلکاری بھری۔

''چپ رہو پیوس!......مہربانی کر کے کچھ مت بولو۔تمہاری وجہ سے ہمیں سکول سے نکالا جا سکتا ہے۔'' ہیری جلدی سے منت سماجت کرنے لگا۔پیوس کھلکھلا دیا۔

''آدھی رات کو باہر گھوم رہے ہو، سال اوّل کے ننھے منے بچو!......ہی ہی ہی......قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہو اور پکڑے جانے سے ڈرتے بھی ہو۔'' پیوس سفاکی سے غرایا۔

''اگر تم نہیں بتاؤ گے تو ہمیں کوئی نہیں پکڑ پائے گا۔ پیوس پلیز!''

''مجھے فلیچ کو بتانا چاہئے۔ضرور بتانا چاہئے۔'' پیوس نے راہبوں جیسی آواز میں کہا لیکن اس کی آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی۔''تم تو جانتے ہو کہ یہ تمہارے بھلے کیلئے ہے۔''

''ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ پیوس!'' رون نے تنک کر کہا اور اس نے پیوس پر جھپٹ کر اسے مارنے کی کوشش کی۔ یہ اس کی بہت بڑی غلطی تھی۔

''**طلباء اپنے بستروں سے باہر ہیں۔**'' پیوس گلا پھاڑ کر چیخا۔''**طلباء اپنے بستروں سے باہر نکل کر جادوئی کلمات کے کمرے والی راہداری میں بھٹک** رہے ہیں۔''

پیوس کے نیچے سے جھکتے ہوئے وہ لوگ اپنی جان بچانے کیلئے بھاگ کھڑے ہوئے۔ سیدھی راہداری کے آخری کنارے تک وہ بھاگتے چلے گئے۔ وہ ایک دروازے سے دھم سے جاٹکرائے۔ دروازے کا تالا انہیں منہ چڑا رہا تھا۔

''اب تو پھنس گئے۔'' رون نے بدحواسی میں کہا۔انہوں نے دروازے کو دھکا دے کر کھولنے کی جان توڑ کوشش کی مگر دروازہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔''اب ہماری کوشش ختم ہوگئی ہے، کھیل ختم ہو چکا ہے۔'' انہیں تیز قدموں کی چاپ صاف سنائی دے رہی تھی۔ فلیچ اس شرارتی بھوت پیوس کی چیخوں جتنی رفتار سے تیزی سے ادھر دوڑتا ہوا آرہا تھا۔ فلیچ کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی پوری قوت سے انہیں پکڑنے کیلئے دوڑتا چلا آرہا تھا۔

''چلو ایک طرف ہٹو!'' ہرمائنی غراتی ہوئی بولی۔ اس نے ہیری کی چھڑی چھینی اور دروازے کو آہستہ سے ٹھونکا اور دھیرے سے بڑبڑائی۔''کھلم چلم فوراً بھگرم......''

تالے کا لاک کلک کی سی آواز سے کھل گیا۔ دروازہ کھل چکا تھا۔ وہ لوگ ایک ساتھ اندر داخل ہو گئے۔ انہوں نے تیزی سے دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی سانسیں تیز تیز چل رہی تھیں اور کان باہر راہداری میں لگے ہوئے تھے۔

''وہ لوگ کس طرف گئے ہیں پیوس؟ جلدی سے بتاؤ۔'' فلیچ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''پہلے تم ساتھ 'براہ کرم' کہو!'' پیوس نے مطالبہ کیا۔

''پریشان مت کرو پیوس! جلدی بتاؤ! وہ لوگ کدھر گئے ہیں۔''

''تم جب تک 'براہ کرم' نہیں کہو گے میں 'کچھ نہیں' کہوں گا۔'' پیوس نے اسے چڑاتے ہوئے گنگنانے والی آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے...... براہ کرم......!'' فلیچ نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں......ہی ہی ہی......میں نے تمہیں کہا تھا کہ جب تک تم براہ کرم نہیں کہو گے میں کچھ نہیں کہوں گا......ہی ہی ہی...... کچھ نہیں...... کچھ نہیں......'' اور پھر انہوں نے پیوس کے غائب ہونے والی شوں کی آواز سنی۔ فلیچ غصے کے عالم میں کانپتا ہوا اسے صلواتیں سنا رہا تھا۔

''وہ یقیناً یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دروازے پر تالا کیسے کھل گیا ہے؟'' ہیری نے بڑبڑا کر کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہم لوگ صحیح سلامت بچ گئے ہیں...... پیچھے ہٹو نیول!......کیا کر رہے ہو؟''

نیول پچھلے ایک منٹ سے ہیری کے گاؤن کے سرے سے لگ بھگ لٹکا ہوا تھا۔ ہیری اس کی طرف گھوما اور اس نے صاف صاف دیکھا کہ کیا ہوا تھا؟ ایک پل کیلئے تو اسے لگا جیسے وہ کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا ہو۔ اب تک جتنا کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد یہ تو بہت ہی بھیانک تھا۔ وہ لوگ کسی کمرے میں نہیں تھے جیسا کہ وہ سوچ رہے تھے، وہ ایک راہداری میں کھڑے تھے۔ ایک ایسی راہداری میں جو تیسری منزل پر واقع تھی اور جہاں جانے کی سختی سے ممانعت تھی۔ اب انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں آنا کیونکر منع تھا۔

وہ سب ایک محافظ کتے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سیدھے اسے گھور رہے تھے۔ ایک ایسا کتا، جس نے چھت اور فرش کے درمیان کی تمام جگہ اپنے قوی ہیکل جثّے سے گھیر رکھی تھی۔ وہ کوئی عام کتا نہیں تھا۔ اس کے تین بڑے بڑے سر تھے۔ تین جوڑی باہر نکلتی ہوئی خونخوار آنکھیں تھیں۔ تین بڑی ناکیں تھی جو ان کی سمت میں سکڑ اور پھیل رہی تھیں۔ تین رال ٹپکاتے ہوئے منہ تھے اور پیلے نوکیلے دانت کھلے ہوئے منہ سے باہر جھانک رہے تھے۔ اس کی رال لسیلی اور بدبودار تھی۔ وہ بالکل چپ چاپ کھڑا تھا اور اس کی خونخوار آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ لوگ اب تک صرف اس لئے زندہ تھے کیونکہ ان کے اچانک وہاں چلے آنے پر وہ خونخوار کتا حیران ہو رہا تھا لیکن وہ اس پریشانی سے اب باہر نکل رہا تھا۔ اس کے جبڑے پر کھال پھڑکنے لگی تھی۔ اس کے خوفناک انداز میں غرانے کا مطلب سمجھنے میں کسی سے کوئی غلطی نہیں سکتی تھی۔

ہیری نے دروازے کا دستہ پکڑا۔ اسے فلیچ اور موت کے بیچ میں سے اگر کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا تو یقیناً فلیچ کا انتخاب ہی کرتا۔ وہ لوگ پیچھے ہٹے۔ ہیری نے دروازے کو دھڑام سے بند کیا اور پھر وہ لوگ جان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ لگ بھگ وہ ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے راہداری سے باہر نکلے۔ خوش قسمتی سے فلیچ ان لوگوں کی تلاش میں کہیں دور نکل گیا تھا کیونکہ انہیں تمام راستے اس کی صورت کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔ یہ الگ بات تھی کہ اب انہیں فلیچ کی رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔ وہ تو صرف اتنا چاہتے تھے کہ اس خونخوار کتے کی رسائی سے جس قدر ممکن ہو دور پہنچ جائیں۔ انہوں نے تب تک دوڑنا بند نہیں کیا جب تک وہ ساتویں منزل پر فربہ خاتون کی تصویر کے سامنے نہیں پہنچ گئے۔

''تم لوگ کہاں تھے؟'' فربہ عورت نے سخت لہجے میں پوچھا۔ وہ ان کے بدنوں پر پہنے ہوئے گاؤنوں، ان کے فق چہروں اور پسینے سے شرابور جسم کو متعجب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

''اس کی فکر مت کرو۔ شناخت، تھوتھنی والا جانور...... تھوتھنی والا جانور......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور تصویر آگے کی طرف جھک گئی۔ وہ لوگ ہال میں داخل ہوئے اور نڈھال ہو کر کرسیوں پر دھم سے لڑھک گئے۔ کچھ دیر تک ان میں سے کوئی بھی ایک لفظ نہیں بولا پایا۔ نیول کا چہرہ تو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اب کبھی نہیں بولے گا۔ جب ان کی سانسیں کچھ بحال ہوئیں تو انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''تمہارا کیا خیال ہے، وہ کیا کر رہے ہیں؟ اس طرح کا خونخوار جانور سکول میں کیوں رکھا گیا ہے؟'' رون نے بالآخر ہال میں چھائے ہوئے سکوت کو توڑا۔ ''اگر انہیں واقعی کسی کتے کی ضرورت تھی تو کیا صرف یہی کتا رہ گیا تھا۔''

ہرمائنی کا چہرہ اب کافی حد تک پُرسکون ہو چکا تھا۔ آنکھوں کی پتلیوں میں چھپی ہوئی دہشت زائل ہو گئی تھی۔ اس نے رون کی سن کر لمبی سانس بھری۔

''تم لوگ اپنی آنکھوں کا استعمال نہیں کرتے ہو...... ہے نا؟'' اس نے پلٹ کر پوچھا۔ وہ چڑ چڑی سی دکھائی دے رہی تھی۔ ''کیا تم نے یہ غور نہیں کیا کہ وہ کس چیز پر کھڑا تھا؟''

''فرش پر اور کس پر......!'' ہیری نے بدمزگی سے جواب دیا۔ ''میں اس کے پیر نہیں دیکھ رہا تھا، میری توجہ اس کے سر دیکھنے پر مرتکز تھی جو اکٹھے تین تھے......''

''نہیں...... وہ فرش پر نہیں کھڑا تھا...... وہ ایک چور دروازے پر کھڑا تھا۔ ظاہر ہے وہ لوگ کسی چیز کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اسی لئے......'' ہرمائنی نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

وہ اپنی کرسی سے کھڑی ہوئی اور اس نے ان کی طرف غصے سے گھورتے ہوئے دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ اب تم لوگوں کو یقیناً مسرت ہوئی ہو گی۔ ہم لوگ مر بھی سکتے تھے...... یا اس سے بھی کچھ برا ہو سکتا تھا۔ ہم لوگوں کو سکول سے نکال دیا جا سکتا تھا۔ اب اگر تم لوگوں کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں سونے جا رہی ہوں۔''

رون نے منہ پھاڑا اسے عقب میں سے گھورا۔

''نہیں! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔'' اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔ ''کوئی سوچے گا کہ ہم اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گئے تھے...... ہے نا؟''

ہرمائنی نے ہیری کو سوچنے کیلئے کچھ دے دیا تھا اور جب ہیری اپنے بستر پر دراز ہو گیا تو وہ سوچ رہا تھا...... کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا تھا...... ہیگرڈ نے کیا کہا تھا؟...... اگر آپ کو کوئی چیز چھپانا چاہتے ہوں تو گرنگوٹس دُنیا میں سب سے محفوظ ترین جگہ ہے...... شاید ہوگورٹ کو چھوڑ کر۔

ایسا لگتا تھا جیسے ہیری کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ تجوری نمبر 713 سے نکالا گیا وہ چھوٹا سا گندہ پیکٹ اب کہاں پر چھپا ہوا تھا۔

☆☆☆

دسواں باب

ہیلوویَن کا دن

مل فوائے کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہوا جب اس نے دیکھا کہ ہیری اور رون اگلے دن بھی ہوگورٹ میں ہی تھے۔ وہ کسی قدر بوجھل، تھکے ہوئے دکھائی دیتے تھے لیکن پوری طرح سے خوش۔ درحقیقت اگلی صبح تک ہیری اور رون سوچ رہے تھے کہ تین سروں والے خونخوار کتے سے ملاقات واقعی کسی شاندار مہم جوئی سے کم نہیں تھی۔ وہ اسی طرح کا ایک اور کام کرنے مشتاق دکھائی دیتے تھے۔ اس درمیان میں ہیری نے رون کو اس پیکٹ کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی جسے ہیگرڈ نے تجوری سے نکالا تھا۔ ہیری نے یہ قیاس ظاہر کیا تھا کہ اس پیکٹ کو گرنگوٹس سے نکال کر اب ہوگورٹ میں چھپایا گیا تھا۔ وہ کافی دیر تک سوچتے رہے کہ آخر ایسی کون سی چیز ہوسکتی تھی جس کی حفاظت کیلئے اتنا تردد کیا گیا تھا۔

''وہ یا تو سچ مچ نہایت قیمتی ہے یا پھر انتہائی خطرناک......'' رون نے اندازہ ظاہر کیا۔

''یا پھر دونوں ہی......'' ہیری نے لقمہ دیا۔

لیکن وہ پورے یقین کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہہ سکتے تھے۔ وہ اس بات پر متفق تھے کہ وہ خفیہ چیز دو انچ سے زیادہ لمبی نہیں تھی۔ جب تک انہیں کوئی دوسرا سراغ نہیں مل جاتا تب تک وہ اس سے زیادہ اندازہ لگانے کی حالت میں بالکل نہیں تھے۔

اس ضمن میں نہ تو نیول نے اور نہ ہی ہرمائنی نے کوئی تبصرہ کیا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی دلچسپی کا مظاہرہ کیا کہ وہ تین سر والا کتا وہاں کیوں تھا اور اس چور دروازے کے نیچے کیا چیز چھپائی گئی تھی؟ نیول تو صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ دوبارہ اس کتے کے پاس کبھی نہیں جائے گا۔ ہرمائنی نے اب ہیری اور رون سے بات چیت کرنا بالکل ترک کر دیا تھا چونکہ وہ 'میں سب کچھ جانتی ہوں' قسم کی لڑکی تھی۔ اس لئے انہیں اس میں بھی اپنا ہی فائدہ نظر آیا۔ وہ اب صرف اتنا چاہتے تھے کہ مل فوائے سے بدلہ کیسے لیا جائے؟ اور انہیں تب بہت خوشی ہوئی جب ایک ہفتے بعد ہی ایک ایسی چیز ڈاک سے آ گئی۔

جب الّو ہمیشہ کی طرح بڑے ہال میں داخل ہوئے تو سب کا دھیان ایک لمبے اور پتلے پیکٹ پر گیا جسے چھ بڑے الّو کٹیلی آواز

میں نہایت شور مچاتے ہوئے اُٹھائے لا رہے تھے۔ ہر ایک کی طرح ہیری بھی تعجب بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔اس بڑے پیکٹ میں کیا ہوسکتا ہے؟ ہیری یہ جاننے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔اسے یہ دیکھ کراور بھی حیرانگی ہوئی جب الّو نیچے کی سمت بڑھے اور انہوں نے پیکٹ کواس کے سامنے پٹخ دیا۔ پیکٹ کے گرنے سے ہیری کا ناشتہ پرسی پر جا گرا۔الو ابھی اُڑ کر راستے سے ہٹے بھی نہیں تھے کہ اسی وقت ایک الّو اور آ گیا اوراس نے پیکٹ کے اوپر ایک خط پھینک دیا۔ یہ اچھا رہا کہ ہیری نے خط کو پہلے کھولا کیونکہ اس میں لکھا تھا۔

پیکٹ کو ناشتے کی میز پر نہ کھولا جائے!

ڈئیر پوٹر!

اس میں تمہارا لئے نیا نیمبس 2000 بہاری ڈنڈا ہے لیکن میں نہیں چاہتی کہ یہ بات سب کو معلوم ہو پائے کہ تمہیں کون سا جادوئی بہاری ڈنڈا مل چکا ہے ورنہ اُن سب کی یہی خواہش ہوگی کہ انہیں بھی یہی بہاری ڈنڈے لے کر دئیے جائیں۔ اولیوروڈ تمہیں آج رات کو سات بجے کیوڈچ کے میدان میں ملے گا جہاں تم پہلی بار اس کھیل کو سمجھو گے۔

پروفیسر ایم میک گوناگل

ہیری نے جب خط رون کو پڑھنے کیلئے دیا تو اس سے خوشی چھپائی نہیں جا رہی تھی۔

''نیمبس 2000!'' رون حاسدانہ انداز میں کراہا۔''میں نے تو آج تک اسے چھوا بھی نہیں ہے۔'' وہ ہال سے جلدی چل پڑے کیونکہ وہ اپنی جماعت میں جانے سے پہلے تنہائی میں اس پیکٹ کو کھول کر دیکھنا چاہتے تھے۔ بہاری ڈنڈا کی شکل دیکھنے کیلئے وہ دونوں بے چین تھے۔ابھی وہ گری فنڈر ہال سے نصف فاصلے پر ہی پہنچ پائے تھے کہ اسی وقت انہوں نے دیکھا اوپر جانے والی سیڑھیوں پر کریب اور گوئل راستہ روک کر کھڑے تھے۔مل فوائے نے آگے بڑھ کر ہیری سے پیکٹ چھین لیا اوراسے اپنی انگلیوں سے ٹٹولنے لگا۔

''یہ تو بہاری ڈنڈا لگتا ہے۔'' اس نے دھیمی آواز میں کہا اوراسے ہیری کی طرف پھینکتے ہوئے منہ بنایا۔اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے پیکٹ کا راز جان کر بے حد بے زاری ہوئی ہو اور وہ نفرت وحسد کے ملے جلے جذبات میں ہچکولے کھانے لگا۔''اس بار تم نے حد ہی پار کر دی پوٹر! سال اوّل کے طلباء کو بہاری ڈنڈا رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔''

رون خود کو روک نہیں پایا۔

''یہ کوئی ایسا ویسا بہاری ڈنڈا نہیں ہے۔'' وہ فخر سے سینہ پھلاتے ہوئے بولا۔ ''یہ تو نیمبس 2000 ہے۔ تم نے کیا کہا تھا کہ تمہارے گھر میں کون سا بہاری ڈنڈا ہے، کومیٹ 260؟'' رون نے ہیری کی طرف دانت نکالتے ہوئے کہا۔ ''کومیٹ 260 بھڑکیلا اور چمکیلا ضرور ہوتا ہے مگر اس میں نیمبس جیسی بات نہیں ہوتی......''

''اس بارے میں تم کیا جانو ویزلی؟ تم تو اس کا آدھا دستہ بھی نہیں خرید سکتے۔'' مل فوائے نے پلٹ کر جواب دیا۔ ''مجھے لگتا ہے تمہیں اور تمہارے بھائیوں کو تو پائی پائی جوڑ کر اس کی ایک ایک ڈنڈی خریدنا پڑے گی۔''

اس سے پہلے کہ رون کوئی جواب دے پاتا۔ پروفیسر فلٹ وک مل فوائے کی بغل کے نیچے سے ظاہر ہوئے۔ انہوں نے سب کی طرف گہری نگاہ ڈالتے ہوئے دیکھا۔

''جھگڑا تو نہیں ہو رہا لڑکو!'' انہوں نے کڑک دار آواز میں پوچھا۔

''پروفیسر! پوٹر کو کسی نے بہاری ڈنڈا بھیجا ہے!'' مل فوائے نے سرعت سے کہا۔

''ہاں...... ہاں! صحیح ہے۔'' پروفیسر فلٹ وک نے ہیری کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے کہا۔ ''پروفیسر میک گوناگل نے مجھے اس خصوصی اجازت کے بارے میں آگاہ کیا تھا۔ پوٹر! یہ کون سا ماڈل ہے؟''

''نیمبس 2000 ہے جناب!'' ہیری نے جلدی سے جواب دیا۔ مل فوائے کے چہرے پر دہشت کے تاثرات دیکھ کر ہیری سے اپنی ہنسی روکی نہ جا رہی تھی۔ ''اور سچ کہا جائے تو مجھے مل فوائے کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ اسی کی بدولت مجھے یہ مل پایا ہے۔''

ہیری اور رون اوپر کی منزل کی طرف چل دیئے۔ مل فوائے کے غصے اور بوکھلاہٹ کو دیکھ کر وہ اپنی ہنسی دبانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ جب وہ سنگ مرمر کی سیڑھیوں سے اوپر پہنچے تو ہیری نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''اور کیا...... یہ سچ ہی تو ہے۔ اگر اس نے نیول کی یادداشتی گیند نہیں اُٹھائی ہوتی تو میں آج ٹیم میں شامل نہ ہوتا......''

''تو تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ قوانین توڑنے کا انعام ہے؟'' ان کے بالکل پیچھے سے ایک غصیلی آواز سنائی دی۔ ہر مائنی گرینجر سیڑھیوں پر پیر پٹختے ہوئے اوپر آ رہی تھی اور ہیری کو ہاتھ میں دبے ہوئے پیکٹ کو چڑ کر دیکھ رہی تھی۔

''میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم ہم سے بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی؟'' ہیری نے کہا۔

''ہاں! اب ایسا کرنا ختم مت کرو۔ اس سے ہمارا بہت بھلا ہو رہا تھا۔'' رون نے کہا۔ یہ سن کر ہر مائنی ہوا میں اپنی ناک تان کر پیر پٹختی ہوئی چلی گئی۔

اس دن ہیری کا دل کمرہ جماعت میں بالکل نہیں لگ رہا تھا۔ اس کا ذہن تو اپنے کمرے میں ہی بھٹک رہا تھا جہاں اس کا نیا

بہاری ڈنڈا بستر کے نیچے پڑا ہوا تھا یا پھر اس کا دل کیوڈچ کے میدان میں کہیں گھوم رہا تھا جہاں وہ اس رات کیوڈچ کھیلنے کیلئے جانے والا تھا۔ پھر وہ رون کے ساتھ تیزی کے ساتھ دوڑتے ہوئے بالائی منزل پر چلا گیا تا کہ آخر کار وہ اپنا نیمبس 2000 دیکھ سکے۔ جب جادوئی بہاری ڈنڈا ہیری کے بستر پر کھل کر باہر آیا تو رون کے منہ میں سے حسرت بھری گہری آہ نکل گئی۔ ہیری بہاری ڈنڈے کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا تھا لیکن اسے بھی یہ بہترین لگا۔ پتلے اور چمکتے ہوئے بہاری ڈنڈے کا دستہ ماغون کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ اس کے آخری سرے پر صاف اور سیدھے نرم تنکوں کی لمبی دم تھی۔ اوپر کی طرف سنہرے رنگ میں نیمبس 2000 کے الفاظ نقش تھے۔

جب سات بجے کا وقت ہوا تو ہیری قلعے سے باہر نکلا اور دھندلکے میں کیوڈچ کے میدان کی طرف چل پڑا۔ وہ اس سے پہلے کبھی بھی اس سٹیڈیم میں نہیں آیا تھا۔ میدان کے چاروں طرف بلندی پر سینکڑوں نشستیں دکھائی دے رہی تھیں جو لکڑی کے بڑے کھمبوں پر لگے شہتیروں کی چوکھٹ میں رکھی گئی تھیں۔ دراصل یہ اس لئے اونچائی پر بنائی گئی تھیں کہ تماشائی اتنے اونچائی پر رہیں جہاں سے وہ ہوا میں دیکھ سکیں کہ کھیل میں کیا ہو رہا ہے؟ میدان کے دونوں کناروں پر تین تین سنہرے کھمبے نصب تھے جن کے بالائی سروں پر گول چھلے بنے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھ کر ہیری کو پلاسٹک کی وہ چھوٹی چھڑیاں یاد آگئیں جن سے بچے بلبلے نکالتے تھے۔ فرق صرف اتنا تھا کہ یہ کھمبے پچاس فٹ اونچے تھے۔

''اوہ...... پوٹر! نیچے اترو۔'' اولیورووڈ آچکا تھا اس کے کندھے پر لکڑی کا ایک بڑا صندوق جما ہوا تھا۔ ہیری ہوا میں تیرتا ہوا اس کے پاس زمین پر اتر گیا۔

''بہت عمدہ!'' وڈ نے کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''میں سمجھ سکتا ہوں پروفیسر میک گوناگل کا کیا مطلب تھا؟...... تم میں سچ مچ پیدائشی اڑان والی خوبیاں دکھائی دے رہی ہیں پوٹر! میں آج شام صرف تمہیں کیوڈچ کے قوانین ہی سمجھاؤں گا۔ اس کے بعد تمہیں ہفتے میں تین دن ٹیم کے ساتھ باقاعدہ مشق کرنا ہوگی۔''

اس نے صندوق کا ڈھکنا کھولا۔ اندر چار الگ الگ قسم کی گیندیں رکھی ہوئی تھیں۔

''دیکھو!'' وڈ نے کہا۔ ''کیوڈچ کو سمجھنا بہت آسان ہے حالانکہ اسے کھیلنا اتنا آسان نہیں ہے۔ ہر ٹیم میں سات کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ان میں سے تین کو 'نقاش' کہتے ہیں۔''

''تین نقاش!'' ہیری نے دہرایا۔

جب وڈ نے فٹ بال جیسی ایک چمکتی ہوئی بڑی سرخ گیند باہر نکالی تو وہ بولا۔

''اس گیند کو 'قواف' کہتے ہیں۔ نقاش قواف کو حاصل کر کے ایک دوسرے کو دیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسے سامنے

دکھائی دینے والے چھلے میں گزار دیں، ان چھلوں کو 'قفل' کہا جاتا ہے۔ جب قواف، قفل میں سے گزرتی ہے تو ٹیم کو ایک گول کرنے پر دس پوائنٹ ملتے ہیں۔ سمجھ رہے ہونا.....'' وڈ نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نقاش قواف کو لے کر ایک دوسرے کی طرف پھینکتے ہیں اور پوائنٹس حاصل کرنے کیلئے اسے قفل میں سے گزارتے ہیں۔'' ہیری نے دہرایا۔ ''تو یہ ایک طرح سے 'باسکٹ بال' ہے جو جادوئی بہاری ڈنڈے پر سوار ہوکر چھ قفلوں کے ساتھ کھیلا جاتا ہے...... ہے نا؟''

''باسکٹ بال کیا ہوتا ہے؟'' وڈ نے حیرت سے پوچھا۔

''کچھ نہیں...... سمجھانا مشکل ہے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''دونوں ٹیموں میں ایک ایک کھلاڑی 'راکھا' ہوتا ہے۔ میں گری فنڈر کی ٹیم کا راکھا ہوں۔ میں اپنے قفلوں کے چاروں طرف اُڑتا رہتا ہوں اور دوسری ٹیم کی قفل میں قواف ڈالنے کی ہر کوشش کو ناکام بناتا رہتا ہوں۔ یعنی میرا کام یہی ہے کہ سرخ گیند کو انہیں ان چھلوں میں نہ ڈالنے دوں تاکہ وہ گول یا پوائنٹس نہ حاصل کر پائیں۔'' وڈ نے اسے مزید بتایا۔

''تین نقاش، ایک راکھا......'' ہیری نے کہا جو سب کچھ یاد رکھنے کے ارادے سے وہاں آیا تھا۔ ''وہ تینوں قواف کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں اتنا سمجھ گیا ہوں۔ باقی گیندیں کس لئے ہیں۔'' ہیری نے صندوق میں رکھی باقی تین گیندوں کی طرف اشارہ کیا۔

''ابھی بتاتا ہوں...... اسے ذرا پکڑو!'' وڈ نے کہا۔ اس نے ہیری کو ایک چھوٹا سا ڈنڈا تھما دیا جو کچھ کچھ 'بیس بال' کے بلے جیسا تھا۔

''اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ 'بالجر' کیا ہوتا ہے؟'' وڈ نے کہا۔ ''ان دونوں گیندوں کا بالجر کہتے ہیں۔'' اس نے ہیری کو ایک جیسی دو گیندیں دکھائیں جو پوری طرح سیاہ تھیں اور سرخ قواف سے کسی قدر چھوٹی تھیں۔ ہیری نے دیکھا کہ وہ ان رسیوں سے باہر نکلنے کیلئے بے قراری کا مظاہرہ کر رہی تھیں جن کی وجہ سے وہ صندوق کے اندر بندھی ہوئی تھیں۔

''پیچھے ہٹ جاؤ!'' وڈ نے ہیری کو خبردار کیا۔ وہ جھکا اور اس نے ایک بالجر کو رسیوں سے آزاد کر دیا۔ سیاہ گیند فوراً بجلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور سیدھی اوپر اٹھتی چلی گئی۔ کچھ دور جا کر وہ مڑی اور سیدھی ہیری کے چہرے کی طرف جھپٹی۔ اپنی ناک ٹوٹنے کے خطرے کو بھانپتے ہوئے ہیری پیچھے ہٹا اور پھر اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا زور سے گھماتے ہوئے اسے دے مارا۔ گیند ایک بار پھر ہوا میں سنسناتی ہوئی چلی گئی۔ وہ ان کے سر کے اوپر چاروں طرف چکر کاٹ رہی تھی۔ اس بار وہ دائروی انداز میں گھومتے ہوئے سیدھی وڈ

کی طرف جھپٹی۔ جو بچتے ہوئے اس کے اوپر کود پڑا اور اسے زمین پر گرا کر پٹخنے لگا۔

''دیکھو!'' وڈ ہانپ رہا تھا۔ جھنجھلائے ہوئے بالجر کو اس نے واپس صندوق میں ڈال دیا اور محفوظ انداز میں باندھنے لگا۔ ''بالجر میدان میں چاروں طرف راکٹ کی طرح گھومتے رہتے ہیں اور کھلاڑیوں کو ان کے بھاری ڈنڈوں سے گرانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے ہر ٹیم میں ان سے نبٹنے کیلئے دو 'پٹاؤ' ہوتے ہیں۔ ویزلی جڑواں ہماری ٹیم میں پٹاؤ ہیں۔ یہ ان کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں کو بالجر کے حملوں سے بچائیں اور ان پر ضرب لگا کر انہیں دوسری ٹیم کے کھلاڑیوں کی طرف بھیج دیں۔ مجھے لگتا ہے کہ تم سب سمجھ گئے ہوگے۔''

''تین نقاش، قواف کے ساتھ گول کرتے ہیں، ایک راکھا گول کی حفاظت کرتا ہے، دو پٹاؤ بالجروں کو اپنی ٹیم سے دور رکھتے ہیں۔'' ہیری نے دہرایا۔

''شاندار......'' وڈ نے ہنس کر کہا۔

''ویسے کیا کبھی بالجر نے کسی کھلاڑی کو ہلاک کیا ہے؟'' ہیری نے پوچھا اور کوشش کر رہا تھا کہ وڈ کو اس سوال میں اس کے خوف کی جھلک دکھائی نہ دے۔

''ہوگورٹ میں تو ایسا کبھی نہیں ہوا البتہ یہاں پر دو چار لوگوں کے جبڑے ضرور ٹوٹ گئے ہیں۔ مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔'' وڈ نے لاپروائی سے کہا تو ہیری کا دل دھک کر کے رہ گیا۔

''اور اب...... کیوڈچ کا سب سے اہم کھلاڑی متلاشی! جو کہ تم ہو۔ اور تمہیں بالجر یا قواف کے بارے میں فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔'' وڈ نے سنجیدگی سے کہا۔

''جب تک کہ وہ میرا سر نہ پھوڑ ڈالیں......'' ہیری نے دھیمی آواز میں لقمہ دیا۔

''فکر مت پوٹر! ویزلی جڑواں بالجروں سے نبٹنے کیلئے کافی ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ وہ خود کسی بالجر سے کم نہیں ہیں۔'' وڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے بعد وڈ نے صندوق میں سے ہاتھ ڈالا اور چوتھی اور آخری گیند باہر نکالی۔ قواف اور بالجر کے مقابلے میں یہ نہایت چھوٹی گیند تھی جو بالکل اخروٹ کی مانند دکھائی دے رہی تھی۔ وہ بھڑکیلی چمکدار اور خوش شکل گیند تھی۔ اس میں پھڑ پھڑاتے ہوئے چاندی کے دو چھوٹے پر لگے ہوئے تھے جو کسی تتلی کی مانند پھڑ پھڑا رہے تھے۔

''اسے 'سنہری چڑیا' کہتے ہیں۔'' وڈ نے گھمبیر لہجے میں کہا۔ ''یہ گیند سب سے اہم اور غیر معمولی حیثیت کی حامل ہے۔ اسے پکڑنا بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ یہ اتنی تیز اُڑتی ہے کہ آسانی سے دکھائی دے پاتی۔ سنہری چڑیا کو پکڑنا متلاشی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

تمہیں نقاش، پٹاؤ، قواف، بالجر اور راکھے کے درمیان میں سے ہوتے ہوئے اسے پکڑنا ہے۔ اس سے پہلے کہ دوسری ٹیم کا متلاشی بڑھ کر اسے پکڑ لے کیونکہ جو متلاشی سنہری چڑیا کو پکڑتا ہے، وہ اپنی ٹیم کیلئے اکٹھے سو پوائنٹس حاصل کرتا ہے، اس طرح اس کی ٹیم لگ بھگ ہمیشہ جیت جاتی ہے۔ یاد رکھو کہ متلاشیوں کے خلاف بڑی زبردست مزاحمت ہوتی ہے۔ کیوڈچ کا میچ تبھی ختم ہوتا ہے جب سنہری چڑیا پکڑ لی جاتی ہے اگر سنہری چڑیا پکڑی نہ جا سکے تو یہ میچ کئی سالوں تک جاری رہ سکتا ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ریکارڈ میچ تین ماہ تک جاری رہا تھا۔ اس میچ میں بار بار باہر بیٹھے ہوئے اضافی کھلاڑی دوسرے کی جگہ لیتے رہے تھے تاکہ تھکے ہوئے کھلاڑی کچھ دیر تک سو سکیں۔'' وڈ نے رک کر کہا۔ ''تو اس طرح کھیلا جاتا ہے کیوڈچ!...... تمہارے ذہن میں کوئی سوال؟''

ہیری نے انکار میں اپنا سر ہلایا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے کیا کرنا تھا؟ بس یہ سب عملی طور کرنا باقی تھا جو شاید کسی قدر مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔

''ہم اس وقت سنہری چڑیا کے ساتھ مشق نہیں کریں گے۔'' وڈ نے گیند کو حفاظت کے ساتھ صندوق میں بند کرتے ہوئے کہا۔ ''اندھیرا ہو چکا ہے، یہ گم ہو سکتی ہے۔ اس کے بجائے ہم اس سے مشق کریں گے۔''

اس نے اپنی جیب سے گولف کی عام سی گیندوں کا تھیلا نکالا۔ کچھ منٹ بعد وہ اور ہیری ہوا میں اُڑ رہے تھے۔ وڈ جتنی تیزی سے گولف کی گیند پھینک سکتا تھا، ہر سمت میں پھینک رہا تھا تاکہ ہیری اسے پکڑ سکے۔ ہیری نے ہر گیند پکڑ لی اور وڈ بہت خوش ہوا تھا۔ آدھے گھنٹے کی مشق کے بعد سچ مچ رات ہو گئی اور انہیں اپنا کھیل ختم کر کے زمین پر اترنا پڑا۔ جب وہ قلعے کی طرف لوٹ رہے تھے تو وڈ نے خوشی سے چہکتے ہو کہا۔ ''اس سال کیوڈچ کپ پر ہمارا نام لکھا ہوا ہے۔ مجھے قطعاً حیرت نہیں ہوگی اگر تم چارلی ویزلی سے بھی اچھے کھلاڑی ثابت ہوئے، یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کیونکہ اگر چارلی ڈریگن کی پڑھائی کے چکروں میں نہ اُلجھ گیا ہوتا تو وہ انگلینڈ کیلئے کھیل سکتا تھا۔''

☆☆☆

ہفتے میں تین دن ہیری شام کو کیوڈچ کی مشقیں کرنے لگا تھا اور ہوم ورک تو روز ہی کرنا پڑتا تھا۔ شاید اسی لئے وہ اتنا مصروف رہتا تھا۔ اسے یہ احساس ہی نہیں ہوا کہ اسے ہوگورٹ آئے دو ماہ گزر چکے تھے۔ ہیری کو یقین نہیں ہو رہا تھا۔ قلعہ اسے اپنے گھر کی طرح محسوس ہونے لگا تھا۔ جبکہ پرائیویٹ سٹریٹ میں اسے ایسا کبھی نہیں محسوس ہوا تھا۔ اس کی پڑھائی بھی اب پہلے سے کافی حد تک دلچسپ ہو گئی تھی کیونکہ اب وہ تمام بنیادی باتیں سیکھ چکا تھا۔ جب وہ لوگ ہیلووئین کے دن سو کر بیدار ہوئے تو بھنے ہوئے کدو کی تیز بو تمام راہداریوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس سے بھی شاندار بات یہ تھی کہ پروفیسر فلٹ وک نے جادوئی کلمات کی جماعت میں یہ کہا کہ ان کے خیال سے اب وہ ہلکی پھلکی اشیاء کو اُڑا سکتے تھے۔ ایسا کرنے کیلئے وہ تب سے بے تاب تھے جب پروفیسر فلٹ وک نے ان کے

سامنے نیول کے مینڈک کو پورے کمرہ جماعت میں اُڑا کر دکھایا تھا۔ پروفیسر فلٹ وک نے مشق کرنے کیلئے تمام طلباء کو جوڑیوں کی شکل میں تقسیم کر دیا۔ ہیری کا ساتھی سیمس فنی گن بنا (جو اطمینان بخش بات تھی کیونکہ نیول اس کا دھیان کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا) بہرحال رون کو ہرمائنی گرینجر کے ساتھ کام کرنا پڑا۔ یہ بتانا مشکل تھا کہ اس وجہ سے رون زیادہ غصے میں تھا یا ہرمائنی۔ جس دن ہیری کا جادوئی بہاری ڈنڈا آیا تھا، اس دن کے بعد سے ہرمائنی نے ان دونوں سے بات نہیں کی تھی۔

''آپ لوگ جس طرح کلائی گھمانے کا سبق یاد کر رہے ہیں، اسے مت بھولیں۔'' پروفیسر فلٹ وک نے کوں کوں کرتی ہوئی آواز میں کہا۔ ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی کتابوں کے ڈھیر پر کھڑے ہوئے تھے۔ ''گھمانا اور جھٹکنا، یاد رہے گا ......نا! گھمانا اور جھٹکنا...... جادوئی کلمے کو صحیح طرح ادا کرنے بھی نہایت ضروری جزو ہے۔ 'باری فیو' نام کے جادوگر کو کبھی مت بھولئے گا جس نے ایف کہنے کے بجائے ایچ کہہ ڈالا تھا اور نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر پڑا تھا اور اس کے سینے پر ایک بھینسا کھڑا تھا۔''

یہ بہت مشکل تھا۔ ہیری اور سیمس نے گھمایا اور جھٹکا لیکن جس پنکھ کو وہ ہوا میں اوپر اُٹھانے کی کوشش کر رہے تھے وہ ڈیسک پر پڑا رہا۔ سیمس اتنا بے چین ہو گیا کہ اس نے اپنی چھڑی سے پنکھ کو ہلایا اور اس میں آگ لگا دی۔ ہیری کو اپنے ٹوپی سے یہ آگ بجھانا پڑی تھی۔ اگلے ڈیسک پر رون کی قسمت کچھ بہتر نہیں تھی۔

''اڑن شوتم محرکم'' وہ چلاتے ہوئے بولا۔ وہ اپنے لمبے بازوؤں کو پون چکی کی مانند ہلا رہا تھا۔ وہ کسی حد تک جھنجھلایا ہوا دکھائی دے رہا تھا معلوم نہیں! اس پنکھ پر یا ہرمائنی پر......

''تم اس جادوئی کلمے کو غلط لہجے میں ادا کر رہے ہو۔'' ہیری نے سنا کہ ہرمائنی رون کو جھڑک رہی تھی۔ ''یہ اڑن چھوتم متحرکم ہے۔ اپنے منہ کی تھوک کو قابو میں رکھو اور 'اڑن شوتم محرکم' کے بجائے درست تلفظ ادا کرو۔''

''اگر تم اتنی ہی چالاک ہو تو تم اپنا پنکھ کیوں نہیں اُڑا لیتی۔'' رون نے غرا کر کہا۔

ہرمائنی نے اپنے گاؤن کے بازو چڑھائے، چھڑی ہلائی اور دھیمے انداز میں جھٹکا اور بولی۔ ''اڑن چھوتم متحرکم'' اس کا پنکھ ڈیسک پر کانپا اور پھر اوپر کی طرف اُٹھنے لگا۔ ہرمائنی کی پوری توجہ پنکھ پر تھی۔ پنکھ ان کے سروں سے چار فٹ اوپر ہوا میں جھول رہا تھا۔

''آہا! بہت شاندار...... لاجواب!'' پروفیسر فلٹ وک نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔ ''سب لوگ دیکھیں، مس گرینجر نے یہ کر دکھایا ہے۔''

جماعت کا وقت ختم ہونے تک رون کا مزاج بے حد بگڑ چکا تھا۔ جب وہ پر ہجوم راہداری میں راستہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے تو رون نے ہیری سے کہا۔ ''کوئی حیرانگی نہیں کہ کوئی بھی اسے برداشت نہیں کر پایا۔ سچ پوچھو تو وہ کسی ڈراؤنے خواب کی طرح ہے۔''

اسی لمحے کسی نے پاس سے گزرتے ہوئے ہیری کو دھکا دیا۔ یہ ہرمائنی تھی۔ ہیری کو اس کے چہرے کی ایک جھلک دکھائی دی تھی اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''مجھے لگتا ہے کہ اس نے تمہاری بات سن لی ہے۔'' ہیری نے آہستگی سے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں؟'' رون نے لاپروائی سے کہا لیکن وہ تھوڑا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ ''اسے یہ احساس ہونا چاہئے کہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔''

ہرمائنی اپنی جماعت میں نہیں آئی اور پوری دوپہر کہیں بھی دکھائی نہیں دی۔ جب ہیلووئین کے دن کی ضیافت کا آغاز ہونے والا تھا تو رون اور ہیری بڑے ہال میں جانے کیلئے نیچے اتر رہے تھے تو پاروتی پاٹیل اور لیونڈر کی باتیں ان کی سماعت میں پڑیں۔ پاروتی، لیونڈر کو بتا رہی تھی کہ ہرمائنی لڑکیوں کے باتھ روم میں رو رہی تھی اور چاہتی تھی کہ اسے تنہا چھوڑ دیا جائے۔ رون یہ سن کر اب اور بھی پریشان ہو گیا۔ لیکن ایک پل بعد ہی وہ بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں ہیلووئین کی سجاوٹ دیکھ کر وہ ہرمائنی کو یکسر فراموش کر بیٹھے۔

ایک ہزار زندہ چمگادڑیں دیواروں اور چھت سے پھڑ پھڑاتے ہوئے نیچے آئیں جبکہ ایک ہزار چمگادڑیں سیاہ بادلوں کی طرح میزوں کے اوپر منڈلا رہی تھیں۔ جس وجہ سے کدوؤں کے کھوکھلے پیٹ میں رکھی موم بتیاں ملنے لگیں۔ ضیافت اچانک سنہری پلیٹوں میں سامنے آئی بالکل سال کی ابتدائی ضیافت کی مانند۔ جب ہیری اپنی پلیٹ میں ایک بھنا ہوا آلو رکھ رہا تھا کہ اسی وقت پروفیسر کیورئیل ہال میں دوڑتے ہوئے آئے۔ ان کی پگڑی بے ڈھنگے انداز میں ٹیڑھی ہو رہی تھی اور ان کے چہرے پر گہری دہشت چھائی ہوئی تھی۔ ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کا دھیان ان پر مرتکز ہو گیا تھا۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ پروفیسر ڈمبل ڈور کی کرسی کے پاس پہنچے اور چبوترے والی بڑی میز پر ہاتھ رکھ کر ہانپتے ہوئے بولے۔ ''طورال!......تہہ خانے میں گھس آیا ہے......خیال آیا کہ آپ کو خبر کر دینا چاہئے۔'' اگلے ہی لمحے وہ ہوا میں لہرایا اور فرش بوس ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ ہر طرف ہنگامہ سا مچ گیا۔

سب کو پُرسکون کرنے کیلئے پروفیسر ڈمبل ڈور کو اپنی چھڑی سے کئی ارغوانی پٹاخے چلانا پڑے۔ ''مانیٹرز......'' وہ گرجتے ہوئے بولے۔ ''اپنے اپنے فریق کو فوراً ان کے کمروں میں لے جائیں۔''

پرسی پھرتی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

''میرے پیچھے پیچھے آؤ......سب کے سب اکٹھے رہو......سال اوّل کے بچو! تم میرے حکم کے مطابق فوراً عمل کرو......طورال سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے......میرے ٹھیک پیچھے آؤ جلدی!......راستے چھوڑیئے......سال اوّل کے بچے آ رہے ہیں......معاف کیجئے......میں گری فنڈر کا مانیٹر ہوں۔''

''طورال کیا ہوتا ہے؟'' ہیری نے رون کی طرف متحیر انداز میں دیکھا۔

''طورال...... پندرہ سے پچیس فٹ لمبا اور موٹا تنگڑا ماگل ہوتا ہے۔ وہ جادوگر نہیں ہوتا۔ بالکل برفانی انسانوں جیسا دکھائی دیتا ہے مگر ان جتنا سپید نہیں۔ طورال کے سر چھوٹے اور پاؤں دگنے بڑے ہوتے ہیں، اسی لئے لوگ کہتے ہیں کہ انہیں کوئی عقل نہیں ہوتی......'' رون چلتے ہوئے بولتا چلا گیا۔ ہیری حیرت سے منہ پھاڑے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''طورال......اندر کیسے گھس سکتا ہے؟'' ہیری نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے سوال کیا۔

''مجھے کیا معلوم؟ ویسے وہ سچ مچ احمق ہوتا ہے۔'' رون نے کہا۔ ''شاید پیوس نے اسے اندر گھسا کر ہیلووئین کا مذاق کیا ہو!''

وہ الگ الگ اطراف میں تیزی سے بھاگتے ہوئے لوگوں کے کئی گروہوں کے پاس سے گزرے، جب وہ ہفل پف کے پریشان حال بچوں کی بھیڑ کے بیچ میں سے جارہے تھے تو اسی وقت ہیری نے اچانک رون کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... ہرمائنی!'' ہیری جلدی سے بولا۔

''ہرمائنی؟'' رون نے حیرت سے کہا۔

''اسے طورال کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔'' ہیری چیختے ہوئے بولا۔ رون ہونٹ کاٹ کر رہ گیا۔ اس نے سر اُٹھا کر آگے کی طرف دیکھا۔

''اچھا! ٹھیک ہے...... پرسی سے نظر بچا کر۔'' اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

نیچے جھکتے ہوئے وہ لوگ ہفل پف کے بچوں میں مل گئے جو دوسری سمت میں بھاگتے جارہے تھے۔ پھر وہ ایک خالی راہداری میں چل دیئے اور اس کے بعد تیزی سے لڑکیوں کے باتھ روم کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ ابھی موڑ پر مڑے ہی تھے کہ اسی وقت انہیں اپنے پیچھے تیزی سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

''پرسی!'' رون بڑبڑایا اور اس نے ہیری کو پتھر کے ایک بڑے ستون کے پیچھے کھینچ لیا۔ انہوں نے ستون کے پیچھے سے جھانک کر دیکھا کہ پیچھے آنے والا پرسی نہیں بلکہ پروفیسر سنیپ تھے۔ وہ راہداری سے گزرے اور ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔

''وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟'' ہیری نے حیرت بھرے انداز میں سرگوشی کی۔ ''وہ باقی اساتذہ کے ساتھ تہہ خانے میں کیوں نہیں گیا؟''

''مجھے کیا معلوم؟'' رون نے ٹکا سا جواب دیا۔

کوئی آواز پیدا کئے بغیر وہ سنیپ کے اوجھل ہوتے قدموں کے پیچھے پیچھے اگلی راہداری میں آگے بڑھے۔

’’کیا تمہیں بدبو آ رہی ہے؟‘‘

ہیری نے سانس کھینچی اور اس کی ناک میں تیز بدبو کا بھبھوکا گھس گیا۔ پرانی جرابوں اور کبھی صاف نہ ہونے والے گندے ٹوائلٹ جیسی بدبو ایک ساتھ آ رہی تھی۔ پھر انہوں نے ایک آواز سنی۔ ایک دھیمی غراہٹ، قوی ہیکل قدموں کی دھمک، کسی کے پاؤں گھسٹنے کی آہٹ۔ رون نے اشارہ کیا۔ بائیں طرف کی راہداری کے موڑ پر کوئی بڑی سی چیز ان کی طرف بڑھ رہی تھی۔ وہ جلدی سے اندھیرے سائے میں سمٹ گئے۔ ایک قوی ہیکل چیز کا سایہ فرش پر بکھری ہوئی چاندنی کے ٹکڑے میں ابھرا۔ وہ بہت خوفناک طورال تھا۔ وہ بارہ فٹ اونچا تھا۔ اس کی جلد پھیکے سنگ خارا کی مانند بھوری تھی۔ اس کا گلٹیوں بھرا بدن کسی بھاری پہلوان کی طرح تھا اس کے غبارے کی مانند پھولے بدن کے اوپر ایک چھوٹا سا گنجا سر کسی ناریل کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی ٹانگیں بالکل سیدھی، موٹی کسی پیڑ کے تنے کی طرح تھیں جن کے نیچے ہتھوڑے جیسے پاؤں تھے۔ پیروں کے ناخن بڑھے ہوئے اور کانٹے دار معلوم ہوتے تھے۔ اس کے بدن سے بہت ناگوار بدبو آ رہی تھی جو برداشت سے باہر تھی۔ اس کے ہاتھ میں لکڑی کی بہت بڑی اور موٹی لٹھ تھی جو اس کے لمبے بازوؤں کی وجہ سے زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ طورال ایک دروازے کے پاس آ کر رُک گیا۔ اس نے اندر جھانکا۔ اس کے لمبے کان ہلتے ہوئے دکھائی دیئے جیسے وہ کسی آہٹ کو سننے کی کوشش کر رہا ہو۔ اس نے اپنے چھوٹے سر میں موجود دماغ کو جھٹکا اور کچھ سوچا، پھر جھک کر دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔

’’چابی دروازے میں لگی ہوئی ہے۔‘‘ ہیری بڑبڑایا۔ ’’ہم اسے اندر ہی بند کر سکتے ہیں۔‘‘

’’بہت شاندار تجویز ہے ہیری!‘‘ رون نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ کھلے دروازے کی طرف دھیرے دھیرے بڑھے۔ ان کے ہونٹ سوکھ رہے تھے اور وہ دل میں دُعائیں کر رہے تھے کہ طورال باہر نہ نکل آئے۔ ایک لمبی چھلانگ بھرتے ہوئے ہیری نے چابی اپنے قبضے میں کر لی اور پھر تالا لگا دیا۔

’’ہاں! اب ٹھیک ہے۔‘‘ ہیری خوش ہو کر بولا۔

وہ اپنی کامیابی پر مسرور ہو کر وہ لوگ راہداری میں بھاگتے ہوئے واپس لوٹے۔ ابھی وہ موڑ تک بھی نہیں پہنچے تھے کہ انہیں کچھ سنائی دیا۔ جس کے باعث ان کے دل دھک کر کے رہ گئے ...... ایک تیز، سہمی ہوئی چیخ ...... اور یہ اسی کمرے سے آ رہی تھی جس پر انہوں نے ایک پل پہلے قفل ڈال دیا تھا۔

’’ارے نہیں!‘‘ رون چیختا ہوا بولا جو خونی نواب کی طرح یکدم زرد پڑ گیا تھا۔

’’وہ لڑکیوں کا باتھ روم تھا......‘‘ ہیری گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

''ہرمائنی......'' دونوں ایک ساتھ بولے۔

وہ یہ کام بالکل نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔ وہ پلٹے، بھاگتے ہوئے وہ اسی دروازے کے پاس پہنچے۔ دہشت کی وجہ سے چابی سوراخ میں ڈالنا بے حد دشوار ہو رہا تھا۔ بوکھلائے ہوئے انداز میں ہیری نے چابی گھمائی اور دروازہ کھول دیا۔ وہ لوگ اندر کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ ہرمائنی گرینجر سامنے والی دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھی اور ایسا لگتا تھا جیسے وہ بے ہوش ہونے والی تھی۔ طورال اس کی طرف بڑھ رہا تھا اور چلتے چلتے دیواروں کے ساتھ لگے ہوئے واش بیسن توڑتا جا رہا تھا۔

''اس کا دھیان بٹاؤ......'' ہیری نے بے چین ہو کر کہا اور ایک ٹوٹا ہوا پتھر اُٹھا کر پوری طاقت کے ساتھ دیوار کی طرف اچھال دیا۔ باتھ روم میں پتھر ٹکرانے کی تیز آواز گونجی۔ طورال ہرمائنی سے کچھ فٹ کے فاصلے پر اچانک رُک گیا۔ وہ چاروں طرف دیکھنے لگا۔ وہ احمقانہ انداز میں ہونقوں کی طرح آنکھیں جھپکاتا رہا۔ شاید وہ یہ اندازہ لگا رہا تھا کہ آواز کس طرف سے آئی ہے؟ اس کی چھوٹی کٹیلی آنکھیں نے ہیری کو تاک لیا تھا۔ وہ ٹھٹکا پھر ہرمائنی کے بجائے ہیری کی طرف بڑھا اور چلتے ہوئے اپنا لٹھ سر سے بلند اُٹھا لیا۔ شاید وہ ہیری کو کسی مکھی کی طرح کچل دینا چاہتا تھا۔

''او بھوندو کہیں کے......'' رون کمرے کے دوسری طرف سے چیخا اور اس نے طورال پر لوہے کا ٹوٹا ہوا پائپ کھینچ کر دے مارا۔ طورال کو یہ پتہ بھی نہیں چلا کہ اس کے کندھے سے پائپ ٹکرایا تھا لیکن اس نے چیخ سن لی تھی اور وہ ایک بار پھر رُک گیا اور اس نے اپنی بدصورت ناک رون کی طرف موڑ دی۔ اس بیچ ہیری کو پلٹ کر بھاگنے کا موقع مل چکا تھا۔

''چلو بھاگو...... بھاگو......!'' ہیری نے ہرمائنی سے چیختے ہوئے کہا اور اسے دروازے کی طرف کھینچنے کی کوشش کی، لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ وہ اب بھی دیوار سے پوری طرح چپکی ہوئی تھی اور دہشت کے مارے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ چیخنے چلانے کی آوازیں اور ان کی گونج سے طورال پلٹ رہا تھا۔ وہ ایک بار پھر گرجا اور رون کی طرف بڑھنے لگا جو سب سے قریب موجود تھا۔ رون نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کے پاس جان بچانے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ پھر ہیری نے ایسا کچھ کیا جو بہت شجاعت انگیز بھی تھا اور پرلے درجے کی حماقت بھی۔ اس نے دوڑتے ہوئے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور پیچھے سے طورال کی گردن پر لٹکنے میں کامیاب ہو گیا۔ طورال کو قطعی خبر نہیں ہوئی کہ کوئی اس کی گردن کے عقب میں لٹکا ہوا تھا۔ لیکن طورال کو کچھ تو پتہ چلنا ہی تھا جب اگر آپ اس کی ناک میں ایک لمبی لکڑی گھسیڑ دیں۔ دراصل ہیری جب طورال پر کودا تھا تو اس کی چھڑی اس کے ہاتھ میں تھی جو سیدھے طورال کی ناک میں گھس گئی تھی۔ درد کے سے کراہتے ہوئے طورال اپنے لٹھ کو موڑا۔ ہیری اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے ہوئے طورال کی گردن پر جھول رہا تھا۔

کسی بھی پل طورال اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرسکتا تھا یا اپنے لٹھ سے اس کا کچومر بنا سکتا تھا۔ ہرمائنی ڈر کے مارے لڑھک گئی۔ رون نے اپنی چھڑی نکالی۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ اس سے کیا کرنے والا تھا لیکن اس نے اپنے دماغ میں آیا پہلا جادوئی کلمہ بول دیا۔

''اڑن چھوتم متحرکم......''

اچانک طورال کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لٹھ ہوا میں اوپر بہت اوپر اُٹھ گئی۔ اگلے ہی ساعت میں لٹھ نیچے کی طرف لپکی......اور تیز دھماکے کے ساتھ طورال کے چھوٹے سے سر کے اوپر گری۔ طورال کی آنکھوں کے سامنے یقیناً اندھیرا چھا گیا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر لہرایا اور پھراوندھے منہ زمین پر گرتا چلا گیا۔ اس کے گرنے سے ایک زوردار دھماکے کی آواز گونج اُٹھی اور پورا باتھ روم ہل کر رہ گیا۔ ھیری کو یوں محسوس ہوا جیسے باتھ روم کی چھت گر جائے۔ ھیری اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ وہ بری طرح لرز اور ہانپ رہا تھا۔ رون اب بھی اپنی چھڑی ہوا میں اُٹھائے تعجب بھرے انداز میں زمین بوس طورال کو دیکھ رہا تھا کہ اس نے کیا کرشمہ کر دکھایا تھا؟

''کک......کیا...... یہ مر...... گیا ہے؟'' کمرے کے سکوت کو ہرمائنی کی آواز نے توڑا۔

''مجھے نہیں لگتا......شاید بے ہوش ہو گیا ہے۔'' ھیری نے کہا۔

وہ جھکا اور اس نے طورال کی ناک میں گھسی ہوئی اپنی چھڑی باہر کھینچی جس کے چاروں طرف گندی سی گٹھلیوں والی گوند لگی ہوئی تھی۔

''اوہ ہو......طورال کی ناک کا گند۔''

اس نے اپنی چھڑی طورال کے گندے کپڑوں سے پونچھ دی۔ اسی وقت اچانک دروازہ کھلنے اور دھڑ دھڑاتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ان تینوں نے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ طورال کی وجہ سے کس قدر بھگدڑ مچی ہوئی تھی۔ ظاہر تھا نیچے والی منزل پر کسی نے زوردار دھماکے اور طورال کی گرجتی ہوئی چنگھاڑ سن لی تھی۔ ایک ہی پل بعد پروفیسر میک گوناگل تیزی سے باتھ روم میں داخل ہوئیں۔ ان کے بالکل پیچھے پروفیسر سنیپ کا چہرہ نمودار ہوا اور سب سے پیچھے پروفیسر کیورئیل کا چہرہ دکھائی دیا۔ کیورئیل نے حیرانگی سے طورال کی ایک جھلک دیکھی اور ایک دھیمی سسکی جیسی آواز نکالی۔ وہ فوراً دونوں ہاتھوں سے اپنے دل کو تھام کر ایک ٹوائلٹ پاٹ پر بیٹھتے چلے گئے۔

پروفیسر سنیپ طورال کے بالکل اوپر جھکے۔ پروفیسر میک گوناگل قہر آلود نگاہوں سے ھیری اور رون کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان کا چہرہ خوف سے فق پڑا ہوا تھا۔ ھیری نے انہیں پہلے کبھی اتنے زیادہ غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ غصے کی وجہ سے ان کے ہونٹ سفید ہو چکے تھے۔ گری فنڈر کے لئے پچاس پوائنٹس حاصل کرنے کا خیال ھیری کے دماغ سے اسی ساعت میں کافور ہو کر رہ گیا۔

''تم لوگوں نے کیا سوچ کر یہ سب کیا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے نہایت سرد اور خشمگیں لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔ ہیری نے رون کی طرف دیکھا جواب بھی اپنی چھڑی ہوا میں اُٹھائے کھڑا تھا۔ ''تمہاری قسمت اچھی ہے کہ تم اب تک زندہ ہو۔ تم لوگ اپنے کمرے میں کیوں نہیں گئے تھے؟''

اسی لمحے پروفیسر سنیپ نے چبھنے والی ایک کڑی نگاہ ان پر ڈالی۔ ہیری سر جھکا کر فرش کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش رون اپنی چھڑی کا رُخ نیچے کی طرف کر دے۔ پھر تاریک سائے کے بیچ میں سے ایک باریک اور تیکھی آواز گونجی۔

''پروفیسر میک گوناگل! یہ لوگ مجھے ڈھونڈ رہے تھے.....''

''مس گرینجر.....؟'' پروفیسر میک گوناگل کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

ہرمائنی آخر کار اپنے پیروں پر کھڑے ہونے میں کامیاب ہوگئی۔

''میں طورال کو ڈھونڈنے گئی تھی..... کیونکہ میں نے..... میں نے سوچا کہ میں تنہا ہی اس سے نبٹ سکتی ہوں..... کیونکہ میں نے طورال کے بارے میں سب کچھ پڑھ رکھا تھا.....'' رون کے ہاتھ سے چھڑی چھوٹ کر نیچے گر پڑی۔ ہرمائنی گرینجر اپنے اساتذہ کے سامنے سفید جھوٹ بول رہی تھی۔ ''اگر انہوں مجھے نہیں ڈھونڈا ہوتا تو میں اب تک مر چکی ہوتی۔ ہیری نے اس طورال کی ناک میں اپنی چھڑی گھسائی اور رون نے اسی کی لٹھ سے اسے بے ہوش کر دیا۔ ان کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ یہ کسی کو ڈھونڈتے اور اس کی مدد لیتے۔ جب یہ لوگ یہاں آئے تو طورال مجھے بس جان سے مارنے ہی والا تھا.....''

ہیری اور رون نے ایسی نظروں سے دیکھنے کی کوشش کی جیسے یہ سب ان کیلئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

''ہونہہ.....اس وقوعے میں.....'' پروفیسر میک گوناگل نے ان تینوں کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔ ''مس گرینجر.....احمق لڑکی! تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم اس بھاری بھرکم اور بلند پہاڑ جیسے طورال سے تنہا ہی نبٹ سکتی ہو؟''

ہرمائنی نے اپنا سر جھکا لیا۔ ہیری کے پاس الفاظ نہیں تھے۔ ہرمائنی قوانین کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی تھی اور یہاں وہی انہیں بے گناہ ثابت کرنے اور اس مصیبت سے نکالنے کیلئے من گھڑت کہانی گھڑ پر سارا الزام اپنے سر لینے پر تلی ہوئی تھی۔ یہ تو ویسی ہی بات تھی جیسے پروفیسر سنیپ اچانک انہیں مٹھائی بانٹنے لگیں۔

''مس گرینجر! اس غلطی کے لئے گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔'' پروفیسر میک گوناگل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''میں تم سے بہت مایوس ہوئی ہوں، اگر تمہیں چوٹ نہیں آئی ہو تو بہتر یہی ہوگا کہ تم سیدھے گری فنڈر مینار کے ہال میں چلی جاؤ۔ طلباء اپنے اپنے فریقوں کے ہال میں ضیافت کے لذیذ پکوان سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔''

ہرمائنی نے سر جھکایا اور خاموشی سے باہر نکل گئی۔

''تو میں اب بھی یہی کہوں گی کہ تم لوگوں کی قسمت اچھی تھی ورنہ سال اوّل کا شاید ہی کوئی طالب علم ایسا ہوگا جو خود سے پانچ گنا بڑے، طاقتور اور دیوہیکل طورال کا مقابلہ کرسکتا ہو۔ تم دونوں کو گری فنڈر کے لئے پانچ پانچ پوائنٹس...... دیئے جاتے ہیں، پروفیسر ڈمبل ڈور کو اس کی خبر دے دی جائے گی۔ اب تم دونوں جاسکتے ہو۔''

وہ دونوں تیزی سے کمرے کے باہر نکلے اور تب تک کچھ نہیں بولے جب تک وہ دو بالائی منزلوں کا راستہ طے نہیں کر چکے تھے۔ دوسری باتوں کو چھوڑ یہ بات زیادہ عمدہ تھی کہ طورال کے جسم سے پھوٹنے والی بدبو سے نجات بڑی فرحت انگیز محسوس ہو رہی تھی۔

''ہمیں کم از کم دس پوائنٹس زیادہ ملنا چاہئیں تھے۔'' رون نے شکایتی انداز میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے پانچ پوائنٹس سے زیادہ، کیونکہ پانچ پوائنٹس تو ہرمائنی کی وجہ سے کم ہو گئے تھے۔'' ہیری نے حیرت سے کہا۔

''یہ اس نے اچھا کیا کہ ہمیں مصیبت سے بچالیا...... خیال رہے کہ ہم نے اسے بچایا تھا۔'' رون نے منہ بسور کر کہا۔

''اگر ہم نے طورال کو اس کے ساتھ باتھ روم میں مقفل نہ کیا ہوتا تو اسے بچانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔'' ہیری نے رون کو یاد دلایا۔ وہ فربہ خاتون کی تصویر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ ہیری نے فربہ خاتون کو شناخت بتائی اور پھر راستہ کھلنے پر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔

گری فنڈر ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور زبردست ہنگامہ خیز منظر ان کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ ہر ایک ان کھانوں پر ٹوٹا پڑا تھا جو ان کے لئے اوپر بھجوایا گیا تھا۔ بہر حال دروازے کے پاس ہرمائنی اکیلی کھڑی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ دیر تک بہت عجیب سی خاموشی چھائی رہی پھر ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھے بنا شکریے کے الفاظ کا تبادلہ کیا۔ وہ اپنی پلیٹیں اُٹھانے کیلئے تیزی سے چل دیئے۔ اسی پل سے ہرمائنی گرینجر ان کی دوست بن چکی تھی۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں ایک ساتھ کرنے کے بعد آپ ایک دوسرے کو پسند کئے بنا نہیں رہ سکتے اور بارہ فٹ طویل طورال کو بے ہوش کرنا ان میں سے ایک ہے۔

☆☆☆

گیارہوں باب

کیوڈچ کا مقابلہ

نومبر آتے ہی موسم بہت ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ سکول کے چاروں طرف کے پہاڑ برف کی وجہ سے سفید دکھائی دینے لگے اور جھیل ٹھنڈے فولاد کی طرح ٹھوس ہوگئی۔ ہر صبح میدان برف سے ڈھک جاتا تھا۔ اوپر کی کھڑکیوں سے ہیگرڈ صاف دکھائی دیتا تھا جو چھچھوندر کی کھال کے لمبے اوور کوٹ، خرگوش کے بالوں والے دستانے اور اود بلاؤ کے چمڑے والے دیوہیکل جوتوں میں لیس ہوکر کیوڈچ کے میدان میں جمی ہوئی برف کو جادوئی جھاڑوؤں سے ہٹاتا رہتا تھا۔ کیوڈچ کا موسم شروع ہو چکا تھا۔ کئی ہفتوں تک مشقیں کرنے کے بعد ہیری ہفتے والے دن اپنا پہلا کیوڈچ میچ کھیلنے والا تھا جو گری فنڈر اور سلے درن کے درمیان کھیلا جانے والا تھا۔ اگر گری فنڈر جیت جائے گا تو وہ فریقی چمپئن شپ میں دوسرے مقام پر پہنچ جائے گا۔

شاید ہی کسی نے ہیری کو کھیلتے دیکھا تھا کیونکہ وڈ نے فیصلہ کیا تھا کہ ہیری کو خفیہ ہتھیار کے روپ میں چھپا کر رکھنا ہے لیکن یہ خبر کسی طرح پھیل گئی کہ وہ بطور متلاشی کیوڈچ میچ کھیلنے والا ہے۔ ہیری کو پتہ نہیں تھا کہ کیا زیادہ برا تھا؟ لوگوں کا یہ کہنا کہ وہ بہت شاندار کھیلے گا یا یہ کہ وہ اس کے نیچے نرم گدا لے کر دوڑیں گے تاکہ گرنے کی صورت میں سے اسے چوٹ لگنے سے بچا سکیں۔

یہ سچ مچ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اس کے پاس اب ہرمائنی جیسی دوست تھی۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ اس کی مدد کے بنا وہ اپنا اتنا سارا ہوم ورک کیسے پورا کر پاتا کیونکہ وڈ ٹیم سے آخری منٹ تک ڈھیر ساری مشقیں کرواتا رہا تھا۔ ہرمائنی نے اسے ' کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب بھی پڑھنے کیلئے دی تھی جو بہت کارآمد چیز ثابت ہوئی۔ اس کتاب کو پڑھ کر ہیری کو معلوم ہوا کہ کیوڈچ میں بھڑنے کرنے کے سو طریقے ہوتے ہیں اور یہ سبھی 1473ء میں ہوئے بین الاقوامی کپ میچ میں استعمال کئے جا چکے ہیں۔ اسے یہ معلومات بھی حاصل ہوئیں کہ متلاشی عام طور پر سب سے چھوٹے اور سب سے پھرتیلے کھلاڑی ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ گھمبیر، کیوڈچ کے اکثر حادثات انہی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی پڑھا کہ لوگ کیوڈچ کھیلتے وقت شاید ہی کبھی مرے ہوں، لیکن کئی ریفری ضرور غائب ہو گئے تھے جو کئی مہینوں بعد صحارا کے ریگستان میں نظر آئے۔

جب سے ہیری اور رون نے ہر مائنی کی جان، پہاڑی طور ال سے بچائی تھی، تب سے ہر مائنی قوانین توڑنے کے بارے میں کچھ زیادہ لچکیلی ہوگئی تھی۔ اس کے علاوہ رون اور ہیری کے ساتھ اس کے رویے میں بھی خاصی بہتری پیدا ہوگئی تھی۔ ہیری کے پہلے کیوڈچ میچ سے ایک دن پیشتر وہ تینوں پڑھائی کے وقفے کے دوران ٹھٹھرتے ہوئے باہر یخ بستہ صحن میں گئے۔ ہر مائنی نے اپنی چھڑی کے ساتھ جادوئی کلمے کے ذریعے ایک چمکیلی نیلے رنگ کی آگ جلالی، جسے ایک مربے کے چھوٹے مرتبان میں ڈال کر محفوظ کرلیا گیا تھا تاکہ وہ تیز جھکڑوں سے بجھ نہ جائے۔ وہ زمین پر رکھے اس مرتبان کی آگ سے ہاتھ تاپ رہے تھے کہ اسی لمحے پروفیسر سنیپ صحن کے قریب سے گزرے۔ ہیری نے فوراً دیکھ لیا کہ سنیپ لنگڑا کر چل رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی تھوڑے چپک کر کھڑے ہوگئے تاکہ سنیپ کو مرتبان میں جلتی ہوئی آگ دکھائی نہ دے۔ انہیں یقین تھا کہ جادو کی آگ جلانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بدقسمتی سے ان کے چہروں پر چھائی ہوئی مجرمانہ خوف کی جھلک پروفیسر سنیپ کی نگاہوں سے اوجھل نہ رہ پائی۔ انہوں نے بھانپ لیا کہ دال میں ضرور کچھ کالا ہے۔ وہ لنگڑاتے ہوئے ان کے قریب پہنچے، انہوں نے آگ تو نہیں دیکھی مگر ایسا لگا جیسے وہ کسی بہانے کی تلاش میں تھے تاکہ انہیں وہاں سے دفع کیا جاسکے۔

''پوٹر!......تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟'' پروفیسر سنپ سرد لہجے میں غرائے۔

اس کے ہاتھ میں 'کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب دبی ہوئی تھی۔ ہیری نے کتاب ان کی طرف بڑھادی۔

''لائبریری کی کتابیں سکول کے باہر لے جانا منع ہے۔'' سنیپ نے سرد مہری سے کہا۔ ''یہ مجھے دو۔ گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔''

جب پروفیسر سنیپ لنگڑاتے ہوئے دور چلے گئے تو ہیری غصے میں بڑبڑایا۔

''اس نے یہ قانون ابھی ابھی بنایا ہے، میں سوچ رہا ہوں اس کے پیر میں کیا ہوا ہے؟''

''کیا پتہ؟......خدا کرے، اسے بہت درد ہو۔'' رون نے کڑواہٹ سے کہا۔

☆☆☆

اس شام کو گری فنڈر کے ہال میں بہت شور ہو رہا تھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی ایک کھڑکی کے پاس اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر مائنی، ہیری اور رون کا جادوئی کلمات والا ہوم ورک دیکھ رہی تھی۔ وہ انہیں کبھی اپنے ہوم ورک کی نقل نہیں کرنے دیتی تھی (''تم لوگ کس طرح سیکھو گے؟'') یہ الگ بات تھی کہ ہر مائنی سے اپنا ہوم ورک پڑھوانے کے بعد ان لوگوں کو ویسے بھی صحیح جواب میسر ہو جاتے تھے۔ ہیری کافی بے چین ہو رہا تھا۔ وہ 'کیوڈچ: ابتدا سے مہارت تک' نامی کتاب واپس لینا چاہتا تھا تاکہ اس کا ذہن کل ہونے والے میچ کی فکر سے دور ہٹ سکے۔ وہ سنیپ سے اتنا کیوں ڈر رہا تھا؟ اُٹھتے ہوئے اس نے رون اور ہر مائنی کو بتایا کہ وہ سنیپ سے

پوچھنے جار ہا ہے کہ کیا اس کی کتاب اسے واپس مل سکتی ہے؟

''ہم ساتھ نہیں جائیں گے تم اکیلے ہی جاؤ۔'' دونوں نے ایک ساتھ فیصلہ سنا ڈالا۔ ہیری یہ سوچ رہا تھا کہ باقی اساتذہ کے سامنے سنیپ منع نہیں کر پائے گا۔ وہ نیچے سٹاف روم تک پہنچا اور اس نے دروازے پر دستک دی۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ اس نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا مگر پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ شاید سنیپ نے اس کی کتاب کو وہاں پر پڑا چھوڑ دیا ہو؟ کوشش کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہوسکتا ہے؟ اس نے دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور اندر کی طرف جھانکا...... اور اس کی نگاہوں نے ایک بے حد ڈراؤنا منظر دیکھ لیا تھا۔

سنیپ اور فلیچ اندر اکیلے تھے۔ سنیپ نے اپنے گھٹنے کو اوپر اُٹھا رکھا تھا۔ اس کا ایک پیر خون سے لتھڑا ہوا بری طرح سے زخمی تھا۔ فلیچ پورے انہماک کے ساتھ سنیپ کے پیر پر مرہم پٹی کر رہا تھا۔

''بے حد خطرناک چیز!'' سنیپ کہہ رہا تھا۔ ''تین سروں والا کتا، اس پر ایک ساتھ نظر کیسے رکھی جاسکتی ہے؟''

ہیری نے دروازے کو دھیمے انداز میں بند کرنے کی کوشش کی۔

''**پوٹر**......''

سنیپ کا چہرہ غصے کے باعث ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اس نے اپنے کپڑے جلدی سے نیچے کر لئے تاکہ اس کا زخمی پیر چھپ جائے۔ ہیری نے بمشکل تھوک نگلا۔

''میں سوچ رہا تھا کہ کیا مجھے اپنی کتاب واپس مل سکتی تھی......''

''**دفع ہو جاؤ**...... باہر!'' سنیپ گرجتا ہوا بولا۔

اس سے پہلے کہ سنیپ گری فنڈر کے مزید پوائنٹس کاٹ لیتا، ہیری پوری رفتار سے وہاں سے بھاگ نکلا۔ اس نے تمام سیڑھیاں دوڑتے ہوئے طے کی تھیں۔

''کیا تمہیں کتاب مل گئی؟'' رون نے ہیری کو اپنی طرف آتے دیکھ کر پوچھا۔ ''کیا ہوا؟''

دھیمی آواز میں ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے سٹاف روم میں کیا منظر دیکھا تھا۔

''تم جانتے ہو اس کا کیا مطلب ہے؟'' اس نے ہانپتے ہوئے اپنی بات ختم کی۔ ''اس نے ہیلوویئن کے دن تین سر والے کتے کے پاس جانے کی کوشش کی تھی، جب ہم نے اسے دیکھا تھا تو وہ وہاں جا رہا تھا جبکہ باقی اساتذہ سٹاف روم میں طورال سے نبٹنے کیلئے اکٹھے تھے۔ سنیپ اس چیز کے پیچھے ہے جس کی حفاظت وہ تین سر والا کتا کر رہا ہے۔ میں اپنے جادوئی بہاری ڈنڈے کو داؤ پر لگانے کیلئے تیار ہوں کہ اسی نے دھیان بانٹنے کیلئے پہاڑی طورال کو سکول کے اندر گھسایا تھا۔''

ہرمائنی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

''نہیں......وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے!'' اس نے جلدی سے کہا۔ ''میں جانتی ہوں کہ وہ زیادہ اچھے نہیں ہیں مگر وہ اس چیز کو چرانے کی کوشش نہیں کریں گے جسے ڈمبل ڈور محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔''

''ہرمائنی شاید تم بہت بھولی ہو......تم تو ایسے سوچتی ہو جیسے اساتذہ میں سبھی لوگ نیک اور پارسا ہوتے ہوں۔'' رون نے جواب میں کہا۔ ''میں ہیری کے ساتھ ہوں، میں جانتا ہوں سنیپ کچھ بھی کر سکتا ہے......مگر وہ کس چیز کے پیچھے ہے؟ اور وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے؟''

ہیری جب اپنے بستر پر لیٹنے کیلئے بڑھا تو اس کے دماغ میں یہی سوال سلگ رہا تھا۔ نیول زور زور سے خراٹے بھر رہا تھا۔ ہیری کی آنکھوں میں تو نیند کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ اس نے اپنے دماغ کو خالی کرنے کی کوشش کی......اسے نیند کی ضرورت تھی، اسے صبح چاق و چوبند ہونا چاہئے تھا جو نیند کے بعد ہی ممکن تھا۔ کچھ ہی گھنٹوں بعد اس کا پہلا کیوڈچ میچ ہونے والا تھا لیکن جب ہیری نے سنیپ کا زخمی پاؤں دیکھا تھا تو سنیپ کے چہرے پر جو تاثرات تھے انہیں بھولنا آسان کام نہیں تھا۔

☆☆☆

اگلی صبح بہت چمکدار اور سرد تھی۔ بڑا ہال بھنے کبابوں کی ذائقہ دار خوشبو اور خوشنما گفتگو سے بھرا پڑا تھا۔ سبھی ایک اچھے کیوڈچ میچ کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔

''تمہیں تھوڑا ناشتہ کر لینا چاہئے۔'' رون نے مشورہ دیا۔

''میں کچھ نہیں کھانا چاہتا۔'' ہیری نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

''صرف تھوڑا سا ٹوسٹ ہی کھا لو!'' ہرمائنی نے مناتے ہوئے کہا۔

''مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔ اس کی حالت بہت اچھی نہیں تھی، ایک گھنٹے بعد وہ میدان میں اُڑ رہا ہوگا۔

''ہیری تمہیں طاقت کی ضرورت ہے۔'' سیمس فنی گن نے تیزی سے کہا۔ ''سامنے والی ٹیم ہمیشہ متلاشی کو ہی سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے۔''

''شکریہ سیمس!'' ہیری نے دیکھا کہ سیمس اس کے کبابوں پر ڈھیر ساری ٹماٹر چٹنی انڈیل رہا تھا۔

گیارہ بجے تک پورا اسکول کیوڈچ کے سٹیڈیم میں چاروں طرف بنی ہوئی نشستیں سنبھال چکا تھا۔ کئی طلباء اپنی دوربینیں ساتھ لے کر آئے تھے۔ حالانکہ نشستیں کافی اوپر اسی لئے بنائی گئیں تھی کہ تماشائی آسانی سے میچ کا حال دیکھ سکیں۔ اس کے باوجود کئی بار یہ دیکھنا

مشکل ہو جاتا تھا کہ کھیل میں کیا ہو رہا ہے؟

رون اور ہرمائنی سب سے اوپر والی نشستوں کی قطار میں نیول، سیمس اور ڈین (جو ویسٹ ٹیم کا بڑا شیدائی تھا) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری حیران رہ گیا جب اس نے دیکھا کہ انہوں نے ایک بڑا کپڑے کا بینر اُٹھا رکھا تھا جو سکے برز کے نوکیلے دانتوں سے برباد شدہ بستر کی چادر سے بنایا گیا تھا۔ اس بینر پر جلی حروف میں لکھا تھا:

''پوٹر! گری فنڈر کا شیر ہے!''

ڈین کی مصوری بے حد اچھی تھی اور اس نے نیچے گری فنڈر کا بڑا سا شیر بنا دیا تھا۔ اس کے بعد ہرمائنی نے اس پر تھوڑا سا سحر بھی کیا تھا تاکہ بینر کا ہر ایک حصہ الگ الگ رنگوں میں چمکتا ہوا دکھائی دے۔

اس اثناء میں کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں ہیری اور ٹیم کے باقی کھلاڑی اپنے سرخ رنگ کے کیوڈچ کے لباس پہن رہے تھے۔ (سلے درن کے کھلاڑی سبز رنگ کی وردی میں کھیلتے تھے)، اولیور وڈ نے سب کو خاموش کرانے کیلئے اپنا گلا کھنکار کر صاف کیا۔

''لڑکو! ٹھیک ہے......'' اس نے کہا۔

''اور لڑکیاں؟'' جڑواں ویزلی بھائیوں نے شوشہ چھوڑا۔

''اور لڑکیاں......یہی موقع ہے......'' وڈ نے خجالت بھرے انداز میں کہا۔

''بہت بڑا موقع......!'' فریڈ ویزلی چہک کر بولا۔

''وہ موقع جس کا ہم سب کو انتظار تھا'' جارج ویزلی نے اسے لقمہ دیا۔

''ہم نے اولیور کی ہمیشہ کی تقریر رٹی ہوئی ہے۔'' فریڈ نے بات آگے بڑھائی۔ ''ہم گذشتہ سال بھی ٹیم میں شامل تھے۔''

''تم دونوں خاموش رہو۔'' وڈ نے غصیلے انداز میں کہا۔ ''برسوں بعد گری فنڈر کو اتنا اچھی ٹیم ملی ہے۔ ہم جیتنے کیلئے میدان میں اتر رہے ہیں......میں یہ پہلے سے جانتا ہوں۔''

اس نے سب کی طرف نہایت غصے سے گھورا جیسے وہ کہہ رہا ہو......ورنہ!

''ٹھیک ہے۔ اب وقت ہو گیا ہے۔ خوش قسمتی کا ساتھ رہے۔''

ہیری چونکہ کمرے کے خارجی راستے پر فریڈ اور جارج کے پیچھے پیچھے باہر نکلا اور وہ امید کر رہا تھا، کہیں اس کے گھٹنے اس کا ساتھ نہ چھوڑ دیں۔ جب وہ لوگ میدان میں پہنچے تو زوردار تالیوں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ میڈم ہوچ اس میچ کی ریفری تھیں۔ وہ میدان

کے بیچوں بیچ کھڑی تھیں اوران کا بہاری ڈنڈا ہاتھ میں دبا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔وہ دونوں ٹیموں کی آمد کا انتظار کررہی تھیں۔ جب سبھی کھلاڑی ان کے چاروں طرف اکٹھے ہوگئے تو انہوں نے کہا۔''تم سبھی کان کھول کر سن لو۔ میں اچھا اور صاف ستھرا کھیل چاہتی ہوں۔'' ہیری نے دیکھا کہ وہ خاص طور پر سلے درن کے کپتان مارکس فلنٹ کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ رہی تھیں جو چوتھے سال کا طالب علم تھا۔فلنٹ کو دیکھ کر ہیری کو ایسا لگا جیسے اس کی شریانوں کے اندر'طورال' کا تھوڑا بہت خون بہہ رہا ہو۔ کنکھیوں سے ہیری نے اوپر ہوا میں اڑتے ہوئے بینر کو دیکھا جو ہجوم کے سروں کے اوپر لہرا رہا تھا اوراس پر چمکتے ہوئے الفاظ میں ہیری کا نام لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس کا دل اچھل پڑا اوراس کے اندر نجانے کہاں سے ہمت عود کرآئی؟

''چلو اب تمام کھلاڑی اپنے اپنے بہاری ڈنڈوں پر سوار ہوجاؤ۔'' میڈم ہوچ بولی۔

ہیری اپنی نیمبس 2000 پر سوار ہوگیا۔میڈم ہوچ نے اپنی چاندی کی سیٹی زور سے بجائی۔ پندرہ بہاری ڈنڈے ایک ساتھ ہوا میں بلند ہوئے اور کھیل شروع ہوگیا۔

''اور پہلی ہی فرصت میں قواف گری فنڈر کے اینجلینا جانسن کے قبضے میں چلا گیا ہے، یہ لڑکی کتنی اچھی نقاش ہے اورنہایت خوب صورت بھی......'' ایک آواز سٹیڈیم میں گونجی۔

''جورڈن......!'' ایک گھمبیر آواز سنائی دی۔

''معاف کیجئے گا پروفیسر!''

ویزلی جڑواں بھائیوں کا چہیتا دوست 'لی جورڈن' کیوڈچ میچ کی کمنٹری کررہا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل اس پر کڑی نگرانی رکھے ہوئے تھی۔

''اور وہ چکمہ دیتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔اس نے یہ اچھا سا پاس دیا ایلیسا سپن نٹ کو، جو اولیورووڈ کی ایک اچھی تلاش ہے،گذشتہ سال تک اس کا شمار اضافی کھلاڑیوں میں ہوتا تھا۔ایک بار پھر مس جانسن کے پاس اورنہیں...... سلے درن نے قواف کو قفل میں پہنچنے سے قبل چھین لیا۔ سلے درن کے کپتان فلنٹ کے پاس قواف آ گیا ہے،اور وہ گری فنڈر کے قفل کی طرف چل پڑے ہیں۔ فلنٹ عقاب کی طرح اُڑے چلے جارہے ہیں اور وہ قفل کے بالکل پاس، وہ سکور کرنے والے ہیں اورنہیں......گری فنڈر کے راکھے اولیور ووڈ نے جو کہ ٹیم کے کپتان ہیں، بڑے شاندار طریقے سے ان کی کوشش ناکام بنادی اور قواف ایک بار پھر گری فنڈر کے قبضے میں پہنچ گیا ہے، گری فنڈر کی نقاش کیٹی بل کے پاس قواف پہنچا اور وہ عمدگی سے غوطہ کھاتی ہوئی ایک بار پھر میدان میں سب سے آگے اُڑ رہی ہے۔اوہ ہو......اسے یقیناً شدید چوٹ لگی ہوگی کیونکہ اس کے سر پر بھرا ہوا بالجر لگ گیا ہے۔قواف ایک بار پھر سلے درن کے قبضے

میں پہنچ گیا ہے۔اب ایڈرئین پیوسی تیز رفتاری سے قفل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ان کی راہ ایک اور بالجر روک لی ہے، جسے فریڈ یا جارج ویزلی نے ان کی طرف پھینکا تھا۔ یہ نہیں بتایا جا سکتا کہ دونوں میں سے کس نے؟ جو بھی ہو، بہرحال گری فنڈر پٹاؤ نے موقع کا شاندار فائدہ اُٹھایا ہے،اور قواف ایک بار پھر مس جانسن کے قبضے میں آ چکا ہے، سامنے خالی میدان پڑا ہے اور وہ تیزی سے چلی جا رہی ہے، وہ سچ مچ اُڑی جا رہی ہے۔تیزی سے آتے ہوئے بالجر سے بچتے ہوئے، قفل اس کے بالکل سامنے ہے۔شاباش مس جانسن ...... سلے درن کا راکھا 'بلیچلی ڈائیو' چکرا کر رہ گیا ہے،اور گری فنڈر اپنا پہلا سکور کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے......''

گری فنڈر کی تالیوں کی آواز ٹھنڈی ہوا میں گونج اُٹھی جبکہ سلے درن کی درد بھری آہ اور ہونکے صاف سنائی دے رہے تھے۔

''چلو کھسکو! جگہ دو۔'' کسی کی آواز سنائی دی۔

''ہیگرڈ؟''

رون اور ہرمائنی اپنی جگہ پر سکڑ گئے تا کہ ہیگرڈ کے بیٹھنے کیلئے مناسب جگہ بن سکے۔

''میں اپنی جھونپڑے سے دیکھ رہا تھا۔'' ہیگرڈ نے اپنی گردن میں لٹکتی دوربین کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔''لیکن تماشائیوں کے ہجوم کے ساتھ بیٹھ کر دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہوتا ہے۔ابھی تک سنہری گیند نظر نہیں آئی...... ہے نا؟''

''نہیں! ہیری کو ابھی تک کچھ کرنے کا موقع نہیں مل پایا ہے۔'' رون نے بتایا۔

''اس نے اپنے آپ کو مصیبت سے بچایا ہوا ہے۔یہ کیا کم ہے؟'' ہیگرڈ نے کہا اور اپنی دوربین اُٹھاتے ہوئے اوپر آسمان میں اس چھوٹے سے کھلاڑی کی طرف دیکھا جو ہیری تھا۔

کھلاڑیوں سے بہت اوپر ہیری میدان میں چاروں طرف منڈلا رہا تھا اور سنہری چڑیا کی تلاش میں چوکنے انداز میں اپنی نگاہیں جمائے ہوئے تھا۔اونچی جگہ پر ہیری کی موجودگی، اس کی اور وڈ کی کھیل کیلئے منصوبہ بندی کا حصہ تھی۔''تب تک دور رہنا جب تک سنہری چڑیا تمہاری نظروں کے حلقے میں نہ آ جائے، ہم نہیں چاہتے کہ تم پر صحیح وقت سے پہلے ہی کوئی حملہ ہو جائے۔'' اولیور وڈ نے کھیل شروع ہونے سے پہلے اسے بتایا تھا۔

جب مس جانسن نے گری فنڈر کیلئے پہلا سکور کر دیا تو اسی لمحے ہیری نے ہوا میں دو حیرت انگیز قلابازیاں کھا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا تھا۔ جونہی کھیل پھر سے آگے بڑھا تو اس کی نگاہیں کھیل کے بجائے سنہری چڑیا کی تلاش میں بھٹکنے لگیں۔ وہ میدان کے چاروں طرف گھوم رہا تھا۔ایک بار اسے سونے کی جھلک نظر آئی تھی لیکن یہ ویزلی جڑواں بھائیوں میں سے کسی ایک کی کلائی گھڑی کے ڈائل کا لشکارا ثابت ہوا۔ پھر ایک بالجر نے اس کی طرف آنے کا فیصلہ کر لیا۔ بالجر کسی توپ کے گولے کی طرح اس کی طرف لپک رہا تھا۔اس

سے پہلے کہ ہیری نے اسے دھوکا دے پائے، ویزلی بھائی سرعت رفتاری سے اس کا تعاقب کرنے لگے۔

''سب ٹھیک ہے ہیری؟'' وہ چلا کر بولے اور پھر بالجر کو ضرب لگا کر تیزی سے مارکس فلنٹ کی طرف اچھال دیا۔

''قواف اس وقت سلے درن کے قبضے میں ہے۔'' لی جورڈن بول رہا تھا۔ ''نقاش پیوسی نے دو بالجروں، دو ویزلی بھائیوں اور نقاش مس بل کو دھوکے دیتے ہوئے تیز رفتاری پکڑ لی ہے۔ اور وہ گری فنڈر کے قفل کی طرف بڑھ رہا ہے...... ایک منٹ...... کیا یہ سنہری چڑیا تھی؟''

تماشائیوں نے پر جوش شور مچایا، جب ایڈرئین پیوسی نے قواف کو نیچے گر دیا کیونکہ وہ اپنے کندھے کے پیچھے سے اس سنہری چڑیا کو جاتے دیکھ رہا تھا جو اس کے بائیں کان کے پاس سے گزری تھی۔ ہیری نے اسے دیکھ لیا تھا۔ نہایت پر جوش انداز میں اس نے غوطہ لگایا اور وہ اب سونے کی جھلک کے تعاقب میں اُڑا اجا رہا تھا۔ سلے درن کے متلاشی 'ٹیرنس ہگز' نے بھی اسے تاک لیا تھا۔ وہ دونوں لگ بھگ ایک ساتھ سنہری چڑیا کی طرف جھپٹ رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سبھی نقاش یہ بھول گئے تھے کہ انہیں کیا کرنا تھا اور اس کے بجائے وہ بیچ ہوا میں کھڑے ہو کر دیکھنے میں مصروف تھے۔ ہیری، ہگز سے کافی حد تک تیز رفتار تھا۔ وہ چھوٹی گول گیند کو دیکھ سکتے تھے جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتی ہوئی تیزی سے آگے محوسفر تھی۔ اس نے اپنی رفتار تھوڑی اور بڑھا دی۔

دھم...... ایک آواز گونجی۔ نیچے گری فنڈر کے تماشائی دل تھام کر رہ گئے اور پھر وہ بپھرے ہوئے انداز میں واویلا مچانے لگے۔ سلے درن کا کپتان مارکس فلنٹ نے جان بوجھ کر ہیری کا راستہ روکا اور اس کے بہاری ڈنڈے کا راستہ بھٹکا دیا۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا اس کے بہاری ڈنڈے سے معمولی سا ٹکرایا تھا اور پھر وہ چکراتا ہوا ہوا میں گھومنے لگا۔ ہیری اپنی جان بچانے کی کوشش میں مصروف تھا کیونکہ اگر وہ فوراً اپنا توازن بحال نہ کر لیتا تو اس کا گر جانا یقینی تھا۔

''فاؤل......'' گری فنڈر کے تماشائی چیخ رہے تھے۔ میڈم ہوچ نے غصے سے فلنٹ کو ڈانٹا اور گری فنڈر کے حق میں ایک فری شاٹ کا اعلان کیا۔ سلے درن کے قفل کے بالکل عین سامنے۔ اس تمام جھمیلے میں ظاہر تھا سنہری چڑیا ایک بار پھر کھو چکی تھی۔ نیچے سٹیڈیم میں بیٹھا ہوا ڈین تھامس گلا پھاڑ کر احتجاج کر رہا تھا۔ ''اسے باہر نکالو ریفری! اسے سرخ پتہ (کارڈ) دکھاؤ۔''

''یہ فٹ بال نہیں ہے ڈین!'' رون نے اسے یاد دلایا۔ ''کیوڈچ کے کھیل میں کھلاڑیوں کو باہر نہیں نکالا جاتا ہے...... ویسے یہ سرخ پتہ کیا چیز ہوتی ہے؟''

ہیگرڈ اس معاملے میں ڈین کی طرف داری کر رہا تھا۔ ''انہیں کھیل کے قوانین میں اصلاح کرنا ہوگی، فلنٹ کی حرکت کی وجہ سے ہیری نیچے گر سکتا تھا۔''

لی جورڈن بھی اپنے آپ کو جانبداری سے بچا نہیں پایا تھا۔

''تو......اس واضح قابل مذمت فعل کے بعد......''

''جورڈن......'' پروفیسر میک گونا گل غرائیں۔

''میرا مطلب ہے کہ ہم صاف اور گھٹیا فاؤل کے بعد......'' لی جورڈن نے الفاظ بدلے۔

''جورڈن! میں تمہیں خبردار کرتی ہوں......'' پروفیسر میک گونا گل غصے سے گرجیں۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے! فلنٹ نے گری فنڈر کے متلاشی کو لگ بھگ جان سے مار ہی دیا تھا لیکن مجھے اندازہ ہے کہ ایسا کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے، اس لئے گری فنڈر کو ایک فری شاٹ مل چکی ہے جو سپن نٹ نے لگائی اور اسے قواف کو قفل میں ڈالنے میں کامیابی حاصل کرلی۔ بغیر کسی دقت کے گری فنڈر کو ایک سکور مل گیا ہے، کھیل آگے چل رہا ہے، قواف اب بھی گری فنڈر کے قبضے میں ہے......''

جب ہیری نے سنبھل کر ایک اور بالجر کو چکمہ دیا جو اس کے سر کے پاس سے خطرناک انداز میں گزر گیا تھا اسی وقت اچانک یہ رونما ہوا۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا خود بخود ہوا میں تیز جھٹکوں کے ساتھ ہچکولے کھانے لگا۔ ایک پل کیلئے تو اسے ایسا لگا کہ وہ گرنے ہی والا ہے اس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں سے بہاری ڈنڈے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ پہلے اس طرح کے جھٹکے دار ہچکولے کبھی نہیں لگے تھے۔ کچھ ہی پلوں بعد یہ سلسلہ دوبارہ جڑ گیا۔ ایسا لگ رہا تھا بہاری ڈنڈا خود اسے نیچے گرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ نیمبس 2000 میں ایسی کوئی خامی نہیں تھی کہ وہ اپنے سوار کو نیچے گرانے کا فیصلہ کرتا۔ ہیری نے واپس پلٹ کر گری فنڈر کے قفل کی طرف جانے کی کوشش کی۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ وڈ کے پاس پہنچ کر اسے کچھ وقت کیلئے کھیل رکوانے کیلئے کہے۔ اور اسی وقت اسے یہ سنگین احساس ہوا کہ اس کا بہاری ڈنڈا مکمل طور پر اس کے قابو سے باہر ہو چکا تھا۔ وہ اسے گھما نہیں سکتا تھا، وہ اسے کسی بھی سمت میں حرکت نہیں دے سکتا تھا، بہاری ڈنڈا ہوا میں ہچکولے کھا رہا تھا اور تھوڑے تھوڑے وقفے سے زبردست قسم کے جھٹکے دے رہا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس پر سے ادھر ادھر لڑھک جاتا تھا۔

لی جورڈن اب بھی اپنی کمنٹری جاری رکھے ہوئے تھا۔

''قواف اب سلے درن کے قبضے میں ہے، فلنٹ اسے لے کر آگے بڑھ رہا ہے، اس نے سپن نٹ کو پاس دے دیا، پھر بل کو پاس ملا۔ اور نہیں......ایک بالجر اس کے چہرے پر شدید انداز میں ٹکرا گیا ہے، امید ہے کہ اس کی ناک ضرور ٹوٹ گئی ہوگی۔ صرف مذاق کر رہا تھا پروفیسر۔ اور سلے درن نے گری فنڈر کے خلاف سکور حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرلی......''

سلے درن کے تماشائیوں میں جیسے جوش بھر گیا تھا۔ وہ خوشی سے جھوم اُٹھے اور بلند آواز میں اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ کسی نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ ہیری کا بہاری ڈنڈا عجیب حرکتیں کر رہا تھا۔ وہ اسے دھیرے دھیرے خوفناک اونچائی پر لئے جا رہا تھا۔ کھیل سے بہت دور......اوپر! اور وہ اُٹھتے ہوئے بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ ہیری کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔

''نجانے ہیری کیا کر رہا ہے؟'' ہیگرڈ متفکر انداز میں بولا۔ اس نے اپنی دوربین میں اس کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا۔ ''اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا بہاری ڈنڈا اس کے قابو میں نہیں رہا......مگر ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟......''

اچانک سٹیڈیم میں چاروں طرف لوگ ہیری کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ اس کا بہاری ڈنڈا اب ہوا میں پٹخنیاں کھا رہا تھا اور ہیری کسی طرح بس اسے پکڑے ہوئے تھا۔ اسی لمحے تماشائیوں کے لب سل گئے اور انہیں اپنی سانسیں بند ہوتی ہوئیں معلوم ہونے لگیں۔ ہیری کے بہاری ڈنڈے نے ایک زوردار جھٹکا دیا اور پھر ہیری سنبھل نہ سکا اور وہ بہاری ڈنڈے سے پھسل کر نیچے جھول گیا۔ وہ اب دونوں ہاتھوں سے دستے پر اپنی گرفت جمائے ہوئے لٹک رہا تھا۔ بہاری ڈنڈے نے ایک اور خوفناک جھٹکا لگایا اور ہیری کا ایک ہاتھ دستے سے اکھڑ گیا۔ اس کا دل بری طرح دھک دھک کر رہا تھا۔

''جب فلنٹ نے اسے ٹکر ماری تھی تو کہیں اس کے بہاری ڈنڈے کے ساتھ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوگئی تھی......'' سیمس نے پریشان انداز میں اپنا اندازہ ظاہر کیا۔

''ایسا کبھی نہیں ہوسکتا!'' ہیگرڈ نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''طاقتور تاریک جادو کے علاوہ کوئی بھی چیز بہاری ڈنڈے پر اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ نیمبس 2000 کے ساتھ یہ کام کم از کم کوئی بچہ نہیں کر سکتا......''

جب ہرمائنی نے ہیگرڈ کی بات سنی تو اس نے ہیگرڈ کی دوربین چھین لی لیکن ہیری کی طرف دیکھنے کے بجائے وہ ہڑبڑا کر تماشائیوں کے ہجوم میں دیکھنے لگی۔

''تم کیا کر رہی ہو؟'' رون نے حیرت سے پوچھا جس کا چہرہ خوف سے سپید پڑ چکا تھا۔

''میں جانتی تھی......'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''سنیپ کی طرف دیکھو۔''

رون نے دوربین لی، سنیپ ان کے سامنے والے حصے کی نشستوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی آنکھیں ہیری پر جما رکھی تھیں اور وہ دھیمے دھیمے لگاتار کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

''وہ کچھ کر رہا ہے......وہ بہاری ڈنڈے پر جادو کر رہا ہے......'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔

''ہمیں کیا کرنا چاہئے؟'' رون نے ہونقوں کی طرح سوال کیا۔

''یہ مجھ پر چھوڑ دو۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

اس سے پہلے کہ رون کچھ اور پوچھ پاتا، ہرمائنی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ رون نے اپنی دوربین پھر ہیری کی طرف گھمائی۔ اس کا بہاری ڈنڈا اب اتنی رفتار میں تھرتھرا رہا تھا کہ اس سے زیادہ دیر تک لٹکے رہنا بے حد دشوار کن بات تھی۔ سارے تماشائی اب کھڑے ہو گئے تھے اور دہشت بھری نظروں سے ہیری کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ویزلی جڑواں بھائی اس کوشش میں جتے ہوئے تھے کہ وہ کسی طرح ہیری کو اپنے بہاری ڈنڈے پر بٹھا سکیں۔ ہیری کا بہاری ڈنڈا اس قدر تیزی سے مچل رہا تھا کہ کوئی فائدہ نہیں ہو پایا۔ جونہی وہ اس کے قریب پہنچتے تو وہ ہیری کو ساتھ لئے اچھل کر ان کی حدود سے دوسری طرف لپک جاتا۔ بہاری ڈنڈا ہیری کو مزید اونچائی پر لے جا رہا تھا۔ ویزلی بھائی ہیری کے بہاری ڈنڈے کے بالکل نیچے دائروی انداز میں چکر کاٹنے لگے تاکہ ہیری کے گرنے کی صورت میں اسے جھپٹ کر پکڑ سکیں۔ یہ بے حد دشوار اور خطرناک کام تھا۔ اس دوران مارکس فلنٹ نے موقع کا بھرپور فائدہ اُٹھایا اور قواف کو اپنے قبضے میں لے کر اوپر تلے گری فنڈر کے قفل میں پانچ سکور کر دیئے۔ اسے ہیری کے معاملے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''ہرمائنی جو بھی کرنا ہے جلدی کرو......'' رون بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا۔

ہرمائنی لوگوں کو دھکیلتے ہوئے اس نشست تک جا پہنچی جہاں پروفیسر سنیپ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے پیچھے والی قطار میں دوڑتی چلی گئی۔ جب اس نے اگلی قطار میں بیٹھے پروفیسر کیورئیل کو سر سے ٹکر ماری تب بھی وہ معذرت کیلئے وہاں نہیں رُکی تھی۔ سنیپ کے پاس پہنچتے ہی وہ جھکی، اپنی چھڑی باہر نکالی اور کچھ منتخب الفاظ بڑبڑائے۔ اس کی چھڑی سے چمکیلی نیلی آگ نکلی اور اس نے عجلت سے سنیپ کے کپڑوں کے سرے پر آگ لگا دی۔ سنیپ کو آگ کا احساس ہونے میں قریباً تیس سیکنڈ لگ گئے تھے، اس اثناء میں آگ پوری بھڑک چکی تھی اور تمام کپڑوں میں پھیل گئی۔ اس کے اچانک چیخنے کی آواز نے ہرمائنی کو بتا دیا تھا کہ اس کا کام منطقی انجام کو پہنچ چکا تھا۔ ہرمائنی نے بڑی پھرتی دکھائی تھی، اس نے سنیپ کے کپڑوں پر پھینکا گیا نیلا شعلہ چھڑی کے ساتھ واپس کھینچا اور اسے اپنی جیب میں رکھی ہوئی چھوٹی شیشی میں مقید کر لیا۔ جب وہ اس کام سے فارغ ہوئی تو اس نے وہاں سے لوٹنے میں ذرا سی بھی دیر نہیں کی۔ یہ یقینی بات تھی کہ سنیپ اب کسی بھی طرح یہ سراغ نہیں لگا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کھیل کھیلا گیا تھا؟

اتنا کافی تھا۔ اوپر ہوا میں ہیری کا بہاری ڈنڈا یکلخت ساکت ہو گیا اور ہیری کو جھولتے ہوئے اس پر واپس سوار ہونے میں ذرا سی دشواری نہیں پیش آئی۔ وہ گھبرایا ہوا تھا۔

''نیول! اب تم اوپر دیکھ سکتے ہو!'' رون نے خوشی سے اسے کہا۔ نیول گذشتہ پانچ منٹ سے ہیگرڈ کی بالوں والی جیکٹ میں سر گھسائے بری طرح سسک رہا تھا۔ جب ہیری زمین کی طرف تیزی سے اتر رہا تھا تو تماشائیوں نے دیکھا کہ اس کے گال غبارے کی

طرح پھولے ہوئے تھے اوراس کی آنکھیں باہر نکلی پڑی تھیں۔ گردن میں عجیب سا اکڑاؤ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے منہ میں قے بھر گئی ہو اور وہ منہ سے قے الٹنے کو روکے ہوئے ہو۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کے بل میدان میں کود گیا۔ وہ بری طرح سے کھانسا......اوراس کے ہاتھ منہ کی طرف بڑھے۔ پھراس کے منہ سے ہاتھوں پر کوئی سنہری چیز نکل کر گری۔

''میں نے سنہری چڑیا پکڑ لی ہے......'' وہ خوشی سے جھومتا ہوا بولا۔ اس نے سنہری چڑیا کو ہاتھ میں پکڑ کر سر سے بلند کرتے ہوئے تماشائیوں کی طرف لہرایا۔ اور یوں تذبذب کے عالم میں کھیل ختم ہو گیا۔

''اس نے اسے پکڑا نہیں ہے...... بلکہ اس نے اسے قریباً نگل لیا تھا۔'' سلے درن کے کپتان مارکس فلنٹ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔ اس کا خیال تھا کہ سنہری چڑیا کو ہاتھوں سے بغیر پکڑے کھیل کو ختم کر دینا قوانین کے مطابق نہیں تھا۔ مگر اس کے احتجاج سے کوئی فرق نہیں پڑا کیونکہ ہیری نے کیوڈچ کا کوئی قانون نہیں توڑا تھا۔ لی جورڈن فرطِ مسرت سے اب بھی چیخ چیخ کر اعلان کر رہا تھا۔

''گری فنڈر سائڈ کے مقابلے میں ایک سوستر پوائنٹس سے جیت گیا تھا۔'' ہیری نے اس بارے میں کچھ بھی نہیں سنا۔ وہ تو ہیگرڈ کے جھونپڑے میں بیٹھ کر رون اور ہرمائنی کے ساتھ کڑک چائے نوش کرنے میں مصروف تھا۔

''یہ سب سنیپ کی کارستانی ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''میں اور ہرمائنی نے اسے دیکھا تھا۔ وہ تمہارے بہاری ڈنڈے پر جادو کر رہا تھا، بڑبڑا رہا تھا اور تم پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔''

''یہ سب بکواس ہے!'' ہیگرڈ نے کہا۔ جو چائے کی کیتلی کو آگ پر دوبارہ رکھنے میں مصروف تھا۔ ''سنیپ اس طرح کا کام کیونکر کرے گا؟'' ہیگرڈ نے بے یقینی کے عالم میں کہا۔

ہیری، رون اور ہرمائنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سوچا کہ اس سوال کا کیا جواب دیا جائے؟ ہیری نے فیصلہ کیا کہ سچ بتانا ہی ٹھیک رہے گا۔

''میں نے اس کا ایک خفیہ راز جان لیا تھا......'' اس نے ہیگرڈ کو بتایا۔ ''اس نے ہیلووئین کے دن تین سروں والے کتے کے پار جانے کی کوشش کی تھی، جس نے اسے کاٹ لیا۔ ہمارا خیال ہے کہ سنیپ اس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا ہے جس کی وہ کتا حفاظت کر رہا ہے۔''

اچانک ہیگرڈ کے ہاتھ سے چائے کی کیتلی گر پڑی۔

''تم 'فلافی' کے بارے میں کیسے جانتے ہو؟'' وہ حیرت سے ہکا بکا بولا۔

''فلافی......؟'' تینوں نے ایک ساتھ کہا۔

''ہاں وہ کتا میرا ہے...... میں نے اسے ایک آدمی سے خریدا تھا، جس سے میں گذشتہ سال ایک ریستوران میں ملا تھا۔ میں نے اسے ڈمبل ڈور کو حفاظت کرنے کیلئے ادھار دے رکھا ہے۔''

''مگر کیوں؟'' ہیری نے تعجب انگیز لہجے میں چونک کر پوچھا۔

''دیکھو! اب مجھ مزید کچھ نہیں پوچھنا۔ یہ انتہائی اہم اور خفیہ بات ہے۔'' ہیگر ڈ نے روکھے پن سے جواب دیا۔

''لیکن سنیپ اسے چرانا چاہتا ہے، وہ مسلسل اس کوشش میں مصروف ہے۔''

''یہ بالکل بے ہودہ خیال ہے۔'' ہیگر ڈ نے دوبارہ کہا۔ ''سنیپ ہوگورٹ کے ذمہ دار استاد ہیں، وہ اس طرح کا کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں سمجھے!''

''تو پھر اس نے ہیری کو جان سے مارنے کی کوشش کیونکر کی؟'' ہرمائنی نے چیخ کر کہا۔ دوپہر کے اس خوفناک حادثے نے حیرت انگیز طور پر پروفیسر سنیپ کے بارے میں اس کے خیالات بدل ڈالے تھے۔

''میں اب پہچان سکتی ہوں کہ کب جادو کیا جا رہا ہوتا ہے ہیگر ڈ! میں نے اس بارے میں سب کچھ پڑھا ہے۔ جادو کرتے وقت آنکھوں کا ارتکاز نہیں ٹوٹنا چاہیئے اور سنیپ پلکیں نہیں جھپکا رہا تھا...... یہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔'' ہرمائنی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں بتا رہا ہوں، تم سب غلط سوچ رہے ہو۔'' ہیگر ڈ نے طیش میں آتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں جانتا کہ ہیری کے بہاری ڈنڈے نے اس طرح کی حرکت کیونکر کی لیکن سنیپ کبھی کسی طلباء کو مارنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اچھا! اب تم تینوں میری ایک بات غور سے سن لو! تم ان چیزوں میں اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کر رہے ہو، جن سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خطرناک بات ہے۔ تم کتے کے بارے میں بھول جاؤ گے۔ اس بارے میں بھول جاؤ کہ وہ کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔ یہ تو پروفیسر ڈمبل ڈور اور نکولس فلے میل کے بیچ کا معاملہ ہے......''

''اوہ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''تو کوئی نکولس فلے میل بھی اس میں شامل ہیں۔ ہے نا۔''

ہیگر ڈ کے منہ سے نکل جانے والی بات پر وہ خود بھی پریشان اور ناراض دکھائی دے رہا تھا۔

☆☆☆

بارھواں باب

ایرز کا آئینہ

کرسمس قریب آ رہی تھی۔ دسمبر کے وسط میں ایک صبح ہوگورٹ میں جب لوگوں کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ چاروں طرف کئی فٹ اونچی برف جمی ہوئی تھی۔ جھیل جم کر ٹھوس زمین کی طرح ہو چکی تھی۔ ویزلی بھائیوں کو اس بات کیلئے سزا دی گئی کہ انہوں نے برف کے کئی گولوں پر جادو کر دیا تھا تا کہ وہ کیوریئل کے پیچھے پیچھے گھومتے رہیں اور ان کی پگڑی کے نیچے گدی پر ٹکراتے رہیں۔ جو گنے چنے الو اس طوفانی موسم سے نبرد آزما ہو خطوط لائے، انہیں ہیگرڈ کی نگہداشت میں دے دیا گیا تھا تا کہ وہ انہیں گرمائی پہنچا سکے۔ ہیگرڈ کی بھرپور توجہ کے باعث ہی وہ دوبارہ اُڑنے کے قابل ہو پائے۔ سبھی لوگ بے صبری سے تعطیلات کے آغاز کا انتظار کر رہے تھے حالانکہ گری فنڈر کے ہال اور داخلی بڑے ہال میں ہر وقت آتشدانوں کی انگیٹھیوں میں آگ دہکتی رہتی تھی لیکن ہوادار راہداریوں میں تو برفیلی ہواؤں کا قبضہ تھا جو جسم میں گھستی ہوئی محسوس ہوتی تھیں۔ جماعت کے کمروں میں ہوا کے زوردار جھکڑ بند کھڑکیوں کے کواڑوں کو ہلا کر رکھ دیتے تھے۔ سب سے زیادہ سنگین صورت حال پروفیسر سنیپ کے تہہ خانے والے کمرہ جماعت کی تھی۔ طلباء جب سانس باہر نکالتے تھے تو اسی ساعت ان کی سانس کو ہرے کی صورت اختیار کر لیتی تھی۔ وہ اپنی گرم کڑاہیوں کے قریب ہونے کی کوشش کرتے تھے کہ جس قدر گرمائی میسر ہو اسے اپنے بدن میں اتار سکیں۔

''مجھے بے حد افسوس ہوتا ہے۔'' ڈریکو مل فوائے نے ایک دن جادوئی مرکبات کی جماعت میں تاسف اور طنز بھرے لہجے میں کہا۔ ''یہ واقعی نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ موسم سرما کی تعطیلات میں گھر جانے کے بجائے سکول میں ہی ٹھہرتے ہیں، ان کے گھر والوں کو ان کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔''

وہ یہ کہتے ہوئے ہیری کی طرف دیکھ رہا تھا۔ کریب اور گوئل ہی ہی کر کے ہنسنے لگے۔ ہیری اس وقت عقربی مچھلی کے سفوف کو اپنے ترازو میں ڈال کر تول رہا تھا۔ اس نے اس کی بات کو نظر انداز کر دینا ہی بہتر سمجھا۔ کیوڈچ کے میچ کے بعد سے مل فوائے اور بھی زیادہ کڑواہٹ کا شکار ہو چکا تھا۔ اس کی باتوں سے جلن اور حسد کی بو آتی تھی۔ وہ سلے درن کے ہار جانے پر سخت غم و غصے کا شکار ہوا

تھا۔اس لئے اس نے ہر ایک کو یہ کہہ کر ہنسانے کی کوشش کی کہ کس طرح ایک چوڑے منہ والے مینڈک کو ہیری کی جگہ اگلا متلاشی بنایا جائے گا لیکن اس نے دیکھا کہ کوئی بھی اس پر نہیں ہنسا کیونکہ سبھی اس بات سے بے حد متاثر تھے کہ ہیری اپنے جھٹکے دار ہچکولے کھاتے بہاری ڈنڈے کی تمام تر کوششوں کے باوجود نہ صرف گرنے سے بچا بلکہ اس نے آخری دم تک ہمت نہیں ہاری تھی۔اس پر ڈریکو کا مزاج اور بھی بگڑ گیا۔ وہ حسد اور نفرت کی آگ میں سلگتا ہوا اب یہ طعنہ ہیری کو دے رہا تھا کہ اس کے ماگل انکل آنٹی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔نہ ہی ہیری کا کوئی خاندان تھا جس میں شمولیت پا کر ہیری کو کرسمس سے لطف اندوز ہونے کا موقع میسر ہوتا۔

یہ سچ تھا کہ ہیری کرسمس کیلئے پرائیویٹ ڈرائیو نہیں جا رہا تھا۔ پروفیسر میک گونا گل پچھلے ہفتے ان طلباء کی فہرست بنانے آئیں تھی جو کرسمس کی چھٹیاں ہوگورٹ میں ہی بسر کرنا چاہتے تھے۔ ہیری نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنا نام درج کرا دیا تھا اور فارم پر دستخط کر دیئے تھے۔اسے اس بات کا ذرا بھی دُکھ نہیں تھا۔ یہ شاید اس کا اب تک کا سب سے اچھا کرسمس رہے گا۔ رون اور اس کے بھائی بھی ہوگورٹ میں رُک گئے تھے کیونکہ مسٹر و مسز ویزلی کرسمس کے موقع پر چارلی سے ملنے کیلئے رومانیہ جا رہے تھے۔

جب جادوئی مرکبات کی جماعت کے بعد لوگ فوراً تہہ خانے سے باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ سامنے والی راہداری میں سرو کا ایک بڑا درخت بیچوں بیچ راستے میں کھڑا تھا جس کی وجہ سے وہاں سے گزرنے کا راستہ بالکل بند ہو کر رہ گیا تھا۔اس درخت کے پیچھے دو بڑے پاؤں نکلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ایک بھاری آواز کے باعث انہیں معلوم ہو گیا کہ سرو کے درخت کے پیچھے ہیگر ڈ موجود تھا۔

''ہیلو ہیگر ڈ! کیا ہماری مدد کی ضرورت ہے؟'' رون نے شاخوں میں سر گھسا کر دوسری طرف جھانکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں! فی الوقت اس کی ضرورت نہیں ہے۔شکریہ رون!'' ہیگر ڈ نے جواب دیا۔

''تم راستے سے ہٹو گے؟'' ڈریکو ملفوائے نے ناگواری بھرے سرد لہجے میں کہا۔'' کیا تم اضافی پیسے بٹورنے کا بندوبست کر رہے ہو ویزلی؟ میرا خیال ہے کہ تم ہوگورٹ سے نکلنے کے بعد یہاں کے چوکیدار بننے کے خواب دیکھ رہے ہو۔ ویسے بھی تمہارا خاندان جتنے بڑے گھر میں رہتا ہے اس کی مقابلے میں تو تمہیں ہیگر ڈ کا جھونپڑا محل کی طرح دکھائی دیتا ہوگا۔''

جونہی رون نے غصے سے کانپتے ہوئے ملفوائے پر جست لگائی اسی لمحے پروفیسر سنیپ سیڑھیاں چڑھ کر عقب میں سے نمودار ہوئے۔

''ویزلی......''

رون نے فوراً ہی ملفوائے کے چوغے کا دبوچا ہوا گریبان چھوڑ دیا۔

''اسے جان بوجھ کر ذلیل کر کے غصہ دلایا گیا ہے پروفیسر!'' ہیگر ڈ نے درخت کے پیچھے سے اپنا بڑے بالوں والا چہرہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ ''مل فوائے اس کے خاندان کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے اسے کمتر اور حقیر کہہ رہا تھا۔''

''چاہے کچھ ہی ہوا ہو!......لڑائی جھگڑا کرنا ہوگورٹ کے قوانین کے خلاف ہے ہیگر ڈ!'' سنیپ نے چکنی چپڑی آواز میں کہا۔ ''گری فنڈر کے پانچ پوائنٹس کم ہو گئے ہیں ویزلی! اور احسان مانو کہ میں نے زیادہ پوائنٹس نہیں کاٹے۔ اب تم سب یہاں سے چلتے نظر آؤ۔''

مل فوائے، کریب اور گوئل تینوں درخت کو زور سے دھکا مارتے ہوئے نکل گئے۔ جس کی وجہ سے چاروں طرف سرو کے کانٹے بکھر گئے۔ وہ لوگ دوسری طرف جا کر ہنس رہے تھے۔

''میں اسے دیکھ لوں گا۔'' رون نے مل فوائے کے عقب میں اپنے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ''ایک نہ ایک دن، میں اسے ضرور دیکھ لوں گا......''

''مجھے ان دونوں سے سخت نفرت ہے۔'' ہیری گہری سانس بھرتے ہوئے بولا۔ ''مل فوائے اور سنیپ سے......''

''چلو! خوش ہو جاؤ......کرسمس آنے ہی والی ہے۔'' ہیگر ڈ نے ان کی کیفیت کا اندازہ کر لیا تھا۔ ''تمہیں اب کیا بتاؤں! میرے ساتھ چلو اور خود چل کر بڑے ہال کو ایک نظر دیکھ لو۔ وہ کتنا شاندار دکھائی دے رہا ہے؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی، ہیگر ڈ اور اس کے ہاتھ میں دبے ہوئے درخت کے پیچھے پیچھے بڑے ہال کی طرف چل دیئے۔ وہاں پروفیسر میک گوناگل اور پروفیسر فلٹ وک دونوں کرسمس کی تیاریوں میں مصروف تھے، وہ مخصوص انداز میں بڑے ہال کی سجاوٹ کر رہے تھے۔

''آہا! ہیگر ڈ......آخری درخت بھی لے آئے۔ اسے وہاں کونے میں کھڑا کر دو۔'' پروفیسر فلٹ وک نے چہک کر کہا۔

ہال کی سجاوٹ دیکھنے کے لائق تھی۔ ہر طرف دیواروں پر شراہتہ الراعی اور پلاسٹک کی جھاڑ بندروار بندھی ہوئی تھی اور ہال میں چاروں طرف بارہ اونچے سرو کے درخت (کرسمس ٹریز) رکھے ہوئے تھے، جن میں سے کچھ تو برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی وجہ سے چمک رہے تھے اور کچھ سینکڑوں موم بتیوں کی وجہ سے۔

''تمہاری چھٹیاں شروع ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟'' ہیگر ڈ نے پوچھا۔

''صرف ایک!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''اور اس سے مجھے یاد آیا۔ ہیری اور رون دوپہر کے کھانے سے پہلے ہمارے پاس آدھا گھنٹہ ہے، ہمیں لائبریری میں ہونا چاہئے۔''

''ارے ہاں! تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔'' رون نے اپنی آنکھوں کو پروفیسر فلٹ وک سے ہٹاتے ہوئے کہا جو چھڑی کی مدد سے سنہرے بلبلے نکال کرانہیں نئے درخت کی شاخوں پر سجا رہے تھے۔

''لائبریری؟'' ہیگر ڈ نے ان کے پیچھے پیچھے ہال سے باہر آتے ہوئے حیرت سے کہا۔ ''چھٹیوں کے بعد ٹھیک پہلے؟ پڑھنے کیلئے بہت بے قرار ہو گیا......؟''

''ارے! ہم لوگ پڑھ نہیں رہے ہیں۔'' ہیری نے اس کی غلط فہمی دور کی۔ ''جب سے تم نے نکولس فلےمیل کے بارے میں بتایا ہے، تبھی سے ہم یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کون ہیں؟''

''کک......کیا......؟'' ہیگر ڈ کو جیسے زوردار جھٹکا لگا۔ ''سنو! میں نے تمہیں آگاہ کیا ہے......اسے بھول جاؤ۔ تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے کہ فلاں کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے......سمجھ گئے نا!'' ہیگر ڈ نے لفظ چباتے ہوئے کہا۔

''ہم تو صرف یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نکولس فلےمیل آخر کون ہیں؟ صرف اتنا اور کچھ نہیں۔'' ہرمائنی نے لپک کر جواب دیا۔

''بشرطیکہ تم ہمیں یہ بتا کر ہماری محنت نہ بچا دو؟ ہم پہلے ہی سینکڑوں کتابیں چھان چکے ہیں اور ہمیں اس کا نام کہیں نہیں ملا۔ بس ہمیں تھوڑا سا سراغ دے دو۔ میں جانتا ہوں میں نے اس کا نام کہیں پر پڑھا ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کی بات آگے بڑھائی۔

''میں کچھ بھی نہیں بتاؤں گا۔ بس!'' ہیگر ڈ نے کورا جواب دیا۔

''تب تو ہمیں خود ہی یہ تلاش کرنا پڑے گا۔'' رون نے منہ لٹکا کر کہا اور ہیگر ڈ کو بے چین حالت میں وہیں چھوڑ کر وہ تینوں تیزی سے لائبریری کی طرف چل دیئے۔

جب سے ہیگر ڈ کے منہ سے اس کا نام غلطی سے نکلا تھا، تب سے ہی وہ سچ مچ کتابوں میں فلےمیل کا نام تلاش کر رہے تھے کیونکہ اس کے سوائے کسی اور طریقے سے انہیں یہ کیسے معلوم پڑ سکتا تھا کہ سنیپ کس چیز کو چرانے کی کوشش کر رہا تھا؟ مصیبت یہ تھی کہ یہ جاننا بہت مشکل تھا کہ کہاں سے شروع کیا جائے کیونکہ وہ یہ بالکل نہیں جانتے تھے کہ فلےمیل نے ایسا کونسا کارنامہ انجام دیا تھا جس کے باعث اُس کا نام کسی کتاب میں شامل ہو پاتا۔ **'بیسویں صدی کے عظیم جادوگر'** یا پھر **'زمانہ جدید کے قابل ذکر جادوگروں کے نام'** میں تو بالکل نہیں تھا۔ اس کا نام **'اہم جدید جادوئی انکشافات'** اور **'جادونگری میں جدید ارتقاء: ایک مطالعہ'** میں بھی نہیں مل پایا تھا۔ پھر ظاہر ہے لائبریری کا حجم بھی ایک بڑی مصیبت تھا، اس میں لاکھوں کتب، ہزاروں الماریاں، سینکڑوں قطاریں تھیں۔

ہرمائنی نے موضوعات اور عنوانات کی فہرست نکالی جنہیں دیکھنے کا اس نے فیصلہ کیا تھا۔ رون کتابوں کی ایک قطار میں گیا اور یونہی کسی بھی شلف سے کتابیں نکال کر دیکھنے لگا۔ ہیری اس حصے کی طرف ٹہلتا ہوا جا نکلا جہاں جانا منع تھا۔ وہ کچھ وقت سے یہ سوچ رہا

تھا کہ کہیں فلے میل کا نام یہاں تو نہیں چھپا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے ان کتابوں کو دیکھنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔انہیں دیکھنے کیلئے آپ کو کسی پروفیسر کی مخصوص اجازت کی ضرورت پڑے گی،جس میں ایک چرمئی کاغذ پر کتاب کا نام، لینے والے کا نام اوراس پروفیسر کے دستخط ہونا لازمی شامل تھے۔ وہ یہ بات بخوبی جانتا تھا کہ اسے ایسا اجازت نامہ کسی بھی صورت میں نہیں مل سکتا تھا۔ ہرمائنی نے اسے بتایا تھا کہ ان کتابوں میں انتہائی طاقتورتاریک جادو کی باریکیاں، گہرے راز اورتحقیقات موجودتھیں۔ جسے ہوگورٹ میں بالکل نہیں پڑھایا جاتا تھا۔صرف وہ پرانے طلباء ہی ان کتابوں کو پڑھ سکتے تھے جو'**تاریک جادو سے محفوظ** رہنے **کے فن**' کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

''تم یہاں کیا تلاش کررہے ہولڑکے؟'' ایک تیکھی آواز سنائی دی۔

''کچھ نہیں ......'' ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔ اس کے عقب میں میڈم پنس کھڑی تھیں جو کہ ہوگورٹ میں لائبریرین تھیں۔انہوں نے اس کی طرف پروں کا صفائی دان موڑتے ہوئے کہا۔''تو پھرتم یہاں سے باہر نکل جاؤ......چلو......باہر!''

وہ سوچ رہا تھا کہ اسے جلدی سے کوئی اچھی سی کہانی یا بہانہ بنانا چاہئے تھا۔ ہیری بجھے قدموں سے لائبریری کے ممنوعہ حصے سے باہر نکل آیا۔رون اور ہرمائنی پہلے ہی اس بات پر متفق ہو چکے تھے کہ میڈم پنس سے اس بارے میں پوچھنا ٹھیک نہیں ہوگا کہ انہیں فلے میل کے بارے میں کچھ معلومات کہاں سے مل سکتی ہیں؟ انہیں پورا یقین تھا کہ وہ انہیں صحیح رہنمائی دے سکتی تھی مگر وہ خطرہ مول نہیں لینا چاہتے تھے کہ سنیپ کو یہ معلوم ہوجائے کہ وہ لوگ کس بارے میں معلومات اکٹھی کرنا چاہتے ہیں۔ ہیری نے صرف یہ جاننے کیلئے باہر کی راہداری میں انتظار کیا کہ ان دونوں کو کوئی کامیابی ہوئی یا نہیں۔ یہ الگ بات تھی کہ اسے بہت زیادہ امید قطعی نہیں تھی۔ وہ گذشتہ پندرہ دنوں سے لگاتار ڈھونڈ رہے تھے چونکہ انہیں دو جماعتوں کے درمیانی وقفے میں صرف مختصر سا وقت مل پاتا تھا اس لئے اس میں حیرانگی کی بات نہیں تھی کہ انہیں کچھ نہیں ملا تھا۔ درحقیقت اس کیلئے انہیں ایک مکمل اور تفصیلی تلاش کی ضرورت تھی، وہ بھی اس صورت میں جب میڈم پنس ان کے سرہانے بالکل موجود نہ ہوں......

پانچ منٹ بعد رون اور ہرمائنی لائبریری سے باہر نکلے تو دونوں نے انکار میں سر ہلا دیئے۔اس کے بعد وہ دوپہر کے کھانے کیلئے بڑے ہال کی طرف چل دیئے۔

''جب میں چھٹیوں میں گھر چلی جاؤں گی تو تم لوگ اپنی کوشش جاری رکھنا......رکھو گے۔ ہے نا! اگر تمہیں کچھ سراغ مل جائے تو مجھے الّو بھیج کر خبر کر دینا۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''اورتم اپنے ممی ڈیڈی سے پوچھ لینا کہ فلے میل کون ہیں؟......کیا ان سے یہ پوچھنا مناسب رہے گا؟'' رون نے مشورہ دیتے

ہوئے بیچ میں سوال کر ڈالا۔

''بے فکر رہو! بہت زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ وہ دونوں دانتوں کے ڈاکٹر ہیں۔'' ہرمائنی نے ہنس کر جواب دیا۔ یہ الگ بات تھی کہ وہ دونوں تو ماگل تھے، انہیں کسی جادوگر کے بارے میں کیسے معلوم ہوسکتا تھا؟ کیونکہ جادوگر اپنے دانتوں کا معائنہ کرانے کیلئے کبھی دانتوں کے ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے تھے۔

☆☆☆

جب ایک بار چھٹیاں شروع ہوں گئیں تو رون اور ہیری کا وقت اتنا مسرت آمیز گزرنے لگا کہ وہ دونوں ہی فلے میل کے بارے میں یکسر بھول گئے۔ پورا کمرہ اب ان کے قبضے میں تھا۔ گری فنڈر کا ہال بھی عام دنوں کے مقابلے میں زیادہ خالی تھا، اس لئے وہ اب آگ کے بالکل قریب والی کرسیوں پر بیٹھ سکتے تھے۔ وہ گھنٹوں بیٹھ کر کچھ نہ کچھ ایسا کھایا کرتے جسے وہ لمبے دستے والی سیخوں پر بھون سکتے تھے، ڈبل روٹی، انگریزی خطائی، دلدلی خبازی کی جڑوں سے حاصل ہونے والی گوند کی مٹھائی جو شکر، جلاٹین، مکئی کے شیرے اور البومن سے بنتی تھی اور اس پر شکر کے سفوف کی تہہ چڑھی ہوتی تھی......اور وہ ایسی ہتھکنڈوں کے بارے میں غور وفکر کیا کرتے تھے جن کے باعث مل فوائے کو سکول سے نکلوا دیا جا سکے۔ حالانکہ وہ یہ بخوبی جانتے تھے کہ یہ ہتھکنڈے کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ لیکن اس کے بارے میں باتیں کرنا مزے دار ہوتا تھا۔

رون نے ہیری کو جادوئی شطرنج کے بارے میں سب کچھ سمجھا دیا تھا۔ وہ دونوں جادوئی شطرنج کے ساتھ خوب لطف اندوز ہوتے۔ یہ بالکل ماگلوؤں کی شطرنج جیسی تھی، فرق صرف اتنا تھا کہ اس میں زندہ مہروں کے ساتھ کھیل کھیلا جاتا تھا۔ ایک طرح سے بساط پر بچھی ہوئی لڑائی میں ان کا کردار سپاہیوں جیسا تھا جنہیں حکم دے کر آگے بڑھایا جاتا تھا۔ رون کے پاس کی ہر چیز کی طرح یہ شطرنج بھی اسے خاندان کے کسی اور فرد سے ملی تھی۔ اس شطرنج کیلئے وہ اپنے دادا کا مشکور تھا جن کی شطرنج اس کے حصے میں آئی تھی۔ بہرحال پرانے مہروں سے اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی۔ رون انہیں اتنی اچھی طرح سے جانتا تھا کہ اسے ان سے اپنی بات منوانے میں کبھی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔ ہیری نے سیمس فنی گن سے اس کے مہرے اُدھار مانگ لئے اور مہروں کو اس پر بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔ ہیری شطرنج کا بہت اچھا کھلاڑی ثابت نہیں ہو پایا۔ اس کے مہرے اکثر و بیشتر چیخ چیخ کر اسے الگ الگ مشورے دیا کرتے، جس کی وجہ سے وہ گہری سوچ میں پڑ جاتا اور صحیح فیصلہ کرنے میں ہمیشہ غلطی کر لیتا۔ جب وہ مہروں کو بساط پر آگے بڑھنے کیلئے کہتا تو وہ چیخنے لگتے۔ 'مجھے وہاں مت بھیجو، کیا تمہیں اس کا گھوڑا دکھائی نہیں دے رہا، ساتھ والے پیادے کو وہاں بھیج دو، میں نہیں جاؤں گا، ہم اس کے بغیر بازی جیت سکتے ہیں......'

کرسمس کی پچھلی شام کو جب ہیری بستر پر گیا تو اس کے دل میں اگلے دن اچھے اچھے پکوانوں اور موج مستی کے علاوہ اور کچھ نہیں

تھا۔ کرسمس کے تحائف ملنے کی تو ذرا سی بھی امید نہیں تھی۔ جب وہ اگلی صبح سو کر اُٹھا تو اس نے جو سب سے پہلی چیز دیکھی، وہ اس کے بستر کے پاؤں کی طرف لگا ہوا پیکٹوں کا ڈھیر تھا۔ جب ہیری بستر سے چھلانگ لگا کر باہر نکلا اور اس نے اپنا گاؤن کھینچ کر سیدھا کیا تو رون نے نیند بھری آواز میں اسے کرسمس کی مبارک باد دی۔

''تمہیں بھی......!'' ہیری نے جواباً مبارکباد دی۔ ''ادھر دیکھو تو سہی مجھے تحفے ملے ہیں۔''

''اور تم کس چیز کی امید کر رہے تھے؟ کیا شلغموں کے ڈھیر کی......'' رون نے اپنے تحفوں کے ڈھیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو ہیری کے ڈھیر سے زیادہ بڑا اور پرکشش دکھائی دے رہا تھا۔ ہیری نے سب سے اوپر والا پیکٹ اُٹھایا۔ یہ موٹے، بھورے کاغذ میں لپٹا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا۔

'ہیری کیلئے...... ہیگرڈ کی طرف سے!'

پیکٹ کے اندر سے لکڑی کی ایک ناہموار سی بانسری برآمد ہوئی۔ ظاہر تھا اسے ہیگرڈ نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ ہیری نے بانسری کو منہ سے لگایا اور اس میں پھونک ماری۔ بانسری جب بجی تو اس میں سے نکلنے والی آواز کسی حد تک الّو کی تیز چیخ کی مانند محسوس ہوئی۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے پیکٹ میں ایک خط نکلا جس کے ساتھ ایک سکہ تھا۔

'ہمیں تمہارا پیغام مل گیا تھا اور ہم تمہارا کرسمس کا تحفہ ساتھ بھیج رہے ہیں۔'

انکل ورنن اور آنٹی پتونیہ کی جانب سے!

کاغذ کے ساتھ پچاس پیسے کا ایک سکہ سیلوٹیپ سے چپکایا گیا تھا۔

''یہ ان کے خلوص کا نمونہ ہے!'' ہیری نے کڑواہٹ سے کہا۔ رون پچاس پیسے کے سکے کو دیکھ کر مبہوت سا ہو گیا۔

''زہے نصیب......!'' رون بولا۔ ''کیا یہ عمدہ دکھائی دیتا ہے؟ کیا یہ ماگلوں کے پیسے ہیں؟''

''تم اسے رکھ سکتے ہو۔'' ہیری نے لاپروائی سے کہا اور وہ دھیمے سے ہنسا کہ رون کتنا خوش دکھائی دے رہا تھا۔

''ہیگرڈ ہو گیا...... میرے انکل آنٹی ہو گئے...... باقی تحفے کس نے بھیجے ہیں؟''

''میرا خیال ہے کہ میں جانتا ہوں کہ کس نے بھیجے ہیں؟'' رون نے تھوڑا گلابی ہوتے ہوئے کہا۔ وہ ایک بڑے سے پھولے پیکٹ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ ''میری ممی نے...... میں نے انہیں بتایا تھا کہ تم تحائف ملنے کی کوئی امید نہیں کر رہے تھے اور......ارے نہیں!'' اس نے درد بھرے تاسف کے ساتھ کہا۔ ''انہوں نے تمہارے لئے بھی ویزلی سوئیٹر بنا دیا۔''

ھیری نے پیکٹ پھاڑا۔اس میں ہاتھ سے بنا ہوا ایک موٹا، سبز رنگ کا سوئیٹر باہر نکالا۔اس کے ساتھ ہی گھر کی بنی ہوئیں میٹھی ٹافیوں کا ایک بڑا سا پیکٹ بھی تھا۔

''ہر سال وہ ہم لوگوں کے لئے سوئیٹر بناتی ہیں۔'' رون نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اپنا پیکٹ کھول رہا تھا۔''اور میرا ہمیشہ ہی کلیجی رنگ کا ہی ہوتا ہے۔''

''تمہاری ممی سچ مچ بہت اچھی ہیں۔'' ھیری نے ٹافی منہ میں ڈالتے ہوئے کہا جو بہت مزیدار تھی۔اس کے اگلے تحفے میں مٹھائیاں تھیں۔ ہرمائنی نے چاکلیٹی مینڈکوں کا ایک بڑا پیکٹ بھیجا تھا۔اب صرف ایک پیکٹ باقی بچا تھا۔ ھیری نے اسے اُٹھایا اور ٹٹول کر دیکھا۔وہ بہت ہلکا تھا۔ ھیری نے اسے کھولا۔کوئی پانی اور چاندی جیسی مخملی چیز پھسل کر فرش پر گر پڑی اور چمکنے لگی۔رون کے منہ سے آہ نکلی۔

''میں نے اس بارے میں سنا ہے۔'' اس نے بہت دھیمی آواز میں کہا اور ہر ذائقے والی ٹافیوں کا اپنا پیکٹ گرا دیا جو ہرمائنی نے اس کیلئے بھیجا تھا۔''اگر یہ واقعی وہی ہے جو میں سوچ رہا ہوں......تو یہ سچ مچ حیرت انگیز ہے اور سچ مچ قیمتی بھی......''

''یہ کیا ہے؟'' ھیری نے حیرت سے پوچھا۔ ھیری نے اس چمکتے، چاندی جیسے کپڑے کو فرش سے اُٹھایا۔اس چھونے پر اسے عجیب سا احساس ہو رہا تھا، جیسے پانی کو ٹھوس کپڑے میں بدل دیا گیا ہو۔

''یہ غیبی چوغہ ہے...... مجھے یقین ہے کہ یہ وہی ہی ہے۔'' رون کے چہرے پر تعجب کی جھلک پھیلی ہوئی تھی۔''اسے پہن کر دیکھو......''

ھیری نے ہاتھ پھیلا کر چوغے کو اپنے کندھے کے چاروں طرف ڈال لیا۔

''بالکل وہی ہے......'' رون مسرت آمیز حیرت سے چیخ پڑا۔

ھیری نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا لیکن وہ غائب ہو چکے تھے۔ وہ جلدی سے کمرے میں لگے آئینے کی طرف بھاگا۔آئینے میں اس کا عکس صاف دکھائی دے رہا تھا جس میں صرف اس کی گردن اور چہرہ ہی بیچ ہوا میں تیرتا ہوا موجود تھا، باقی تمام جسم غائب تھا۔اس نے چوغے کو اپنے سر پر بھی کھینچ لیا اور اب آئینے میں اس کا عکس بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔آئینہ بالکل ایسا خالی جیسے اس کے سامنے کوئی بھی موجود نہ ہو۔

''اس کے ساتھ ایک خط بھی ہے!'' رون نے اچانک کہا۔''یہ خط اس پیکٹ میں سے نکل کر گرا ہے۔''

ھیری نے چوغہ اتارا اور فرش پر گرا ہوا کاغذ کا تہہ شدہ ٹکڑا اُٹھا لیا۔ چھوٹے، گول گول الفاظ کی لکھائی میں کچھ سطریں لکھی ہوئی

دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری نے اس لکھائی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ حیرت سے خط کی تحریر پڑھنے لگا۔

ڈئیر پوٹر!

تمہارے ڈیڈی مرنے سے پہلے اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے۔ اب وقت آگیا ہے کہ یہ تمہیں لوٹا دیا جائے۔ دھیان رہے، اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا۔

کرسمس کی بہت بہت مبارکباد

اس کے نیچے کسی کا بھی نام نہیں لکھا تھا۔ ہیری نے خط کو گھورا۔ رون چوغے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''مجھے اس کیلئے کچھ بھی قربان کرسکتا ہوں...... کچھ بھی...... کیا ہوا؟'' اس نے کہا۔

''کچھ نہیں!'' ہیری نے مختصراً کہا۔ اسے بہت عجیب محسوس ہورہا تھا۔ یہ چوغہ کس نے اسے بھیجا تھا؟ کیا یہ واقعی کبھی اس کے باپ کے پاس تھا؟

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ یا سوچ پاتا۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور فریڈ اور جارج ویزلی دھڑ دھڑاتے ہوئے اندداخل ہوئے۔ ہیری نے فوراً غیبی چوغے کو چھپالیا۔ وہ اسے کسی اور کو دکھانا نہیں چاہتا تھا۔ کم ازکم اس وقت تو نہیں......

''کرسمس مبارک ہو!''

''ارے دیکھو تو سہی...... ہیری کو بھی ویزلی سوئیٹر ملا ہے۔''

فریڈ اور جارج نیلے سوئیٹر پہنے ہوئے تھے جن میں سے ایک پر بڑے زرد رنگ میں 'ف' اور دوسرے پر 'ج' کڑھا ہوا تھا۔

''ہیری کا سوئیٹر ہم سے عمدہ ہے۔ ظاہر ہے کہ ممی تب کچھ زیادہ ہی محنت کرتی ہیں جب انہیں معلوم ہو کہ یہ چیز ان کے گھر والوں کے بجائے کسی دوسرے کو دی جارہی ہو۔'' فریڈ نے ہیری کا سوئیٹر کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے ابھی تک اپنا سوئیٹر کیوں نہیں پہنا، رون!'' جارج نے جلدی سے پوچھا۔ ''چلو! اسے پہنو...... یہ بہت اچھا اور گرم ہے۔''

''تم جانتے ہو کہ کلیجی رنگ سے مجھے سخت نفرت ہے۔'' رون نے افسردگی کے عالم میں کہا۔ اس کی آواز میں درد چھپا ہوا تھا۔ اس نے منہ بسورتے ہوئے سوئیٹر گلے میں ڈالا اور پہن لیا۔

''تمہارا سوئیٹر بالکل سادہ ہے، اس پر کوئی حرف کیوں نہیں کڑھا؟'' جارج نے شوخ لہجے میں کہا۔ ''ممی کو شاید یہ لگتا ہے کہ تم اپنا نام نہیں بھول سکتے، لیکن ہم بے وقوف نہیں ہیں کہ ہمارے نام 'جریڈ' اور 'فارج' ہیں۔'' اس نے ناموں کو بگاڑ ڈالا۔

''اتنا شور کیوں مچا رہے ہو؟'' ایک آواز سنائی دی۔

دروازے میں پرسی ویزلی اپنا سر گھسائے کھڑا انہیں گھور رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلے ہوئے کرب کو دیکھ کر انہیں یہ اندازہ لگانے میں قطعی دشواری نہیں ہوئی کہ وہ اپنے تحفے دیکھنے میں مصروف تھا مگر شور کی وجہ سے اسے اپنا کام ادھورا چھوڑ کر وہاں آنا پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں تھما ہوا سوئیٹر صاف دکھائی دیا جس پر بڑا سا زرد حرف کڑھا ہوا تھا۔ فریڈ نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے سوئیٹر چھین لیا۔

''آہا..... 'م' یعنی مانیٹر۔ اسے پہنو! پرسی چلو جلدی کرو! ہم سبھی اپنے اپنے سوئیٹر پہن چکے ہیں۔ یہاں تک کہ ہیری کو بھی ایک سوئیٹر ملا ہے۔''

''نہیں...... میں نہیں!'' پرسی ہچکچایا لیکن ویزلی بھائیوں نے سوئیٹر زبردستی اس کے گلے میں ڈال دیا اور اس کوشش میں اس کا چشمہ کھسک کر ناک پر ٹیڑھا ہو گیا۔

''اور تم آج مانیٹروں کے ساتھ بالکل نہیں بیٹھو گے۔'' جارج نے کہا۔ ''کرسمس اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھنے کا دن ہوتا ہے۔''

وہ لوگ پرسی کے ہاتھ باندھ کر اسے دھکیلتے ہوئے کمرے سے باہر لے گئے، پرسی کے بازو ابھی تک آدھ پہنے سوئیٹر میں پھنسے ہوئے تھے۔

☆☆☆

ہیری نے پوری زندگی میں ایسی کرسمس نہیں منائی تھی، کرسمس کی شاندار ضیافت کے ذائقے اتنے لاجواب اور شاندار تھے کہ وہ انگلیاں تک چاٹنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ سوگنا چربی والا کھانا، بھنے ہوئے چنڈول، اُبلے اور بھنے ہوئے آلوؤں کے پہاڑ، چی پولاتش کے طشت، مکھن لگے مٹر کی کٹوریاں، چاندی کے گہرائی والے کشتی نما پیالے جن میں گاڑھی یخنی اور جھڑبیری کی چٹنی تھی اور میز کے پاس ہر کچھ فٹ کے فاصلے کی دوری پر جادوگروں کے پٹاخوں کے انبار رکھے ہوئے تھے۔ یہ پٹاخے ماگلوؤں کے کمزور پٹاخوں کی طرح کے نہیں تھے۔ جنہیں ڈرسلی گھرانہ عام طور پر خریدا کرتا تھا، جن میں پلاسٹک کے چھوٹے کھلونے اور پتلے کاغذ کی پھلجڑیاں شامل ہوتی تھیں۔ ہیری نے فریڈ کے ساتھ مل کر ایک جادوئی پٹاخہ چلایا۔ جس نے نہ صرف گرجدار قسم کی آواز پیدا کی تھی بلکہ جب وہ توپ کے گولے کی طرح تیز آواز کرتے ہوئے وہ فضا میں پھٹا اور اس میں سے نکلنے والے نیلے رنگ کے بادلوں نے سبھی لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کے اندر سے دھماکے کے ساتھ معاون امیر البحر کی ٹوپی جیسی پھلجڑیاں پھوٹی تھی اور کچھ زندہ اشیاء بھی۔ سفید چوہے باہر پھدک کر بڑے ہال میں بھاگنے لگے۔ اونچے چبوترے والی میز پر ڈمبل ڈور نے جادوگروں والی نوکیلی ٹوپی کے بجائے پھلوں والی ٹوپی پہن رکھی تھی اور وہ اس چٹکلے پر محظوظ ہو رہے تھے جو انہیں پروفیسر فلٹ وک نے ابھی ابھی پڑھ کر سنایا تھا۔ مرغن غذاؤں کے

فوراً بعد بھاپ چھوڑتی ہوئی شیرینی پیش کی گئی۔ پرسی کے سلائس اندر سے ایک چمکتا ہوا چاندی کا سکل برآمد ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹتے ٹوٹتے بچے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ زیادہ مشروب پینے کی وجہ سے ہیگرڈ کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور آخرکار ہیگرڈ نے خوشی سے جھومتے ہوئے پروفیسر میک گوناگل کے گال پر چٹکی کاٹ لی۔ ہیری کو یہ دیکھ کر بڑا اچنبھا ہوا کہ وہ غصے ہونے کے بجائے ہنس رہی تھیں۔ دبے دبے اور شرمیلے انداز میں، ان کی پنکھ والی ٹوپی سر پر ترچھی ہوگئی تھی۔ جب ہیری آخرکار میز سے اُٹھا تو پٹاخوں سے نکل کر بہت سی چیزیں اس کے اوپر آن گریں، جن میں کبھی نہ پھٹنے والے چمکدار غباروں کا ایک پیکٹ، اپنے آپ مہاسے پیدا کرنے والی کریم اور جادوئی شطرنج کے مہروں کا ایک بالکل نیا سیٹ شامل تھے۔ سفید چوہے پھدکتے ہوئے غائب ہو چکے تھے اور ہیری کے ذہن میں یہ خوفناک خیال آیا کہ شاید ان چوہوں کی قسمت میں مسز نورس کا ڈنر بننا لکھا تھا۔

ہیری اور ویزلی بھائیوں نے دوپہر بہت شاندار طریقے سے گزاری۔ وہ میدان میں برف کے گولے بنا کر ایک دوسرے پر پھینکتے رہے، یہ گھمسان کا رن کافی دیر تک جاری رہا۔ پھر وہ ٹھنڈے اور گیلے کپڑوں میں ہانپتے کانپتے ہوئے گری فنڈر کے ہال میں لوٹ آئے۔ آتشدان کی دہکتی انگیٹھی کے سامنے بیٹھ کر انہیں بڑا سکون ملا۔ ہیری نے اپنے نئے شطرنج کے مہروں کا سیٹ کھولا اور رون سے بڑی بری طرح سے ہار گیا۔ ہیری کو محسوس ہو رہا تھا کہ اگر پرسی نے اس کی اتنی زیادہ مدد کرنے کی کوشش نہ کی ہوتی تو شاید وہ اتنی بری طرح سے کبھی نہیں ہار پاتا۔

چنڈول کے گوشت کے سینڈوچ، خطائی کیک، لونگ چڑے اور کرسمس اسفنج کیک کے ساتھ چائے پینے کے بعد ہر ایک کو یوں محسوس ہوا جیسے پیٹ کچھ زیادہ ہی بھر گیا ہے اور اب سونے سے پہلے زیادہ کچھ نہیں کھایا جا سکتا۔ پرسی غصے کے عالم میں جڑواں بھائیوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا جو خالی گری فنڈر ہال میں ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ انہوں نے پرسی کا مانیٹر والا بیج چرالیا تھا اور پرسی بیج کی واپسی کیلئے مشتعل ہو رہا تھا۔ ہیری اور رون انہیں دیکھ دیکھ کر ہنستے رہے۔

یہ ہیری کا اب تک کا سب سے اچھا کرسمس تھا لیکن تمام دن اس کے دماغ میں کوئی چیز گھوم رہی تھی، جب تک وہ سونے کیلئے اپنے بستر پر نہیں گیا تب تک وہ اس کے بارے میں ٹھیک طرح سے سوچ نہیں پایا۔ غیبی چوغہ...... اور یہ اسے کس نے بھیجا تھا؟ رون کے پیٹ میں ڈھیر سارے سینڈوچ اور کیک بھرے پڑے تھے اور اسے پریشان کرنے کیلئے جڑواں بھائیوں کے پاس کوئی پروجوہ بہانہ بھی نہیں تھا۔ وہ ابھی اس بارے میں غور وفکر میں مشغول تھے کہ اسے کس بہانے سے تنگ کیا جا سکتا تھا؟ اس سے پہلے ہی رون نے اپنے بستر پر پردہ لگایا اور لیٹ گیا اور پھر وہ فوراً ہی نیند کی گہرائیوں میں اترتا چلا گیا۔ جڑواں بھائی محض سوچتے ہی رہ گئے۔

ہیری اپنے بستر کے کنارے پر جھکا اور اس نے اس کے نیچے سے غیبی چوغہ باہر نکال لیا۔ اس کے باپ کا غیبی چوغہ...... یہ اس

کے باپ کی ملکیت تھا۔اس نے اس کپڑے کو اپنے ہاتھ کے اوپر پھسلنے دیا جو ریشم سے بھی زیادہ چکنا تھا اور ہوا کے جھونکے کی طرح ہلکا اور لطیف تھا۔ ’دھیان رہے، اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا۔‘ اس خط میں یہ فقرہ بھی لکھا تھا۔اس نے اسے پہن کر دیکھا تھا۔ پھر وہ بستر سے باہر نکلا اور اس نے چوغے کو اپنے چاروں طرف ڈال دیا۔ جب اس نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہاں اسے صرف چاندنی اور سایہ دکھائی دیا جو اس کا نہیں بلکہ کھڑکی اور چیزوں کا تھا۔ یہ بہت ہی عجیب احساس تھا۔

’دھیان رہے، اسے اچھی چیزوں کیلئے ہی استعمال کرنا‘

اچانک ہیری بری طرح سے چونک گیا۔اس غیبی چوغے میں پورا ہوگورٹ اس کے سامنے کھلا پڑا تھا۔وہ اندھیرے اور خاموشی میں کھڑا تھا لیکن اس کے دل کے اندر خوشیوں کا ایک گھمبیر طوفان موجزن تھا۔وہ اسے پہن کر کہیں بھی جا سکتا تھا، کہیں بھی......اور فلیچ کو اس کے بارے میں کبھی بھی پتہ نہیں چل سکتا تھا۔رون سوتے ہوئے کچھ بڑبڑایا۔کیا اسے جگانا ٹھیک رہے گا؟ ہیری نے یکدم سوچا۔کسی چیز نے اسے روک دیا۔اس کے باپ کا چوغہ......اسے محسوس ہوا کہ اس بار......پہلی بار......وہ تنہا ہی اس کا استعمال کرنا چاہتا ہے۔وہ کمرے سے باہر نکلا، سیڑھیاں اترا، گری فنڈر ہال سے ہوتا ہوا خارجی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر تصویر کے سوراخ میں سے باہر کود گیا۔

’’کون ہے؟‘‘ فربہ خاتون کی متحیر آواز راہداری میں گونجی۔ ہیری کچھ نہیں بولا۔وہ راہداری میں تیزی سے چلتا چلا گیا۔اسے وہاں جانا چاہئے؟ وہ رُک گیا، اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا۔اس کے دماغ میں ایک خیال عود کر آیا۔لائبریری میں وہاں...... **جہاں جانا منع ہے**۔وہ جتنی دیر تک پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا تھا اور تب تک پڑھ سکتا تھا جب تک وہ پتہ لگا نہیں لیتا کہ فلے میل کون تھا۔وہ آگے کی طرف چل دیا اور چلتے وقت اس نے غیبی چوغے کو اپنے چاروں طرف اچھی طرح سے لپیٹ رکھا تھا۔

لائبریری میں گھپ اندھیرا تھا اور بڑا خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہیری نے ایک لالٹین جلائی تا کہ کتابوں کی قطاروں کے بیچ کا راستہ دیکھ سکے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے لالٹین ہوا میں خود ہی تیرتا پھر رہا تھا۔حالانکہ ہیری بخوبی جانتا تھا کہ اس کا ہاتھ اس لالٹین کو پکڑے ہوئے تھا لیکن یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر خود اس پر کپکپی طاری ہوگئی تھی۔

جہاں جانے کی ممانعت تھی وہ حصہ لائبریری کے بالکل پچھلے اور آخری کنارے پر واقع تھا۔محتاط قدموں کے ساتھ وہ اس طرف بڑھا۔اس نے وہ احتیاط کے ساتھ وہ رسی عبور کی جو لائبریری کو اس ممنوعہ حصے سے الگ کرتی تھی۔ وہ دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ ممنوعہ حصے میں پہنچ چکا تھا۔اس نے لالٹین بلند کی تا کہ وہ کتابوں کے نام پڑھ سکے۔کتابوں کے عنوانات سے اسے کچھ زیادہ مدد نہیں مل پائی۔ان کے اکھڑے ہوئے، تھلتھلاتے حروف ایسی زبانوں میں لکھے تھے جو ہیری کے پلے نہیں پڑ رہی تھیں۔کچھ کتابیں تو بنا عنوان

کے تھیں۔ایک کتاب پر ایک گہرا عنوان منقش تھا جو خون کی طرح بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔اسے دیکھ کر ہیری کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔شاید یہ اس کے دماغ کا وہم تھا، شاید ایسا نہیں تھا......اسے یوں محسوس ہوا جیسے کتابیں آپس میں دھیمے دھیمے کھسر پھسر کر رہی تھیں، جیسے وہ یہ جانتی ہوں کہ وہاں پر کوئی ایسا فرد گھس آیا ہے جسے وہاں نہیں ہونا چاہئے تھا۔

ہیری کو کہیں سے تو شروع کرنا ہی تھا۔لالٹین کو فرش پر محتاط انداز میں رکھتے ہوئے اس نے سب سے نیچے والی قطار میں رکھی ہوئی کتابوں میں کسی اچھی سی کتاب کی تلاش شروع کی۔ایک بڑی سی سیاہ وسفید مجلد کتاب پر اس کی نگاہیں ٹھہر گئیں۔اس نے اسے بمشکل باہر کھینچ کر نکالا کیونکہ یہ بہت وزنی تھی۔ ہیری نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ کر کھولا۔ایک تیز اور دل دہلا دینے والی چیخ نے لائبریری کی گہری خاموشی کو چیر ڈالا تھا۔ ہیری اپنی جگہ پر لرز کر رہ گیا۔کتاب چیخ رہی تھی۔ ہیری نے اسے فوراً بند کر دیا لیکن کتاب پھر بھی چیخے جا رہی تھی اور اس میں کان پھاڑ آواز مسلسل آتی رہی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔اس کی ٹھوکر لگی اور لالٹین الٹ گئی۔ وہ یکا یک بجھ گئی تھی۔ دہشت سے کانپتے ہوئے اسے باہر کی راہداری میں کسی کے قدموں کی تیز چاپ سنائی دے رہی تھی۔ کتاب خاموش ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ ہیری نے سرعت سے چیختی ہوئی کتاب کو واپس شلف میں ٹھونسا اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔دروازے کے بالکل قریب پہنچ کر اس نے فلیچ کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کی۔فلیچ کی زرد آنکھیں سیدھے اس کے پار دیکھ رہی تھیں اور ہیری فلیچ کے کھلے ہوئے ہاتھ کے نیچے سے پھسلتے ہوئے جھکائی دے کر باہر کی راہداری میں نکل گیا۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی منزل پر پہنچا۔لائبریری میں کتاب کی چیخیں ابھی تک گونج رہی تھیں، جنہیں ہیری بالائی منزل پر بھی سن رہا تھا۔ وہ صلیبی جنگجو کے ایک اونچے انگرکھے کے بالکل سامنے رک گیا۔ بوکھلائے ہوئے انداز میں لائبریری سے باہر نکلنے کے چکر میں وہ اتنا الجھ گیا تھا کہ اسے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا کہ وہ کہاں پہنچ گیا تھا؟ شاید اس لئے کہ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ وہ یہ نہیں پہچان پایا کہ وہ اب کہاں کھڑا تھا؟ اسے اتنا معلوم تھا کہ ہوگورٹ کا باورچی خانہ ایک مجسمے کے بالکل نزدیک ہے مگر باورچی خانہ تو اس کے پانچ منزل نیچے تہہ خانے میں ہونا چاہئے تھا۔

''آپ نے مجھ سے کہا پروفیسر کہ اگر کوئی رات کو باہر گھومے تو میں سیدھے آپ کے پاس آؤں......کوئی لائبریری میں اس جگہ موجود تھا جہاں جانے کی سخت ممانعت ہے۔''

ہیری کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ جہاں کہیں بھی کھڑا تھا، فلیچ کو وہاں کا چور راستہ معلوم تھا کیونکہ اس کی دھیمی اور چکنی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔

''جہاں جانا منع ہے؟ وہ زیادہ دور نہیں گیا ہوگا......ہمیں اسے ہر قیمت پر پکڑنا ہوگا۔''

اور ہیری کا دل دھک سے رہ گیا جب اس نے سنا کہ فلیچ کے ساتھ باتیں کرنے والا کوئی اور نہیں پروفیسر سنیپ تھا۔ جب فلیچ اور سنیپ سامنے والے موڑ سے اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں ہیری موجود تھا تو ہیری اسی جگہ پر مجسمے کی طرح جم کر کھڑا رہا۔ یہ سچ تھا کہ وہ اسے دیکھ نہیں سکتے تھے مگر راہداری اتنی تنگ تھی کہ اگر وہ لوگ زیادہ قریب آ جاتے تو وہ سیدھے اس سے ٹکرا سکتے تھے۔ سخت سردی اور چوغے کے باوجود اس کا بدن پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔

وہ جس قدر خاموشی اور احتیاط سے پیچھے کھسک سکتا تھا، کھسکتا چلا گیا۔ اس کے بائیں طرف ایک دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دیا۔ یہ اس وقت اس کے بچنے کی اکلوتی امید کا محور بن گیا۔ وہ سکڑ کر دروازے کے اندر گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے اپنی سانس روک رکھی تھی اور وہ کوشش کر رہا تھا کہ دروازہ ہلنے نہ پائے۔ اسے اس وقت بڑی راحت کا احساس ہوا جب وہ بنا آواز کئے کمرے کے اندر گھسنے میں کامیاب ہو گیا۔ سنیپ اور فلیچ باتیں کرتے ہوئے سیدھے نکل گئے تھے۔ ہیری دیوار سے ٹیک لگائے گہری سانسیں لینے لگا۔ وہ خاموشی سے ان دونوں کے قدموں کی دور جاتی ہوئی چاپ سنتا رہا۔ وہ بال بال بچ گیا تھا...... بالکل بال بال بچ گیا تھا۔

کچھ سیکنڈ کے بعد وہ ہوش میں آیا کہ یہ دیکھ سکے، وہ جس کمرے میں چھپا ہوا تھا وہ کون سا کمرہ تھا۔ یہ ایک ایسا کمرہ جماعت تھا جسے اب استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ دیواروں سے ڈیسک اور کرسیاں اوپر تلے لگے سایوں کی مانند دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے میں چھوٹی سی مشعل جل رہی تھی جس کی روشنی ناکافی تھی۔ ردی کاغذ کی بالٹی اوندھے منہ زمین پر پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے سامنے دیوار پر ایک ایسی چیز تھی جو کمرے کے دوسرے سامان سے بالکل میل نہ کھاتی تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے صرف راستے سے ہٹا کر یہاں رکھ چھوڑا تھا۔ یہ ایک شاندار قسم کا دیوقامت آئینہ تھا۔ چھت جتنا اونچا۔ اس پر سونے کا فریم لگا ہوا تھا اور یہ دو پنجوں پر کھڑا تھا۔ اس کے اوپر ایک فریم میں پرتکلف انداز میں کوئی تحریر نقش نگاری کے ساتھ دکھائی دے رہی تھی۔

'ایرز کا ادنیٰ کشادہ خارجی تمناؤں کا جادوئی آئینہ'

اب چونکہ فلیچ اور سنیپ کے قدموں کی آواز آنا بالکل بند ہو چکی تھی اس لئے ہیری کا خوف کافی حد تک کم ہو گیا۔ ہیری آئینے کے قریب آیا۔ وہ اس میں اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا لیکن ایک بار پھر اسے آئینے میں کوئی عکس دکھائی نہیں دیا۔ وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا تھا۔ اس نے اپنی چیخ روکنے کیلئے بمشکل اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ وہ سرعت سے پیچھے گھوم گیا۔ اس کا دل اب جس قدر بری طرح سے دھڑک رہا تھا، اتنی تیزی سے تو اس وقت بھی نہیں دھڑکا تھا جب وہ کتاب چیخ پڑی تھی کیونکہ آئینے میں وہ اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے بہت سے لوگ کھڑے تھے۔

لیکن کمرہ تو بالکل خالی تھا۔ تیز تیز سانس لیتے ہوئے وہ ایک بار پھر آئینے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کا عکس اس میں دکھائی دے رہا

تھا، سفید اور سہما ہوا۔ اور وہاں ٹھیک اس کے پیچھے کم از کم دس اور لوگوں کے عکس دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے ایک بار تیزی سے گردن موڑ کر اپنے عقب میں دیکھا۔ اب بھی وہاں پر کوئی نہیں تھا۔ کمرہ پہلے کی طرح بالکل خالی پڑا تھا۔ کیا وہ لوگ بھی غیبی حالت میں تھے؟ کیا سچ مچ وہ غیبی لوگوں سے بھرے ہوئے کمرے میں کھڑا تھا؟ کیا اس آئینے کی یہ خوبی تھی کہ وہ سب غیبی افراد کے عکس انہیں دکھا سکتا تھا؟ چاہے وہ غیبی حالت میں ہوں یا نہ ہوں!

اس نے دوبارہ آئینے میں دیکھا۔ اس کے عکس کے ٹھیک پیچھے کھڑی ایک خاتون اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی اور ہاتھ ہلا رہی تھی۔ ہیری نے پیچھے دیکھے بنا اپنا ہاتھ عقبی سمت میں پھیلایا مگر اس کا ہاتھ ہوا میں ہی جھول کر رہ گیا۔ اگر وہ خاتون سچ مچ وہاں ہوتی تو یہ بات طے تھی کہ وہ اسے چھو لیتا کیونکہ ان کے عکس بہت پاس پاس آ گئے تھے لیکن اس نے صرف ہوا کو محسوس کیا تھا۔ یعنی وہ اور باقی لوگ صرف آئینے میں ہی موجود تھے۔

وہ بہت خوبصورت اور دلکش خاتون تھی، اس کے گہرے سرخ بال تھے اور اس کی آنکھیں...... اس کی آنکھیں بالکل میری طرح ہیں، ہیری نے سوچا۔ اور وہ آئینے کے تھوڑا مزید قریب ہو گیا۔ چمکیلی سبز آنکھیں...... بالکل وہی انداز ہے لیکن پھر اس نے دیکھا کہ وہ رو رہی تھی، مسکرا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ میں گہرا کرب چھپا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کے پاس کھڑے لمبے، دبلے، کالے بالوں والے ایک شخص نے اس خاتون کے کندھوں پر اپنا بازو پھیلا رکھا تھا۔ وہ نفیس فریم والی عینک پہنے ہوئے تھا اور اس کے بال بہت الجھے ہوئے تھے جو پیچھے کی طرف چپکے ہوئے محسوس ہو رہے تھے جیسے ہیری کے تھے۔ ہیری اس آئینے کے اتنا قریب آ گیا کہ اس کی ناک لگ بھگ اپنے عکس سے چھونے لگی۔

''ممی...... ڈیڈی......؟'' وہ دھیمی آواز میں بڑبڑایا۔

وہ صرف اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے رہے۔ دھیرے دھیرے ہیری نے آئینے میں موجود باقی سب لوگوں کے چہرے دیکھے اور اسے اپنے جیسی سبز آنکھیں، اپنی جیسی ناک کی کئی جوڑیاں دکھائی دیں۔ ایک پستہ قد بوڑھا آدمی تو ایسا نظر آ رہا تھا جس کے گھٹنے بالکل ہیری کی طرح گانٹھ دار تھے...... زندگی میں پہلی بار ہیری اپنے خاندان کو دیکھ رہا تھا۔

پوٹر گھرانہ...... پوٹر خاندان! اسے دیکھ کر مسکرایا اور انہوں نے ہیری کی طرف ہاتھ ہلائے۔ وہ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتا رہا۔ اس کے دونوں ہاتھ آئینے کی ٹھوس سطح پر جمے ہوئے تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ آئینے کے اندر داخل ہو کر ان سب لوگوں کو چھو سکتا ہے مگر یہ صرف اس کا خیال ہی تھا۔ ہیری کے اندر ایک درد کی تیز لہر اُٹھ رہی تھی جس میں آدھی خوشی اور آدھا غم چھپا ہوا تھا۔ بہت تکلیف دہ درد......

اسے یاد نہیں کہ وہ کتنی دیر تک اس آئینے کے سامنے یونہی کھڑا اپنے خاندان کو دیکھتا رہا۔ عکس غائب نہیں ہوئے اور وہ انہیں ٹکٹکی لگا کر دیکھتا ہی رہا۔ وہ اس وقت تک یونہی گم رہا جب تک دور سے آتی ایک تیز آواز اسے دوبارہ ہوش میں نہیں لے آئی۔ وہ یہاں پر اب مزید نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ اسے واپس اپنے بستر پر جانا چاہیئے۔ اس نے بمشکل اپنی ماں کے چہرے سے اپنی نظریں ہٹائیں اور سسکتے ہوئے بڑبڑایا۔ ''میں پھر آؤں گا۔'' اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆

''تم مجھے بھی تو جگا سکتے تھے۔'' رون شکایت آمیز لہجے میں بولا۔

''تم آج رات چل سکتے ہو، میں آج پھر وہاں جانے والا ہوں، میں تمہیں وہ آئینہ دکھانا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے شکایت رفع کرنے کی کوشش کی۔

''میں تمہارے ممی ڈیڈی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' رون نے متجسس انداز میں کہا۔

''اور میں تمہارے خاندان کو...... پورے ویزلی خاندان کو دیکھنا چاہوں گا۔ تم مجھے اپنے باقی بھائی اور سب لوگ دکھا سکتے ہو۔'' ہیری نے گرم جوشی سے کہا۔

''تم ان لوگوں سے کبھی بھی مل سکتے ہو۔'' رون نے کہا۔ ''بس گرمیوں میں میرے گھر پر آ جاؤ۔ ویسے ہوسکتا ہے کہ شاید وہ آئینے صرف ایسے ہی لوگوں کو دکھاتا ہو جو اب زندہ نہ ہوں، حالانکہ فلےمیل کا پتہ نہ لگ پانا بڑی بری بات ہے..... تھوڑا سا گوشت یا کوئی اور چیز لے لو، تم نے آج صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔''

ہیری سے کچھ بھی نہیں کھایا جا رہا تھا۔ اس کے من میں عجیب سی محرومی رچی بسی تھی۔ اس نے اپنے ممی ڈیڈی کو دیکھ لیا تھا اور وہ آج رات انہیں دوبارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ فلےمیل کو لگ بھگ فراموش کر بیٹھا تھا۔ اب یہ کام اسے اتنا اہم نہیں لگ رہا تھا۔ اب اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ تین سر والا کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا تھا؟ اور اگر سنیپ اسے چرا بھی لے تو بھی کیا فرق پڑتا تھا؟

''تم ٹھیک تو ہونا ہیری؟'' رون نے کہا۔ ''تم عجیب سے دکھائی دے رہے ہو؟''

☆☆☆

ہیری کو سب سے زیادہ ڈر اس بات کا تھا کہ شاید وہ آئینے والے کمرے کو دوبارہ نہیں ڈھونڈ پائے گا۔ غیبی چوغے میں رون بھی لپٹا ہوا تھا اس لئے انہیں پہلی رات کے مقابلے میں دھیمے چلنا پڑا۔ انہوں نے لائبریری سے ہیری کے راستے کو تلاش کرنے کوشش کا آغاز کیا تھا اور قریباً ایک گھنٹے تک راہداریوں میں ادھر ادھر بھٹکتے رہے۔

''سردی کے مارے میری تو جان نکلے جا رہی ہے، اس آئینے کو چھوڑو...... چلو واپس بستر میں چلتے ہیں۔'' رون نے کپکپاتی ہوئی

آواز میں کہا۔

''نہیں......'' ہیری نے ٹھوس لہجے میں جواب دیا۔ ''مجھے یقین ہے کہ وہ یہیں کہیں ہے۔''

وہ ایک طویل قامت سفید بھوت جادوگرنی کے پاس گزرے جو دوسری سمت میں جارہی تھی لیکن اس کے علاوہ انہیں کوئی اور نہیں دکھائی دیا۔ جب رون کراہ رہا تھا کہ اس کے پیر سردی کے مارے سن ہونے لگے ہیں تو اسی وقت ہیری کو وہ مجسمہ دکھائی دیا۔

''یہاں ہے......بس یہاں...... بالکل!'' ہیری جوشیلے انداز میں بڑبڑایا۔

انہوں نے دروازہ کھولنے کیلئے اسے دھکا دیا۔ ہیری نے اپنے کندھوں سے چوغہ ہٹایا اور آئینے کی طرف بھاگا۔ اس کا خاندان ایک بار پھر وہیں کھڑا تھا۔ اس کے ممی ڈیڈی اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''دیکھو!......'' ہیری نے عجلت سے کہا۔

''مجھے تو یہاں کچھ نہیں دکھائی دے رہا۔'' رون نے جواب دیا۔

''دیکھو! ان لوگوں کی طرف دیکھو...... بہت سارے لوگ ہیں......''

''مجھے تو صرف تم ہی دکھائی دے رہے ہو ہیری!''

''اس میں ٹھیک طرح سے دیکھو، چلو! جہاں میں کھڑا ہوں وہاں سے دیکھو......''

ہیری ایک طرف ہٹ گیا۔ اب رون آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔ اس لئے اب ہیری کو اپنا خاندان بالکل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے صرف پاجامہ پہنے ہوئے رون کا عکس دکھائی دے رہا تھا۔ رون ٹکٹکی لگا کر اپنے عکس کو متعجب نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''میری طرف دیکھو!'' اس نے کہا۔

''کیا تم اپنے مرچکے خاندان کو اپنے چاروں طرف دیکھ سکتے ہو؟''

''نہیں! میں بالکل اکیلا ہوں مگر میں تھوڑا الگ سا دکھائی دے رہا ہوں۔ میں تھوڑا بڑا ہو گیا ہوں۔ میں نے ہیڈ بوائے کا بیج پہن رکھا ہے بالکل اسی طرح کا جیسا بل کے پاس ہوا کرتا تھا۔ میرے ہاتھ میں ہاؤس کپ پکڑا ہے اور کیوڈچ کا کپ بھی۔ میں کیوڈچ کا کپتان بھی ہوں۔'' رون حیرت وخوشی کے ملے جلے جذبات کا اظہار کر رہا تھا۔

رون نے اس حیرت انگیز آئینے سے اپنی آنکھیں ہٹاتے ہوئے ہیری کی طرف متحیر نگاہوں سے دیکھا۔ ''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ آئینہ مستقبل کا حال دکھاتا ہے۔''

''یہ کیسے ممکن ہے؟ میرا خاندان مرچکا ہے...... مجھے ایک بار پھر سے دیکھنے دو۔''

''تم نے کل ساری رات آئینہ دیکھا ہے، مجھے کچھ دیر اور دیکھ لینے دو۔'' رون نے کہا۔

''تمہارے ہاتھ میں صرف کیوڈچ کپ ہے، اس میں کیا خاص بات ہے؟ میں اپنے ممی ڈیڈی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے تنک کر کہا۔

''مجھے دھکا مت دو ہیری......''

باہر راہداری میں یکا یک ایک تیز آواز گونج اُٹھی جس کے باعث ان کے درمیان ہونے والی بحث یکلخت بند ہوگئی۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ وہ کتنا زورزور سے چیخ کر باتیں کر رہے تھے۔

''جلدی......''

رون نے پھرتی سے لپک کر چوغہ اُٹھایا اور اسے خود اور ہیری پر ڈال دیا۔ وہ ایک بار پھر غائب ہو چکے تھے۔ اسی وقت مسز نورس کی چمکتی ہوئی آنکھیں دروازے پر دکھائی دیں۔ رون اور ہیری چپ چاپ کھڑے ایک ہی بات سوچتے رہے۔ کیا یہ غیبی چوغہ بلیوں پر بھی اسی طرح سے کارآمد ہے جتنا کہ آدمیوں پر۔ ایسا لگا جیسے ایک صدی بیت گئی ہو۔ بلی واپس پلٹی اور چلی گئی۔

''اب یہاں مزید ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے......وہ یقیناً فلیچ کو خبردار کرنے کیلئے گئی ہے۔ میں شرط لگا سکتا ہوں کہ اس نے ہماری آواز سن لی تھی۔'' رون نے تیزی سے کہا۔

اور پھر رون نے ہیری کو کھینچ کر کمرے سے باہر نکال لیا۔

☆☆☆

برف اگلی صبح بھی نہیں پگھلی تھی۔ ہیری آتشدان کی انگیٹھی کے سامنے اُداس بیٹھا رہا۔

''شطرنج کھیلو گے ہیری؟'' رون نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے ٹکا سا جواب دیا۔

''تو پھر باہر چلتے ہیں، ہیگرڈ سے ملاقات ہو جائے گی۔'' رون نے کہا۔

''نہیں......تم اکیلے ہی چلے جاؤ۔''

''میں جانتا ہوں تم کس بارے میں سوچ رہے ہو؟ آئینے کے بارے میں ہے نا۔ آج رات وہاں مت جانا۔'' رون نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر کیوں؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں نہیں جانتا، مجھے صرف کچھ کھٹکا لگ رہا ہے......اور ویسے بھی تم پہلے ہی کئی بار بال بال بچ چکے ہو۔ فلیچ اور مسز نورس چاروں

طرف گھوم رہے ہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ لوگ تمہیں دیکھ نہیں سکتے؟ مان لو وہ تم سے ٹکرا جائیں؟ یا پھر تم کسی چیز سے ٹکرا جاؤ۔''

''تم ہرمائنی کی طرح باتیں کر رہے ہو!'' ہیری نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں ہیری! مت جاؤ......''

لیکن ہیری کے دل و دماغ میں صرف ایک ہی خیال سمایا ہوا تھا کہ وہ آج آئینے کے سامنے ضرور جائے گا اور رون اسے ایسا کرنے سے بالکل نہیں روک سکتا تھا۔

☆☆☆

تیسری رات اس نے اپنا راستہ پہلے کی بہ نسبت بہت جلدی کھوج لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ تیز تیز چل رہا تھا جس کی وجہ سے بہت آواز ہو رہی ہے اگرچہ ایسا کرنا عقلمندی نہیں تھی لیکن اسے راستے میں کوئی نہیں ملا۔ وہ ایک بار پھر اپنے ممی ڈیڈی کے پاس تھا۔ اس کے ماں باپ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ اس کے ایک دادا جی تو خوشی کے مارے سر ہلا رہے تھے۔ ہیری آئینے کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔ وہ وہاں رات بھر اپنے خاندان کے ساتھ بیٹھنے کی خواہش دل میں لئے ہوئے تھا اور آج اسے کوئی نہیں روک سکتا تھا......کوئی بھی نہیں!

''تو ہیری......پھر سے آ گئے......''

ہیری کو یوں لگا جیسے اس کے بدن کا سارا خون منجمد ہو کر رہ گیا ہو۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ دیوار کے پاس رکھی کرسیوں میں سے ایک پر کوئی اور نہیں بلکہ ایلبس ڈمبل ڈور بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیری ان کے پاس سے ہی گزرا ہوگا لیکن وہ آئینے تک پہنچنے کیلئے اتنا بے تاب تھا کہ اس نے ان کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔

''مم......میں آپ کو نہیں دیکھ پایا جناب!'' ہیری ہڑبڑا سا گیا۔

''عجیب بات ہے ہیری! غائب ہونے سے شاید تمہاری آنکھیں کمزور ہو گئی ہیں۔'' ڈمبل ڈور نے کہا اور ہیری کو یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ وہ مسکرا رہے تھے۔

''تو!'' ڈمبل ڈور نے کہا اور وہ بھی کرسی سے اُٹھ کر ہیری کے پاس فرش پر بیٹھ گئے۔ ''تو تم بھی ان سینکڑوں لوگوں کی فہرست شامل ہو ہی گئے جنہوں نے ایرز آئینے کو دیکھا اور اس کے سحر میں ایسے جکڑے کہ کسی کام کے نہیں رہے۔''

''مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس کا یہ نام ہے جناب!''

''مجھے امید ہے کہ اب تک تمہیں یہ احساس ہو گیا ہوگا کہ یہ کیا کرتا ہے؟''

''یہ...... یہ مجھے میرا پورا خاندان دکھاتا ہے۔'' ہیری جوشیلے انداز میں بولا۔ ''میری ممی اور ڈیڈی...... اور بہت سارے لوگ......''

''اور رون کو یہ دکھاتا ہے کہ وہ ہیڈ بوائے بن گیا ہے، اس کے پاس وہی بیج ہے جو بل کے پاس ہوا کرتا تھا......'' ڈمبل ڈور نے گہرے لہجے میں کہا۔

''آپ کو یہ کیسے معلوم؟......'' ہیری دم بخود رہ گیا۔

''مجھے غائب ہونے کیلئے کسی چوغے کی ضرورت نہیں ہے۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''کیا اب تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ ایرز کا یہ آئینہ ہمیں کیا دکھاتا ہے؟''

ہیری نے اپنا سر انکار میں ہلایا۔

''میں تھوڑا سمجھاتا ہوں۔ دنیا کا سب سے مطمئن آدمی ایرز آئینے کا استعمال ایک عام آدمی کی طرح کر سکتا ہے یعنی جب وہ اس میں دیکھے گا تو اس میں اسے اپنا عکس بالکل ویسا ہی دکھائی دے گا جو کہ اس کا اصلی روپ ہوگا۔ کیا اس سے تمہیں کچھ مدد ملی؟''

ہیری نے سوچا پھر اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''یہ ہمیں ہماری خواہشیں دکھاتا ہے...... چاہے ہماری خواہشیں جو بھی ہوں۔''

''صحیح بھی اور غلط بھی......'' ڈمبل ڈور نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔ ''یہ ہمیں ہمارے دل کی سب سے گہری اور یاسیت سے بھرپور خواہش ہی دکھاتا ہے۔ نہ تو اس سے زیادہ اور نہ ہی اس سے کم۔ تم اپنے خاندان سے کبھی نہیں ملے اس لئے تم انہیں اپنے چاروں طرف کھڑا دیکھتے ہو۔ رونالڈ ویزلی، جو ہمیشہ اپنے بھائیوں کی چھاپ میں رہا ہے، اپنے آپ کو تنہا کھڑا دیکھتا ہے...... ان سب سے بہتر رنگ و روپ میں۔ بہرحال یہ آئینہ ہمیں نہ تو کوئی علم دے سکتا ہے اور نہ ہی سچائی دکھاتا ہے۔ یہ فریب دیتا ہے، لوگ اس کے سامنے کھڑے ہونے کے بعد برباد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اس میں جو دیکھا، اس سے وہ متاثر ہو گئے یا پھر پاگل پن کے سمندر میں ڈوب گئے کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ جو یہ دکھا رہا تھا وہ سچ تھا یا نہیں...... ممکن تھا یا نہیں۔''

پروفیسر ڈمبل ڈور نے گہری سانس لی اور آدھے چاند جیسی عینک کے اوپر سے ہیری کو دیکھا۔ ''آئینے کو کل نئی جگہ پر پہنچا دیا جائے گا ہیری! اور میں یہ چاہوں گا کہ تم دوبارہ اس کی تلاش نہ کرو۔ اگر تمہارا کبھی اس سے دوبارہ سامنا ہو تو اچھی بات نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھنا۔ اب تم اپنے اس شاندار غیبی چوغے کو پہنو اور بستر پر پہنچ جاؤ۔''

ہیری اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''جناب!...... پروفیسر ڈمبل ڈور...... کیا میں آپ سے کچھ پوچھ سکتا ہوں؟''

''ظاہر ہے، تم نے ابھی ابھی پوچھ لیا۔'' ڈمبل ڈور مسکرائے۔ ''بہر حال! تم مجھ سے ایک اور سوال پوچھ سکتے ہو۔''

''جب آپ آئینے میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کیا دکھائی دیتا ہے۔''

''مجھے......'' ڈمبل ڈور دھیما سا ہنسے۔ ''میں دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں موٹی اونی جرابیں ہیں۔''

ہیری محض انہیں دیکھتا ہی رہ گیا۔

''انسان کے پاس کبھی موزوں جرابیں نہیں رہ پاتیں۔'' ڈمبل ڈور آہ بھر کر بولے۔ ''ایک اور کرسمس آئی اور گزر گئی، لیکن کسی نے بھی ایک جوڑی جرابیں مجھے نہیں دیں، لوگ ہمیشہ مجھے کتابیں ہی دیتے رہتے ہیں۔''

جب ہیری بستر میں گھس گیا تب اسے یہ احساس ہوا کہ ڈمبل ڈور شاید پوری طرح سے سچ نہیں بول رہے تھے۔ سکے برز کو اپنے تکیے سے دور ہٹاتے ہوئے اس نے سوچا کہ یہ بہت ذاتی نوعیت کا سوال بھی تو تھا۔

☆☆☆

تیرھواں باب

نکولس فلے میل

ڈمبل ڈور نے ہیری کو یہ سمجھا دیا تھا کہ وہ دوبارہ ایرز کے آئینے کی تلاش میں بالکل نہ جائے، اس لئے غیبی چوغہ کرسمس کی باقی چھٹیوں میں اس کے صندوق کی تہہ میں لپٹا پڑا ہی رہا۔ ہیری سوچ رہا تھا کاش اتنی ہی آسانی سے وہ آئینے میں دکھائی دینے والی باتوں کو بھی فراموش کر پاتا لیکن وہ وہ ایسا نہیں کر پایا۔ اسے برے خوابوں نے گھیر لیا تھا، کوئی رات ایسی نہیں تھی جب وہ عجیب اور دل دہلا دینے والے خواب نہ دیکھتا تھا۔ اس سلسلے کے آغاز نے ہیری کو کافی حد تک پریشان کر ڈالا تھا۔ ان خوابوں میں وہ بار بار دیکھتا تھا کہ اس کے والدین سبز روشنی کے دھاروں میں غائب ہو رہے تھے جبکہ کوئی آدمی تیز آواز میں قہقہے لگا رہا ہے۔ جب ہیری نے رون کو ان خوابوں کے بارے میں بتایا تو اس نے فوراً کہا۔

''دیکھو! ڈمبل ڈور صحیح کہتے تھے، وہ آئینہ کسی کو بھی پاگل کر سکتا ہے۔''

ہرمائنی سکول شروع ہونے سے ایک دن پہلے ہی لوٹ آئی تھی۔ اس نے ان واقعات کو ایک الگ نظریئے سے ہی دیکھا تھا۔ ایک طرف تو وہ جان کر بھونچکا کر رہ گئی کہ ہیری تین راتیں لگاتار اپنے بستر سے باہر نکل کر پورے سکول میں آوارہ گردی کرتا رہا۔ (''اگر فلیچ نے تمہیں پکڑ لیا ہوتا تو......'') دوسری طرف اسے بے حد مایوسی ہوئی تھی کہ ہیری کو کم از کم یہ تو پتہ لگا لینا چاہئے تھا کہ نکولس فلے میل کون تھا؟

انہیں اب یہ امید نہیں تھی کہ وہ لائبریری کی کسی کتاب میں فلے میل کا نام تلاش کر پائیں گے، ویسے ہیری کو اب بھی یقین تھا کہ اس نے یہ نام کہیں پر پڑھا تھا۔ جب سکول شروع ہو گیا تو وہ ایک بار پھر وقفوں کے دوران دس منٹ تک کتابیں چھاننے کے کام میں جت گئے۔ ہیری کو باقی دنوں سے بھی کم وقت ملتا تھا کیونکہ کیوڈچ کی مشقیں دوبارہ شروع ہو گئی تھیں۔ وڈ اس بار ٹیم سے پہلے سے بہت زیادہ محنت کروا رہا تھا۔ اب برف گرنے کے بجائے تیز بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا لیکن لگاتار سرد بارشیں بھی وڈ کے جوش وخروش کو ٹھنڈا نہیں کر پائیں۔ ویزلی بھائی شکایت کرتے دکھائی دیئے کہ وڈ پاگل ہو گیا ہے مگر ہیری کے خیالات بالکل وڈ جیسے تھے اگر

وہ ہفل پف کے خلاف اپنا اگلا میچ جیت لینے میں کامیاب ہو جائے تھے تو وہ سات سال بعد پہلی بار فریقی چمپئن شپ میں سلے درن کا ریکارڈ توڑ دینے میں کامیاب ہو جاتے اور ایک بار پھر سلے درن سے آگے نکل جاتے۔ کڑی محنت کرنے کے پیچھے جیتنے کی امید تو تھی ہی، اس کے علاوہ ہیری دن بھر کی پڑھائی اور کیوڈچ کی مشقوں بعد اس قدر تھکاوٹ کا شکار ہوتا کہ بستر پر لیٹتے ہی اس کے گھوڑے بک جاتے تھے، جن کی وجہ سے برے خوابوں کے سلسلے میں بھی کمی واقع ہو گئی تھی جو کہ زیادہ فرحت بخش احساس تھا۔

پھر ایک دن جب موسم بہت زیادہ ابر آلود اور میدان کیچڑ سے لت پت تھا، مشقوں کے دوران وڈ نے تمام کھلاڑیوں کو بے حد بری خبر سنائی، جسے سن کر ہر ایک کے چہرے پر سراسیمگی پھیل گئی۔ وڈ اس دن ویزلی بھائیوں پر بے حد خفا تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے پر غوطے مارتے ہوئے بمباری کر رہے تھے اور اپنے بہاری ڈنڈوں سے گرنے کی اداکاری کر رہے تھے۔

''مستی مت کرو ویزلی......'' وڈ چیخ کر بولا۔ ''اسی طرح کی حرکتوں سے ہم میچ ہار جائیں گے۔ اس بار سنیپ ریفری کے فرائض انجام دے رہا ہے، اور ان کی پوری کوشش رہے گی کہ بہانے سے گری فنڈر کے پوائنٹس کم کر سکے۔''

یہ سن کر جارج ویزلی تو سچ مچ اپنے بہاری ڈنڈے سے گر گیا۔

''سنیپ ریفری بن رہے ہیں؟'' وہ کیچڑ میں لتھڑے منہ سے چیخا۔ ''سنیپ کیوڈچ کے میچ میں پہلے کب ریفری بنے تھے؟ اگر ہم سلے درن سے آگے نکلنے کی کوشش میں ہیں تو وہ کبھی انصاف سے کام نہیں لے گا۔''

باقی کھلاڑی بھی نیچے اتر آئے اور جارج کے ساتھ کھڑے ہو کر شکایت کرنے لگے۔

''یہ میری غلطی نہیں ہے۔'' وڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔ ''ہمیں تو صرف اس بات کا پورا دھیان رکھنا ہوگا کہ ہم صاف ستھرا کھیل کھیلیں تا کہ سنیپ کو ہمارے خلاف کوئی بہانہ نہ مل سکے۔''

یہ سب تو ٹھیک تھا، ہیری نے سوچا لیکن ایک اور وجہ بھی تھی جس کے باعث وہ سنیپ کے آس پاس رہنے پر کیوڈچ نہیں کھیلنا چاہتا تھا......

ٹیم کے باقی کھلاڑی مشق کے بعد ہمیشہ کی طرح ایک دوسرے سے باتیں کرنے کیلئے میدان میں رُک گئے تھے مگر ہیری وہاں سے سیدھا گری فنڈر کے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں اس نے رون اور ہر مائنی کو شطرنج کی بازی لگاتے ہوئے دیکھا۔ شطرنج اکلوتی ایسی چیز تھی جس میں ہر مائنی ہمیشہ ہار جاتی تھی، ہیری اور رون دونوں کا ہی مشترکہ خیال تھا کہ یہ اس کی واحد کمزوری تھی۔

جب ہیری نے ان کے پہلو والی نشست سنبھال لی تو رون بولا۔

''ذرا ایک منٹ رکو! مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔'' اسی لمحے اس کی نگاہ ہیری کے چہرے پر پڑی تو چونک کر بولا۔ ''تمہیں کیا ہوا؟

تمہاری حالت بہت خراب دکھائی دے رہی ہے۔''

کوئی دوسرا نہ سن لے اس لئے اپنی آواز دھیمی رکھتے ہوئے ہیری نے ان دونوں کو بتایا کہ سنیپ کے دماغ میں کیوڈچ کا ریفری بننے کی خواہش اچانک جاگ اُٹھی ہے۔

''تو تم کھیلنے سے منع کر دو۔'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔

''کہہ دو کہ تم بیمار ہو......'' رون نے بات بڑھائی۔

''اپنی ٹانگ ٹوٹنے کی اداکاری کرو۔'' ہرمائنی نے صلاح دی۔

''اپنی ٹانگ سچ مچ ہی توڑ لو......'' رون کافی آگے بڑھ گیا۔

''میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' ہیری نے جھنجلا کر کہا۔ ''ہمارے پاس کوئی اضافی کھلاڑی نہیں ہے، اگر میں نہیں کھیلوں گا تو گری فنڈر تو کھیل ہی نہیں پائے گا۔''

اسی لمحے نیول گرتے پڑتے پھدکتا ہوا ہال میں پہنچا۔ کوئی نہیں سمجھ پایا کہ وہ کس طرح تصویر کے سوراخ میں سے اندر آنے میں کامیاب ہوا تھا کیونکہ اس کے دونوں پیر بندھے ہوئے تھے۔ وہ فوراً سمجھ گئے کہ پیروں پر باندھنے والے جادوئی کلمے کا استعمال کیا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کے دونوں پیر آپس میں چپک کر رہ گئے تھے۔ وہ گری فنڈر کے ہال تک تمام راستے کودتا پھدکتا ہوا آیا ہوگا۔ ہرمائنی کو چھوڑ کر سبھی لوگ اس پر ہنسنے لگے۔ ہرمائنی اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے اپنی چھڑی گھمائی اور نیول کی طرف جھٹکی، اس نے پیر کھولنے والا جادوئی کلمہ پڑھا جس کے باعث اگلے ہی پل نیول کے دونوں پیر جادوئی بندش سے آزاد ہو گئے۔ وہ اب اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا اس کا جسم ابھی تک دہشت سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

''کیا ہوا تھا؟'' ہرمائنی نے اس سے پوچھا اور اسے ہیری اور رون کے پاس لے جا کر بٹھا دیا۔

''مل فوائے!'' نیول نے کانپتے ہوئے بتایا۔ ''وہ مجھے لائبریری کے باہر ملا رہا، اس نے کہا کہ وہ اس کی مشق کرنے کیلئے کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔''

''پروفیسر میک گوناگل کے پاس جاؤ!'' ہرمائنی نے نیول کو مشورہ دیا۔ ''اس کی شکایت کرو۔'' نیول نے انکار میں سر ہلایا۔

''میں اپنے آپ کو اور زیادہ مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔'' وہ سہم کر بڑبڑایا۔

''تمہیں اس کا بندوبست کرنا پڑے گا نیول!'' رون نے غصے سے کہا۔ ''اسے لوگوں کو اپنے قدموں تلے روندنے کی عادت پڑ چکی ہے لیکن یہ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم اس کے سامنے جھک جاؤ اور اس کا کام آسان کر دو۔''

''مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے، مجھ میں گری فنڈر میں رہنے کے لائق بہادری بالکل موجود نہیں ہے۔ مل فوائے یہ کام پہلے ہی کر چکا ہے۔'' نیول نے رندھے ہوئے گلے سے کہا۔

ہیری نے اپنے چوغے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹٹولا اور ایک چاکلیٹی مینڈک نکالا۔ یہ اس پیکٹ کا آخری مینڈک تھا جو ہرمائنی نے اسے کرسمس پر دیا تھا۔ اس نے اسے نیول کی طرف بڑھا دیا۔ جسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ بس ابھی رونے ہی والا تھا۔

''تم اکیلے بارہ مل فواؤں کے برابر ہو۔'' ہیری نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ''بولتی ٹوپی نے تمہیں کہیں اور بھیجنے کے بجائے بہادر گری فنڈر میں بھیجا تھا، ہے نا؟ اور مل فوائے کہاں ہے؟ سلے درن میں جہاں مکاری اور دھوکا بھرا ہوا ہے۔''

چاکلیٹی مینڈک کا کاغذ پھاڑتے ہوئے نیول کے چہرے پر ہلکی سی مسکان ابھری۔

''شکریہ ہیری!...... مجھے لگتا ہے کہ اب مجھے بستر پر چلے جانا چاہئے...... کیا تمہیں یہ کارڈ چاہئے؟ تم کارڈ اکٹھے کرتے ہو...... ہے نا؟'' نیول نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھایا۔

جب نیول چلا گیا تو ہیری نے مشہور جادوگر والے کارڈ کی طرف نگاہ ڈالی۔

''ایک بار پھر ڈمبل ڈور......'' اس نے کہا۔ ''پہلی بار بھی مجھے وہی ملے تھے۔''

ہیری نے گہری سانس کھینچتے ہوئے کارڈ کو پلٹ کر دیکھا۔ تحریر پر نظر ڈالی اور پھر اس نے رون اور ہرمائنی کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں گہری چمک دکھائی دے رہی تھی۔

''مجھے مل گیا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔ ''مجھے فلے میل مل گیا۔ میں نے تم لوگوں سے کہا تھا نا، میں نے اس کا نام پہلے کہیں پڑھا تھا۔ میں نے اس کا نام ریل گاڑی میں پڑھا تھا جب میں یہاں آرہا تھا۔ یہ دیکھو لکھا ہے:

'**پروفیسر** ڈمبل **ڈور خاص** طور پر ان **امور کیلئے** بے **حد** مشہور ہیں: **1945**ء میں **انہوں** نے **تاریک جادو کے** بہترین **جادوگر** گر**ینڈل والڈ** کو **نہایت** عمدگی سے **شکست** سے **دوچار کیا**۔ ڈ**ریگن** کے **خون کے بارہ نئے استعمالات کا انکشاف** کیا، **اپنے** ساتھی **نکولس فلے** میل **کے** ساتھ **مل کر** کیمیا **گری** کے **مفید تجربات** سے **جادونگری کو فائدہ پہنچایا**، **پروفیسر ڈمبل** کو **سرود** خلوت **کی موسیقی** اور **دس کھونٹی کا** کھیل **بے** حد **پسند** ہیں۔''

ہرمائنی ایک دم اچھل پڑی، جب اسے اپنے پہلے ہوم ورک کیلئے پوائنٹس ملے تھے اس کے بعد وہ کبھی اتنی مسرور دکھائی نہیں دی تھی۔

''یہیں رکو!'' اس نے کہا اور وہ سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی سرعت رفتاری سے لڑکیوں کے کمرے کی طرف بھاگتی دکھائی دی۔ ہیری

اور رون کو صرف اتنا ہی موقع مل پایا کہ وہ ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھ سکیں اور اتنے میں ہی ہرمائنی ہانپتی ہوئی واپس آ گئی۔ اس کی سانس تیز تیز چل رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بھاری بھرکم کتاب تھی۔

''میں نے کبھی اس میں دیکھنے کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔'' وہ متعجب انداز میں بول رہی تھی۔ ''میں نے یہ کتاب کئی ہفتے پہلے لائبریری سے دل بہلانے کیلئے حاصل کی تھی۔''

''دل بہلانے کیلئے......؟'' رون نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا لیکن ہرمائنی نے اسے اس وقت تک خاموش رہنے کیلئے کہا جب تک وہ کتاب میں سے کچھ تلاش نہ کر لے۔ اس کے بعد اس نے کتاب کے صفحات تیزی سے پلٹنے شروع کر دیئے۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔ آخر کار اسے وہ مل ہی گیا جس کی وہ تلاش کر رہی تھی۔

''میں جانتی تھی......میں جانتی تھی......''

''کیا اب ہمیں بولنے کی اجازت ہے؟'' رون نے منہ بنا کر کہا، ہرمائنی نے اسے نظرانداز کر دیا۔

''نکولس فلےمیل!'' وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔ ''ان کے پاس پارس پتھر ہے۔''

اس کی بات کا اتنا اثر نہیں دکھائی دیا جتنی اسے امید تھی۔

''کیا ہے......؟'' ہیری اور رون نے ایک ساتھ کہا۔

''کیا واقعی؟ تم دونوں کو پڑھنا نہیں آتا......دیکھو! اور اسے پڑھو، یہاں سے......'' اس نے ان دونوں کی طرف کتاب سرکا دی اور ہیری اور رون وہ پیراپڑھنے لگے جس کی نشاندہی ہرمائنی نے کی تھی، وہاں لکھا تھا:

'زمانہ قدیم کی کیمیا کے مطالعے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ تب علم کیمیا کو پارس پتھر بنانے والے علم کی حیثیت سے ہی جانتے تھے، افسانوی روایات کے مطابق یہ نہایت حیرت انگیز قوتوں کا حامل پتھر تھا۔ یہ پتھر کسی بھی دھات کو چھو کر اسے خالص سونے میں بدل دیتا ہے اور عمر بڑھانے والے خاص اکسیر بنانے کے کام آتا ہے، جسے پینے والا ہمیشہ کیلئے لافانی ہو جاتا ہے۔

صدیوں سے پارس پتھر کے بارے میں کئی طرح کی افواہیں گردش کرتی رہی ہیں لیکن فی الحال ایسا پتھر ایک ہی ہے اور وہ مسٹر نکولس فلےمیل کے پاس ہے جو جانے مانے کیمیادان اور غنائی محبّ ہیں۔ مسٹر فلےمیل، جنہوں نے گذشتہ سال اپنی چھ سو پینسٹھویں سالگرہ نہایت دھوم دھام سے منائی ہے، وہ ڈیون نامی شہر میں اپنی بیوی 'پرے نیل' (جن کی عمر چھ سو اٹھاون سال ہے) کے ہمراہ نہایت اطمینان بخش زندگی بسر کر رہے ہیں۔'

''دیکھو!'' ہیری اور رون کے پڑھنے کے بعد ہر مائنی بولی۔''تین سروں والا کتا فلے میل کے پارس پتھر کی حفاظت کر رہا ہوگا۔ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ فلے میل نے ڈمبل ڈور سے اس کی حفاظت کیلئے کہا ہوگا کیونکہ وہ دونوں اچھے دوست بھی ہیں، اور وہ جانتا تھا کہ کوئی اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑا ہے، اس لئے وہ پتھر کو گرنگوٹس سے نکلوانا چاہتا تھا۔''

''ایک ایسا پتھر جو سونا بناتا ہو اور آپ کو کبھی مرنے نہ دے...... کوئی حیرانگی کی بات نہیں ہے کہ سنیپ اس کے پیچھے پڑا ہے۔ ہر کوئی یہی چاہے گا کہ ایسا پتھر اس کے قبضے میں ہو۔'' ہیری نے گہری سانس لے کر کہا۔

''اور کوئی حیرانگی نہیں کہ ہمیں فلے میل کا نام 'جادوگری میں جدید ارتقاء ایک مطالعہ' میں نہیں مل پایا۔'' رون نے کہا۔''اگر وہ چھ سو پینسٹھ سال کے ہیں تو انہیں زمانہ جدید کا فرد کبھی نہیں کہا جا سکتا ہے...... ہے نا؟''

اگلی صبح ہیری اور رون تاریک جادو سے محفوظ رہنے کے فن کی جماعت میں بھیڑیائی انسانوں کے کاٹنے کے متعلق مختلف شفائی طریقوں کا مضمون کاپیوں پر نقل کر رہے تھے۔ وہ اب بھی آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اگر انہیں پارس پتھر مل جائے تو وہ اس کا کیا کریں گے؟ جب رون نے یہ کہا کہ وہ اپنی ذاتی کیوڈچ ٹیم خریدے گا تو اسی وقت ہیری کو یاد آ گیا کہ آنے والے میچ میں سنیپ ریفری کے فرائض انجام دینے والا تھا اور میچ زیادہ دور نہیں تھا۔

''میں ضرور کھیلوں گا۔'' اس نے رون اور ہر مائنی کو فیصلہ کن لہجے میں بتایا۔''اگر میں نہیں کھیلا تو سلے درن کے لوگ یہ سوچیں گے کہ میں سنیپ کا سامنا کرنے سے ڈر رہا ہوں۔ میں انہیں بتا دوں گا...... اگر ہم جیت گئے تو ان کے چہروں سے مسکان اڑ جائے گی۔''

''بشرطیکہ وہ لوگ تمہیں میدان سے ہی نہ اُڑا دیں۔'' ہر مائنی نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

☆☆☆

جیسے جیسے میچ کا دن قریب آنے لگا ہیری کی گھبراہٹ بڑھتی چلی گئی۔ چاہے اس نے رون اور ہر مائنی سے جو بھی کہا ہو۔ باقی ٹیم بھی بہت زیادہ تسلی بخش حالت میں نہیں تھی۔ فریقی چیمپئن شپ میں سلے درن سے آگے نکلنے کا خیال تو بہت شاندار تھا، کسی نے بھی پہلے سات سال میں ایسا کبھی نہیں کیا تھا لیکن کیا انہیں ایسا کرنے دیا جائے گا؟ جبکہ ریفری اتنا جانبدار اور متعصب ہو۔

ہیری نہیں جانتا تھا کہ یہ اس کے دماغ کا وہم تھا یا نہیں، لیکن وہ جہاں بھی جاتا تھا، سنیپ سے ٹکرا جاتا تھا۔ کئی بار تو اس کے دماغ میں یہ خیال بھی آیا کہ کہیں سنیپ اس کا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے اور اسے خود پکڑنے کی کوشش تو نہیں کر رہا ہے؟ جادوئی مرکبات کی جماعت اب ایک طرح کی ہفتہ وار ذہنی اذیت کی جماعت میں بدلتی جا رہی تھی۔ سنیپ ہیری کے ساتھ وحشت ناک برتاؤ پر اتر آیا تھا۔ کیا سنیپ یہ جانتا تھا کہ انہیں پارس پتھر کے بارے میں پتہ چل گیا تھا؟ ہیری کو سمجھ میں نہیں آیا کہ سنیپ کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا تھا؟ لیکن کئی بار اسے یہ احساس شدت سے ستاتا تھا کہ شاید سنیپ دل کی چھپی باتیں بھی پڑھ لیتا تھا۔

☆☆☆

جب رون اور ہرمائنی اگلی دوپہر کپڑے تبدیل کرانے والے کمرے کے باہر ہیری کی حوصلہ افزائی کررہے تھے تو ہیری جانتا تھا کہ وہ لوگ یقیناً سوچ رہے ہوں گے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ دیکھ پائیں گے یا نہیں۔ آپ اسے تسلی بخش خیال قرار نہیں دے سکتے۔ جب اس نے اپنی کیوڈچ کی وردی پہنی اور نیمبس 2000 اُٹھایا تو ہیری نے وڈ کے جوش پیدا کرنے والی تقریر کا ایک لفظ بھی نہیں سنا۔ اس دوران رون اور ہرمائنی سٹیڈیم میں نیول کے بالکل ساتھ والی نشست پر بیٹھ گئے۔ نیول کو یہ سمجھ نہیں آ پایا کہ وہ اتنے گھمبیر اور پریشان کیوں دکھائی دے رہے تھے یا وہ میچ میں اپنی چھڑیاں ساتھ لے کر کیوں آئے تھے؟ ہیری کو یہ بات معلوم نہیں ہو پائی کہ رون اور ہرمائنی نے چھپ کر پاؤں کی بندش والے جادوئی کلمے کی خوب مہارت حاصل کر لی تھی۔ انہیں یہ خیال مل فوائے کی حرکت سے ملا تھا، جس نے نیول پر اس کا استعمال کیا تھا۔ وہ بالکل تیار تھے کہ اگر سنیپ نے ہیری کو چوٹ پہنچانے کی ذرا سی بھی کوشش کی تو وہ اس کے پیروں پر اس جادوئی کلمے کا استعمال کرنے سے ذرا سا بھی نہیں ہچکچائیں گے۔

''بھولنا مت! یہ انسانی حرکت میں مستعمل اہم بندش ہے۔'' ہرمائنی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا، جب رون نے اپنی چھڑی، اپنے بازو کے بالائی حصے پر گھمائی۔

''بے فکر رہو، میں جانتا ہوں...... بار بار مت بتاؤ!'' رون نے پلٹ کر جواب دیا۔

کپڑے تبدیل کرنے والے کمرے میں وڈ، ہیری کو ایک طرف لے گیا۔

''میں تم پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا پوٹر! لیکن آج ہمارے لئے سنہری چڑیا کو جلدی پکڑنا جتنا ضروری ہے، اتنا پہلے کبھی نہیں تھا۔ اس سے پہلے کہ سنیپ ہفل پف کو زیادہ فائدہ پہنچا پائے، کھیل ہی ختم کر دو۔''

''پورا سکول یہاں پر ہے۔'' فریڈ ویزلی نے دروازے سے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔ ''یہاں تک کہ...... قسم سے...... ڈمبل ڈور بھی میچ دیکھنے آئے ہیں۔''

ہیری کا دماغ قلابازیاں کھانے لگا۔

''ڈمبل ڈور؟'' اس نے کہا اور وہ دروازے تک دوڑ گیا تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے، فریڈ سچ کہہ رہا تھا۔ سفید ڈاڑھی پہچاننے میں کسی سے غلطی نہیں ہو سکتی تھی۔ ہیری کو اتنا اطمینان ملا، اس کا دل چاہنے لگا کہ وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنسے۔ وہ اب ہر طرح سے محفوظ تھا۔ ڈمبل ڈور اگر دیکھ رہے تھے تو سنیپ ایسی کوئی حرکت کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا جس سے ہیری کو نقصان پہنچے۔ شاید اس لئے جب ٹیم میدان میں اتری تو سنیپ بہت غصے میں دکھائی دے رہا تھا۔ دوسری طرف رون بھی یہ تاڑ چکا تھا اور اس کے چہرے پر فکر کی سلوٹیں معدوم ہو چکی تھیں۔

''میں نے سنیپ کو کبھی اتنا سڑا منہ بناتے ہوئے نہیں دیکھا۔'' اس نے ہرمائنی کو بتایا۔ ''دیکھو! کھیل شروع ہو گیا ہے...... اووچ!'' کسی نے رون کی گردن کے پیچھے کچھ چبھو دیا تھا۔ رون نے فوراً مڑ کر دیکھا تو اسے مل فوائے کی صورت دکھائی دی۔

''اوہ معاف کرنا ویزلی! تم مجھے دکھائی نہیں دیئے تھے۔'' مل فوائے نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کریب اور گوئل کی طرف دیکھ کر دانت نکال رہا تھا۔ ''میں سوچ رہا ہوں کہ اس بار پوٹر کتنی دیر تک اپنے بہاری ڈنڈے پر ٹکا رہے گا؟ کوئی شرط لگانا چاہتا ہے۔ کیا تم لگاؤ گے ویزلی؟''

رون نے کوئی جواب نہیں دیا۔ سنیپ نے ابھی ابھی ہفل پف کو ایک پوائنٹ دیا تھا کیونکہ جارج ویزلی نے ایک فاؤل کو ان کی طرف مارا تھا۔ ہرمائنی، جس کی تمام انگلیاں اس کی گود میں بندھی ہوئی تھیں، ہیری کو لگاتار دیکھنے میں مصروف تھی جو کسی عقاب کی طرح میدان میں چاروں طرف چکر کاٹ رہا تھا اور سنہری گیند کو تلاش کرنے میں مصروف تھا۔

''تمہیں پتہ ہے گری فنڈر ٹیم کے کھلاڑیوں کو کیسے منتخب کیا جاتا ہے؟'' مل فوائے نے کچھ منٹ بعد زور سے کہا، جب سنیپ نے ہفل پف کو بنا کسی وجہ کے ایک اور آزاد ضرب کا موقع دے دیا۔ ''وہ ایسے طلباء کو منتخب کرتے ہیں جن کے لئے انہیں افسوس ہوتا ہے، دیکھو! پوٹر ہے، جس کے ممی ڈیڈی نہیں ہیں، پھر ویزلی جڑواں ہیں، جن کے پاس پیسہ نہیں ہے، تمہیں بھی ٹیم میں ہونا چاہئے لانگ باٹم! تمہارے پاس تو دماغ ہی نہیں ہے...... ہاہاہا......''

نیول کا چہرہ اچانک سرخ ہو گیا لیکن وہ اپنی نشست سے مل فوائے کی طرف گھوما۔

''میں تم جیسے بارہ لوگوں کے برابر ہوں مل فوائے!'' اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

مل فوائے، کریب اور گوئل اونچی آواز میں قہقہے لگا کر ہنسنے لگے۔

''اسے بتا ڈالو...... نیول!'' رون نے جلدی سے کہا۔ جواب بھی کھیل سے اپنی نظریں ہٹانے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔

''لانگ باٹم! اگر دماغ سونا ہوتا تو تم ویزلی سے زیادہ غریب ہوتے اور یہ بہت بڑی بات ہے۔'' مل فوائے نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

ہیری کی حفاظت کی فکر کے باعث رون کا ارتکاز بار بار ٹوٹ رہا تھا۔ مل فوائے کی استہزائیہ جملوں نے اس کے دماغ کو قابو سے باہر کر دیا تھا۔

''میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں مل فوائے!...... اگر اب آگے کچھ کہا تو......''

''رون......'' ہرمائنی کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ ''ہیری......!''

''کیا......کہاں؟'' رون ہڑ بڑا سا گیا۔

ہیری اچانک ایک زبردست غوطہ لگا تا ہوا دکھائی دے رہا، جس کی وجہ سے تماشائیوں کا ہجوم بری طرح دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا اور پھر تالیوں کی آواز سنائی دینے لگی۔ ہرمائنی بے قراری سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے انگلیاں دانتوں تلے دبالیں کیونکہ ہیری گولی کی رفتار سے زمین کی طرف چلا جارہا تھا۔

''تمہاری قسمت اچھی ہے ویزلی! لگتا ہے کہ پوٹر کو زمین پر گرا ہوا کوئی سکہ نظر آ گیا ہے۔'' مل فوائے نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اس نے واقعی حد عبور کر لی تھی جو کہ رون کے دماغ کو پلٹنے کیلئے کافی تھی۔ رون اپنی برداشت کھو چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ مل فوائے کچھ سمجھ پاتا کہ کیا ہو رہا تھا۔ رون نے اس پر جست لگائی اور زمین پر پٹخ ڈالا پھر وہ اس کے اوپر چڑھ کر اسے زدوکوب کر رہا تھا۔ اسی لمحے نیول کچھ جھجکا اور پھر وہ اپنی نشست سے پیچھے کود کر اس کی مدد کرنے کیلئے پہنچ گیا۔

''شاباش ہیری!'' ہرمائنی چیخی۔ وہ جوشیلے انداز میں اپنی نشست پر چڑھ گئی تھی۔ اس کی نگاہیں ہیری پر جمی ہوئی تھیں جو سنیپ کی طرف تیزی سے لپکتا ہوا جارہا تھا۔ ہرمائنی کا ذرا سا بھی دھیان اس طرف نہیں گیا کہ مل فوائے اور رون اس کی نشست کے بالکل نیچے لڑ جھکے ہوئے ہیں یا نیول، کریب اور گوئل کی طرف سے مکوں اور چیخوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

اوپر ہوا میں سنیپ اپنے جادوئی بہاری ڈنڈے پر اسی لمحے پلٹا اور اس نے دیکھا کہ سرخ رنگ کی کوئی چیز اس سے کچھ ہی انچ کی دوری سے سرسراتی ہوئی گزر گئی۔ اگلے ہی پل ہیری نے اپنا غوطہ مکمل کر لیا اور اس کا بازو جیت کے انداز میں ہوا میں لہرانے لگا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔ سنہری چڑیا اس کے ہاتھ میں قید تھی۔ تماشائی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے۔ یہ ایک ریکارڈ تھا کسی کو بھی یاد نہیں تھا کہ سنہری چڑیا کو اس سے پہلے کبھی اتنی جلدی پکڑا جاسکا تھا۔

''رون......رون! تم کہاں ہو؟ میچ ختم ہو گیا ہے۔ ہیری جیت گیا۔ ہم جیت گئے۔ گری فنڈر اب سب سے آگے ہے۔'' ہرمائنی چیخ کر بولی۔ وہ اپنی نشست پر خوشی سے اچھل رہی تھی اور اگلی قطار میں موجود پاروتی پاٹیل کو گلے لگا رہی تھی۔

ہیری اپنے بہاری ڈنڈے سے زمین پر ایک فٹ اوپر کود گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے واقعی کر دکھایا تھا۔ میچ ختم ہو چکا تھا جو بمشکل پانچ منٹ تک ہی جاری رہ پایا تھا۔ اب گری فنڈر کے طلباء خوشی سے نعرے مارتے ہوئے میدان پر دوڑتے ہوئے آرہے تھے۔ اسی لمحے ہیری نے سنیپ کو اپنے قریب زمین پر اترتے دیکھا۔ جس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اور ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ پھر ہیری کو محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو۔ اس نے پلٹ کر ڈمبل ڈور کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

''شاباش!'' ڈمبل ڈور اتنے دھیمے لہجے میں بولے کہ صرف ہیری ہی سن پایا۔ ''یہ دیکھ کر بے حد اچھا لگا کہ تم اس آئینے کے

بارے میں فکر مند نہیں ہو......اپنے آپ کو حقیقت کی دُنیا میں واپس لے آئے ہو......سراب سے پیچھا چھڑا لیا......بہت شاندار!''

اسی لمحے سنیپ نے کڑواہٹ سے زمین پر تھوکا۔

☆☆☆

ہیری کچھ دیر بعد کپڑے بدلنے والے کمرے سے باہر نکلا۔ وہ اب بہاری ڈنڈوں کے گودام کی طرف بڑھ رہا تھا تاکہ وہ اپنا بہاری ڈنڈا وہاں رکھ سکے۔ اسے یاد نہیں تھا کہ اسے اس سے پہلے بھی کبھی اتنی زیادہ خوشی ہوئی تھی۔ اس نے اب سچ مچ کچھ ایسا کر دکھایا تھا جس پر وہ فخر کر سکتا تھا......اب کوئی نہیں یہ کہہ سکتا تھا کہ وہ محض نام کی حد تک ہی مشہور تھا۔ اسے شام کی ہوا پہلے کبھی اتنی بھینی اور دلکش نہیں محسوس ہوئی۔ وہ بھیگی گھاس پر چلتا جا رہا تھا۔ اس نے اپنے تخیل میں آخری گھنٹے کی یاد کو تازہ کیا جو ایک خوشنما فلم کی طرح اس کی نگاہوں کے سامنے گھوم رہی تھی۔ گری فنڈر کے طلباء اسے اپنے کندھوں پر بٹھانے کیلئے بھاگ رہے تھے، رون اور ہرمائنی دور کود رہے تھے۔ رون کی ناک سے کافی خون بہہ رہا تھا مگر اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ نیول کی حالت بھی کچھ اچھی نہیں تھی مگر وہ بھی جیت کی خوشی میں شامل تھا۔ ہر طرف تالیوں کا طوفان برپا تھا۔

مسرور کن خیالات کے دھارے میں بہتا ہوا ہیری گودام تک پہنچ گیا۔ وہ لکڑی کے دروازے پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا اور اس کی نگاہیں لاشعوری طور پر ہوگورٹ کے بلند وبالا قلعے کے طرف اُٹھتی چلی گئیں۔ قلعے کی کھڑکیاں ڈوبتے سورج کی روشنی میں سرخ دکھائی دے رہی تھیں۔ اب گری فنڈر سب سے آگے تھا۔ اس نے یہ واقعی کر دکھایا تھا۔ اس نے سنیپ پر ثابت کر دیا تھا......

اور سنیپ کے ذکر پر......

ایک نقاب پوش شخص قلعے کی خارجی سیڑھیوں سے باہر نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ ظاہر تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اسے دیکھ سکے، اس لئے وہ جتنی تیزی سے چل سکتا تھا، چلتے ہوئے تاریک جنگل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہیری کے دماغ میں جیت کی خوشی اتھل پتھل ہو کر رہ گئی۔ اس نے اس آدمی کی لنگڑاتی چال کو پہچان لیا تھا۔ جب باقی سبھی لوگ اندر بڑے ہال میں بیٹھے کھانا کھانے میں مشغول تھے تو سنیپ چوروں کی طرح جنگل میں کیوں جا رہا تھا......آخر یہ ہو کیا رہا تھا؟

ہیری اپنا نیمبس 2000 پر کود کر بیٹھ گیا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ قلعے کے اوپر خاموشی سے اُڑتے ہوئے اس نے دیکھا کہ سنیپ لگ بھگ دوڑتا ہوا تاریک جنگل میں گھس گیا۔ ہیری بھی اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ درخت اتنے گھنے تھے کہ اسے یہ دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ سنیپ کہاں گیا۔ ہیری نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ پھر نیچے کی طرف آیا اور درختوں کی سب سے اوپر والی شاخوں کو چھونے لگا۔ جب اسے کسی کی بھنبھناتی ہوئی آوازیں سنائی دیں تو وہ چوکنا ہو گیا اور دھیمی رفتار سے ان کی طرف چل پڑا۔ وہ بغیر کوئی ہلچل کئے محتاط انداز میں بہاری ڈنڈے سے اترا اور درخت میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ وہ پوری احتیاط سے

درخت کی ایک شاخ پر چڑھا اور اپنے بھاری ڈنڈے کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ وہ پتوں کے درمیان میں نیچے جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نیچے سایہ دار کھلی جگہ تھی جہاں سنیپ کھڑا ہوا دکھائی دیا۔ وہ اس وقت اکیلا نہیں تھا، پروفیسر کیورئیل بھی اس کے ساتھ موجود تھا۔ ہیری کیورئیل کے چہرے کے تاثرات کو تو نہیں دیکھ سکتا تھا مگر وہ پہلے سے بھی بری طرح ہکلا رہا تھا۔ ہیری نے یہ سننے کیلئے اپنی ساری قوت لگا دی کہ ان میں کیا باتیں ہو رہی تھیں۔

''نن......نہیں جانتا کہ آپ مجھ سے یہاں کیوں مم......ملنا چاہتے تھے سیورس!''

''میں نے سوچا کہ ہمارا یوں چھپ کر ملنا ہی سود مند رہے گا۔''سنیپ نے برفیلی سرد آواز میں کہا۔''طلباء کو پارس پتھر کے بارے میں قطعی معلوم نہیں ہونا چاہئے......ہے نا!''

''مم......مگر سیورس......مم میں......''پروفیسر کیورئیل ہکلائے۔

''تم مجھے اپنا دشمن تو نہیں بنانا چاہو گے کیورئیل!''سنیپ نے تلخی سے کہا اور اس کی طرف ایک قدم بڑھایا۔

''مم......میں نہیں جانتا کہ آپ کو کیا......''

''تم بہت اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا کیا مطلب ہے؟''سنیپ غرایا۔

اسی لمحے ایک الّو تیزی سے چیخا اور ہیری ہڑبڑا کر درخت سے لگ بھگ گر ہی گیا۔لیکن اس نے موقع کی نزاکت کے پیش نظر اپنے آپ کو فوراً ہی سنبھال لیا تھا۔

''تمہارے جادوئی ہتھیار......میں انتظار کر رہا ہوں۔''سنیپ کی آواز سنائی دی۔ وہ خود کو گرنے سے بچانے کے چکر میں پوری بات نہیں سن پایا تھا۔

''مم......مگر......مم......میں......نہیں!''

''ٹھیک ہے!''سنیپ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔''ہم جلد ہی ایک بار پھر ملیں گے۔تب تک تم اچھی طرح سے سوچ بچار کر لو اور یہ فیصلہ کر لینا کہ تمہاری وفاداری کس کے ساتھ ہے؟''

اس نے چوغے کو اپنے سر ڈالا اور وہاں سے چل دیا۔ اب تاریکی پوری طرح پھیل چکی تھی لیکن ہیری دیکھ سکتا تھا کہ کیورئیل اب بھی خاموش کھڑا تھا جیسے وہ پتھر کا مجسمہ ہو۔

☆☆☆

''ہیری! تم اب تک کہاں تھے؟''ہرمائنی نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

''ہم جیت گئے......ہم جیت گئے......ہم جیت گئے!''رون چیختے ہوئے بولا اور اس نے ہیری کی کمر ٹھونکتے ہوئے کہا۔''اور

میں نے مل فوائے کی آنکھ کالی کردی ہے، نیول نے کریب اور گوئل سے اکیلے نبٹنے کی کوشش کی۔ وہ اب ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے، میڈم پامفری کا کہنا ہے کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا...... سلے درن کو مزہ چکھانے میں اب کیا کسر باقی رہ گئی ہے۔ ہال میں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم شاندار تقریب کا اہتمام کرنے والے ہیں اور فریڈ اور جارج نے تو کچھ کیک اور باقی سامان باورچی خانے سے چرالیا ہے۔''

''اس سب کو ابھی رہنے دو۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''چلو کسی خالی کمرے میں چلتے ہیں۔ کچھ کرنے سے پہلے میری بات سن لو......''

ہیری نے پہلے یہ اطمینان کرنا ضروری سمجھا کہ کمرے میں شرارتی بھوت پیوس تو موجود نہیں ہے پھر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ اس کے بعد ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے تاریک جنگل میں کیا دیکھا تھا۔

''تو ہم بالکل صحیح تھے! وہ پارس پتھر ہی ہے اور سنیپ، کیورئیل کو مجبور کر رہا ہے کہ اسے حاصل کرنے میں وہ اس کی مدد کرے۔ کیا اس نے پوچھا کہ وہ جانتا ہے کہ فلافی کو کیسے عبور کیا جا سکتا ہے......اور اس نے کیورئیل کو جادوئی ہتھیاروں کے بارے میں بھی کچھ بتایا...... مجھے لگتا ہے کہ فلافی کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔ بہت سے جادوئی ہتھیار ہوں گے اور شاید کیورئیل نے بھی تاریک جادو سے محفوظ رہنے والے فن کا استعمال کرتے ہوئے کچھ نہ کچھ بندوبست کیا ہی ہوگا۔ جسے سنیپ کو توڑنا ہوگا۔''

''یعنی تمہارا یہ مطلب ہے!'' ہرمائنی نے متحیر انداز میں کہا۔ ''پتھر اس وقت تک محفوظ ہے جب تک کیورئیل سنیپ کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیک دیتا......''

''تب تو یہ اگلے منگل تک یہاں سے چلا جائے گا۔'' رون نے کہا۔

☆☆☆

چودہواں باب

ناروے کا ڈریگن 'ناربٹ'

جتنا انہوں نے سوچا تھا کیورئیل اس سے زیادہ بہادر نکلا۔ آنے والے ہفتوں میں وہ پیلا اور دُبلا ضرور ہوتا جا رہا تھا لیکن ایسا نہیں لگتا تھا کہ اس ہار مان لی ہو۔ ہر بار تیسری منزل کی راہداری سے گزرتے ہوئے ہیری، رون اور ہرمائنی دروازے پر کان لگا کر یہ سراغ لگاتے تھے کہ فلافی اب بھی اندر غرار ہا تھا یا نہیں۔ سنیپ اپنی بدمزاجی کے ساتھ بھنناتا ہوا گھوم رہا تھا جس کا متفکر چہرہ دیکھ کر یہی مطلب اخذ کیا جا سکتا تھا کہ پارس پتھر اب تک محفوظ تھا۔ ان دنوں ہیری جب بھی کیورئیل کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ اس کا ارادہ مضبوط کرنے والی مسکان ضرور سجا لیتا تھا اور رون نے سب لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ وہ کیورئیل کی ہکلاہٹ پر اس کا مذاق بالکل نہ اُڑائیں۔ بہرحال ہرمائنی کے دماغ میں پارس پتھر کے علاوہ اور بھی بہت سی پریشانیاں بھری پڑی تھیں۔ اس نے اپنی دہرائی کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور وہ اپنے نوٹس کو بار بار از سرِ نو تشکیل دینے میں مصروف رہتی تھی۔ ہیری اور رون کو اس بات پر برا نہیں لگا کہ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔ البتہ انہیں پریشانی اس بات کی تھی کہ دہرائی کرنے کیلئے انہیں انہیں بار بار تاکید کرتی رہتی تھی۔

''ہرمائنی! امتحانات ابھی بہت دور ہیں......'' رون نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''صرف دس ہفتے باقی ہیں۔'' ہرمائنی نے پلٹ کر جواب دیا۔ ''یہ اتنے زیادہ دور نہیں ہیں، نکولس فلےمیل کیلئے تو یہ ایک سیکنڈ کی طرح ہیں۔''

''مگر ہم لوگ چھ سو سال کے نہیں ہیں۔'' رون نے اسے یاد دلایا۔ ''ویسے بھی تمہیں دہرائی کرنے کی کیا ضرورت ہے، تمہیں تو پہلے سے ہی سب کچھ آتا ہے۔''

''دہرائی کیوں کر رہی ہوں؟ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو؟ کیا تمہیں احساس نہیں ہے کہ سال دوم میں جانے کے لئے اس امتحان میں پاس ہونا بے حد ضروری ہے؟ امتحانات بڑے سخت اور غیر معمولی ہوتے ہیں۔ مجھے ایک مہینہ پہلے ہی پڑھنا شروع کر دینا چاہئے تھا، نجانے مجھے کیا ہو گیا تھا......''

بدقسمتی سے تمام اساتذہ بھی ہرمائنی کی طرح سے ہی سوچتے تھے۔انہوں نے ان پر اتنا سارا ہوم ورک لاد دیا کہ ایسٹر کی چھٹیاں اتنی زیادہ خوشگوار نہیں گزر پائیں، جتنی کہ کرسمس کی چھٹیاں کی تھیں۔آرام سے بیٹھنا مشکل ہو جاتا تھا، جب ہرمائنی آپ کے پہلو میں بیٹھ کر ڈریگن کے خون کے بارہ استعمالات یاد کر رہی ہو یا چھڑی گھمانے کی مشق کر رہی ہو۔گہری سانس چھوڑتے ہوئے اور جمائی لیتے ہوئے ہیری اور رون نے اپنا زیادہ تر خالی وقت اس کے ساتھ لائبریری میں ہی گزارا۔ڈھیر سارا ہوم ورک کرنے کی کوشش کی۔

''مجھ سے یہ کبھی یاد نہیں ہو پائے گا۔'' ایک دوپہر رون اچانک اپنی قلم پھینکتے ہوئے بولا اور حسرت بھری نگاہ سے لائبریری کی کھڑکیوں کے باہر جھانکنے لگا۔کئی مہینوں بعد تو موسم ایسا دلکش اور سہانا ہوا تھا۔آسمان صاف اور 'مجھے مت بھولنا' جیسا نیلا دکھائی دے رہا تھا۔ہوا موسم گرما کی آمد کی پیشگی خبر دے رہی تھی۔ہیری 'یک ہزار جڑی بوٹیاں اور پھپھوندیاں' نامی کتاب میں 'سرخ آتشی جھاڑی' کے بارے میں معلومات ڈھونڈ رہا تھا۔اس نے اس وقت تک اوپر نہیں دیکھا جب تک رون یہ نہیں بولا۔

''ہیگر ڈ! تم لائبریری میں کیا کر رہے ہو؟''

ہیگر ڈ سامنے آیا، اس نے اپنی کمر کے پیچھے کچھ چھپا رکھا تھا۔وہ چھچھوندر کی کھال کے لمبے اوورکوٹ میں غلط جگہ پر دکھائی دے رہا تھا۔

''بس یونہی دیکھ رہا تھا......'' ہیگر ڈ نے کھسیانی آواز میں کہا۔جس کی وجہ سے ان کا سویا ہوا تجسس یکدم بیدار ہو گیا۔''اور تم لوگ کیا کر رہے ہو؟'' اچانک وہ انہیں شک بھری نظروں سے گھورنے لگا۔''کہیں اب بھی نکولس فلےمیل کے بارے میں تو نہیں تلاش کر رہے ہو کیوں؟''

''ارے ہاں! ہم نے صدیوں پہلے پتہ لگا لیا تھا کہ کون ہیں؟'' رون نے ڈھینگ مارتے ہوئے کہا۔''اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کتا کس چیز کی حفاظت کر رہا ہے۔وہ پارس پتھر......''

''شش شش شش......'' ہیگر ڈ نے فوراً چاروں طرف دیکھا کہ وہاں کوئی سن تو نہیں رہا تھا۔''اس کے بارے میں چلانا بند کرو۔ تمہیں ہو کیا گیا ہے......؟''

''دراصل ہم تم سے یہ پوچھنا چاہتے تھے کہ فلافی کے علاوہ اور کون سی چیزیں پتھر کی حفاظت کر رہی ہیں۔'' ہیری نے جلدی سے پوچھا۔

''شش شش شش!'' ہیگر ڈ نے دوبارہ سرگوشی کی۔''سنو! مجھ سے بعد میں ملنا۔میں یہ وعدہ تو نہیں کرتا کہ تمہیں کچھ بتاؤں گا لیکن تم لوگ یہاں پر اودھم مت مچاؤ۔طلباء کو یہ بات ہرگز معلوم نہیں ہونی چاہئے ورنہ لوگ یہ سوچیں گے کہ یہ سب میں نے تمہیں بتایا

تھا.....''

''بعد میں ملیں گے.....ٹھیک ہے!'' ہیری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ہیگرڈ وہاں سے پیر پٹختا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''مگر اس نے اپنے پیچھے کیا چھپا رکھا تھا؟'' ہرمائنی نے سوچتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اس کا اُس پتھر سے کوئی تعلق ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''میں دیکھ کر آتا ہوں کہ وہ لائبریری کے کس حصے میں گیا تھا؟'' رون نے کہا، جس کے دماغ سے پڑھائی بالکل ہی گم ہو چکی تھی۔ ایک منٹ بعد وہ اپنے ہاتھ میں کتابوں کا بنڈل لے کر واپس لوٹا اور اسے میز پر پٹخ دیا۔

''ڈریگن!'' وہ بڑبڑاتے ہوئے بولا۔ ''ہیگرڈ ڈریگن پر لکھی ہوئی کتابیں دیکھ رہا تھا۔ ذرا ان پر نظر ڈالو۔ 'برطانیہ اور آئرلینڈ کے ڈریگن کی اقسام: انڈے سے آتش گیری تک۔' رہنمائے نگہداشت ڈریگن۔' نامی کتابیں ان کی نگاہوں کے سامنے پڑی تھیں۔''

''ہیگرڈ ہمیشہ سے ڈریگن کی پرورش کرنا چاہتا تھا، اس نے مجھے یہ اس وقت بتایا تھا جب وہ پہلی بار ملا تھا۔'' ہیری نے تعجب سے بتایا۔

''مگر یہ تو غیر قانونی کام ہے۔'' رون منہ پھاڑ کر بولا۔ ''سب جانتے ہیں کہ 1709ء میں ہونے والے جادوگروں کے اجتماع میں یہ معاہدہ باقاعدہ قانون کی صورت میں نافذ کیا گیا تھا کہ ڈریگن کی پرورش کرنا غیر قانونی ہے اگر ہم اپنے گھر کے پیچھے کے باغیچے میں ڈریگن رکھیں گے تو ماگلوؤں سے خود کو اوجھل رکھنا بے حد دشوار ہو جائے گا، ویسے بھی آپ ڈریگن کو کبھی پالتو نہیں بنا سکتے۔ یہ خطرناک کام ہے، تمہیں دیکھنا چاہئے کہ چارلی رومانیہ میں ہے، وہاں جنگلی ڈریگن کے باعث کتنی جگہ پر آگ لگ چکی ہے۔''

''مگر برطانیہ میں تو جنگلی ڈریگن نہیں ہوتے ہیں؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل ہیں!'' رون نے کہا۔ ''ویلز کا مشتعل سبز اور سیاہ ہبریڈئین ڈریگن، اور میں تمہیں بتا دوں، دفتر جادوئی وزارت کو انہیں چھپانے کیلئے بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں ان ماگلوؤں پر جادو کرنا پڑتا ہے جنہوں نے ڈریگن دیکھا ہوا ہے تاکہ وہ اسے بھول جائیں۔''

''تو پھر ہیگرڈ کیا کرنا چاہتا ہے؟'' ہرمائنی نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد سوال کیا۔

☆☆☆

جب انہوں نے ایک گھنٹے کے بعد ہیگرڈ کے جھونپڑے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو انہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ سبھی پردے بند تھے۔ ہیگرڈ نے عجیب سی آواز میں پوچھا۔ ''کون ہے؟'' اس کے بعد اس نے انہیں اندر آنے دیا۔ ان کے اندر داخل ہونے کے فوراً بعد اس نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ اندر بے حد گرمی ہو رہی تھی حالانکہ آج کافی سردی تھی۔ اس کے باوجود انگیٹھی میں آگ دہک رہی تھی۔

ہیگر ڈ نے ان کے لئے چائے بنائی اور انہیں سینڈوچ دیئے۔ جنہیں لینے سے انہوں نے منع کر دیا تھا۔

''تو......تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھنا چاہتے تھے؟''

''ہاں!'' ہیری نے کہا۔ گھوم پھرا کر پوچھنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ''ہم سوچ رہے ہیں کہ کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ فلافی کے علاوہ پارس پتھر کی حفاظت اور کون کر رہا ہے؟''

ہیگر ڈ نے اس کی طرف گھور کر دیکھا۔

''بالکل نہیں! میں نہیں بتا سکتا۔'' اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''پہلی بات تو یہ ہے کہ میں خود بھی نہیں جانتا۔ دوسری بات، تم لوگ پہلے ہی بہت کچھ جان چکے ہو، اس لئے اگر میں بتا بھی دینے کی حالت میں ہوتا تو تمہیں کچھ نہیں بتاتا۔ وہ پتھر یہاں پر ایک بہت ہی اہم وجہ سے لایا گیا ہے۔ اسے گرنگوٹس سے لگ بھگ چرا لیا گیا ہوتا۔ مجھے لگتا ہے کہ تم نے پہلے ہی یہ اندازہ لگا لیا ہوگا۔ ویسے میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ تمہیں فلافی کے بارے میں پتہ کیسے چل گیا؟''

''ہیگر ڈ رہنے بھی دو! تم ہمیں بتانا ہی نہیں چاہتے ورنہ تم تو ہر بات جانتے ہو، یہاں جو بھی ہوتا ہے اس کی پوری خبر تمہیں ہوتی ہے۔'' ہرمائنی نے خوشامدی لہجے میں چاپلوسی کرتے ہوئے کہا۔ ہیگر ڈ کی ڈاڑھی پھڑ پھڑانے لگی اور وہ سمجھ گئے کہ وہ مسکرا رہا تھا۔ ''ہم تو صرف یہ سوچ رہے تھے کہ حفاظت کا انتظام کس کس نے کیا ہے؟'' ہرمائنی نے بات بڑھائی۔ ''ہم سوچ رہے تھے کہ ڈمبل ڈور نے مدد کیلئے تمہارے علاوہ اور کس کس پر بھروسہ کیا ہوگا؟''

ان جملوں کو سن کر ہیگر ڈ کا سینہ فخر سے تن گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ رون اور ہیری نے ہرمائنی کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔

''ٹھیک ہے! مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو یہ بتانے میں کوئی نقصان ہو سکتا ہے......دیکھو! انہوں نے فلافی کو مجھ سے ادھار لیا...... پھر کچھ اساتذہ نے جادو کیا...... پروفیسر سپراؤٹ...... پروفیسر فلٹ وک...... پروفیسر میک گوناگل......!'' اس نے اپنی انگلیوں پر نام گنتے ہوئے کہا۔ ''پروفیسر کیورئیل اور ظاہر ہے پروفیسر ڈمبل ڈور نے خود بھی کچھ کیا ہے۔ مگر یہ کیا، ہم کسی کا نام بھول گئے، ارے ہاں! پروفیسر سنیپ......''

''سنیپ......؟''

''ہاں!......تم کہیں اب بھی اسی غلط فہمی میں تو نہیں ہو؟ دیکھو! سنیپ پتھر کو چرانے کی کوشش میں قطعی نہیں ہے، انہوں نے تو اس کی حفاظت کرنے میں مدد کی ہے۔''

ہیری جانتا تھا کہ رون اور ہرمائنی بھی وہی سوچ رہے ہوں گے جو اس وقت وہ سوچ رہا تھا۔ اگر پتھر کی حفاظت کے انتظام کرتے

وقت سنیپ موجود تھا تو اسے یہ آسانی سے پتہ چل چکا ہوگا کہ باقی اساتذہ نے اس کی حفاظت میں کون کون سے جادوئی انتظام کئے ہوں گے شاید وہ ہر چیز جانتا تھا سوائے کیورئیل کے جادوئی انتظام اور فلافی کو پار کرنے کے طریقے کو چھوڑ کر۔

''تم اکلوتے انسان ہو جسے یہ معلوم ہے کہ فلافی کو عبور کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ کیوں ہیگرڈ؟'' ہیری نے فکرمندی سے پوچھا۔ ''اور تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گے...... ہے نا؟ کسی استاد کو بھی نہیں......؟''

''میرے اور ڈمبل ڈور کے علاوہ یہ بات کسی کو بھی نہیں معلوم ہے۔'' ہیگرڈ نے فخر سے بتایا۔

''تب تو بہت اچھا ہے۔'' ہیری دوسروں کے سامنے بڑبڑایا۔ ''ہیگرڈ کیا ہم کھڑکی کھول سکتے ہیں؟ میں ابل رہا ہوں......''

''معاف کرنا......نہیں کھول سکتے ہیری!'' ہیگرڈ نے جلدی سے کہا۔ ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ آگ کے اندر جھانک رہا تھا۔ ہیری نے آگ میں جھانکنے کی کوشش کی۔

''ہیگرڈ! وہ کیا چیز ہے؟'' ہیری نے انگلی کے اشارے سے پوچھا۔ لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی؟ آگ کے بیچوں بیچ کیتلی کے بالکل نیچے ایک بڑا سیاہ رنگ کا انڈا موجود تھا۔

''آہ!'' ہیگرڈ نے گھبراہٹ میں اپنی ڈاڑھی سے کھیلتے ہوئے کہا۔ ''وہ تو......ار......''

''تمہیں یہ کہاں سے ملا ہیگرڈ؟'' رون نے کہا اور آگ کے پاس جاتے ہوئے انڈے کو غور سے دیکھا۔ ''یہ تو بہت مہنگا ہوگا؟''

''میں نے اسے ایک شرط میں جیتا ہے۔'' ہیگرڈ بولا۔ ''کل رات میں گاؤں میں کچھ جام پینے کیلئے گیا تھا اور وہاں ایک آدمی کے ساتھ تاش کھیلنے لگا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ اس سے چھٹکارا پا کر بہت خوش ہوا تھا...... یہ مجھے یقین ہے!''

''جب یہ انڈا اپھٹے گا تو تم کیا کرو گے ہیگرڈ؟'' ہرمائنی نے اشتیاق سے پوچھا۔

''میں اس بارے میں کچھ کتابیں پڑھ رہا ہوں۔'' ہیگرڈ نے کہا اور اپنے تکیے کے نیچے سے ایک بڑی کتاب نکالی۔ ''اسے میں لائبریری سے لایا ہوں۔ **'ڈریگن بانی: ذاتی تسکین اور منافع کیلئے'** یہ تھوڑی پرانی ہے لیکن اس میں سب کچھ موجود ہے۔ انڈے کو آگ میں رکھو کیونکہ اس کی ماں اس پر پھونک مارتی ہے اور جب یہ انڈا پھوڑ کر باہر نکل آئے تو ہر آدھے گھنٹے بعد اسے ایک بالٹی برانڈی میں چوزے کا خون ملا کر پلاؤ۔ اگر یہ دیکھو...... الگ الگ انڈوں کو کیسے پہچانا جائے...... میرے پاس جو ہے وہ ناروے کا کانٹے دار ڈریگن ہے، یہ کمیاب اور قیمتی ہے۔''

وہ اپنے آپ سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا لیکن ہرمائنی اتنی خوش نہیں تھی۔

''ہیگرڈ! تم لکڑی کے گھر میں رہتے ہو......؟'' اس نے اسے یاد دلایا۔

لیکن ہیگرڈ اس کی بات نہیں سن رہا تھا۔ وہ تو آگ کو ہلاتے ہوئے خوشی سے گنگنا رہا تھا۔

☆☆☆

اب ان کے پاس پریشان رہنے کیلئے ایک اور چیز بھی وجود میں آچکی تھی۔ اگر کسی کو یہ معلوم ہو گیا کہ ہیگرڈ نے اپنی جھونپڑی میں ایک غیر قانونی ڈریگن چھپا رکھا ہے تو اس کا کیا ہوگا؟

''کبھی میں سوچتا ہوں کہ اطمینان بخش زندگی کیسی ہوتی ہے؟'' رون نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ہر شام وہ اپنے سکول کے کام سے دھینگا مشتی کرتے تھے جو نہیں لگاتار دیا جا رہا تھا۔ ہرمائنی نے اب ہیری اور رون کیلئے بھی دہرائی کا ٹائم ٹیبل بنانا شروع کر دیا تھا، اس پر وہ پاگل ہو رہی تھی۔

پھر ایک دن ناشتے کے وقت ہیری کیلئے ہیڈوگ، ہیگرڈ کا ایک خط لائی، اس نے صرف ایک سطر لکھی تھی:

''وہ باہر نکل رہا ہے......''

رون جڑی بوٹیوں کے علم والی جماعت کے پیریڈ میں غوطہ مارنا چاہتا تھا اور سیدھے ہیگرڈ کی طرف روانہ ہونے کا تہیہ کئے بیٹھا تھا مگر ہرمائنی نے اس کیلئے بالکل تیار نہیں ہوئی۔

''ہرمائنی! زندگی میں کتنی بار ڈریگن کی پیدائش دیکھنے کا موقع ملتا ہے؟''

''ذرا سوچو! مختلف مضامین کی ہماری جماعتیں ابھی باقی ہیں، ہم مشکل میں پڑ جائیں گے اور اگر کسی کو یہ پتہ چل جائے کہ ہیگرڈ کیا کر رہا ہے تو وہ مصیبت میں پھنس سکتا ہے اور ہمارا مستقبل خطرے سے دوچار ہو جائے گا......'' ہرمائنی نے اس کا نکتہ رد کر دیا۔

''تم دونوں چپ ہو جاؤ۔'' اچانک ہیری تلخی سے بولا۔

مل فوائے کچھ فٹ دور کھڑا تھا اور ایک دم چپ چاپ آیا تھا تاکہ ان کی باتیں سن سکے۔ اس نے کتنی باتیں سنی تھیں؟ ہیری کو مل فوائے کے چہرے کے تاثرات بالکل پسند نہیں آئے۔

رون اور ہرمائنی جڑی بوٹیوں کے علم کی جماعت تک جاتے وقت بحث کرتے رہے اور بالآخر اس بات کیلئے رضامند ہو گئی کہ وہ اگلی جماعت کے وقفے کے دوران ان کے ساتھ ہیگرڈ کے پاس ضرور چلے گی۔ جب جڑی بوٹیوں کی جماعت میں چھٹی کی گھنٹی بجی تو وہ تینوں تیز رفتاری سے باہر نکلے اور جلدی جلدی میدان سے ہوتے ہوئے جنگل کے کنارے تک آ گئے۔ ہیگرڈ نے سرخ چہرے اور محتاط انداز میں ان کا خیر مقدم کیا۔

''وہ تقریباً باہر چکا ہے۔'' اس نے انہیں اندر داخل ہوتے وقت بتایا۔

انڈا میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس میں گہری دراڑیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ ہیری نے اپنا کان

انڈے کے پاس کیا تو اسے اندر سے عجیب سی کھٹ پھٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ان سبھی نے اپنی کرسیاں میز کے نزدیک کھینچ لیں اور سانس روک کر اسے دیکھنے لگے۔ابھی وہ صحیح طرح سے مشاہدہ بھی کر نہیں پائے تھے کہ یکا یک ایک ہلکا سا دھما کہ ہوا اور انڈا کے خول کے پرخچے اُڑ گئے۔ڈریگن کا ننھا سا بچہ میز پر کھڑے ہونے کی کوشش میں ادھر ادھر لہرا رہا تھا۔اسے خوبصورت تو نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ہیری نے سوچا کہ وہ گھڑی مڑی سیاہ چھتری کی مانند دکھائی دے رہا تھا۔اس کے بل دار پر والے بازو اس کے دبلے سیاہ بدن کے مقابلے میں دوگنا بڑے تھے اور اس کی چوڑے نتھنے والی لمبی ناک نمایاں دکھائی دیتی تھی۔ماتھے پر دو ننھے سینگ ابھرے تھے اور اس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی اور زرد تھیں جن میں خاصی چمک موجود تھی۔ننھا ڈریگن زور سے چھینکا۔اس کی ناک سے اِکا دُکا چنگاریاں بھی نکلیں۔

''کتنا پیارا لگ رہا ہے؟''ہیگرڈ خوشی سے پھولے نہ سمایا۔اس نے ڈریگن کا سر تھپتھپایا اور پیار سے سہلانے لگا۔ننھے ڈریگن نے اگلے ہی لمحے اس کی انگلیوں پر وار کر دیا اور اپنے تیز اور نوکیلے دانت گڑانے کی کمزور سی کوشش کی۔

''اوہ!......دیکھو تو سہی! یہ اپنی ممی کو پہچانتا ہے۔''ہیگرڈ نے خوش ہو کر کہا۔

''ہیگرڈ! ناروے کے کانٹے دار ڈریگن کی نشو و نما کتنی تیزی سے ہوتی ہے؟''ہرمائنی نے کہا۔اس کی پیشانی پر فکر کی سلوٹیں گہری ہو رہی تھیں۔ہیگرڈ اس سے پہلے کہ جواب دے پاتا، اچانک اس کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا۔وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور کھڑکی کی طرف لپکا۔

''کیا بات ہے؟''ہیری نے چونک کر پوچھا۔

''پردوں کی درز میں سے کوئی دیکھ رہا تھا......ایک بچہ تھا......وہ سکول کی طرف واپس بھاگ رہا ہے۔''ہیگرڈ نے پھیکے لہجے میں کہا۔اس کا چہرہ بے حد پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے لپک کر دروازہ کھولا اور باہر دیکھا۔اتنی دور ہونے کے باوجود بھی اسے پہچاننے میں ہیری سے کوئی غلطی نہیں ہو سکتی تھی ......مل فوائے نے ڈریگن دیکھ لیا تھا۔

☆☆☆

اگلے ہفتے کے دوران مل فوائے کے چہرے پر تھرکتی مسکراہٹ میں کچھ ایسی بات تھی جسے دیکھ کر ہیری، رون اور ہرمائنی بہت پریشان ہو جاتے تھے۔انہوں نے اپنا زیادہ تر وقت ہیگرڈ کی اندھیری جھونپڑی میں گزارا تاکہ وہ اسے حالات کی سنگینی سمجھا سکیں۔

''اسے جانے دو۔''ہیری نے منت کرتے ہوئے کہا۔''اسے آزاد کر دو......ہیگرڈ!''

''میں ایسا نہیں کر سکتا......یہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔یہ مر جائے گا۔''

انہوں نے ڈریگن کی طرف دیکھا۔ وہ ایک ہفتہ میں ہی تین گنا لمبا ہو چکا تھا۔ اس کے نتھنے سے دھواں نکلتا رہتا تھا۔ ہیگرڈ اب چوکیداری کے فرائض کو بجالانے میں کوتاہی برتنے لگا تھا کیونکہ وہ تو ڈریگن کو سنبھالنے میں ہی پوری طرح مصروف رہتا تھا۔ پورے فرش پر برانڈی کی خالی بوتلیں اور مرغ کے پنکھ پھیلے ہوئے تھے اور عجیب سی ناگوار بو چھائی ہوئی تھی۔

''اِس کا تو دماغ چل گیا ہے۔'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

''ہیگرڈ!'' ہیری نے زور سے کہا۔ ''ناربٹ کو مزید پندرہ دن رکھو گے تو یہ تمہارے گھر جتنا بڑا ہو جائے گا، مل فوائے کسی بھی وقت ڈمبل ڈور کے پاس جا کر انہیں بتا سکتا ہے۔''

ہیگرڈ نے یہ سن کر تشویش سے اپنے ہونٹ کاٹ لئے۔

''میں...... میں جانتا ہوں کہ میں اسے ہمیشہ کیلئے نہیں رکھ سکتا مگر میں اسے کسی کوڑے دان میں بھی تو نہیں پھینک سکتا......'' ہیگرڈ نے تلملاتے ہوئے کہا۔

''چارلی......!'' ہیری اچانک رون کی طرف مڑا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

''تمہارا دماغ بھی چل گیا ہے۔'' رون نے منہ بنا کر کہا۔ ''میں رون ہوں کیا تمہیں اب یہ بھی یاد نہیں رہا؟''

''نہیں! چارلی......تمہارا بھائی چارلی! رومانیہ میں ہے نا!......ڈریگن کی پڑھائی کر رہا ہے......ہم ناربٹ کو اس کے پاس بھیج سکتے ہیں۔ چارلی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور پھر اسے جنگل میں واپس بھیج سکتا ہے......'' ہیری جوشیلے انداز میں بولتا چلا گیا۔

''بہت خوب!......اس بارے میں کیا خیال ہے ہیگرڈ؟'' رون نے چہک کر کہا۔

اور آخر کار ہیگرڈ رضامند ہو گیا کہ وہ چارلی کے پاس اُلّو روانہ کر کے اس بارے میں اس کی رائے معلوم کرے گا......

☆☆☆

اگلا ہفتہ بیت گیا۔ بدھ کی رات کو ہرمائنی اور ہیری ہال میں اکیلے بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی سبھی لوگ کافی پہلے بستروں پر جا چکے تھے۔ دیوار پر لگے گھڑیال نے جونہی بارہ بجائے ہی تھے کہ تصویر کا سوراخ کھلا اور ہوا کا ایک جھونکا اندر داخل ہوا۔ اگلے لمحے رون کمرے میں ظاہر ہو گیا۔ وہ ہیری کے غیبی چوغے میں ملبوس تھا۔ رون نے غیبی چوغہ اتار کر ایک طرف ڈالا اور ان کے سامنے والی نشست پر بیٹھ گیا۔ وہ اکیلا ہیگرڈ کی جھونپڑی تک گیا تھا تاکہ ناربٹ کو کھانا کھلانے میں ہیگرڈ کی مدد کر سکے جو اب صندوق بھر بھر کر مرے ہوئے چوہے کھا رہا تھا۔

''اس نے مجھے کاٹ لیا۔'' رون نے کہا اور انہیں اپنا ہاتھ دکھایا جو خون سے لتھڑے رومال میں لپٹا ہوا تھا۔ ''اب میں ایک ہفتہ تک قلم نہیں پکڑ پاؤں گا۔ میں تمہیں آگاہ کر دوں کہ ڈریگن وہ خطرناک جانور ہیں جو میں نے آج تک دیکھے ہیں مگر جس طرح ہیگرڈ

ان کے بارے میں جیسے باتیں کرتا ہے اسے سن کر ایسا لگتا ہے جیسے وہ کوئی خرگوش کا ننھا منا نازک سا بچہ ہو۔ جب اس نے مجھے کاٹا تو ہیگرڈ نے مجھے ڈانٹا کہ میں نے اسے ڈرا دیا تھا اور جب میں وہاں سے آیا تو ہیگرڈ اسے لوری سنا رہا تھا......''

رون کی بات ابھی ختم نہیں ہو پائی کہ اسی لمحے کھڑکی پر دستک کی سی آواز سنائی دی۔

''ہیڈوگ!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور کھڑکی کھول کر اسے اندر بلا لیا۔ ''چارلی کا جواب لے کر آئی ہوگی۔'' ہیڈوگ واقعی خط لے کر آئی تھی۔ ہیری نے خط لیا اور کھولا۔ وہ تینوں سر سے سر جوڑ کر خط کی تحریر پڑھنے میں منہمک ہو گئے۔

پیارے رون!

تم کیسے ہو؟ خط لکھنے کیلئے شکریہ...... مجھے ناروے کے کانٹے دار ڈریگن کو رکھنے میں بے حد خوشی ہوگی مگر اسے یہاں تک لانا آسان کام نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ سب سے اچھا یہ ہوگا کہ تم اسے میرے دوستوں کے ساتھ بھیج دو جو مجھ سے ملنے کیلئے اگلے ہفتے آ رہے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ انہیں غیر قانونی ڈریگن لے جاتے ہوئے کسی نے اگر دیکھ لیا تو پھر کیا ہوگا؟

کیا تم ہفتے کی رات میں نصف شب کے وقت ڈریگن کو سب سے اونچے مینار پر لے جا سکتے ہو؟ وہ لوگ تم سے وہیں مل سکتے ہیں اور اندھیرے میں ہی اسے جا سکتے ہیں۔

مجھے اس خط کا جواب جلد از جلد بھیجنا۔

محبت کے ساتھ

چارلی

انہوں نے خط پڑھ کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''ہمارے پاس غیبی چوغہ ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''یہ کام خاصا مشکل نہیں ہونا چاہئے...... مجھے لگتا ہے کہ چوغہ اتنا بڑا ہے کہ یہ ہم دونوں اور ناربٹ کو ڈھانپ لے گا۔''

وہ دونوں اس کی بات سے متفق ہو گئے۔ اس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ ان کا گذشتہ ہفتہ کتنا اذیت ناک گزرا تھا اور مل فوائے سے چھٹکارا پانے کیلئے وہ کچھ بھی کرنے کیلئے تیار تھے۔

☆☆☆

ایک مصیبت اور کھڑی ہوگئی تھی۔ رون کے جس ہاتھ پر ڈریگن نے کاٹا تھا وہ اگلی صبح تک سوج کر دوگنے حجم کا ہو گیا تھا۔ رون نہیں جانتا تھا کہ کیا میڈم پامفری کے پاس جانا ٹھیک ہوگا۔ کیا وہ ڈریگن کے کاٹنے کے نشان کو پہچان جائے گی؟ بہر حال دوپہر تک

اس کے پاس کوئی راستہ باقی نہیں بچا۔گھاؤ کا رنگ گہرا سبز ہو چکا تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ نار بٹ کے دانت زہریلے تھے۔ ہیری اور ہرمائنی دن کے اختتام پر بھاگتے ہوئے ہسپتال پہنچے جہاں انہیں رون بستر میں ملا۔اس کی حالت خاصی خراب تھی۔

''صرف میرے ہاتھ کی ہی بات نہیں ہے!'' وہ نحیف آواز میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔''حالانکہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے یہ ٹوٹ کر گرنے ہی والا ہے......مل فوائے نے میڈم پامفری سے یہ کہا کہ وہ مجھ سے ایک کتاب لینا چاہتا ہے تاکہ وہ اندر آسکے اور مجھ پر اچھی طرح ہنس سکے۔ وہ مجھے دھمکاتا رہا کہ وہ میڈم پامفری کو یہ بتادے گا کہ مجھے سچ مچ کس نے کاٹا ہے؟ میں نے میڈم پامفری کو کہا تھا کہ مجھے کتے نے کاٹا ہے مگر جہاں تک میرا خیال ہے، انہیں میری بات پر یقین نہیں ہوا ہوگا۔ مجھے اسے کیوڈچ کے میچ میں نہیں مارنا چاہئے تھا۔اسی لئے وہ یہ سب کر رہا ہے......''

ہیری اور ہرمائنی نے رون کو تسلی دینے کی کوشش کی۔

''صرف ہفتے کی رات تک کی بات ہے، آدھی رات کو نار بٹ ہمیشہ کیلئے چلا جائے گا اور ہم بالکل بے فکر ہو جائیں گے۔'' ہرمائنی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ ہرمائنی کی بات سن کر رون کو تسلی ملنے کے بجائے دہشت نے گھیر لیا۔اس کا چہرہ فق پڑ گیا اور آنکھیں پھٹی پھٹی دکھائی دیں۔

''ہفتے کی نصف شب!'' اس نے پھٹی آواز میں کہا۔''ارے نہیں! مجھے ابھی ابھی یاد آیا...... چارلی کا خط اسی کتاب میں تھا جو مل فوائے بہانے سے لے گیا ہے۔اسے یقیناً پتہ چل جائے گا کہ ہم نار بٹ سے پیچھا چھڑانے کیلئے کیا کرنے والے ہیں؟''

ہیری اور ہرمائنی کا دل دھک سے رہ گیا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کر پاتے، اسی لمحے میڈم پامفری وہاں آگئیں۔انہوں نے ان دونوں کو یہ کہہ کر بھگا دیا کہ رون کو گہری نیند کی سخت ضرورت ہے۔

☆☆☆

''منصوبہ بدلنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی ہے۔'' ہیری نے ہرمائنی کو بتایا۔''ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم چارلی کے پاس ایک اور الّو بھیج سکیں۔شاید یہ نار بٹ سے پیچھا چھڑانے کا اکلوتا موقع ہوگا۔ہمیں یہ خطرہ مول لینا ہی ہوگا۔اور پھر ہمارے پاس غیبی چوغہ بھی تو ہے، مل فوائے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہے......''

جب وہ ہیگرڈ کو باخبر کرنے کیلئے اس کے جھونپڑے پر پہنچے تو انہیں اس کا کتا فینگ دروازے کے باہر بندھا ہوا ملا۔اس کی دم پر مرہم پٹی بندھی ہوئی تھی۔ہیگرڈ نے اس سے بات کرنے کیلئے کھڑکی کھولی۔

''میں تمہیں اندر نہیں بلا سکتا۔'' وہ بری طرح ہانپتے ہوئے بولا۔''نار بٹ اس وقت بے حد غصے میں ہے۔ ویسے ایسا کچھ نہیں ہے کہ ہم اسے سنبھال نہ سکیں۔''

جب ہیری نے اسے چارلی کے خط کے کھونے اور مل فوائے کی دھمکی کے بارے میں بتایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے۔ اس کی یہ وجہ بھی ہوسکتی تھی کہ اسی لمحے ناربٹ نے ہیگرڈ کے پاؤں پر کاٹ لیا تھا۔

''آ آہ......ٹھیک ہے، اس نے صرف میرے جوتے پر ہی کاٹا ہے...... یونہی کھیل رہا ہے......آخر وہ بچہ ہی تو ہے۔'' ہیگرڈ نے بے ربط انداز میں کہا۔

اسی لمحے ننھے ڈریگن نے اپنی دم گھما کر دیوار پر دے ماری جس سے کھڑکیاں تک ہل کر رہ گئیں۔ ہیری اور ہرمائنی واپس قلعے کی طرف لوٹ آئے اور یہ سوچنے لگے کہ ہفتہ کا دن جلدی کیوں نہیں آجاتا؟

☆☆☆

جب ناربٹ کو الگ کرنے کا وقت آن پہنچا تو انہیں ہیگرڈ کی حالت پر بے حد تاسف ہونے لگا۔ اگر وہ اس بات پر بے حد پریشان نہیں ہوتے کہ کتنا کچھ کرنا باقی تھا تو وہ یقیناً ہیگرڈ کو تسلی دینے کی کوشش کرتے۔ رات بے حد اندھیری اور بادلوں کے اوٹ میں چھپی ہوئی تھی۔ گہری تاریکی کے باعث انہیں ہیگرڈ کے جھونپڑے تک پہنچنے میں خاصی دشواری کا سامنا ہوا اور زیادہ وقت خرچ ہوگیا۔ اس کے علاوہ انہیں شرارتی بھوت پیوس سے بھی واسطہ پڑا تھا جو ان کے راستے میں بڑے ہال کی بیرونی دیوار کے ساتھ ٹینس بال کھیلنے میں مصروف تھا۔ وہ اس کے ہٹ جانے کے انتظار میں کافی دیر تک سیڑھیوں میں کھڑے رہے۔ ہیگرڈ نے ناربٹ کو ایک بڑے صندوقچے میں ڈال کر بند کردیا۔ وہ اسے روانہ کرنے کیلئے تیار بیٹھا تھا۔

''اس کے سفر کیلئے میں نے بہت سے چوہے اور برانڈی اندر رکھ دی ہے۔'' ہیگرڈ نے رندھے ہوئے گلے سے کہا۔ ''اور میں نے اس کا 'ٹیڈی بیئر' بھی رکھ دیا ہے تاکہ وہ اکیلا پن محسوس نہ کرے۔'' صندوقچے کے اندر سے ہلنے جلنے کی آوازیں آرہی تھیں جنہیں سن کر لگا جیسے ٹیڈی بیئر کا سر پھاڑ دیا گیا ہو۔

''الوداع ناربٹ!'' ہیگرڈ مغموم لہجے میں بولا۔ جب ہیری اور ہرمائنی نے صندوقچے کو غیبی چوغے میں ڈھانپ لیا اور خود بھی اس کے نیچے غائب ہوگئے تو ہیگرڈ سسکیاں لیتا ہوا بولا۔

''ممی تمہیں کبھی نہیں بھولے گی ناربٹ!''

انہیں صحیح طرح یاد نہیں کہ وہ صندوقچے کو کس طرح قلعے کے خارجی دروازے تک لے جانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ پھر جب وہ بڑے ہال میں سنگ مرمر کی سیڑھیوں پر ناربٹ کو اُٹھا کر اندھیری راہداری میں پہنچے تو اس وقت آدھی رات ہونے ہی والی تھی۔ ایک اور سیڑھی......پھر ایک اور......خود کو تسلی دینے کے باوجود یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔

''بس پہنچ گئے......'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا، وہ سب سے اونچے مینار کی سیڑھیوں کے پاس پہنچ گئے تھے جو بل کھا کر اوپر

اُٹھتی چل جارہی تھیں۔ اسی وقت ان کے سامنے اچانک ہونے والی ہلچل نے دونوں کے ہاتھوں سے طوطے اُڑا دیئے۔ صندوقچہ ان کے ہاتھوں سے چھوٹتا چلا گیا۔ دونوں نے بمشکل خود کو سنبھال کر صندوقچے کو گرنے سے بچایا۔ وہ یہ بھی بھول چکے تھے کہ کوئی انہیں دیکھ نہیں سکتا کیونکہ وہ غیبی چوغے میں چھپے ہوئے تھے۔ وہ راہداری کی تاریکی میں ایک طرف چھپ کر دبک گئے۔ انہیں اپنے سامنے دو افراد کے سائے لہراتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے جو شاید گتھم گتھا دکھائی دیتے تھے۔ وہ ان سایوں کو محض گھورتے رہے جوان سے صرف دس فٹ کے فاصلے پر موجود تھے۔ راہداری میں ایک لالٹین جل رہی تھی۔ وہ ان دونوں سایوں کو بخوبی پہچان چکے تھے۔ ایک سایہ پروفیسر میک گوناگل کا تھا جنہوں نے چوکڑی والا اونی گاؤن پہن رکھا تھا۔ ان کے بال جوڑے میں جالی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک ہاتھ سے دوسرے سائے کا کان پکڑ رکھا تھا جوان کے مقابلے میں کافی چھوٹا تھا۔ وہ مل فوائے ہی تھا۔

''تم سزاوار ہو لڑکے!'' وہ بلند کڑک دار آواز میں چلائیں۔ ''تمہاری اس حرکت پر سلے درن کے بیس پوائنٹس کاٹ لئے جائیں گے۔ آدھی رات کو باہر گھوم رہے ہو، تمہاری اتنی جرأت کیسے ہوئی؟......''

''پروفیسر'' مل فوائے ہکلایا۔ ''آپ سمجھ نہیں رہی ہیں، ہیری پوٹر آنے والا ہے...... اس کے پاس ایک غیرقانونی ڈریگن ہے......''

''ڈریگن! تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا لڑکے! تم اس طرح کا جھوٹ کیسے بول سکتے ہو؟ چلو مل فوائے! میں اسی وقت تمہارے بارے میں پروفیسر سنیپ سے بات کروں گی۔''

اس کے بعد مینار تک جانے والی اونچی بل دار سیڑھیاں عبور کرنا انہیں دُنیا کا سب سے آسان کام محسوس ہوا تھا حالانکہ وہ بے حد دشوار کن تھا۔ جب وہ مینار کی سب سے اونچی بالکونی میں باہر پہنچے تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ان سے ٹکرائے۔ انہوں نے جلدی سے چوغہ اتار کر ایک طرف پھینک دیا۔ وہ خوشی کے عالم میں ایک بار پھر سے کھلی ہوا میں ٹھیک طرح سے سانس لینے لگے۔ ہرمائنی تو خوشی سے پاگل ہوئے جارہی تھی۔

''بالآخر مل فوائے کو سزا مل ہی گئی...... میں اب گنگنا سکتی ہوں۔'' ہرمائنی نے کہا۔

''گنگنانا مت......'' ہیری نے جلدی سے اسے روک دیا۔

مل فوائے پر ہنستے ہوئے انہوں نے مسافروں کا انتظار کرنا شروع کر دیا۔ ناربٹ اپنے صندوقچے میں دھماچوکڑی مچارہا تھا۔ لگ بھگ دس منٹ بعد چار جادوئی بہاری ڈنڈے اندھیرے میں پھسلتے ہوئے نیچے آئے۔ چارلی کے دوست خوش مزاج تھے۔ انہوں نے ہیری اور ہرمائنی کی طرف رسیوں سے بنا ہوا وہ جھولا اچھال دیا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ہیری اور ہرمائنی نے سرعت رفتاری سے

نار بٹ کا صندوقچہ رسیوں کے جھولے میں ڈال کر اسے رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا۔ جب کام مکمل ہو گیا تو انہوں نے ان دونوں سے ہاتھ ملائے اور ان کا شکریہ ادا کیا۔

آخر کار نار بٹ جا رہا تھا...... جا رہا تھا......اور پھر چلا گیا۔

وہ ایک بار پھر بل دار سیڑھیوں سے نیچے اترے۔ اب چونکہ نار بٹ کی پریشانی ان کے دماغ سے اتر چکی تھی تو ان کا دل و دماغ اس قدر ہلکا پھلکا ہو گیا جتنا کہ ان کے ہاتھ۔ اب کوئی ڈریگن نہیں تھا۔ مل فوائے کو سزا مل گئی تھی۔ ان کے اطمینان کو کون سی چیز کم کر سکتی تھی؟

اس کا جواب سیڑھیوں کے نیچے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ جیسے ہی انہوں نے راہداری میں قدم رکھا فلیچ کا چہرہ اچانک اندھیرے سے باہر نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

''اوہو ہو......ہم مصیبت میں پھنس گئے...... ہے نا بچو!'' وہ سفاکانہ لہجے میں بولا۔

اچانک ہیری کو یاد آیا کہ وہ اپنا غیبی چوغہ تو اونچے مینار کی بالکونی میں ہی چھوڑ آئے تھے۔

☆☆☆

پندرھواں باب

تاریک جنگل کا سفر

اس سے برا اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ فلیچ انہیں پہلی منزل پر پروفیسر میک گوناگل کے مطالعے والے کمرے میں لے آیا جہاں وہ ایک طرف بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کو کچھ بولے بنا انتظار کرنے لگے۔ ہرمائنی خوف کے مارے کانپ رہی تھی۔ لمبی من گھڑت کہانیاں، بچنے کی راہیں اور بہانے ہیری کے دماغ میں ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے مگر ہر بہانہ دوسرے سے کمزور نظر آتا تھا۔ اسے سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس بار مصیبت کیسے دور ہوسکتی ہے؟ وہ بری طرح پھنس تھے۔ ان سے اتنی بڑی حماقت کیسے ہوگئی تھی کہ غیبی چوغے کو بھول گئے؟ پروفیسر میک گوناگل، بستر سے باہر جانے اور اندھیری رات میں سکول میں گھومنے کے بارے میں کوئی بہانہ برداشت نہیں کریں گی، سب سے اونچے مینار پر جانے کی بات تو چھوڑ ہی دیں، جہاں جانا ہمیشہ منع تھا۔ اگر اس میں ننھے ڈریگن ناربٹ اور غیبی چوغے کا سلسلہ بھی جوڑ دیں تو پھر یقیناً اگلی صبح انہیں اپنے اپنے صندوق اُٹھا کر واپس گھر جانا پڑے گا۔

کیا ہیری کو ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے برا کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا؟ وہ غلط تھا، جب پروفیسر میک گوناگل وہاں آئیں تو نیول بھی ان کے ساتھ تھا۔ جیسے ہی نیول کی نگاہ ان دونوں پر پڑی وہ لاشعوری انداز میں ان کی طرف بڑھا اور بولتا چلا گیا۔

''ہیری! میں تمہیں خبردار کرنے کیلئے راہداریوں میں تلاش کر رہا تھا، دراصل میں نے مل فوائے کو یہ کہتے سنا تھا کہ وہ تمہیں پکڑوانے والا ہے، وہ کہہ رہا تھا کہ تمہارے پاس ڈرے......''

اسی لمحے سے ہیری نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا۔ نیول تو خاموش ہو ہی گیا تھا مگر اس کی حرکت پروفیسر میک گوناگل کی نظروں سے بچ نہ پائی۔ انہوں نے دیکھ لیا تھا۔ جب وہ ان تینوں کے سروں پر آن کھڑی ہوئیں تو ایسا لگتا تھا جیسے وہ ناربٹ سے بھی زیادہ تیزی سے آگ اگلنے والی ہوں۔

''مجھے آپ لوگوں سے یہ امید نہیں تھی، مسٹر فلیچ کا کہنا ہے کہ آپ لوگ فلکیاتی مینار پر گئے تھے۔ رات کے ایک بج چکے ہیں، آپ کو اپنی صفائی میں کچھ کہنا ہے......''

یہ پہلی بار تھا جب ہرمائنی کسی استاد کے سوال کا جواب نہیں دے پائی، وہ اپنی چپلوں کی طرف نگاہ کئے انہیں گھورتی رہی۔ وہ تینوں پتھر کے بتوں کی خاموش اور ساکت طرح کھڑے تھے۔

''میرے خیال سے میں سمجھ سکتی ہوں کہ کیا ہوا ہوگا؟'' پروفیسر میک گوناگل نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اس معاملے کو سمجھنے کیلئے زیادہ ذہانت کی ضرورت نہیں ہے، آپ نے ڈریکوملفوائے کو ڈریگن کے بارے میں کوئی جھوٹی، من گھڑت کہانی سنا دی تاکہ وہ بستر سے باہر نکلے اور مصیبت میں پھنس جائے۔ میں نے اسے پہلے ہی پکڑ لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کو اس بات میں مزہ آیا ہوگا کہ لانگ باٹم نے بھی وہ کہانی سنی اور اس پر یقین کر لیا۔''

ہیری نے نیول کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں کے اشارے سے اسے بتانے کی کوشش کی کہ یہ سچ نہیں تھا کیونکہ نیول ہکا بکا کھڑا تھا جیسے اسے چوٹ پہنچی ہو۔ بے چارا! غلطی کرنے والا نیول...... ہیری جانتا تھا کہ انہیں خبردار کرنے کیلئے اندھیرے میں ڈھونڈنے میں اسے کتنی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔

''میں بہت مایوس ہوئی ہوں!'' پروفیسر میک گوناگل نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''ایک ہی رات میں چار طلباء بستر سے باہر تھے، میں نے اس طرح کا واقعہ پہلے کبھی نہیں سنا اور آپ مس گرینجر! مجھے لگتا تھا کہ آپ نہایت سمجھدار ہیں۔ جہاں تک آپ کا سوال ہے پوٹر! میں سوچتی تھی کہ آپ کے لئے گری فنڈر اس سے زیادہ معنی رکھتا ہوگا۔ آپ تینوں کو سزا لازمی دی جائے گی۔ ہاں! آپ کو بھی مسٹر لانگ باٹم، کوئی بھی چیز آپ کو رات میں سکول کے باہر گھومنے کی اجازت نہیں دیتی، خاص طور پر ان دنوں میں...... یہ بہت خطرناک ہے......اور گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم ہو جائیں گے۔''

''پچاس؟'' ہیری کے منہ سے اچانک نکلا۔ اس طرح تو ان کی برتری ختم ہو جائے گی، وہ برتری جو اس نے پہلے کیوڈچ میچ میں حاصل کر لی تھی۔

''پچاس پوائنٹس ہر ایک کے......'' پروفیسر میک گوناگل نے مستحکم لہجے میں کہا جو اپنی لمبی نوکیلی ناک سے ان تینوں سے زیادہ تیز سانس لے رہی تھیں۔

''پروفیسر......پلیز......'' ہرمائنی چپ نہ رہ پائی۔

''آپ ایسا نہیں کر سکتیں......!'' ہیری سٹپٹا کر رہ گیا تھا۔

''پوٹر! مجھے مت بتاؤ کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور کیا نہیں۔ اب آپ سب اپنے بستر پر جائیں، مجھے پہلے کبھی گری فنڈر کے طلباء پر اتنی شرمساری نہیں ہوئی ہے۔''

اکٹھے ڈیڑھ سو پوائنٹ کم ہو گئے تھے، اس طرح گری فنڈر سب سے آخری درجے پر جا گرا تھا۔ ریون کلا اور ہفل پف سے بھی نیچے۔ ایک ہی رات میں انہوں نے گری فنڈر کے ہاؤس کپ جیتنے کی تمام امیدیں خاک میں ملا دی تھیں۔ ہیری کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا زیریں دھڑ بالکل ہی غائب ہو گیا ہو۔ وہ لوگ اب یہ سوچ رہے تھے کہ اتنے سارے پوائنٹس کو وہ کیسے دوبارہ حاصل کر پائیں گے؟ جبکہ پڑھائی کا سال اپنے اختتام پر پہنچنے ہی والا تھا۔

ہیری ساری رات سو نہیں پایا، وہ سنتا رہا کہ نیول اپنے تکیے میں سر دیئے گھنٹوں تک سسکیاں لیتا رہا تھا۔ ہیری نہیں جانتا تھا کہ اسے تسلی دینے کیلئے وہ کیا کہے؟ یہ سچ تھا کہ نیول بھی ہیری کی طرح صبح ہونے سے خوفزدہ تھا۔ کیا ہو گا جب گری فنڈر کے باقی طلباء کو ان کی کرتوت کا پتہ چلے گا؟ فریقی پوائنٹس شیشے کے جس بڑے بورڈ پر لکھے جاتے تھے، اگلی صبح اس کے پاس سے گزرتے ہوئے گری فنڈر کے طلباء کو پہلے تو یہ لگا جیسے کہیں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ کل سے آج کے دوران، ان کے ڈیڑھ سو پوائنٹس اچانک کم کیسے ہو گئے؟ اور پھر افواہیں پھیلنا شروع ہو گئیں۔ ہیری پوٹر...... مشہور ہیری پوٹر...... دو کیوڈچ میچوں کے فاتح، ان کے ہیرو اور سال اوّل کے دو دیگر احمق طلباء نے سارے پوائنٹس گنوا دیئے تھے۔

سکول میں سب سے زیادہ پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جانے والا اور مقبول ترین طالب علم یکدم نفرت کی گہری کھائیوں میں جا گرا تھا، سکول کے لوگ اس سے نفرت کرنے لگے اور موقع پا کر اسے کچوکے لگانے میں بھی گریز نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ ریون کلا اور ہفل پف کے طلباء و طالبات بھی اس کے خلاف ہو گئے کیونکہ سبھی یہ چاہتے تھے کہ سلے درن ہاؤس کپ نہ جیت پائے۔ ہیری جہاں بھی جاتا، لوگ اس کی طرف انگلیاں اُٹھا کر نہ صرف اشارے کرتے اور اس کے ہتک کرنے میں اپنی آواز کو دھیما کرنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ دوسری طرف سلے درن کے طلباء اس کے پاس سے گزرتے ہوئے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے علاوہ ازیں کئی ایک تو خوش ہو کر اسے مخاطب کرتے تھے۔ ''ہیری پوٹر! تمہارا بے حد شکریہ...... تم نے ہمیں برتری دلا دی۔''

صرف رون ہی ایک ایسا فرد تھا جس نے ہیری کا بھرپور ساتھ دیا۔

''سب اس بات کو کچھ ہی ہفتوں میں فراموش کر دیں گے، فریڈ اور جارج نے بھی بہت سارے پوائنٹس گنوائے ہیں اور لوگ پھر بھی انہیں پسند کرتے ہیں۔'' رون نے اسے تسلی دی۔

''لیکن انہوں نے ایک ہی جھٹکے میں ڈیڑھ سو پوائنٹس کبھی نہیں گنوائے ہوں گے۔ ہے نا؟'' ہیری نے غمگین لہجے میں کہا۔

''ہاں! یہ بات تو ہے۔'' رون نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

نقصان کی تلافی کرنے کیلئے اب بہت دیر ہو چکی تھی لیکن ہیری نے قسم کھائی کہ وہ آگے سے ان چیزوں میں کبھی ٹانگ نہیں

اڑائے گا جن سے اس کا کوئی لینا دینا نہ ہوگا۔ اب ادھر ادھر چھپ کر جاسوسی کا سلسلہ ہمیشہ کیلئے بند!......اسے خود پر اتنی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ اولیورووڈ کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ وہ کیوڈچ ٹیم میں سے الگ ہونا چاہتا ہے۔

''علیحدگی؟......اور کیوڈچ ٹیم سے؟'' وڈ گرجتے ہوئے غرایا۔ ''اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ اگر ہم کیوڈچ میچ میں نہیں جائیں گے تو ان پوائنٹس کو دوبارہ کیسے جیت پائیں گے؟''

بات صرف یہیں تک نہیں رہی، کیوڈچ کے کھیل کا لطف بھی غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ مشقوں کے دوران گری فنڈر کے باقی تمام کھلاڑی ہیری سے کلام کرنا پسند نہیں کرتے اور اگر انہیں ہیری سے کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو وہ اسے 'متلاشی' کہہ کر مخاطب کرتے، ان کے چہروں سے صاف جھلکتا تھا کہ وہ بحالت مجبوری اس سے بات کر رہے ہیں۔

ہر مائنی اور نیول بھی ہیری کی طرح طعن وتشنہ کے نشتر سہنے پر مجبور تھے مگر ان کی حالت ہیری کی طرح زیادہ بری نہیں تھی کیونکہ وہ اتنے مقبول اور پسندیدہ نہیں رہے تھے مگر ان کے ساتھ بھی کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ ہر مائنی نے بھی لوگوں کا دھیان اپنی طرف مبذول کرنا ختم کر دیا تھا اور وہ سر نیچا کئے اطمینان سے اپنا کام کرتی رہتی تھی۔ ہیری لگ بھگ خوش تھا کہ امتحانات اب زیادہ دور نہیں تھے۔ اسے جو ڈھیر ساری دہرائی کرنا تھی، اس فکر کے باعث اس کی توجہ ڈریگن والے حادثے سے ہٹ گئی۔ وہ، رون اور ہر مائنی اکٹھے ہی رہتے تھے، رات گئے تک پڑھتے تھے اور پیچیدہ جادوئی مرکبات کے نسخہ جات یاد کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ جادوئی کلمات اور تبدیلی ہیئت کے عوامل کو از بر کرنے میں جتے رہتے تھے۔ جادوئی انکشافات اور غوبلن کی بغاوت کی تاریخ کو خوب رٹا لگاتے تھے......

پھر امتحانات کے آغاز کے ایک ہفتہ پیشتر ہی 'دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے والی قسم' اچانک خود بڑے امتحان سے دوچار ہو کر رہ گئی۔ ایک دوپہر لائبریری سے اکیلے واپس لوٹتے وقت ہیری نے سامنے والے کمرہ جماعت میں سے کسی کی سبکیوں کی آواز سنی تو لاشعوری طور پر اس کے قدم زمین سے چپک کر رہ گئے۔ تجسس کے مارے ہیری کے کان خود بخود کمرہ جماعت کے دروازے سے جا لگے، سبکیاں بھرتے ہوئے اس نے پروفیسر کیورئیل کی دھیمی آواز سنی۔

''نہیں......نہیں......دوبارہ نہیں......براہ کرم!''

ایسا لگا جیسے کوئی اسے دھمکی دے رہا ہو۔ ہیری نے اپنے کان دروازے کے مزید قریب لگائے۔

''ٹھیک ہے......ٹھیک ہے......میں کروں گا......'' اس نے کیورئیل کو کراہتے ہوئے سنا۔

قدموں کی چاپ سن کر ہیری دروازے سے فوراً دور ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے جماعت کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کیورئیل اپنی پگڑی سیدھی کرتے ہوئے باہر نکلا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور ایسا لگا جیسے وہ قریباً رونے ہی والا ہو۔ وہ اتنا حواس باختہ

تھا کہ اس نے ہیری کو قریب کھڑے دیکھنے کی زحمت تک نہیں کی اور اپنے تفکرات میں گم تیز قدموں سے چلتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ ہیری خاموشی سے وہیں کھڑا رہا، اسے یقین تھا کہ کیورئیل نے اسے بالکل نہیں دیکھا تھا، وہ خاموشی سے اتنی دیر تک وہیں ٹھہرا رہا جب تک کیورئیل کے قدموں کی چاپ سنائی دینا بالکل بند نہیں ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے ڈرتے ڈرتے کمرہ جماعت میں جھانکا۔ وہ بالکل خالی تھا مگر دوسری طرف کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا دکھائی دیا۔ ہیری اس کی طرف قریباً آدھا راستہ طے کر پایا تھا کہ اچانک اسے یاد آ گیا کہ اس نے دوسروں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ بہرحال وہ بارہ پارس پتھروں کو داؤ پر لگا کر یہ کہہ سکتا تھا کہ سنیپ ابھی ابھی اس کمرے سے باہر گیا ہوگا اور ہیری نے ابھی جو سنا تھا اس کے بعد سنیپ کی چال میں نئی لچک آ گئی ہوگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کیورئیل نے آخر کار اپنی شکست تسلیم کر ہی لی تھی۔

ہیری الٹے قدموں لائبریری میں لوٹ گیا جہاں ہرمائنی ایک کونے میں بیٹھی ہوئی رون سے علم فلکیات کے سوالات دریافت کر رہی تھی۔ ہیری نے انہیں بتایا کہ اس نے کچھ دیر قبل کیا سنا تھا۔

''سنیپ نے آخر کار اسے راضی کر لیا ہے۔'' رون نے پریشانی سے کہا۔ ''اگر کیورئیل نے اسے بتا دیا کہ اس نے تاریک جادو سے محفوظ رہنے کیلئے کونسا جادوئی کلمہ استعمال کیا ہے تو وہ یقیناً اسے توڑ لینے میں کامیاب ہو جائے گا۔''

''فکر مت کرو، اب بھی فلافی وہاں موجود ہے......'' ہرمائنی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ سنیپ نے ہیگرڈ سے پوچھنے کے بجائے کسی اور راستے سے ہی پتہ چلا لیا ہو کہ اسے عبور کرنے کی ترکیب کیا ہوسکتی ہے؟'' رون نے اپنے چاروں طرف شلف میں سجی ہوئی ہزاروں کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ''میں دعویٰ کرسکتا ہوں کہ یہاں پر کوئی ایسی کتاب ضرور ہوگی جس میں یہ لکھا ہوگا کہ تین سروں والے خونخوار کتے سے محفوظ رہتے ہوئے اسے کیسے پار کیا جا سکتا ہے......تو اب ہم کیا کریں ہیری؟''

رون کی آنکھوں میں ایک بار پھر مہماتی خطرے کی چمک ابھر آئی تھی لیکن ہیری کے جواب دینے سے پہلے ہی ہرمائنی بیچ میں کود پڑی۔

''ڈمبل ڈور کے پاس جاؤ......ہمیں یہ کام صدیوں پہلے ہی کر دینا چاہئے تھا اگر ہم اپنے طور پر کوئی بھی کام کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ طے ہے کہ وہ لوگ اب کی بار ہمیں سکول سے باہر نکال دیں گے......''

''مگر ہمارے پاس کوئی ثبوت بھی تو نہیں ہے......'' ہیری تلملا کر بولا۔ ''کیورئیل اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ ہماری طرفداری میں بالکل نہیں بولیں گے۔ سنیپ کو تو صرف اتنا کہنا ہوگا کہ اسے کیا معلوم؟......طورال کیسے ہیلووئین کے دن ہوگورٹ میں گھس آیا تھا؟

اور وہ اس دن تیسری منزل کے آس پاس گئے ہی نہیں......تمہارا کیا خیال ہے لوگ کس پر بھروسہ کریں گے؟......اس پر یا ہم پر! یہ کسی سے بھی چھپا نہیں ہے کہ ہم اس سے نفرت کرتے ہیں۔ ڈمبل ڈور سوچیں گے کہ ہم نے سنیپ کو نکلوانے کیلئے یہ ساری کہانی گھڑی ہے۔ اس معاملے میں فلیچ بھی ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ چاہے اس پر اس کی زندگی کیوں نہ داؤ پر لگ جائے کیونکہ سنیپ کے ساتھ اس کی گہری دوستی ہے۔ وہ تو یہی سوچے گا کہ ہمیں پارس پتھر یا فلافی کے بارے میں معلوم ہی نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہمیں بہت سے جوابات اور وضاحتیں دینا پڑیں گی۔''

ہرمائنی کو تو یقین ہو گیا مگر رون کا ذہن اسے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔

''اگر ہم تھوڑا سی کوشش کر کے معاملے کو......''

''بالکل نہیں!'' ہیری نے رون کی بات کاٹتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''ہم پہلے ہی اس معاملے میں بہت زیادہ ملوث ہو چکے ہیں۔'' اس نے سیارہ مشتری کا سمتی نقشہ باہر نکالا اور اسے میز پر پھیلا کر مشتری کے چاندوں کے نام یاد کرنے لگا۔

☆☆☆

اگلی صبح ہیری، ہرمائنی اور نیول کو ناشتے کے وقت خطوط ملے۔ سبھی خطوط میں ایک ہی بات لکھی ہوئی تھی۔

'آپ کی مجوزہ سزا آج رات گیارہ بجے شروع ہوگی۔ براہ کرم بڑے ہال میں مسٹر فلیچ سے ملاقات کریں۔'

پروفیسر ایم گوناگل

پوائنٹس گنوانے کے وبال میں ہیری یہ بالکل فراموش کر بیٹھا تھا کہ انہیں مجوزہ سزا کے مرحلے کو طے کرنا باقی تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہرمائنی یہ شکایت کرے گی کہ اس وجہ سے دہرائی کی ایک پوری رات ضائع ہو جائے گی لیکن ہرمائنی کے لبوں پر ایک بھی شکایتی لفظ نہ آیا۔ وہ ہیری کی طرح کچھ اور سوچ رہی تھی کہ انہیں جو سزا ملی تھی، وہ انہیں ضرور ملنا چاہئے تھی۔ اس رات کو گیارہ بجے انہوں نے ہال میں رون سے رخصت لی اور نیول کے ساتھ نیچے بڑے ہال میں پہنچ گئے۔ فلیچ وہاں پہلے سے ہی موجود تھا......اس کے ساتھ ایک اور صورت بھی دکھائی دی جسے دیکھ کر ان کے منہ کھلے رہ گئے۔ وہ مل فوائے تھا۔ ہیری یہ بھول گیا تھا کہ مل فوائے کو بھی مجوزہ سزا بھگتنا تھی۔

''سب میرے پیچھے آؤ۔'' فلیچ نے ایک لالٹین جلاتے ہوئے کہا اور انہیں باہر لے گیا۔ ''میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ تم لوگ دوبارہ سکول کے قوانین توڑتے وقت کم از کم دو بار ضرور سوچو گے...... ہے نا؟'' وہ رُک کر ان کی طرف خونخوار نگاہوں سے گھورنے لگا۔ وہ سب خاموش رہے۔ ''اور ہاں!'' فلیچ نے بات آگے بڑھائی۔ ''اگر مجھ سے پوچھا جائے تو کڑی محنت اور گہری اذیت سب سے اچھا

سبق ثابت ہوتا ہے...... بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب سزا کے پرانے طریقوں کا استعمال ترک کر دیا گیا ہے...... جب تمام مجرموں کو کچھ دنوں کیلئے کلائیوں سے زنجیریں باندھ کر چھت سے الٹا لٹکا دیا جاتا تھا۔ میرے دفتر میں اب بھی ان دنوں کی یادگار زنجیریں، ہتھکڑیاں اور سلاخیں رکھی ہوئی ہیں۔ میں روزانہ ان کی صفائی کرتا ہوں اور ان میں تیل ڈالتا ہوں تاکہ وہ تروتازہ رہیں اور ضرورت پڑنے پر ان کا بخوبی استعمال کیا جا سکے......ٹھیک ہے ہم چلتے ہیں اور ہاں! فرار ہونے کے بارے میں تو سوچنا مت۔ اگر تم نے ایسا کیا تو......اس کا انجام اس سے بھی بھیانک ثابت ہوگا۔'' فلیچ کی آنکھوں میں عجیب سی سفاکانہ چمک ابھر آئی۔

وہ قلعے کی عمارت سے باہر نکلے اور اندھیرے میدان میں اتر گئے۔ میدان کی گھاس ان کے پیروں تلے خوفناک سرسراہٹیں پیدا کر رہی تھی۔ نیول کی سانسیں بے ہنگم انداز میں چل رہی تھیں۔ ہیری سوچ رہا تھا کہ نہ جانے انہیں کون سی سزا ملنے والی تھی؟ یہ سچ مچ کوئی ہیبت ناک قسم کی سزا ہی ہوگی ورنہ فلیچ اتنا خوش نہیں دکھائی دے سکتا تھا۔ چاند چمک رہا تھا لیکن اس کے سامنے بادلوں کی ٹولیاں تیر رہی تھیں جس کی وجہ سے بار بار گھپ اندھیرا چھا جاتا تھا۔ ہیری کو سامنے کی طرف اندھیرے میں سائے کے مانند دکھائی دیتے ہوئے ہیگرڈ کے جھونپڑے کی کھڑکیاں صاف نظر آ رہی تھیں جن میں سے زرد روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی۔ اسی لمحے انہیں دور کہیں کسی چیز کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

''کیا یہ تم ہو فلیچ؟ جلدی آؤ۔ مجھے فوراً روانہ ہونا ہے۔''

ہیری کا دل بری طرح اچھل پڑا۔ اگر وہ ہیگرڈ کے ساتھ کوئی کام انجام دینے کیلئے پابند کئے گئے تھے تو یہ سزا کچھ زیادہ بری نہیں ہوگی۔ اس کے چہرے سے جھلکنے والے اطمینان کو فلیچ نے فوراً تاڑ لیا تھا۔ وہ طنزیہ انداز میں غراتا ہوا بولا۔ ''لگتا ہے کہ تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم اس احمق کے ساتھ مزے کرنے جا رہے ہو؟ دوبارہ سوچ لولڑکے! تم تاریک جنگل میں جا رہے ہو اور مجھے یقین ہے کہ تم لوگ صحیح سلامت واپس نہیں آ پاؤ گے......ہی ہی ہی!''

یہ سن کر تو نیول کے منہ سے سسکاری نکل گئی اور مل فوائے چلتے چلتے یکا یک رُک گیا۔

''جنگل؟'' مل فوائے نے دہرایا۔ اس کا چہرہ اتنا پرسکون نہیں تھا جتنا عام طور پر دکھائی دیا کرتا تھا۔ ''ہم رات کے وقت وہاں نہیں جا سکتے......وہاں ہر طرح کے جانور بستے ہیں......میں نے سنا ہے کہ وہاں بھیڑیائی انسان بھی پائے جاتے ہیں۔''

نیول نے دہشت سے ہیری کے چوغے پر اپنی گرفت کس لی تھی اور اس کے حلق سے ایسی گھٹی گھٹی سی آواز نکلی جیسے اس کا گلا رندھ گیا ہو۔

''مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، یہ تمہارے حصے کی پریشانی ہے!'' فلیچ لاپروائی سے بولا۔ ہیری کو محسوس ہوا کہ خوشی کے مارے

اس کی آواز کانپ رہی تھی۔ ’’ان بھیڑیائی انسانوں کے بارے میں تمہیں قانون شکنی سے پہلے سوچنا چاہئے تھا۔ ہے نا؟‘‘

ہیگرڈ اندھیرے سے نکل کر ان کے سامنے آ گیا۔

’’مجھے یہاں انتظار کرتے کرتے آدھا گھنٹہ بیت چکا ہے۔ تم ٹھیک تو ہو ہیری...... ہر مائنی؟‘‘ ہیگرڈ نے تیز آواز میں پوچھا۔

’’ہیگرڈ! میں ان سے اتنا دوستانہ برتاؤ نہیں کرتا ہوں۔‘‘ فلیچ نے تلخی سے کہا۔ ’’یہ مت بھولو کہ انہیں یہاں سزا دینے کیلئے لایا گیا ہے۔‘‘

’’اسی لئے تمہیں دیر ہو گئی کیوں؟‘‘ ہیگرڈ نے فلیچ کی طرف غصے سے دیکھا۔ ’’ان پر تقریر کا رعب جھاڑتے رہے ہو، ہے نا؟ یہ تمہارا کام نہیں ہے، تم نے اپنا کام کر دیا ہے اب انہیں میرے حوالے کر دو۔‘‘

’’ٹھیک ہے، میں صبح واپس آؤں گا۔‘‘ فلیچ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ ’’اگر ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا بچے گا تو اسے واپس لے جاؤں گا۔‘‘ اس نے کٹھور انداز سے بات مکمل کی۔ پھر وہ واپس مڑا اور قلعے کی عمارت کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کی لالٹین کی لہراتی ہوئی روشنی لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی جا رہی تھی۔ مل فوائے ہیگرڈ کی طرف مڑا۔

’’میں تاریک جنگل میں نہیں جاؤں گا۔‘‘ مل فوائے نے ضدی لہجے میں کہا۔ اور ہیری یہ سن کر بے حد خوش ہوا، اس کی آواز میں چھپی ہوئی دہشت صاف جھلک رہی تھی۔

’’اگر تمہیں ہوگورٹ میں رُکنا ہے تو یہ کام تو کرنا ہی پڑے گا۔‘‘ ہیگرڈ نے غصے سے کہا۔ ’’تم نے غلطی کی ہے اور تمہیں اس غلطی کی قیمت چکانا ہی پڑے گی۔‘‘

’’مگر یہ تو نوکروں کا کام ہے، یہ طلباء کا کام نہیں ہے۔ میں نے سوچا تھا کہ ہمیں کچھ سطریں لکھنا پڑیں گی یا پھر ایسا ہی کچھ اور کرنا ہوگا۔ اگر میرے ڈیڈی کو پتہ چل جائے کہ میں یہ کر رہا ہوں تو وہ......‘‘

’’تم سے کہیں گے کہ ہوگورٹ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔‘‘ ہیگرڈ نے اس کی بات مکمل کرتے ہوئے غرایا۔ ’’سطریں لکھنا...... اس سے کسی کو کیا سبق مل سکتا ہے؟ تمہیں کچھ سخت اور خطرے والا کام کرنا ہوگا ورنہ ہوگورٹ کو چھوڑنا ہوگا۔ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے ڈیڈی تمہیں سکول سے باہر نکلتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں تو تم قلعے میں واپس لوٹ جاؤ اور اپنا سامان اکٹھا کر لو...... چلو!‘‘

مل فوائے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔ اس نے ہیگرڈ کو غصیلی نگاہوں سے گھورا اور پھر سر زمین کی جھکا لیا۔

’’تو پھر ٹھیک ہے۔‘‘ ہیگرڈ نے کہا۔ ’’اب دھیان سے سنو! کیونکہ میں آج رات جو کرنے جا رہا ہوں وہ خطرناک ہے، اور میں نہیں چاہتا کہ کسی کو کوئی نقصان پہنچے۔ کچھ دیر میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو...... سمجھ گئے ہو نا!‘‘

وہ انہیں جنگل کے کنارے تک لے گیا۔ اپنی لالٹین کو اونچی اُٹھا کر اس نے ایک تنگ اور بل دار پگڈنڈی دکھائی جو گھنے جنگل میں بل کھاتی ہوئی کہیں گم ہوگئی تھی۔ جب وہ جنگل کی طرف دیکھ رہے تھے تو ہلکی ہوا نے ان کے بال اوپر اُڑا دیئے۔

''یہاں دیکھو!'' ہیگرڈ نے بلند آواز میں کہا۔'' زمین پر پڑی یہ چمکدار چیز دیکھ رہے ہو؟ چاندی جیسی! یہ یک سنگھے کا خون ہے۔ جنگل میں ایک یک سنگھا ایسا ہے جسے کسی نے بری طرح زخمی کر دیا ہے۔ ایک ہفتہ میں یہ دوسری بار ہوا ہے۔ پہلے بدھ والے دن کو مجھے ایک یک سنگھا مرا ہوا ملا تھا۔ ہم لوگوں کو جنگل میں جا کر اس زخمی یک سنگھے کو تلاش کرنا ہے، شاید ہم اسے اس کی اذیت سے خلاصی دلوا سکیں۔''

''اور کیا ہوگا اگر یک سنگھے کو جس نے زخمی کیا ہے وہ ہمیں پہلے تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے۔'' مل فوائے نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔ وہ اپنے خوف کو اپنی آواز سے دور رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

''اگر تم میرے یا فینگ کے ساتھ رہو گے تو جنگل میں رہنے والی کوئی چیز بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔'' ہیگرڈ نے سر ہلا کر بتایا۔'' اور پگڈنڈی پر ہی رہنا، ٹھیک ہے! اب ہم دو ٹولیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اور الگ الگ سمتوں میں اس خون کی لکیر کا تعاقب کرتے ہیں۔ ہر طرف خون پھیلا ہوا ہے۔ کم از کم پچھلی رات سے یہ یک سنگھا ادھر ادھر بھٹکتا رہا ہوگا۔''

''میں فینگ کے ساتھ جاؤں گا۔'' مل فوائے فینگ کے لمبے دانت دیکھ کر جلدی سے بولا۔

''ٹھیک ہے! مگر میں تمہیں آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ کافی ڈرپوک ہے۔'' ہیگرڈ نے بتایا۔'' تو میں، ہیری اور ہرمائنی ایک سمت میں جائیں گے، ڈریکو، نیول اور فینگ دوسری سمت میں۔ اور سنو اگر کسی کو یک سنگھے مل جائے تو وہ سبز چنگاریاں نکالے گا...... سمجھ گئے! اپنی چھڑیاں اُٹھا لو اور اس کی ابھی مشق کرو...... اس طرح ...... اور اگر کوئی مصیبت میں پھنس جائے تو وہ سرخ چنگاریاں نکالے گا، اور ہم لوگ تمہیں ڈھونڈ لیں گے۔ اس لئے محتاط اور ہوشیار رہنا...... اب سب لوگ چل پڑیں۔''

جنگل سیاہ اور ساکت تھا۔ تھوڑا اندر جا کر وہ پگڈنڈی کے اس حصے تک پہنچ گئے جہاں سے دو راستے نکلتے تھے۔ ہیری، ہرمائنی اور ہیگرڈ بائیں سمت کے راستے پر چل پڑے اور مل فوائے، نیول اور فینگ دائیں سمت والے راستے پر نکل گئے۔ ہیری نے دیکھا کہ ہیگرڈ بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا کوئی بھیڑیائی انسان، یک سنگھوں کو ہلاک کر سکتا ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بھیڑیائی انسان اتنے پھرتیلے نہیں ہوتے۔'' ہیگرڈ نے جواب دیا۔'' یک سنگھوں کو پکڑنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ نہایت طاقتور جادوئی جانور ہوتے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے یک سنگھوں کے زخمی ہونے کی بارے میں کبھی نہیں سنا۔''

وہ لوگ پھپھوندی دار درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب سے گزرے۔ ہیری کو بہتے ہوئے پانی کی آواز سنائی دے رہی تھی، کہیں آس پاس ہی کوئی چشمہ بہہ رہا تھا۔ بل دار پگڈنڈی پر ادھر ادھر زخمی یک سنگھے کے خون کے دھبے پھیلے دکھائی دے رہے تھے۔

''تم ٹھیک تو ہو ہر مائنی؟'' ہیگر ڈ نے متفکر لہجے میں کہا۔ ''فکر مت کرو۔ اگر وہ اتنی بری طرح سے زخمی ہے تو وہ زیادہ دور تک نہیں جا سکتا اور پھر ہم اسے...... جلدی سے اس درخت کے پیچھے چھپ جاؤ!''

ہیگر ڈ نے ہیری اور ہر مائنی کو پکڑا اور انہیں پگڈنڈی سے ہٹا کر بلوط کے ایک اونچے درخت کے عقب میں چھپا دیا۔ اس نے ایک تیر نکال کر اپنی کمان میں لگایا اور کمان کو سیدھی اُٹھا کر بالکل تیار دکھائی دیا۔ وہ تینوں درخت کے پیچھے دبکے بیٹھے رہے۔ ایسا لگا جیسے کوئی نزدیک ہی گرے ہوئے سوکھے پتوں کے اوپر سے پھسلتا ہوا چلا جا رہا ہو۔ ایسی آواز آ رہی تھی جیسے کوئی لمبا چوغہ زمین پر گھسٹ رہا ہو۔ ہیگر ڈ اندھیری پگڈنڈی پر نگاہیں جمائے ہوئے تھا لیکن کچھ دیر بعد آواز دھیمی ہوتی چلی گئی۔ قدموں کی چاپ معدوم ہو کر مٹ گئی۔

''میں جانتا تھا یہاں پر کوئی موجود ہے جسے یہاں پر نہیں ہونا نہیں چاہئے۔'' ہیگر ڈ بولا۔

''کیا کوئی بھیڑیائی انسان......؟'' ہیری نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

''نہ تو وہ بھیڑیائی انسان تھا اور نہ ہی کوئی یک سنگھا۔'' ہیگر ڈ نے مری مری آواز میں کہا۔ ''ٹھیک ہے میرے پیچھے آؤ مگر ذرا سنبھل کر......''

وہ لوگ اور زیادہ دھیمی چال چلنے لگے۔ ہلکی سی ہلکی آواز سننے کیلئے بھی ان کے کان متحرک تھے۔ اچانک سامنے والی خالی جگہ پر کوئی چیز حرکت کرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ تینوں ٹھٹک کر رُک گئے۔

''کون ہے؟...... سامنے آؤ...... میرے پاس ہتھیار ہے!'' ہیگر ڈ سختی سے غرایا۔

اور خالی جگہ سے کوئی سامنے آ گیا...... کیا وہ آدمی تھا یا پھر گھوڑا؟ کمر تک تو وہ آدمی ہی تھا جس کے سرخ بال اور ڈاڑھی تھی، لیکن اس کا چمکدار زیریں دھڑ بالکل گھوڑے کا ہی تھا۔ سرخ بھورے رنگ کا دھڑ، چار ٹانگیں، نوکیلے اور سخت کھر اور پیچھے سرخ بالوں والی لمبی دم تھی۔ اسے دیکھ کر ہیری اور ہر مائنی کا منہ لٹک گیا۔ شاید انہیں یک سنگھے کی امید تھی۔

''اوہ اچھا یہ تم ہو رونن!...... کیسے ہو؟'' ہیگر ڈ کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ اطمینان کی سانس لیتا ہوا اسے مخاطب ہوا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے اس عجیب شخص سے ہاتھ ملایا۔

''شب بخیر ہیگر ڈ! کیا تم مجھ پر تیر چلانے والے تھے؟'' رونن نے پوچھا۔ اس کی آواز گہری اور تاسف بھری محسوس ہو رہی تھی۔

''بہت ہوشیار رہنا پڑ رہا ہے رونن!'' ہیگرڈ نے اپنی کمان کو تھپتھپاتے ہوئے جواب دیا۔''اس جنگل میں کوئی خطرناک چیز گھس آئی ہے اور وہ کھلی گھوم رہی ہے...... ارے ہاں! ان سے ملو! یہ ہیری پوٹر ہے اور یہ مس ہرمائنی گرینجر ہے۔ سکول کے طلباء ہیں۔ اور یہ رونن ہے ایک قنطر وس!''

''ہم نے دیکھ لیا ہے۔'' ہرمائنی نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

''شب بخیر بچو!'' رونن ان کی طرف متوجہ ہوا۔''تو تم لوگ طلباء ہو؟ اور تم سکول میں بہت کچھ سیکھتے ہو گے...... ہے نا؟''

''جی!'' ہیری نے اثبات میں کہا۔

''تھوڑا بہت......'' ہرمائنی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''تھوڑا بہت! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔'' رونن نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا سر پیچھے کی طرف کیا اور آسمان کی طرف گھورا۔''مریخ آج رات بہت زیادہ چمک رہا ہے۔''

''ہاں!'' ہیگرڈ نے بھی اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔''سنو! مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم سے ملاقات ہوگئی رونن! ایک یک سنگھا زخمی ہو گیا ہے کیا تم نے اسے کہیں دیکھا ہے؟''

رونن نے فوراً جواب نہیں دیا۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے اوپر آسمان کی طرف دیکھتا رہا اور اس نے دوبارہ آہ بھری۔

''ہمیشہ معصوم لوگ ہی پہلے شکار ہوتے ہیں۔ ایسا صدیوں سے ہوتا رہا ہے، یہی اب ہو رہا ہے۔'' رونن نے مغموم لہجے میں کہا۔

''ہاں!...... لیکن تم نے کچھ دیکھا ہے رونن؟ کوئی غیر معمولی چیز؟'' ہیگرڈ نے پوچھا۔

جب ہیگرڈ اس کی طرف بے چینی سے دیکھ رہا تھا تو رونن نے دہراتے ہوئے کہا۔

''مریخ آج رات بہت چمک رہا ہے...... کچھ زیادہ غیر معمولی طور پر چمک رہا ہے۔''

''ہاں! مگر میرا مطلب زمین کے آس پاس کی غیر معمولی چیز سے تھا۔'' ہیگرڈ نے جھنجلا کر کہا۔''تو تم نے کوئی عجیب نہیں دیکھی؟''

ایک بار پھر رونن نے جواب دینے میں تامل کیا۔ آخر اس نے سکوت توڑا۔

''جنگل میں بہت سے گہرے راز چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔''

رونن کے پیچھے درختوں میں ہلچل کی وجہ سے ہیگرڈ نے ایک بار پھر اپنی کمان اُٹھا دی۔ لیکن یہ ایک اور قنطر وس تھا جس کے کالے بال اور کالا دھڑ تھا، وہ رونن سے زیادہ وحشی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کا چہرہ کرخت اور سختی سے بھرپور تھا۔

''ہیلو...... بان! سب ٹھیک ہے؟'' ہیگرڈ نے کمان کو گراتے ہوئے کہا۔

''شب بخیر ہیگرڈ! مجھے امید ہے کہ تم بھی خیریت سے ہوگے!'' بان نے کرخت آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہی ہوں، دیکھو! میں ابھی رونن سے پوچھ رہا تھا کہ کیا اس نے یہاں پر حال ہی میں کوئی عجیب اور غیر معمولی چیز دیکھی ہے؟ بات یہ ہے کہ ایک یک سنگھا زخمی ہو گیا ہے۔ کیا تم اس بارے میں کچھ جانتے ہو؟''

بان چل کر رونن کے قریب کھڑا ہو گیا، اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا۔

''مریخ آج کچھ زیادہ ہی چمک دار دکھائی دے رہا ہے۔''

''یہ تو میں نے سن لیا ہے بان! اچھا اگر تم میں سے کسی کو بھی کچھ دکھائی دے تو براہ کرم مجھے خبر کر دینا۔ ٹھیک ہے نا!...... اب ہم چلتے ہیں!'' ہیگرڈ مریخ کی تکرار سے پریشان ہو گیا تھا۔

ہیری اور ہرمائنی اس خالی جگہ سے ہیگرڈ کے پیچھے پیچھے چل دیئے اور وہ اپنے کندھوں کے پیچھے سے رونن اور بان کی طرف دیکھتے رہے جب تک کہ وہ درختوں کی اوٹ میں گم نہیں ہو گئے۔

''کبھی بھی کسی قنطروس سے سیدھے اور صاف جواب کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ کم بخت ہمیشہ آسمان کے ستاروں کو ہی تکتے رہتے ہیں، چاند سے نیچے زمین کی کسی بھی چیز میں تو انہیں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔'' ہیگرڈ کے لہجے میں جھنجلاہٹ کی جھلک ابھی تک موجود تھی۔

''کیا یہاں بہت سارے قنطروس رہتے ہیں؟'' ہرمائنی نے پوچھا۔

''ہاں تھوڑے بہت ہیں!...... وہ زیادہ تر اپنے کام سے کام رکھتے ہیں لیکن اگر مجھے ان کے ساتھ کوئی بات کرنا ہو تو وہ اتنے بھلے ہیں کہ فوراً ہی آ جاتے ہیں۔ قنطروس کافی گہرے اور ذہین ہوتے ہیں...... انہیں بہت کچھ معلوم ہوتا ہے...... مگر وہ زیادہ بتاتے نہیں ہیں!''

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ جس کی آواز ہم نے پہلے سنی تھی، وہ بھی کوئی قنطروس ہی تھا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''کیا وہ آواز تمہیں گھوڑے کے ٹاپوں جیسی محسوس ہوئی تھی؟ نہیں اگر مجھ سے پوچھا جائے تو وہ وہی تھا جو یک سنگھوں کو ہلاک کر رہا ہے...... اس طرح کی آواز میں نے اس جنگل میں کبھی پہلے نہیں سنی تھی۔'' ہیگرڈ نے رُک کر اسے جواب دیا۔

وہ لوگ گھنے، تاریک درختوں کے بیچ چلتے رہے۔ ہیری گھبراہٹ میں اپنے کندھے کے پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا رہا۔ اسے یہ ڈراؤنا احساس ہو رہا تھا کہ کوئی ان پر نظر رکھے ہوئے تھا۔ وہ بہت خوش تھا کہ ان کے ساتھ ہیگرڈ اور اس کی کمان تھی۔ وہ لوگ راستے میں ایک

موڑ پر مڑ ہی رہے تھے کہ اسی وقت ہرمائنی نے ہیگرڈ کا بازو پکڑ لیا۔

''ہیگرڈ! دیکھو......سرخ چنگاریاں! وہ لوگ کسی مصیبت میں ہیں۔'' ہرمائنی نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں یہیں رکو! پگڈنڈی پر ہی رہنا۔ میں ابھی واپس آتا ہوں۔'' ہیگرڈ انہیں وہیں چھوڑ کر تیز قدموں سے چنگاریوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ انہوں نے سنا کہ وہ جھاڑیوں کو چیرتا ہوا جا رہا تھا۔ وہ دونوں بہت ڈرے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے، انہیں چاروں طرف پتوں کی سرسراہٹوں کے علاوہ اور کچھ نہیں سنائی دے رہا تھا۔

''کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ لوگ زخمی ہو گئے ہوں؟'' ہرمائنی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اگر مل فوائے زخمی ہوا ہو تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں مگر اگر نیول کو کچھ ہو گیا...... ہماری غلطی کے باعث آج وہ یہاں پر ہے۔'' ہیری سپاٹ لہجے میں پھسپھسایا۔

کافی دیر ہو چکی تھی۔ ان کے کان ہلکی سی آواز سننے کیلئے پوری طرح مستعد دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری ہوا کی ہر آہٹ، ہر چٹختی ہوئی ٹہنی کی آواز سن سکتا تھا۔ کیا ہو رہا تھا؟ باقی لوگ کہاں تھے؟

آخرکار ایک زوردار آواز نے ہیگرڈ کے واپس لوٹنے کی خبر دی۔ مل فوائے، نیول اور فینگ اس کے ساتھ تھے۔ ہیگرڈ آگ بگولا دکھائی دے رہا تھا۔ ہوا کچھ یہ تھا کہ مل فوائے، نیول کے عقب میں خاموشی سے چل رہا تھا اور پھر اس نے مذاق میں نیول کو پکڑ لیا۔ نیول اس ناگہانی مصیبت سے بری طرح گھبرا گیا اور اس نے فوراً سرخ چنگاریاں روشن کر دیں۔

''ہم لوگوں کی قسمت اچھی ہو گی اگر تم لوگوں کی اچھل کود کے باوجود میں کوئی سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ ٹھیک ہے! اب ہم اپنی ٹولی میں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ نیول تم میرے اور ہرمائنی کے ساتھ رہو گے اور ہیری، تم فینگ اور اس بے وقوف کے ساتھ جاؤ گے۔ اس کا مجھے افسوس ہے۔'' ہیگرڈ نے ہیری سے دبی ہوئی آواز میں کہا۔ ''جہاں تک میرا خیال ہے تمہیں ڈرانے کیلئے اسے زیادہ محنت کرنا ہو گی اور مجھے یہ کام کرنا ہی ہے۔''

اس طرح ہیری، مل فوائے اور فینگ کے ساتھ گھنے جنگل میں چل دیا۔ وہ لگ بھگ آدھے گھنٹے تک جنگل کے اندر گھومتے چلے گئے۔ اب راستہ دکھائی دینا قریباً بند ہو چکا تھا کیونکہ یہاں پر درخت بہت گھنے تھے۔ ہیری نے دیکھا کہ خون کی لکیر اب زیادہ موٹی ہو گئی تھی۔ ایک درخت کی جڑوں میں تو خون کا بڑا چھینٹا دکھائی دے رہا تھا۔ اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ جانور زیادہ دور نہیں ہو گا وہ قریب ہی کہیں درد سے پڑا تڑپ رہا ہو گا۔ ہیری کو بلوط کے ایک پرانے درخت کی گھنی شاخوں کے درمیان سے آگے کھلی جگہ دکھائی دی۔

''وہ دیکھو!'' وہ بڑبڑایا اور اس نے مل فوائے کو روکنے کیلئے ہاتھ اُٹھا دیا۔ زمین پر کوئی چمکیلی سفید چیز پڑی ہوئی محسوس ہو رہی

تھی۔ وہ دھیمے دھیمے چلتے ہوئے اس کے کچھ قریب ہوئے۔

وہ واقعی یک سنگھا ہی تھا اور مر چکا تھا۔ ہیری نے اتنا خوبصورت اور اداس چہرہ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ جہاں وہ گرا تھا وہاں اس کی لمبی دبلی ٹانگیں عجیب طرح سے الجھی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے موتیوں جیسے سفید بال زمین پر پھیلے ہوئے پتوں پر بکھرے پڑے تھے۔ ہیری نے اس کی طرف ایک قدم بڑھایا ہی تھا کہ اسی وقت سرسراہٹ کی آواز گونجی، وہ جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ کھلی جگہ کے ایک کونے والی جھاڑی میں حرکت ہوئی اور پھر...... سایوں کے درمیان سے نقاب پہنے ایک جسم زمین پر رینگتے ہوئے باہر نکلا۔ اس کا انداز اس جانور جیسا تھا جو شکار کرنے کیلئے تاک لگائے ہوئے ہو۔ ہیری، مل فوائے اور فینگ اپنی جگہ پر مجسمے کی طرح ساکت کھڑے رہ گئے۔ سیاہ چوغہ پہنے ہوئے وہ جسم آہستہ آہستہ زمین پر گھسٹتے ہوئے یک سنگھے کی طرف بڑھا۔ وہ اس کے پاس پہنچ کر اس نے جانور کے پہلو میں لگے ہوئے زخم پر اپنا منہ جھکایا اور اس کا خون پینا شروع کر دیا۔

''اوں اواواواواواوں!''

اسی لمحے مل فوائے کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور اس نے پلٹ کر دوڑ لگا دی۔ فینگ نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ نقاب پوش سائے نے اپنا سر اُٹھایا اور سیدھا ہیری کی طرف دیکھا۔ یک سنگھا کا خون اس کے تاریک منہ پر چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جو بوندوں کی شکل میں زمین پر ٹپک رہا تھا۔ سایہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا چلا گیا اور پھر وہ تیزی سے ہیری کی طرف بڑھنے لگا۔ ہیری ڈر کے مارے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پایا۔ اسی وقت اس کے ماتھے میں درد کی ایک تیز لہر اُٹھی۔ اتنا شدید درد آج سے پہلے اسے کبھی نہیں ہوا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ماتھے پر بنی گرتی برق جیسی خراش میں آگ بھر گئی ہو۔ اس کا سر چکرانے لگا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرے کی گہری چادر پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔ اسی لمحے اسے اپنے عقب میں تیز ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ پھر کسی نے اس کے اوپر سے کود کر اس سیاہ سائے پر حملہ کر دیا تھا۔

ہیری کے سر میں اتنا بھیانک درد ہو رہا تھا کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل گرتا چلا گیا۔ اس کے حواس بحال میں ہونے میں ایک دو منٹ لگے۔ جب اس نے اوپر سر اُٹھا کر دیکھا تو وہ سایہ جا چکا تھا اور ایک قنطروس اس کے قریب کھڑا تھا۔ وہ رونن یا بان نہیں تھا بلکہ وہ ان سے کافی مختلف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے سفید بھورے بال تھے اور نچلا دھڑ سنہری زرد تھا۔

''تم ٹھیک تو ہو؟'' قنطروس نے پوچھا اور اس نے ہیری کو پیروں پر کھڑا کر دیا۔

''ہاں!...... شکریہ...... وہ کیا تھا؟'' ہیری نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

قنطروس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہیری نے اس کے چہرے پر نگاہیں جمائیں، اُس کی آنکھیں حیرت انگیز طور پر نیلی تھیں بالکل

نیلم کی طرح! اس نے ہیری کی طرف غور سے دیکھا اور اس کی نگاہ اس نشان پر ٹھہر گئی جو ہیری کے ماتھے پر سرخ خون کی طرح چمک رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ پھر سے تازہ ہو گیا ہو اور اس میں سے خون بہہ نکلا ہو۔

''تم یقیناً پوٹر ہو گے لڑکے!'' وہ تعجب بھری آواز میں بولا۔ ''بہتر ہو گا کہ تم ہیگرڈ کے پاس واپس لوٹ جاؤ...... جنگل اس وقت بالکل محفوظ نہیں ہے...... خاص طور پر تمہارے لئے!...... کیا تم سواری کر سکتے ہو۔ اس طرح تم جلدی پہنچ جاؤ گے۔''

ہیری کے دماغ میں کئی سوالات سر اُٹھا رہے تھے۔

''میرا نام فائرنز ہے۔'' قنطروس نے اپنے اگلے پیروں کو زمین پر جھکاتے ہوئے کہا تا کہ ہیری اس کی پیٹھ پر چڑھ سکے۔ اچانک کھلی جگہ کے اطراف سے تیز ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اگلے ہی لمحے رونن اور بان قنطروس وہاں پہنچ گئے۔ وہ دونوں بری طرح ہانپ رہے تھے اور ان کے جسم پسینے سے شرابور ہو رہے تھے۔

''فائرنز!'' بان نے غراتے ہوئے کہا۔ ''تم یہ کیا کر رہے ہو؟ تمہاری پیٹھ پر ایک انسان بیٹھا ہوا ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی، کیا تم کوئی عام خچر ہو؟''

''تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون ہے؟'' فائرنز نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''یہ پوٹر لڑکا ہے، یہ جتنی جلدی اس جنگل سے باہر چلا جائے اتنا ہی اس کیلئے اچھا ہو گا۔''

''تم نے اسے کتنی باتیں بتا دی ہیں؟'' بان غصے سے غراتا ہوا بولا۔ ''یاد رکھو فائرنز! ہم نے اٹوٹ قسم کھا رکھی ہے کہ ہم خدائی قوانین شکنی کے مرتکب کبھی نہیں ہوں گے۔ کیا ہم نے ستاروں کی چالوں میں یہ نہیں پڑھ لیا کہ آگے کیا ہونے والا ہے؟''

رونن نے بے چین ہو کر زمین پر اپنے کھر پٹخ دیئے۔

''مجھے یقین ہے کہ فائرنز نے سوچا ہو گا کہ وہ صحیح کام کر رہا ہے۔'' رونن نے اپنی اُداس آواز میں کہا۔ بان نے یہ سن کر غصے میں اپنے پچھلے کھر زمین پر دے مارے۔

''صحیح کام ہونہہ! صحیح اور غلط سے ہمارا کیا واسطہ؟ قنطروس کو صرف اس سے مطلب ہونا چاہیے کہ کیا ماجرا رونما ہونے والا ہے؟ نہ کہ وہ پیش گوئی کرتے پھریں۔ یہ ہمارا کام نہیں ہے کہ ہم ستاروں کی چالیں دیکھ کر غیب کا حال بتاتے پھریں یا پھر جنگل میں بھٹکنے والے انسانوں کے پیچھے گدھوں کی طرح دوڑتے پھریں۔''

اس کی بات سن کر اچانک فائرنز اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے ہیری کو اپنا توازن برقرار رکھنے میں خاصی مشکل پیش آئی، اس نے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ کر خود کو گرنے سے بچایا۔

''کیا تم نے اس یک سنگھے کو نہیں دیکھا؟'' فائرنز نے بان سے چیخ کر کہا۔ ''کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اسے کیوں ہلاک کیا گیا ہے؟ یا تمہیں ستاروں نے وہ راز نہیں بتا ڈالا؟ میں خود جنگل میں چھپی اس چیز کے خلاف بغاوت کرتا ہوں ہاں! چاہے اس کیلئے مجھے انسانوں کا ہی ساتھ کیوں نہ دینا پڑے۔''

یہ کہہ کر فائرنز پلٹا اور کوئی دوسرا جواب سنے بغیر ہی وہاں سے چل دیا۔ وہ دوڑنے لگا اور ہوا سے باتیں کرتا ہوا درختوں کو اپنے پیچھے چھوڑتا چلا گیا۔ رونن اور بان وہیں کھڑے رہ گئے تھے۔ ہیری نے اس کے کندھوں کو پوری طاقت سے پکڑ رکھا تھا، ورنہ ممکن تھا کہ وہ اچھل کر ہوا میں اُڑتا ہوا زمین پر جا گرتا۔ ہیری کو اس بات کا کوئی اندازہ نہیں تھا کہ کیا ہو رہا تھا؟

''بان اتنے غصے میں کیوں تھا؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ''ویسے وہ چیز کیا تھی جس سے آپ نے مجھے بچایا تھا۔''

فائرنز اتنا دھیما ہو گیا کہ وہ لگ بھگ پیدل چلنے لگا۔ اس نے ہیری کو خبردار کیا کہ وہ اپنا سر جھکا کر رکھے کیونکہ کئی شاخیں بہت نیچی اور خطرناک انداز میں لٹک رہی تھیں مگر اس نے ہیری کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ خاموشی سے اتنی دور تک درختوں کے درمیان میں چلتے رہے کہ ہیری نے سوچا، فائرنز اب اس سے بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔ جب وہ لوگ بہت زیادہ گھنے درختوں سے گزر رہے تھے تو اچانک فائرنز رک گیا۔

''ہیری پوٹر! کیا تم جانتے ہو کہ یک سنگھے کا خون کس کام آتا ہے؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں!'' ہیری نے گردن ہلا کر جواب دیا جو اس عجیب سوال سے چونک پڑا تھا۔ ''ہم نے جادوئی مرکبات میں صرف اس کے سینگ اور دم کے بالوں کا استعمال کیا ہے۔''

''اس لئے کہ یک سنگھے کو مارنا ایک گناہ کا کام ہے۔'' فائرنز بولا۔ ''جس کے پاس کھونے کیلئے کچھ نہیں ہے اور پانے کیلئے سب کچھ ہے، صرف وہی یہ گناہ مول لے سکتا ہے۔ یک سنگھے کا خون آپ کو زندہ رکھے گا چاہے آپ موت سے ایک انچ دور کیوں نہ ہوں مگر اس کیلئے آپ کو بھیانک قیمت ادا کرنا ہوگی۔ چونکہ آپ نے خود کی زندگی کو بچانے کیلئے ایک معصوم اور بے کس جانور کو ہلاک کیا ہے لہٰذا آپ کی زندگی ادھوری رہ جائے گی۔ 'آدھی زندگی' جو کہ خود کسی لعنت سے کم نہیں ہوگی۔ اسی پل سے جب اس کا خون آپ کے ہونٹوں کو چھو لے گا۔''

ہیری نے فائرنز کے سر کے عقب سے گھورا جو چاندنی میں چتکبرا اور چاندی جیسا چمک رہا تھا۔ ''مگر کون اتنا احمق ہوگا؟......اگر آپ کو ہمیشہ کیلئے ملعون زندگی ملنے والی ہے تو اس سے تو موت زیادہ بہتر ہوگی۔'' ہیری نے تعجب سے کہا۔

''بالکل سچ کہا!'' فائرنز نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔ ''جب تک کہ آپ کو صرف اسی وقت تک زندہ رہنا ہو، جس کے بعد آپ

کچھ اور پینے والے ہوں!......کوئی ایسی چیز جو آپ کو پوری طرح طاقتور اور نا قابل تسخیر بنا دے۔کوئی ایسی چیز جسے پینے کے بعد آپ کبھی نہ مر سکیں۔مسٹر پوٹر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ اس وقت سکول میں کیا راز چھپا ہوا ہے؟''

''پارس پتھر! ظاہر ہے......عمر بڑھانے والا ایک اکسیر! مگر میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ کون؟......'' ہیری نے ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا۔

''کیا تم کسی ایسے انسان کو نہیں جانتے جس نے طاقتور بننے کیلئے کئی سالوں تک انتظار کیا ہو......جو زندگی کے ساتھ ندیدوں کی طرح چپکا ہوا ہے اور کسی خاص موقعے کا انتظار کر رہا ہے؟''

ایسا لگا جیسے ہیری کا دل کسی لوہے کے نوکیلے شکنجے میں جکڑ لیا گیا ہو۔اس کا چہرہ فق پڑ گیا تھا۔درختوں کی سرسراہٹوں کے بیچ میں اسے ایک بار پھر وہ باتیں یاد آ گئی تھیں جو ہیگرڈ نے اس رات کو بتائی تھیں جب وہ پہلی بار اس سے ملا تھا۔' کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے، مجھے لگتا ہے کہ یہ مہمل سی بات ہے، میرا نہیں خیال کہ اس میں اتنی انسانیت باقی تھی کہ وہ مر جاتا۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اب بھی کہیں پر چھپا ہوا ہے اور اپنا وقت بیتا رہا ہے لیکن مجھے اس قیاس آرائی پر بھی یقین نہیں ہے۔'

''کک......کیا......'' ہیری دبی ہوئی آواز میں ہکلایا۔''کیا آپ کا مطلب ہے کہ وہ وال......'' مگر اس کی بات منہ میں رہ گئی۔ ایک اور آواز فضا میں گونجی۔

''ہیری ہیری! تم ٹھیک ہو......نا!''

ہرمائنی پگڈنڈی پر دوڑتی ہوئی اس کی طرف چلی آ رہی تھی۔اس کے عقب میں ہیگرڈ بھی دکھائی دیا جو بری طرح ہانپتے ہوئے بھاگتا آ رہا تھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہوں!'' ہیری نے مڑ کر جواب دیا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔''یک سنگھا مر چکا ہے ہیگرڈ! اور وہ اس عقبی کھلی جگہ پر پڑا ہوا ہے۔'' ہیگرڈان کے قریب سے بھاگتا ہوا کھلی جگہ کی طرف نکل گیا۔ہرمائنی اس کے پاس آ کر رُک گئی۔

''میں تمہیں یہیں چھوڑ دیتا ہوں۔'' فائرنز نے کہا۔''اب تم بالکل محفوظ ہو۔''

ہیری اچھل کر اس کی پیٹھ سے اتر گیا۔وہ فائرنز کے سامنے آ گیا۔

''خوش رہو ہیری پوٹر!'' فائرنز نے مسکرا کر کہا۔''ستاروں کی چالیں پڑھنے میں پہلے ہی غلطی ہو چکی ہے اور ایسا کرنے میں قنطروسوں سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں۔مجھے امید ہے کہ یہ بھی ایک ایسا ہی موقع ہوگا۔''

وہ مڑا اور کانپتے ہوئے ہیری کو پیچھے چھوڑ کر ٹاپیں بھرتا ہوا جنگل کی گہرائیوں میں گم ہو گیا۔

☆☆☆

رون ان کے لوٹنے کا انتظار کرتے کرتے اندھیرے ہال میں ہی سو گیا تھا۔ جب ہیری نے اسے جھنجوڑ کر جگایا تو وہ کیوڈچ کے فاؤل کے بارے میں کچھ چلایا تھا۔ کچھ ہی پل میں اس کی آنکھیں چوڑی ہوتی چلی گئیں جب ہیری اور ہرمائنی نے اسے یہ بتایا کہ تاریک جنگل میں ان کے ساتھ کیا ماجرا پیش آیا تھا۔ ہیری سے بیٹھا نہیں جا رہا تھا۔ وہ آگ کے سامنے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ وہ اب بھی خوف سے کانپ رہا تھا۔

''سنیپ تو والڈی موٹ کیلئے پتھر چرانا چاہتا ہے......اور والڈی موٹ جنگل میں انتظار کر رہا ہے......اور اتنے وقت سے ہم سوچ رہے تھے کہ سنیپ صرف امیر بننے کیلئے......''

''اس کا نام مت لو!'' رون نے دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا، جیسے اسے یہ لگ رہا ہو کہ والڈی موٹ ان کی باتیں سن سکتا تھا۔ ہیری نے اس کی بات بالکل نہیں سنی۔

''فائرنز نے مجھے بچایا مگر اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا...... بان آگ بگولا ہو رہا تھا...... وہ کہہ رہا تھا کہ ستاروں نے جو بتایا تھا اسے ہونے دینے میں کسی طرح کی دخل اندازی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی......ستاروں نے شاید انہیں یہ بتا دیا ہے کہ والڈی موٹ واپس لوٹ رہا ہے...... بان چاہتا ہے کہ والڈی موٹ جب مجھے مار رہا تھا تو فائرنز کو ایسا ہونے دینا چاہئے تھا...... مجھے لگتا ہے کہ شاید یہ بھی ستاروں کا لکھا ہوا تھا......''

''اس کا نام لینا بند کر دو......'' رون نے جھلاتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے صرف اس بات کا انتظار کرنا ہے کہ سنیپ وہ پتھر چرا لے۔'' ہیری تیزی سے بولتا جا رہا تھا۔ ''پھر والڈی موٹ واپس آ جائے گا اور مجھے ختم کر دے گا...... مجھے لگتا ہے تب جا کر بان کو خوشی ملے گی۔''

ہرمائنی بہت خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی مگر اس نے تسلی دینے والی بات کہی۔

''ہیری! سب کہتے ہیں کہ **تم جانتے کون؟** صرف ایک آدمی سے ڈرتا تھا......ڈمبل ڈور سے۔ اگر ڈمبل ڈور آس پاس ہیں تو **تم جانتے ہو کون؟** تمہیں چھو بھی نہیں سکتا۔ ویسے بھی! کون کہتا ہے کہ قنطروس ہمیشہ صحیح کہتے ہیں۔ مجھے تو یہ پیشین گوئی کرنے جیسا لگتا ہے اور پروفیسر میک گوناگل کہتی ہیں کہ یہ جادو کی ایک بہت ہی مبہم اور غیر تسلی بخش شاخ ہے۔'' آسمان میں اجالا ہونے تک ان کی باتیں ختم نہیں ہوئیں۔ وہ تھک ہار کر اپنے بستروں پر چلے گئے۔ ان کے گلے دُکھ رہے تھے مگر رات کا یہ حیرت انگیز سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ جب ہیری نے اپنی چادر کھولی تو اس کے نیچے تہہ کیا ہوا اس کا غیبی چوغہ رکھا ہوا تھا اس کے ساتھ ایک کاغذ بھی تھا جس پر لکھا تھا۔

''ضرورتِ وقت کیلئے!''

☆☆☆

سولہواں باب

چور دروازے کے پار

آنے والے سالوں میں ہیری کو یہ کبھی ٹھیک طرح سے یاد نہیں رہے گا کہ اس نے کس طرح سے اپنے امتحانات دیئے؟ کیونکہ ہمیشہ اسے یہ دھڑ کا لگا رہتا تھا کہ کسی بھی وقت والڈی موٹ دروازہ کھول کر دھڑ دھڑاتا ہوا اندر داخل ہو جائے گا مگر دن گزرتے گئے اور اس بارے میں کوئی شبہ نہیں تھا کہ مقفل دروازے کے پیچھے فلافی اب بھی زندہ اور صحیح سلامت تھا۔ موسم بہت گرم ہو گیا تھا۔ خاص طور پر جماعت کے بڑے کمروں میں تو سخت گرمی تھی، جہاں وہ اپنے امتحانات کے پرچے دینے کیلئے جاتے تھے۔ امتحانات میں انہیں خاص طور پر جادوئی قلم دیئے گئے تھے جن پر نقل روکنے والا جادو کیا گیا تھا وہ جونہی نقل مارنے کی کوشش کرتے تو قلم ان کی نقل کو لکھنے سے انکار کر دیتا تھا۔ ان کے عملی امتحانات بھی ہوئے۔ پروفیسر فلٹ وِک نے انہیں اپنی جماعت میں ایک ایک کر کے یہ دیکھنے کیلئے بلوایا کہ کیا وہ ایک اناس کو ڈیسک کے اوپر ہوا میں نچا سکتے ہیں؟ پروفیسر میک گونا گل نے انہیں ایک چوہا دیا جسے نفیس پالش کی ڈبیا میں بدلنا تھا۔ پوائنٹس اس بات پر دیئے گئے کہ پالش کی ڈبیا کتنی خوبصورت اور نفیس دکھائی دیتی تھی؟ اگر ڈبیا کی مونچھیں رہ جاتی تھیں تو پوائنٹس کاٹ لئے جاتے تھے۔ پروفیسر سنیپ نے انہیں بھلا دینے والے جادوئی سیال بنانے کا امتحان دیا تھا مگر اُن کے اس وقت واقعی ہوش اُڑ گئے جب وہ تمام وقت ان کے سروں پر سوار رہا۔ انہیں یہ یاد کرنے میں بڑی مشکل پیش آئی کہ بھلانے والے سیال کا نسخہ کیا ہو سکتا تھا؟

ہیری نے اپنی طرف سے امتحانات میں اچھی سے اچھی کارکردگی کے مظاہرے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ اس نے اپنے سر میں بار بار اُٹھنے والے بھیانک درد کو نظر انداز کرنے کی بھی سعی کی جو اسے تب سے لگاتار پریشان کر رہا تھا جب سے وہ تاریک جنگل کے سزا بھگت کر واپس لوٹا تھا۔ نیول نے سوچا کہ ہیری کی پریشانی کا سبب امتحانات کا تناؤ ہو سکتا ہے کیونکہ ہیری کو نیند نہیں آتی تھی جبکہ سچائی تو یہ تھی کہ ہیری کو اس کے پرانے ڈراؤنے خوابوں نے دوبارہ گھیر لیا تھا جو اسے اچھی بھلی نیند سے بیدار کر دیتے تھے۔ صرف فرق اتنا تھا کہ یہ خواب اب پہلے سے زیادہ خوفناک روپ اختیار کر چکے تھے، جن میں ایک نقاب پوش سایہ گھس آیا تھا، اس کے منہ سے ٹپکتا

ہوا خون اب سرخ رنگت کا دکھائی دیتا تھا۔ بالکل خون آشام کی طرح!

رون اور ہرمائنی پارس پتھر کے بارے میں ہیری جتنے فکر مند نہیں تھے، ایسا شاید اس لئے تھا کہ انہوں نے وہ نہیں دیکھا تھا جو ہیری دیکھ چکا تھا یا پھر شاید اس لئے کہ ان کے ماتھے پر جلتا ہوا نشان موجود نہیں تھا۔ بلاشبہ والڈی موٹ کا خیال انہیں ڈراؤنا تو ضرور لگتا تھا لیکن وہ ان کے خوابوں میں بار بار نہیں آ رہا تھا اور وہ اپنی دہرائی میں اتنے مگن رہتے تھے کہ انہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کا زیادہ وقت ہی نہیں ملتا تھا کہ سنیپ یا کوئی اور کیا کرنے کی فکر میں غلطاں ہے!

ان کا آخری امتحان جادوئی تاریخ کا تھا۔ اس میں ان یکتاءِ روزگار جادوگروں کے بارے میں سوال پوچھے گئے جنہوں نے اپنے آپ تلنے والی جادوئی کڑاہیاں ایجاد کی تھیں۔ ایک گھنٹے تک سوالوں کے جواب دینے کے بعد وہ ایک ہفتے کیلئے پوری طرح آزاد تھے۔ ان کے امتحانات کے نتائج کا اعلان ایک ہفتے بعد کیا جانے والا تھا۔ جب پروفیسر بینز کے بھوت نے ان سے اپنی قلم رکھنے اور اپنے چرمئی کاغذوں کو موڑ کر لوٹانے کیلئے کہا تو باقی تمام لوگوں کی طرح ہیری بھی خوشی کا اظہار کرنے سے خود روک نہیں پایا تھا۔

''میں نے جتنا سوچا تھا یہ اس سے بہت آسان تھا۔'' ہرمائنی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ اس وقت وہ اس ہجوم میں شامل ہو چکے تھے جو دھوپ بھرے میدان کی طرف جا رہا تھا۔ ''مجھے 1637ء کی بھیڑیائی انسانوں کے رہن سہن کے اطوار یا الفریک کی جوشیلی بغاوتوں کو یاد کرنے کی بالکل ضرورت نہیں تھی۔''

ہرمائنی کو ہمیشہ امتحان کے بعد اپنے پرچے کے بارے میں ایسی باتیں کرنا اچھی لگتی تھیں۔ لیکن رون نے کہا کہ اس سے وہ پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جھیل کے کنارے گھومنے نکل گئے۔ وہ تھک کر ایک درخت کی چھاؤں کے نیچے بیٹھ گئے۔ ویزلی جڑواں بھائی اور لی جورڈن ایک دیوقامت آبی قیر ماہی کی شاخک پر گدگدی کرتے ہوئے چھیڑ چھاڑ کرنے میں مصروف تھے جو گرم اتھلے پانی میں آرام کر رہی تھی۔

''اب کوئی دہرائی نہیں، کوئی پڑھائی نہیں!'' رون نے خوشی کی سانس چھوڑتے ہوئے کہا اور گھاس پر پوری طرح دراز ہوتا چلا گیا۔ ''تم بھی زیادہ خوش دکھائی دے سکتے ہو ہیری! یہ پتہ چلنے میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے کہ ہم نے کتنا برا امتحان دیا ہے۔ فی الحال تو پریشانی کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے۔''

ہیری اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔

''کاش میں جان پاتا، اس کا کیا مطلب ہے؟'' وہ غصے سے تلملاتا ہوا بولا۔ ''میرا نشان لگاتار دکھ رہا ہے...... یہ پہلے بھی ہو چکا ہے لیکن اتنی شدید درد پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی جتنی کہ اب ہو رہی ہے۔''

''میڈم پامفری کے پاس جاؤ!'' ہرمائنی نے مشورہ دیا۔

''میں بیمار نہیں ہوں۔'' ہیری نے مڑ کر کہا۔'' مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک قسم کی خبردار کرنے والی علامت ہے......اس کا مطلب شاید یہ ہے کہ خطرہ قریب آ رہا ہے......!''

رون زیادہ متحرک دکھائی نہیں دیا۔ موسم کافی گرم ہو رہا تھا۔

''ہیری! آرام کرو۔ ہرمائنی نے ٹھیک کہا تھا جب تک ڈمبل ڈور آس پاس ہیں تب تک پتھر بالکل محفوظ ہے، ویسے بھی ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ سنیپ نے فلافی کو عبور کرنے کا طریقہ جان لیا ہے۔ وہ ایک بار اپنی ٹانگ زخمی کروا چکا ہے اس لئے اب وہ جلد بازی سے دوبارہ کوشش نہیں کرے گا۔ ہیگرڈ ڈمبل ڈور کو دھوکا دے، یہ اسی وقت ممکن ہے جب نیول، انگلینڈ کی ٹیم میں شامل ہو کر کیوڈچ میچ کھیلنا شروع کر دے۔''

ہیری نے سر ہلایا لیکن اسے ایک خیال لگاتار پریشان کر رہا تھا ایسا کچھ تھا......کچھ بے حد غیر معمولی تھا......جو وہ کرنا بھول گیا تھا جب اس نے اس کا ذکر کیا تو ہرمائنی بولی۔

''یہ محض امتحانات کا تناؤ ہے۔ میں گذشتہ رات اُٹھی اور روا روی میں تبدیلی ہیئت کے نوٹس پڑھتی رہی۔ کافی دیر کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں اس مضمون کا امتحان تو دے چکی ہوں۔''

ہیری کو یقین تھا کہ اسے پریشان کرنے والا خیال کا پڑھائی سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ تبھی اس کی نظر ایک الّو پر پڑی جو نیلے آسمان میں سکول کی طرف اُڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اس کے منہ میں ایک خط دبا ہوا تھا۔ ہیگرڈ ہی اکلوتا شخص تھا جو اسے ہمیشہ خط بھیجا کرتا تھا۔ ہیگرڈ کبھی ڈمبل دور کو دھوکا نہیں دے گا۔ ہیگرڈ کبھی کسی کو یہ نہیں بتائے گا کہ کس طرح فلافی کو عبور کیا جا سکتا ہے......کبھی نہیں!......لیکن......ہیری اچانک اچھل کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔

''تم کہیں جا رہے ہو کیا؟'' رون نے سستی بھرے انداز میں پوچھا۔

''میرے دماغ میں ابھی ابھی ایک خیال آیا ہے۔'' ہیری نے عجلت میں کہا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ ''ہمیں چل کر ہیگرڈ سے ملنا ہو گا......ابھی اسی وقت!''

''کیوں؟'' ہرمائنی نے ہانپتے ہوئے پوچھا کیونکہ ہیری کے ساتھ چلنے کیلئے اسے بہت تیز چلنا پڑ رہا تھا۔

''کیا تمہیں نہیں لگتا کہ یہ عجیب بات ہے۔'' ہیری نے گھاس کی ڈھلوان پر تیزی سے چڑھتے ہوئے کہا۔ ''ہیگرڈ سب سے بڑھ کر جس چیز کی خواہش رکھتا تھا، وہ ڈریگن کی پرورش تھی۔ اور ایک اجنبی آتا ہے جو اپنی جیب میں ڈریگن کا انڈا لئے گھوم رہا ہے؟ اگر

یہ واقعی جادوگروں کے قانون کی خلاف ورزی ہے تو کتنے لوگ اپنی جیبوں میں ڈریگن کے انڈے لے کر ادھر ادھر گھومتے ہوں گے۔ کیا تمہیں ایسا نہیں لگتا کہ اس کی قسمت اچھی تھی جو ہیگرڈ مل گیا؟ یہ میں پہلے کیوں نہیں سمجھ پایا تھا؟''

''تمہارے دماغ میں کون سا خیال آیا ہے؟'' رون نے جلدی سے پوچھا شاید وہ اس کی بات سے کوئی مطلب اخذ کرنہیں پایا تھا۔ ہیری نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے میدان میں قریباً دوڑ لگا دی تھی اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

ہیگرڈ اپنے گھر کے باہر آرام دہ کرسی میں دھنسا ہوا بیٹھا تھا اور اس کی پتلون اور بازو اوپر چڑھے ہوئے تھے۔ وہ ایک بڑے کٹورا گود میں رکھے مٹر چھیل رہا تھا۔

''ہیلو ہیری!'' اس نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ ''امتحانات ختم ہو گئے؟ اب تو مشروب پینے کیلئے وقت ہونا چاہئے۔''

''بالکل ہے......'' رون نے جلدی سے کہا مگر ہیری اس کی بات بیچ میں سے اچک لی۔

''نہیں! ہم ذرا جلدی میں ہیں ہیگرڈ! مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔ تمہیں وہ رات یاد ہے جب تم نے ناربٹ کھیل میں جیتا تھا؟ جس اجنبی کے ساتھ تم نے تاش کھیلی تھی وہ کیسا دکھائی دیتا تھا؟''

''معلوم نہیں!'' ہیگرڈ نے تعجب بھرے انداز میں جواب دیا۔ ''اس نے اپنا چوغہ نہیں اتارا تھا۔'' وہ ان تینوں کی طرف تعجب بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنی تیوریاں چڑھائیں۔

''یہ اتنا عجیب نہیں ہے، ہوگس ہیڈ......یعنی گاؤں کے شراب خانے میں...... بہت سے عجیب قسم کے لوگ آتے رہتے ہیں۔ وہ ڈریگن کا بیوپاری ہوسکتا ہے اور کیا؟ میں نے اس کا چہرہ بالکل نہیں دیکھا کیونکہ اس نے ایک بار بھی اپنی نقاب نہیں ہٹائی تھی۔''

''تمہاری اس سے کس بارے میں باتیں ہوئی تھیں ہیگرڈ؟ کیا تم نے ہوگورٹ کا ذکر کیا تھا۔'' ہیری مٹر کے کٹورے کے پاس بیٹھ گیا۔

''ہوسکتا ہے۔'' ہیگرڈ نے سوچتے ہوئے کہا۔ یاد کرنے کی کوشش میں اس کی بھنوئیں پھڑک رہی تھیں۔ ''ہاں!......اس نے پوچھا تھا کہ میں کیا کرتا ہوں اور میں نے اسے بتایا تھا کہ میں یہاں پر چوکیداری پر مامور ہوں......اس نے مجھ سے تھوڑی معلومات بھی لی تھیں کہ میں کس قسم کے جانوروں کی دیکھ بھال کرتا ہوں...... میں نے اسے بتایا کہ...... میں نے کہا کہ میں ہمیشہ سے جو چیز سچ مچ چاہتا ہوں وہ ایک ڈریگن کی پرورش تھی......اور پھر...... مجھے زیادہ اچھی طرح سے یاد نہیں ہے کیونکہ وہ مجھے لگاتار مشروب خرید کر پلاتا رہا...... دیکھو!......اور ہاں پھر اس نے کہا کہ اس کے پاس ڈریگن کا انڈا ہے اور اگر میں چاہوں تو اس کیلئے تاش کی ایک بازی لگا سکتا ہوں۔ لیکن اسے یہ یقین کروانا ہوگا میں اس کی دیکھ بھال کرسکتا ہوں۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ڈریگن کسی پرانے گھر میں چلا جائے۔

اس پر میں نے اسے بتایا کہ فلافی کے بعد ڈریگن کو سنبھالنا کوئی مشکل بات ثابت نہیں ہوگی......''

''اور کیا اس نے...... کیا اس نے فلافی میں دلچسپی ظاہر کی تھی؟'' ہیری نے اپنی آواز کو دباتے ہوئے کہا۔ وہ خود کو پرسکون رکھنے کی پوری کوشش کررہا تھا۔

''ہاں! آپ کو ہوگورٹ کے آس پاس بھی تین سروں والے کتے دیکھنے کو کہاں ملتے ہیں؟ اس لئے میں نے اسے بتایا کہ فلافی کسی کمیاب چیز سے کم نہیں ہے۔ بشرطیکہ آپ اسے مطمئن کرنے کا ہنر جانتے ہوں، بس اس کے سامنے موسیقی کا کوئی عمدہ سر چھیڑ دیں اور وہ چپ چاپ سو جائے گا۔'' ہیگر ڈ یہ کہہ کر یکدم رُک گیا۔ اس کا چہرہ دہشت زدہ دکھائی دینے لگا۔ ''مجھے تمہیں یہ نہیں بتانا چاہئے تھا۔ بھول جاؤ میں نے کیا کہا تھا...... ارے تم لوگ جا کہاں رہے ہو؟''

ہیری، رون اور ہرمائنی ایک دوسرے سے تب تک نہیں بالکل بھی نہیں بولے، جب تک وہ بڑے ہال میں آکر رُک نہیں گئے۔ بڑا ہال میدان کے مقابلے میں بے حد ٹھنڈا اور پرسکون تھا۔

''ہمیں ڈمبل ڈور کے پاس جانا چاہئے۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہیگر ڈ نے اس اجنبی کو بتا دیا ہے کہ فلافی کو پار کیسے کیا جائے؟ اور وہ نقاب پوش آدمی یا تو سنیپ تھا یا پھر والڈی موٹ...... ایک بار ہیگر ڈ کو شراب میں دھت کرنے کے بعد یہ کام آسان رہا ہوگا۔ مجھے بس یہی امید ہے کہ ڈمبل ڈور ہمارا یقین کرلیں۔ اگر بان نہیں روکے گا تو فائرنز ہماری بات کی تصدیق کرسکتا ہے۔ ڈمبل ڈور کا دفتر کس طرف ہے؟''

انہوں نے بڑے ہال میں چاروں طرف اس طرح دیکھا جیسے وہ یہ امید لگائے بیٹھے ہوں کہ کوئی بڑا سائن بورڈ دکھائی دے گا جس پر دفتر کی سمت کے بارے میں صاف لکھا ہوگا۔ ان لوگوں کو یہ کبھی نہیں بتایا گیا تھا کہ ڈمبل ڈور کہاں رہتے تھے؟ نہ ہی وہ ایسے کسی طالب علم کو جانتے تھے جو پہلے کبھی ان سے ملنے کیلئے گیا ہو۔

''ہمیں صرف......'' ہیری نے بولنا شروع کیا لیکن اچانک ہال کے پار ایک آواز گونجی۔

''تم تینوں اندر کیا کررہے ہو؟''

یہ پروفیسر میک گونا گل تھیں جن کے ہاتھ میں بہت سی کتابیں دبی ہوئی تھیں۔

''ہم پروفیسر ڈمبل ڈور سے ملنا چاہتے ہیں۔'' ہرمائنی نے تھوڑی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ کم از کم ہیری اور رون کو تو ایسا ہی محسوس ہوا تھا۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور سے؟'' پروفیسر میک گونا گل نے دہرایا جیسے ایسا کرنا کوئی بہت ضروری کام تھا۔ ''کیوں؟''

ہیری نے تھوک نگلا......اب کیا جائے؟

''یہ راز کی بات ہے۔'' اس نے ہمت باندھ کر کہا مگر اگلے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ اسے یہ نہیں کہنا چاہئے تھا کیونکہ پروفیسر میک گونا گل کے نتھنے پھڑ کنے لگے۔

''پروفیسر ڈمبل ڈور دس منٹ پہلے جا چکے ہیں۔'' انہوں نے سرد لہجے میں کہا۔ ''انہیں دفتر جادوئی وزارت سے فوراً بلاوا آیا تھا۔ ایک ہنگامی الّو نے مطلع کیا تھا اور پھر وہ تاخیر کئے بغیر اُڑ کر لندن روانہ ہو گئے ہیں۔''

''وہ چلے گئے؟'' ہیری کا چہرہ یکلخت فق پڑ گیا۔ ''اس وقت......''

''پوٹر! پروفیسر ڈمبل ڈور بہت بڑے جادوگر ہیں ان کے پاس بہت کام رہتے ہیں۔'' پروفیسر میک گونا گل نے کرخت لہجے میں جواب دیا۔

''لیکن...... یہ بے حد اہم ہے۔''

''تم جو کہنا چاہتے ہو، کیا وہ دفتر جادوئی وزارت سے بھی زیادہ اہم ہے پوٹر؟''

''دیکھئے!'' ہیری نے احتیاط کو ہوا میں اُڑاتے ہوئے کہا۔ ''پروفیسر! یہ پارس پتھر کے بارے میں ہے......''

پروفیسر میک گونا گل نے جو امید باندھی ہو وہ کم از کم یہ تو نہیں تھی، کتابیں ان کے ہاتھ چھوٹ کر زمین پر جا گریں اور ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں۔ انہوں نے جھک کر اپنی کتابیں اُٹھانے کی کوشش بالکل نہیں کی۔

''تمہیں کیسے پتہ؟'' ان کے منہ سے لاشعوری انداز میں نکلا۔

''پروفیسر! میں سوچتا ہوں...... میں جانتا ہوں کہ سن...... کہ کوئی پتھر کو چرانے کی کوشش کر رہا ہے، مجھے پروفیسر ڈمبل ڈور سے بات کرنا ہی ہے۔'' ہیری نے بتایا۔

پروفیسر میک گونا گل نے ہیری کی طرف صدمے اور شک کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا۔ ''پروفیسر ڈمبل ڈور کل واپس لوٹ آئیں گے۔'' انہوں نے اپنا آخری فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ ''میں نہیں جانتی کہ تمہیں پتھر کے بارے میں کیسے پتہ چلا مگر فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسے کوئی نہیں چرا سکتا، اس کی حفاظت کے شکنجے بے حد مضبوط ہیں۔''

''پروفیسر......'' ہیری نے کچھ کہنا چاہا۔

''پوٹر! میں جانتی ہوں کہ میں کیا کہہ رہی ہوں۔'' انہوں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ وہ جھکیں اور اپنی گری ہوئی کتابیں اکٹھی کرنے لگیں۔ ''میں یہ مشورہ دوں گی کہ تم لوگ باہر جاؤ اور سورج کی تمازت میں تسکین حاصل کرو۔''

مگر انہوں ایسا بالکل نہیں کیا۔

''یہ آج رات ہی ہونے والا ہے۔'' ہیری نے جلدی سے یہ اس وقت کہا جب اسے پوری طرح یقین آ گیا تھا پروفیسر میک گوناگل کافی دور پہنچ چکی ہوں گی۔ ان کے قدموں کی چاپ اب بالکل سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ''سنیپ آج رات چور دروازے سے اندر جائے گا، اس نے ہر وہ چیز معلوم کر لی ہے جس کی اسے ضرورت ہے اور اب اس نے ڈمبل ڈور کو بھی راستے سے ہٹا دیا ہے۔ اسی نے وہ خط بھیجا تھا اور میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب ڈمبل ڈور وہاں پہنچیں گے تو دفتر وزارت سچ مچ چونک اُٹھے گا۔''

''لیکن ہم کیا کر......'' ہرمائنی کی سانس وہیں کی وہیں رُک گئی۔ ہیری اور رون پیچھے گھومے۔ وہاں پروفیسر سنیپ کھڑے تھے۔

''سلام دوپہر!'' اس نے ملائمیت کے ساتھ کہا۔ وہ اسے محض گھورتے رہے۔ ''اتنے سہانے موسم میں آپ لوگوں کو اندر نہیں ہونا چاہئے۔'' اس کے چہرے پر عجیب طرح کی مسکراہٹ تیر رہی تھی اور آنکھوں میں چمک دکھائی دی۔

''ہم لوگ......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسے آگے کیا کہنا تھا۔

''تمہیں زیادہ محتاط رہنا چاہئے پوٹر!'' سنیپ جلدی سے کہا۔ ''اس طرح اندر گھسے رہنے سے لوگ یقیناً یہی سمجھیں گے کہ تم کوئی بدمعاشی کرنے جا رہے ہو۔ گری فنڈ راب اور پوائنٹس گنوانے کی حالت میں نہیں ہے...... ہے نا!''

ہیری کا چہرہ یکدم سرخ ہو گیا، وہ باہر جانے کیلئے مڑا لیکن پروفیسر سنیپ نے انہیں واپس بلا لیا۔

''میں دوبارہ خبردار کر رہا ہوں پوٹر! اگر کبھی رات کے وقت باہر گھومتے ہوئے پکڑے گئے تو میں تمہیں سکول سے باہر نکلوا کر ہی دم لوں گا۔ امید ہے کہ دن اچھا گزرے گا۔''

سنیپ سٹاف روم کی سمت میں بڑھ گیا۔ باہر پتھر کی سیڑھیوں پر ہیری باقی لوگوں کی طرف مڑا۔

''ٹھیک ہے! تو اب ہمیں یہ کرنا ہے۔'' وہ جلدی سے بڑبڑایا۔ ''ہم میں سے ایک کو سنیپ پر نظر رکھنا ہوگی...... سٹاف روم کے باہر انتظار کرنا ہوگا اور اگر وہ کہیں جائے تو اس کا تعاقب کرنا ہوگا۔ تو اس کام کیلئے ہرمائنی...... تم زیادہ موزوں رہو گی۔''

''میں ہی کیوں؟'' ہرمائنی نے تیوریاں چڑھا کر کہا۔

''یہ صاف ظاہر ہے۔'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''تم یہ ڈھونگ کر سکتی ہو کہ تم پروفیسر فلٹ وک کا انتظار کر رہی ہو۔'' اس نے اونچی آواز میں اس کی نقل اتارتے ہوئے آگے کہا۔ ''اوہ پروفیسر فلٹ وک! میں بے حد گھبرا رہی ہوں، مجھے لگتا ہے میرا چودھواں سوال غلط ہو گیا ہے......''

''اوہو! چپ ہو جاؤ!'' ہرمائنی نے تلملا کر کہا۔ ''ٹھیک ہے میں کروں گی۔''

وہ سنیپ پر نظر رکھنے کیلئے تیار ہوگئی تھی۔

''اور بہتر ہوگا کہ ہم لوگ تیسری منزل کی راہداری کے باہر رہیں۔'' ہیری نے کہا۔

''تو پھر چلو!'' رون نے سر ہلا کر کہا۔

مگر منصوبے کا یہ حصہ بری طرح ناکام ہو کر رہ گیا۔ جیسے ہی وہ لوگ اس دروازے تک پہنچے جو فلافی کو سکول کے دوسرے حصے سے الگ کرتا تھا، پروفیسر میک گوناگل وہاں آ گئیں اور اس بار وہ آپے سے باہر ہو گئیں۔

''مجھے لگتا ہے کہ تم سوچتے ہو کہ تم لوگوں سے پیچھا چھڑانا جادوئی کلمات سے زیادہ ماوراء کام ہے۔'' وہ طوفانی انداز میں گرجتی ہوئی بولیں۔ ''بے وقوفی کی بھی حد ہوتی ہے، اگر مجھے پتہ چلا کہ تم لوگ دوبارہ اس جگہ کے پاس بھی آئے ہو تو میں گری فنڈر کے پچاس پوائنٹس کم کر دوں گی ویزلی! اپنے فریق کے پوائنٹس......''

ہیری اور رون نڈھال قدموں سے واپس گری فنڈر ہال میں چلے گئے۔ ہیری نے اتنا ہی کہا کہ ''کم از کم ہرمائنی تو سنیپ کے پیچھے ہے۔'' اسی وقت تصویر کے سوراخ سے ہرمائنی اندر داخل ہوگئی۔ اس کا چہرہ اُترا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''مجھے افسوس ہے ہیری!'' اس نے بلکتے ہوئے کہا۔ ''سنیپ باہر نکل آیا اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ میں وہاں کیا کر رہی ہوں؟ جب میں نے اسے بتایا کہ میں فلٹ وک کا انتظار کر رہی ہوں تو سنیپ انہیں بلانے کیلئے چلا گیا اور میں بس ابھی نکل پائی ہوں، میں نہیں جانتی کہ سنیپ کہاں چلا گیا؟''

''تو یہ معاملہ ہے...... ہے نا!'' ہیری نے کہا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا اور آنکھوں میں غیر معمولی چمک بڑھ رہی تھی۔ وہ دونوں اسے محض گھورتے رہے۔ ''میں آج رات کو وہاں جاؤں گا اور پتھر کو پہلے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔''

''تم پاگل ہو گئے ہو کیا؟'' رون گھبرائے ہوئے انداز میں بولا۔

''تم ایسا نہیں کر سکتے!'' ہرمائنی نے جلدی سے کہا۔ ''میک گوناگل اور سنیپ نے جو کچھ کہا ہے، اس کے بعد بھی؟ تمہیں سکول سے نکال دیا جائے گا۔''

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟'' ہیری چیخ کر بولا۔ ''کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے؟ اگر سنیپ اس پتھر کو چرا لے گا تو والڈی موٹ واپس آ جائے گا۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ تب ماحول کیسا تھا؟ جب وہ اپنی سلطنت بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر کوئی ہوگورٹ نہیں رہے گا جہاں سے کسی کو نکالا جا سکے۔ وہ اسے ملیامیٹ کر دے گا یا پھر تاریک جادو سکھانے والی درسگاہ میں بدل ڈالے گا۔ کیا تمہاری

سمجھ میں یہ نہیں آرہا ہے کہ اب پوائنٹس گنوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیا تمہیں لگتا ہے کہ اگر گری فنڈر ہاؤس کپ جیت لے گا تو وہ تمہیں اور تمہارے خاندانوں کو چھوڑ دے گا؟ اگر مجھے پتھر پانے سے پہلے پکڑ لیا گیا تو مجھے ڈرسلی خاندان کے پاس جانا پڑے گا اور وہاں بیٹھ کر والڈی موٹ کا انتظار کرنا پڑے گا۔ میں آج رات چور دروازے کے پار جا رہا ہوں اور تم دونوں چاہے جو کہو! میں رُکنے والا ہرگز نہیں! تمہیں یاد ہے، والڈی موٹ نے میرے والدین کو مارا ہے؟''

اس نے ان کی طرف تمتماتے ہوئے گھورا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہیری؟'' ہرمائنی دھیمی آواز میں بولی۔

''میں اپنا غیبی چوغہ پہن کر جاؤں گا۔'' ہیری نے کہا۔ ''میری قسمت اچھی تھی جو یہ مجھے واپس مل گیا۔''

''کیا یہ ہم تینوں کو چھپا لے گا؟'' رون نے پوچھا۔

''کیا......ہم تینوں کو؟'' ہیری چونک پڑا۔

''چھوڑو بھی! تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ ہم تمہیں تنہا چھوڑ دیں گے؟'' رون نے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہرمائنی مستحکم لہجے میں بولی۔ ''تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ تم ہمارے بغیر ہی پتھر تک پہنچ پاؤ گے؟ بہتر ہوگا کہ میں جاؤں اور اپنی کتابیں ایک بار پھر دیکھ لوں شاید ان میں کوئی کام کی چیز مل جائے......!''

''اگر ہم پکڑے گئے تو تم دونوں کو بھی سکول سے نکال دیا جائے گا؟'' ہیری تلملایا۔

''اگر میرے ہاتھ میں ہو تو ایسا نہیں ہوگا۔'' ہرمائنی نے گھمبیرتا سے کہا۔ ''پروفیسر فلٹ وک نے مجھے خفیہ طور پر آگاہ کیا ہے کہ مجھے اس کے امتحان میں ایک سو بارہ امتحانی نمبر ملے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ مجھے باہر نہیں نکال سکتے۔''

☆☆☆

رات کے کھانے کے بعد وہ تینوں ہال میں تناؤ کی حالت میں بیٹھے رہے، کسی نے انہیں تنگ نہیں کیا، ویسے بھی گری فنڈر کا کوئی طالب علم ہیری سے بات نہیں کرتا تھا۔ یہ پہلی رات تھی جب وہ اس بات سے بالکل پریشان نہیں ہوا۔ ہرمائنی اپنے نوٹس پلٹ رہی تھی اور امید کر رہی تھی کہ جن جادوئی چٹکلوں اور کلمات کا مقابلہ کرنے کیلئے وہ جا رہی تھی، وہ اس کے پڑھے ہوئے ثابت ہوں۔ ہیری اور رون نے آپس میں زیادہ باتیں نہیں کیں۔ دونوں ہی بارے میں سوچ رہے تھے کہ وہ کیا کرنے جا رہے تھے؟ دھیرے دھیرے لوگ سونے کیلئے بستروں پر جانے لگے اور ہال خالی ہو گیا۔

''بہتر ہوگا کہ تم چوغہ لے آؤ۔'' رون نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ جب لی جورڈن آخر کار انگڑائی اور جمائی لیتا ہوا وہاں چلا گیا تو ہیری اوپر والی منزل پر اپنے اندھیرے کمرے کی بھاگا۔ اس نے غیبی چوغہ باہر نکالا تبھی اس کی نگاہ اس بانسری پر پڑی جو ہیگرڈ نے

اسے کرسمس پر دی تھی۔اس نے فلافی پر استعمال کرنے کیلئے اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔اس وقت نغمہ چھیڑنے کیلئے ذرا سا بھی موقعہ نہیں تھا۔وہ واپس ہال کی طرف بھاگتا ہوا لوٹ آیا۔

''ہم چوغے کو یہیں پر اوڑھ لیتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ ہم تینوں کو ڈھانپ سکتا ہے یا نہیں! اگر فلیچ کو ہم میں سے کسی کے بھی پاؤں بغیر بدن کے چلتے ہوئے دکھائی دیئے......''

''تم کیا کر رہے ہو؟'' کمرے کے کونے سے ایک آواز ابھری۔ایک کرسی کے پیچھے سے نیول ظاہر ہوا۔اس کے ہاتھ میں اس کا مینڈک ٹریور پکڑا ہوا تھا جو پھر سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔

''کچھ نہیں نیول! کچھ نہیں!'' ہیری نے جلدی سے کہا اور چوغے کو جلدی سے اپنی کمر کے پیچھے چھپا لیا۔ نیول ان کے چور چہروں کو گھور رہا تھا۔

''تم پھر باہر جا رہے ہو......؟'' اس نے دھیمے سے کہا۔

''نہیں، نہیں، نہیں! ہم کہیں نہیں جا رہے!'' ہرمائنی نے تیزی سے کہا۔''نہیں! ہم نہیں جا رہے ہیں، تم جا کر سو کیوں نہیں جاتے نیول!''

ہیری نے دروازے کے پاس لگے ہوئے پرانے گھڑیال کی طرف نظر دوڑائی، اب مزید وقت برباد کرنا ٹھیک نہیں تھا۔سنیپ اس وقت شاید فلافی کو موسیقی کے جال میں پھنسا کر گہری نیند سلا چکا ہوگا۔اس نے سوچا۔

''تم باہر نہیں جا سکتے۔'' نیول نے سختی سے کہا۔''تم پھر پکڑے جاؤ گے اور گری فنڈر زیادہ مشکل میں پھنس جائے گا۔''

''تم سمجھ نہیں ہو نیول...... یہ بے حد ضروری ہے۔'' ہیری نے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

نیول کسی خطرناک کام کو کرنے کیلئے خود کو مضبوط بنانے میں مصروف تھا۔

''میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں۔'' اس نے کہا اور جلدی سے تصویر کے سوراخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''میں...... میں تم سے لڑوں گا۔''

''نیول!'' رون نے غصے سے کہا۔''آرام سے راستہ چھوڑ دو......احمقانہ کام مت کرو۔''

''مجھے احمق مت کہو!'' نیول بولا۔''مجھے نہیں لگتا کہ تم لوگوں کو کوئی اور قانون توڑنا چاہئے اور تمہی نے تو مجھ سے کہا تھا کہ مجھے لوگوں کا مقابلہ کرنا چاہئے۔''

''ہاں! مگر ہم لوگوں کا نہیں!'' رون نے پریشان ہو کر کہا۔''نیول تم نہیں جانتے کہ تم کیا کر رہے ہو؟''

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا تو نیول نے اپنے مینڈک کو نیچے گرا دیا جو ایک ہی جست لگا کر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

''آؤ! مجھے مارنے کی کوشش کرو۔'' نیول نے اپنی مٹھیاں تان کر انہیں ہوا میں لہراتے ہوئے کہا۔ ''میں تیار ہوں......''

ہیری نے ہرمائنی کی طرف مڑ کر بے چارگی کے عالم میں دیکھا۔ ''کچھ کرو......''

ہرمائنی آگے بڑھی۔

''نیول!'' اس نے کہا۔ ''مجھے سچ مچ...... سچ مچ اس کا بہت افسوس ہے۔''

اس نے اپنی چھڑی اُٹھائی۔

''ساکتم بتم خاموشم!'' ہرمائنی نے اپنی چھڑی نیول کی طرف جھٹکتے ہوئے کہا۔

نیول کے ہاتھ پیر اکٹھے بندھ گئے۔ اس کا پورا بدن سخت ہو گیا۔ وہ جہاں کھڑا تھا وہیں سے جھولا اور پھر چہرے کے بل نیچے فرش پر جا گرا۔ بالکل لکڑی کے تنکے کی طرح! ہرمائنی نے بھاگ کر اسے سیدھا کیا نیول کے جبڑے جڑ گئے تھے اس لئے وہ بول نہیں سکتا تھا صرف اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان کی طرف دہشت سے دیکھ رہی تھیں۔

''تم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟'' ہیری نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''یہ مکمل بدنی بندش ہے۔'' ہرمائنی نے مغموم لہجے میں کہا۔ ''اوہ نیول, مجھے بے حد افسوس ہے۔ امید ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔''

''اور کوئی چارہ نہیں تھا نیول! سمجھانے کیلئے ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔'' ہیری بولا۔

''تم بعد میں سمجھ پاؤ گے نیول!'' رون نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔ پھر انہوں نے اسے راستے سے اُٹھا کر ایک آرام دہ کرسی کے پہلو میں فرش پر لٹا دیا جہاں سے وہ ان تینوں کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو کر دروازے کے پاس پہنچے اور انہوں نے اپنا غیبی چوغہ اوڑھ لیا۔ نیول کو فرش پر بندھے ہوئے چھوڑنا انہیں اپنی مہم کے آغاز پر اچھی شروعات کا شگون نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اتنے پریشان تھے کہ ہر مجسمے کا سایہ انہیں فلیچ کی طرح دکھائی دے رہا تھا اور ان کی طرف آتا ہوا، ہوا کا ہر جھونکا انہیں پیوس کی آواز محسوس ہو رہا تھا۔ پہلی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ مسز نورس اوپر کی طرف گھوم رہی تھی۔

''اچھا ہوگا کہ میں اسے لات مار دوں۔ صرف ایک بار!'' رون نے ہیری کے کان میں سرگوشی کی لیکن ہیری نے اپنا سر نفی میں ہلایا جیسے ہی وہ مسز نورس کے قریب سے محتاط انداز میں گزرے اسی وقت اس نے اپنی لالٹین جیسی زرد آنکھیں ان کی طرف موڑ دیں۔

لیکن کچھ نہیں ہوا۔

انہیں تب تک کوئی اور نہیں ملا جب تک وہ تیسری منزل کی سیڑھیوں تک نہیں پہنچ گئے۔ شرارتی بھوت پیوس بیچ راستے میں لٹکا ہوا کھڑا تھا اور قالین کو ڈھیلا کرنے میں مصروف تھا تا کہ لوگ اس پر سے پھسل سکیں۔ جب وہ اس کی طرف بڑھے تو اس نے اچانک کہا۔

''کون ہے؟'' اس نے اپنی سیاہ پتلیوں کو سکوڑتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔ ''حالانکہ میں تمہیں دیکھ نہیں سکتا مگر یہ بخوبی جانتا ہوں کہ تم یہاں ہو۔ کیا تم چھلاوے ہو یا پھر بھتنے ہو یا پھر کوئی ننھے درندہ صفت طالب علم؟''

وہ ہوا میں اوپر اُٹھا اور وہاں تیرتے ہوئے ان کی طرف محض گھورتا رہا۔

''اگر کوئی غیبی لباس پہن کر گھوم رہا ہے تو فلیچ کو بتانا چاہئے، مجھے یقیناً اسے باخبر کر دینا چاہئے۔'' پیوس نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

ہیری کے دماغ میں اچانک ایک ترکیب بجلی کی طرح کوندی۔

''پیوس!'' اس نے گھوڑے جیسی ہنہناتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں بلڈی بیرون ہوں اور کسی اہم ضرورت کے پیش نظر غیبی حالت میں گھوم رہا ہوں۔''

پیوس کو اتنی بری طرح جھٹکا لگا کہ وہ اچھل کر لگ بھگ زمین پر جا گرا مگر اگلی سی ساعت میں اس نے خود کو سنبھال لیا اور سیڑھیوں سے ایک فٹ اوپر تیرنے لگا۔

''بہت افسوس ہے! آپ کی خونخواری کو سمجھ نہیں پایا، بلڈی بیرون، جناب!'' اس نے خوشامدی انداز میں چاپلوسی کرنے کی کوشش کی۔ ''میری غلطی ہے، میری غلطی ہے...... میں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ ظاہر ہے میں نہیں دیکھ سکتا ہوں، آپ غیبی حالت میں جو ہیں۔ پیوس کے چھوٹے سے مذاق کو معاف کر دیجئے جناب!''

''مجھے یہاں پر کچھ کام ہے پیوس!'' ہیری پھٹے بانس جیسی آواز غرایا۔ ''اس جگہ سے آج رات دور ہی رہو تو اچھا ہوگا۔''

''میں ایسا ہی کروں گا جناب! میں بلاشبہ ایسا ہی کروں گا، امید ہے کہ آپ کا کام کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ میں آپ کو پریشان نہیں کروں گا۔'' پیوس نے دوبارہ ہوا میں اوپر اُٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ وہاں سے تیزی سے چلا گیا۔

''بہت عمدہ ہیری!'' رون نے سرگوشی کی اس کی آواز فرطِ مسرت سے کانپ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ وہاں پہنچ گئے، تیسری منزل کے راہداری کے باہر...... اور دروازہ پہلے سے ہی تھوڑا کھلا ہوا تھا۔

''یہ دیکھو! سنیپ پہلے ہی فلافی کو عبور کر چکا ہے۔'' ہیری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

کھلے دروازے کو دیکھ کر اچانک ان تینوں کو احساس ہوا کہ ان کے سامنے کتنا بڑا خطرہ کھڑا تھا۔ چوغے کے اندر ہی ہیری ان

دونوں کی طرف مڑا۔

''اگر تم واپس جانا چاہو تو میں تمہیں موردِالزام نہیں ٹھہراؤں گا۔'' ہیری نے دونوں سے کہا۔ ''تم چوغہ واپس لے جا سکتے ہو مجھے اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

''بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔'' رون نے تلخی سے کہا۔

''ہم بھی ساتھ چلیں گے سمجھ گئے نا!'' ہرمائنی نے ناگواری سے کہا۔

ہیری نے دروازہ کھولا۔ جیسے ہی دروازے کی چرچراہٹ پیدا ہوئی ایک دھیمی غراہٹ کی آواز ان کی سماعت میں سنائی دی۔ تین سروں والے کتے کی تینوں ناک ان کی سمت میں پاگلوں کی طرح سونگھنے میں مصروف دکھائی دیں حالانکہ وہ انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔

''اس کے پیروں میں کیا ہے؟'' ہرمائنی نے چونک کر سرگوشی کی۔

''ایسا لگتا ہے جیسے کوئی بربط ہے۔'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''سنیپ اسے یہاں چھوڑ گیا ہوگا۔''

''جیسے ہی موسیقی بجنا بند ہوئی ہوگی یہ اسی پل جاگ جائے گا۔ تو پھر موسیقی شروع......'' ہیری نے بتایا۔ اور اس نے ہیگرڈ کی دی ہوئی بانسری کو اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اور اس میں پھونک ماری۔ سچ کہا جائے تو یہ کوئی سریلی دھن نہیں تھی لیکن موسیقی کی پہلی تان سے ہی جانور کی آنکھیں بوجھل ہوتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ ہیری نے سانس تک نہیں لی۔ دھیرے دھیرے کتے کی گردنیں رُک گئیں وہ اپنے پنجوں پر لڑکھڑایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنے تینوں سر اگلے پنجوں پر جما دیئے اور گہری سانسیں لینے لگا۔ اس کی آنکھیں دھیمے دھیمے بند ہوتی جا رہی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

''بجاتے رہو!'' رون نے ہیری کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔ جب وہ چوغے سے باہر نکل کر چور دروازے کی طرف بڑھے، کتے کے دیوہیکل سروں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی گرم بدبودار سانس کو بخوبی محسوس کر سکتے تھے۔

''مجھے لگتا ہے کہ ہم لوگ دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' رون نے کتے کے پیچھے جھانکتے ہوئے کہا۔ ''تم پہلے جانا چاہتی ہو ہرمائنی......؟''

''نہیں! میں نہیں......'' ہرمائنی ہچکچائی۔

''ٹھیک ہے۔'' رون نے اپنے دانت کٹکٹائے اور محتاط انداز میں کتے کے پیروں کے اوپر سے نکلا گیا۔ وہ جھکا اور اس نے چور دروازے کے کنڈے کا چھلا کھینچا جو اوپر اُٹھا اور پھر دروازہ کھل گیا۔

''تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟'' ہرمائنی نے تیزی سے پوچھا۔

’’کچھ نہیں! صرف اندھیرا...... نیچے اترنے کا کوئی راستہ نہیں ہے،ہمیں سیدھے نیچے کودنا پڑے گا۔‘‘ رون نے دھیمی آواز میں انہیں بتایا۔

ہیری اب بھی بانسری بجارہا تھا۔اس نے رون کی توجہ پانے کیلئے اپنا ہاتھ ہلایا اور خود کی طرف اشارہ کیا۔

’’تم پہلے جانا چاہتے ہو؟ کیا واقعی؟......‘‘ رون نے حیرت سے پوچھا۔’’میں نہیں جانتا یہ کتنا گہرا ہے...... بانسری، ہرمائنی کو دے دو تاکہ وہ بجا کر اسے سلائے رکھے۔‘‘

ہیری نے بانسری اسے دے دی۔ کچھ پل کی اس خاموشی کے دوران کتا اپنی جگہ پر ہلا اور اس کے منہ سے غراہٹ نکلی مگر جونہی ہرمائنی نے بانسری کو بجانا شروع کیا تو وہ پھر ایک بار گہری نیند میں مشغول ہوگیا۔ ہیری اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھا اور رون کے قریب پہنچ گیا۔اس نے چور دروازے کی اندھیری گہرائی میں جھانکا۔ وہاں زمین کا نام ونشان نہیں دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنے دھڑ کو دروازے کے دہانے میں نیچے اتارا۔اس نے دہانے کی چوکھٹ پر اپنے ہاتھ جما رکھے تھے اور اس کا باقی جسم ہوا میں جھول رہا تھا۔اس نے اپنی گردن اُٹھائی اور رون کی طرف دیکھا۔

’’اگر مجھے کچھ ہوجائے تو میرے پیچھے مت آنا۔سیدھے الّو خانے میں جانا اور ہیڈوگ کو ڈمبل ڈور کے پاس بھیج دینا۔ٹھیک ہے؟‘‘

’’ٹھیک ہے۔‘‘ رون نے سر ہلا کر جواب دیا۔

’’امید ہے کہ ایک منٹ بعد ملاقات ہوگی۔‘‘ ہیری نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اور ہیری نے اپنے آپ کو گہری تاریکی میں ڈھیلا چھوڑ دیا۔اس کے ہاتھ چوکھٹ سے غائب ہوگئے تھے۔ٹھنڈی نم آلود ہوا کا جھونکا اس کے قریب سے گزرا۔ جب وہ نیچے اور نیچے گرتا چلا گیا اور پھر......دھم کی سی آواز عجیب اور دبی ہوئی آواز گونجی اور وہ کسی نرم سی چیز پر جا گرا۔وہ اُٹھا اور اس نے اپنے چاروں طرف ٹٹولا کیونکہ اس کی آنکھیں اندھیر میں دیکھ نہیں پارہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی طرح کے درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔اس نے سر اُٹھا کر اوپر دیکھا،کھلا چور دروازہ کسی ڈاک ٹکٹ کی طرح اوپر دکھائی دے رہا تھا۔

’’سب ٹھیک ہے!‘‘ ہیری نے روشنی کی طرف دیکھ کر بلند آواز میں کہا۔’’یہاں نیچے نرم جگہ ہے۔کود جاؤ......‘‘

رون فوراً کود گیا۔وہ ہیری کے بالکل قریب گرا اور پھسل کر ایک طرف لڑھک گیا۔

’’یہ کیا ہے؟‘‘ یہ پہلا جملہ اس کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔

’’معلوم نہیں! کسی طرح کا درخت لگتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ یہاں پر اس لئے ہے تاکہ گرنے پر چوٹ نہ لگے......چلو آجاؤ

ہرمائنی!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

بانسری کی بھدی سی آواز یکدم تھم گئی۔ اگلی ہی ساعت میں کتا زور سے بھونکا مگر ہرمائنی پہلے ہی کود چکی تھی۔ وہ ہیری کے دوسری طرف آن گری۔

''ہم لوگ سکول سے میلوں نیچے پہنچ گئے ہیں۔'' ہرمائنی نے گہری سانس لے کر کہا۔

''ہماری قسمت اچھی تھی کہ یہ درخت یہاں پر ہے...... ہے نا؟'' رون نے کہا۔

''قسمت اچھی ہے؟'' ہرمائنی چیخی۔ ''تم دونوں اپنی طرف دیکھو تو سہی!''

وہ اوپر اچھلی اور ہاتھ پیر مارتی ہوئی ایک سیلابی دیوار کی طرف بڑھی۔ اسے اس لئے ہاتھ پاؤں مارنا پڑے کیونکہ جس پل وہ درخت پر گری تھی، درخت کی ریشم جیسی نرم شاخیں اس کے ٹخنوں کے چاروں طرف سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے گرفت جمانے لگی تھی۔ جہاں تک ہیری اور رون کا سوال تھا ان کے پیر پہلے ہی بڑی ریشمی بیلوں میں کس کر بندھ چکے تھے اور انہیں اس بات کا احساس تک نہیں ہو پایا تھا۔ درخت اس پر اپنی پکڑ مضبوط کر پائے اس سے پہلے ہی ہرمائنی نے اپنے آپ کو چھڑا لیا۔ وہ دہشت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اس کے دونوں دوست درخت کے چنگل سے بچنے کیلئے بے تحاشہ ہاتھ پیر مار رہے تھے مگر وہ اس سے جتنا لڑتے تھے وہ اتنی ہی تیزی سے ان کے چاروں طرف اپنا ریشمی بیلوں کا شکنجہ کستا چلا گیا۔

''ہلو مت!'' ہرمائنی نے انہیں ہدایت کی۔ ''میں جانتی ہوں کہ یہ کیا ہے؟...... یہ شیطانی پھندا ہے۔''

''ارے! بڑی خوشی کی بات کہ ہم اس کا نام جان گئے۔ اس سے بہت مدد ملی۔'' رون چڑتے ہوئے کہا۔ وہ پیچھے کی طرف جھکا ہوا تھا اور بھرپور کوشش کر رہا تھا کہ درخت اس کی گردن پر اپنا بل نہ کس سکے۔

''چپ رہو! میں یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہوں کہ اسے کیسے مارا جائے؟'' ہرمائنی بولی

''اچھا ٹھیک ہے...... مگر جلدی کرو میں تو اب سانس بھی نہیں لے پا رہا ہوں۔'' ہیری نے ہانپتے ہوئے کہا اور وہ درخت کے ساتھ کشتی لڑنے لگا جو اس کے سامنے سے چاروں طرف اپنا شکنجہ کس رہا تھا۔

''شیطانی پھندا...... شیطانی پھندا...... پروفیسر سپراؤٹ نے کیا کہا تھا؟ یہ اندھیرے اور نمی کو پسند کرتا ہے......'' ہرمائنی خود کلامی کے عالم میں بڑبڑانے لگی۔

''تو پھر آگ جلاؤ......'' ہیری کا گلا رندھ گیا تھا۔

''ہاں! بالکل صحیح...... مگر ہمارے پاس لکڑی نہیں ہے۔'' ہرمائنی اپنے ہاتھ ملتے ہوئی چیخی۔

''کیا تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟'' رون پوری طاقت سے چیخا۔ ''تم جادوگرنی ہو یا نہیں؟''

''ہوں کیسے نہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ اس نے اپنی چھڑی جھٹکے سے باہر نکالی اور اسے ہلا کر کچھ بڑبڑائی پھر اس نے درخت پر بھی اسی طرح کے نیلے شعلوں کا استعمال کیا، جس طرح کے شعلے کا استعمال اس سنیپ کے چوغے پر کیا تھا۔ پل بھر میں ہیری اور رون نے محسوس کیا کہ درخت کی ریشمی بیلوں کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔ درخت روشنی اور گرمائی سے دور ہٹ کر سکڑنے لگا تھا۔ سکڑتے اور پیچھے ہٹتے ہوئے شیطانی پھندے نے ان کے جسموں کو چھوڑ دیا اور خوفزدہ انداز میں سمٹ سا گیا۔ ہیری اور رون جونہی اس کی گرفت سے آزاد ہوئے تو انہوں نے شیطانی پھندے کے چنگل میں نکلنے میں ذرا سی بھی دیر نہیں کی۔ وہ قریباً دوڑتے ہوئے باہر نکل آئے۔

''ہرمائنی! ہماری قسمت اچھی تھی کہ تم جڑی بوٹیوں کے علم والی جماعت میں توجہ دیتی ہو۔'' ہیری نے کہا جب وہ اپنے چہرے کا پسینہ پونچھتے ہوئے اس کے پاس دیوار کے کنارے پر آ چکا تھا۔

''ہاں!'' رون نے جلدی سے کہا۔ ''اور ہماری قسمت اچھی ہے کہ ہیری مصیبت کی گھڑی میں بھی اپنے ہوش وحواس قائم رکھتا ہے......'ہمارے پاس لکڑی نہیں ہے'......قسم سے!''

''اس راستے سے......!'' ہیری نے ان کی تکرار سے بچنے کیلئے ایک طرف اشارہ کیا۔ وہ تاریک راہداری تھی جو وہاں سے نکلنے والا واحد راستہ دکھائی دے رہا تھا۔

اپنے قدموں کی چاپ کے علاوہ انہیں صرف دیوار پر نیچے ٹپکتے ہوئے پانی کی دھیمی دھیمی آواز سنائی دے رہی تھی۔ راہداری کا ڈھلوانی راستہ انہیں مزید گہرائی میں اتارتا چلا گیا۔ ہیری کے دماغ میں یہ منظر دیکھ کر گرنگوٹس کی یاد تازہ ہوگئی۔ اس کے دل کو تیز جھٹکا لگا جب اسے ان ڈریگن کی یاد آئی جو جادوگروں کے بینک میں تجوریوں کی حفاظت کیا کرتے تھے اگر انہیں کوئی ڈریگن مل گیا......ایک بڑا ڈریگن......ننھے ناربٹ ہی کے بارے میں ان کا تجربہ نہایت خوفناک تھا۔

''کیا تمہیں کچھ سنائی دے رہا ہے؟'' رون نے سرگوشی کی۔

ہیری نے سنا۔ کہیں سے سرسراہٹ اور چھنچھناہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ کوئی بھوت ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں! مجھے لگتا ہے کہ یہ پروں کی پھڑ پھڑاہٹ کی آواز ہے۔''

''آگے روشنی ہے اور مجھے کچھ متحرک چیز دکھائی دے رہی ہیں۔''

وہ لوگ راہداری کے موڑ پر پہنچ گئے اور ان کے سامنے تیز روشنی سے بھرا ایک کمرہ تھا جس کی چھت محراب دار تھی۔ اس میں

جگنوؤں کی طرح چمکتے ہوئے سینکڑوں ننھے پرندے بھرے ہوئے تھے۔ جو اپنے پنکھ پھڑ پھڑاتے ہوئے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کمرے میں چاروں طرف اُڑ رہے تھے۔ کمرے کی دوسری طرف ایک بھاری بھرکم دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا تمہیں لگتا ہے کہ اگر ہم کمرے کو پار کرنے کی کوشش کریں گے تو یہ ننھے ننھے پرندے ہم پر حملہ کر دیں گے؟'' رون نے بڑ بڑا کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ممکن ہے!'' ہیری ان کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ ''وہ بہت خونخوار تو دکھائی نہیں دیتے مگر میرا خیال ہے کہ اگر ان سب نے اکٹھا حملہ بول دیا تو...... خیر! ہمارے پاس بچنے کیلئے کوئی ڈھال نہیں ہے...... میں دوڑ لگاتا ہوں!''

اس نے ایک گہری سانس لی، ہاتھوں سے اپنے چہرے کو چاروں طرف سے ڈھانپا اور کمرہ پار کرنے کیلئے دوڑ لگا دی۔ اسے امید تھی کہ کسی بھی پل تیز چونچیں اور نوکیلے پنجے اسے نوچ لیں گے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ دروازے تک صحیح سلامت پہنچ گیا تھا اس نے دروازے کے دستے کو اپنی طرف کھینچا مگر اس پر تو بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ باقی دونوں اس کے پیچھے آئے۔ انہوں نے دروازے کو کھینچا اور دھکا دیا مگر وہ ہلنے کیلئے بھی تیار نہیں تھا، تب بھی کچھ نہیں ہوا جب ہرمائنی نے اپنے جادوئی کلمے سے تالا کھولنے کی کوشش کی۔

''اب کیا کریں؟'' رون نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ پرندے!...... یہ یہاں صرف سجاوٹ کیلئے تو نہیں ہو سکتے؟'' ہرمائنی نے کہا۔

انہوں نے اوپر اُڑتے ہوئے پرندوں کی طرف دیکھا۔ وہ چمک رہے تھے مگر کیا چمک رہا تھا۔

''یہ پرندے نہیں ہیں!'' ہیری نے اچانک کہا۔ ''یہ چابیاں ہیں، پنکھ لگی چابیاں...... دھیان سے دیکھو! تو اس کا مطلب یہ ہوا......'' اس نے کمرے میں چاروں طرف دیکھا جب باقی دونوں لوگ چابیوں کی جھنڈ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔ ''ہاں! دیکھو...... جادوئی بہاری ڈنڈا رکھا ہے۔ ہمیں چابی کو پکڑ کر دروازہ کھولنا ہوگا......'' ہیری نے جوشیلے انداز میں کہا۔

''مگر یہاں پر تو سینکڑوں چابیاں ہیں؟'' رون نے دروازے پر لگے تالے کو غور سے دیکھا۔ ''ہمیں ایک پرانی سی ...... بڑی!...... شاید چاندی کی، جیسا یہ دستہ ہے۔ چابی کو تلاش کرنا ہوگا۔'' وہ جلدی سے بولا۔

تینوں نے ایک ایک جادوئی بہاری ڈنڈا اُٹھا لیا اور ہوا میں اوپر اُٹھ کر چابیوں کے بادل کے بیچ میں پرواز کرنے لگے۔ انہوں نے جھپٹ کر انہیں پکڑنے کی کوشش کی مگر جادوئی چابیاں نہایت تیزی سے دور بھاگ جاتی اور غوطہ لگاتی تھیں کہ انہیں پکڑنا لگ بھگ ناممکن کام لگ رہا تھا۔ ہیری سو سالوں میں سب سے کم عمر متلاشی یونہی نہیں تھا اس میں ایسی چیزیں دیکھنے کی صلاحیت اتم موجود تھی جو دوسروں کو نہیں دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ ایک منٹ تک ان گنت پنکھوں کے طوفان میں اُڑنے کے بعد اس نے چاندی کی ایک بڑی سی

چابی دیکھ لی جس کا ایک پنکھ مڑا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے پہلے بھی کسی نے پکڑا ہو اور چابی کے سوراخ میں بے دردی سے گھسا ڈالا ہو۔

''چابی وہ رہی!'' ہیری ان دونوں کو بتایا۔ ''وہ بڑی والی......اوپر وہاں پر......نہیں وہاں...... چمکتے نیلے پنکھوں والی......جس کا ایک طرف کا پنکھ مڑا ہوا ہے......''

رون پھرتی کے ساتھ اس سمت میں بڑھا جہاں ہیری اشارہ کر رہا تھا مگر اگلی ساعت میں وہ چھت سے ٹکرایا اور بھاری ڈنڈے سے قریباً لڑھک گیا۔

''ہمیں اسے مل کر گھیرنا چاہئے!'' ہیری نے ہدایت کی۔ وہ مڑے پنکھ والی پر سے آنکھیں نہیں ہٹا رہا تھا۔ ''رون تم اس کے اوپر جاؤ...... ہرمائنی اس کے نیچے رہو اور اس نیچے جانے سے روکتی رہو۔ اور میں اسے پکڑنے کی کوشش کروں گا۔ ٹھیک ہے......ابھی!''

رون نے غوطہ لگایا، ہرمائنی اوپر کی طرف اچھلی، چابی نے ان دونوں کو چکمہ دیا اور ہیری اس کے ٹھیک پیچھے چل دیا۔ وہ دیوار کی طرف تیزی سے اُڑی، ہیری آگے کی طرف جھک گیا اور ایک براق کی سی تیز آواز کے ساتھ اس نے ایک ہاتھ سے دیوار پر دبوچ لیا۔ رون اور ہرمائنی کی خوشی سے چہکتی ہوئی آواز محرابی کمرے میں چاروں طرف گونجنے لگی۔ وہ تیزی سے نیچے اترے اور ہیری دروازے کی طرف بھاگا۔ چابی اس کے ہاتھ میں بری طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔ اس نے چابی کو تالے کے سوراخ میں ڈالا اور گھمایا......اور گھمایا......کلک کی آواز سنائی دی اور تالا کھل گیا۔ جونہی ہیری کا ہاتھ چابی سے ہٹا تو چابی پھڑ پھڑاتی ہوئی تالے میں نکلی اور ایک بار پھر ہوا میں اُڑنے لگی۔ وہ زخمی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اسے دوبار پکڑا جا چکا تھا۔ اس کے نرم و نازک پنکھ مسلے گئے تھے۔

''تیار ہو؟'' ہیری نے دروازے کے دستے پر اپنا ہاتھ جماتے ہوئے پوچھا۔ دونوں نے اپنا سر ہلایا اور پھر ہیری نے جھٹکے کے ساتھ دروازے کا دستہ کھینچ دیا۔ دروازے کے دوسری طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ مگر جونہی انہوں نے دروازہ پار کیا اور فرش پر قدم رکھا یکدم چکا چوند روشنی پھیل گئی۔ وہ ایک کمرہ تھا مگر بے حد عجیب! انہوں نے ایسا منظر پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ لوگ شطرنج کی بساط کے ایک کنارے پر مہروں کے بالکل پیچھے کھڑے تھے جو سبھی ان سے کئی فٹ اونچے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے انہیں کالے پتھر سے تراش کر بنایا گیا ہو۔ ان کے سامنے کمرے میں کافی فاصلے پر سفید مہروں کی قطار کھڑی دکھائی دے رہی تھی۔ یہ سب منظر دیکھ کر ہیری، رون اور ہرمائنی کانپ کر رہ گئے۔ اونچے سفید مہروں کے سر نہیں تھے۔

''اب ہم کیا کریں گے؟'' ہیری گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔

''یہ صاف ظاہر ہے، نہیں کیا؟'' رون نے غور کرتے ہوئے کہا۔ ''اس کمرے سے باہر جانے کیلئے ہمیں بازی کھیلنا ہی پڑے

گی۔''

سفید مہروں کے بالکل پیچھے انہیں ایک اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

''ہم کیسے کھیل سکتے ہیں؟'' ہر مائنی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

''جہاں تک میرا خیال ہے ہمیں شطرنج کے مہرے بننا پڑے گا۔'' رون نے بتایا۔ وہ ایک سیاہ گھوڑے کے پاس گیا اور اس نے گھوڑے کو چھونے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ اسی لمحے پتھر میں جان پڑ گئی اور گھوڑے نے ہنہنا کر زمین پر اپنے ٹاپیں مارے۔ گھڑ سوار نے اپنا خود سیدھا کیا اور نیچے جھک کر رون کی طرف دیکھا۔

''کیا ہمیں...... پار جانے کیلئے آپ کے ساتھ شامل ہونا پڑے گا؟'' رون نے پوچھا۔ سیاہ گھڑ سوار نے اثبات میں سر ہلایا۔ رون باقی دونوں کی طرف متوجہ ہوا۔ ''اس کیلئے سوچنا ہوگا......'' اس نے کہا۔ ''مجھے لگتا ہے کہ ہمیں تین سیاہ مہروں کی جگہ لینا ہوگی......''

ہیری اور ہر مائنی اطمینان سے کھڑے رہے تا کہ رون سوچ سمجھ کر کسی فیصلے تک پہنچ سکے۔ وہ دونوں رون کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے رہے۔ آخر کار رون بولا۔

''اب تم لوگ برا مت ماننا مگر تم دونوں کو ہی اتنی اچھی شطرنج نہیں آتی......''

''ہم برا نہیں مانیں گے!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''ہمیں صرف یہ بتا دو کہ ہمیں کیا کرنا ہے؟''

''ٹھیک ہے! ہیری تم اس رُخ کی جگہ لے لو اور ہر مائنی تم اس کے پہلو میں اس فیل کی جگہ پر چلی جاؤ۔'' رون نے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

''اور تم......؟''

''میں گھوڑا بنوں گا۔'' رون نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا۔

ایسا لگا جیسے شطرنج کے مہرے ان کی باتیں سن سکتے تھے کیونکہ رون کے فیصلے فوراً بعد سیاہ مہروں میں سے ایک گھوڑے، ایک فیل اور ایک رُخ نے اپنا چہرہ موڑا اور بساط سے نیچے اتر گئے۔ وہ ان کے مطلوبہ خانے خالی کر چکے تھے۔ ان خالی خانوں میں ہیری، رون اور ہر مائنی تینوں کھڑے ہو گئے۔

''شطرنج میں سفید مہرے ہمیشہ پہلی چال چلتے ہیں۔'' رون نے کہا اور بساط کو دیکھا۔

''دیکھو!......''

ایک سفید پیادہ دو گھر آگے بڑھ آیا تھا۔ رون نے سیاہ مہروں کو ہدایات دینا شروع کر دیں، مہرے چپ چاپ وہاں چلتے جاتے

جہاں وہ انہیں بھیجتا تھا۔ ہیری کے گھٹنے کانپ رہے تھے اگر انہیں شکست ہوگئی تو پھر کیا ہوگا؟

''ہیری! دائیں طرف چار گھر ترچھے چلو۔''

انہیں پہلا اصلی جھٹکا اس وقت لگا جب ان کا دوسرا گھوڑا وزیر کی زد میں آ گیا۔ سفید وزیر آگے بڑھا اور اس نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بڑی طرح پٹخا اور پھر بساط سے باہر اچھال دیا، سیاہ گھوڑا دھماکے کی آواز کے ساتھ بساط کے باہر گرا اور اوندھے منہ ساکت ہوگیا۔

''میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا۔'' رون نے بتایا جو تھوڑا ڈگمگایا ہو دکھائی دے رہا تھا۔ ''اس سے تم رُخ کو مار سکتی ہو ہرمائنی! آگے بڑھو......''

ہر بار جب بھی ان کوئی مہرہ پٹ جاتا تھا تو سفید مہرے ذرا سی رحم دلی کا مظاہرہ نہیں کرتے تھے۔ جلد ہی دیوار کے پاس بے ہوش سیاہ مہروں کی قطار لگ گئی۔ دو بار رون نے بروقت یہ دیکھ لیا تھا کہ ہیری اور ہرمائنی خطرے میں تھے۔ وہ خود بساط پر کودتا ہوا گیا اور اس نے لگ بھگ اتنے ہی سفید مہروں کو کھیل سے باہر نکال دیا جتنے سیاہ مہرے باہر ہو چکے تھے۔

''ہم قریباً کھیل کے خاتمے تک پہنچ گئے ہیں۔'' رون نے اچانک اعلان کیا۔ ''مجھے سوچنے دو...... مجھے ذرا سوچنے دو!''

سفید وزیر نے اپنا الجھا ہوا چہرہ اس کی طرف موڑا۔

''ہاں......!'' رون نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''یہاں واحد راستہ یہی ہے۔ مجھے کھیل سے باہر ہونا پڑے گا۔''

''نہیں!'' ہیری اور ہرمائنی ایک ساتھ چلائے۔ وہ اسے پٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

''یہ شطرنج ہے۔'' رون نے پلٹ کر مستحکم لہجے میں کہا۔ ''کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے۔ میں ایک قدم آگے بڑھاؤں گا اور وزیر مجھے پیٹ ڈالے گا۔ اس کے بعد تم بادشاہ کو شہ مات دے سکو گے ہیری!''

''مگر......'' ہیری نے کچھ بولنا چاہا۔

''تم سنیپ کو روکنا چاہتے ہو یا نہیں؟''

''رون!''

''دیکھو! اگر تم جلدی نہیں کرو گے تو وہ پتھر پر پہلے قبضہ کر لے گا۔''

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

''تیار؟'' رون نے پوچھا۔ اس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا مگر امید سے بھرپور تھا۔ ''میں چلتا ہوں۔ اور ہاں! ایک بار تم جیت جاؤ تو

زیادہ دیر مت لگانا۔‘‘

وہ آگے بڑھا اور سفید وزیر کی زد میں کھڑا ہو گیا۔ سفید وزیر نے اس پر جھپٹا مارا۔ اس نے رون کے سر پر اپنے پتھر کے ہاتھ سے اتنا تیز وار کیا کہ وہ فرش پر لڑھک گیا۔ ہرمائنی چیخی مگر وہ اپنے خانے سے باہر نہ نکل پائی۔ سفید وزیر نے رون کو گھما کر ایک طرف پھینک دیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا ہو۔

کانپتے ہوئے ہیری بائیں طرف تین گھر آگے بڑھا۔ سفید بادشاہ نے اپنا تاج اتارا اور ہیری کے قدموں میں ڈال دیا۔ وہ جیت گئے تھے۔ شطرنج کے مہرے سر جھکاتے ہوئے الگ ہٹ گئے۔ آگے جانے والے دروازے کا راستہ اب کھلا تھا رون کی طرف ایک بار فکرمندی سے دیکھنے کے بعد ہیری اور ہرمائنی بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے اور دروازہ پار کر گئے۔ سامنے ایک راہداری تھی۔

’’کیا ہوگا اگر وہ......؟‘‘ ہرمائنی پریشانی سے بڑبڑائی۔

’’اسے کچھ نہیں ہوگا!‘‘ ہیری نے خود کو تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ’’تمہیں کیا لگتا ہے کہ آگے کیا ہوگا؟‘‘

’’ہم نے پروفیسر سپراؤٹ کے جادوئی حصار کر پار کرلیا ہے یعنی شیطانی پھندا۔ پروفیسر فلٹ وک نے چابیوں کا گورکھ دھندا پھیلایا تھا۔ پروفیسر میک گوناگل نے شطرنج کے مہروں کو زندہ کرنے کیلئے ان کا روپ بدلا ہوگا۔ اب کیورئیل کا جادو بچتا ہے اور سنیپ کا......‘‘

وہ آگے والے دروازے کی طرف بڑھے جو راہداری کے خاتمے پر دکھائی دے رہا تھا۔

’’ٹھیک ہے......!‘‘ ہیری نے ہمت باندھتے ہوئے کہا۔

اس نے دروازے کو دھکا دے کر کھولا۔ ایک ناگوار سی بدبو کا جھونکا ان کے نتھنوں سے آ ٹکرایا۔ جس کی وجہ سے دونوں کو اپنی ناک کو پکڑنا پڑا۔ بدبو کی چبھن سے ان کی آنکھوں میں پانی آ گیا۔ انہوں نے اپنی آنکھیں مسل کر دیکھا سامنے فرش پر ایک دیوہیکل ’طورال‘ لیٹا ہوا تھا۔ وہ اس طورال سے بے حد بڑا تھا جس سے ہیلووئین کے دن ان کا سابقہ پڑا تھا۔ اس طورال کے سر پر خون بھرا ایک گومڑ چمک رہا تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں۔

’’مجھے خوشی ہے کہ ہمیں اس سے نہیں لڑنا پڑا۔‘‘ ہیری نے سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔ وہ اب محتاط انداز میں اس کے دیوہیکل جسم کو پھلانگ رہے تھے۔

’’چلو! مجھ سے تو سانس تک نہیں لیا جا رہا ہے۔‘‘

اس نے اگلا دروازہ کھینچ کر کھولا۔ دونوں میں یہ ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کہ جھانک کر دیکھ سکیں کہ آگے کیا ہونے والا تھا؟ لیکن اس

کے اندر کوئی بہت ڈراؤنی چیز نہیں تھی، صرف ایک بڑی میز تھی جس پر سات الگ الگ قسم کی بوتلیں ایک قطار میں رکھی ہوئی دکھائی دیں۔

''سنیپ کا جادو......!'' ہیری نے کہا۔ ''مگر ہمیں کیا کرنا ہوگا؟''

انہوں نے جیسے ہی دہلیز پار کی ان کے پیچھے والے دروازے کے سامنے آگ جلنے لگی۔ دونوں نے مڑ کر دیکھا۔ واپسی کا راستہ بند کر دیا گیا تھا۔ یہ کوئی عام سی آگ نہیں تھی بلکہ ارغوانی رنگت کی آگ تھی۔ اسی طرح آگے جانے والے دروازے کے سامنے سیاہ خوفناک شعلے بھڑک اُٹھے۔ وہ بری طرح پھنس چکے تھے۔

''دیکھو!'' ہرمائنی نے بوتلوں کے پاس رکھا چرمئی کاغذ کا ایک گولا اُٹھایا۔ اسے کھولا اور پڑھنے کیلئے ہیری نے ہرمائنی کے کندھوں کے اوپر سے جھانکا۔

خطرہ تمہارے سامنے ہے، تمہارے پیچھے ہے حفاظت
اگر تلاش کر پاؤ تو ہم میں سے دو کریں گی تمہاری حقیقی مدد!
ہم ساتوں میں سے ایک لے جائے گی تمہیں آگے
دوسری پینے والے کو لے جائے گی واپس پیچھے
ہم میں سے دو میں بھری ہے صرف عقربی شراب
ہماری قطار میں سے تین میں ہے موت چھپی ہوئی
چن لو اگر تم یہاں پر ہمیشہ کیلئے نہیں رہنا چاہتے
انتخاب میں مدد کے لئے ہم دیتے ہیں یہ چار سراغ
پہلا، زہر کتنی بھی عیاری سے چھپنے کی کوشش کرے
ہمیشہ ملے گا الٹے ہاتھ پر عقربی شراب کے
دوسرا، دونوں سروں پر جو بوتلیں ہیں وہ الگ ہی ہیں
مگر آگے جانے کیلئے وہ تمہاری دوست نہیں ہیں
تیسرا، جیسا تم دیکھ سکتے ہو الگ سب حجم ہے
نہ سب سے چھوٹی نہ سب سے بڑی، اندر موت کا سامان

چوتھا، بائیں اور دائیں طرف سے ہر دوسری ذائقے میں
جڑواں ہیں حالانکہ دکھائی دیتی الگ ہیں وہ پہلی نظر میں

ہرمائنی نے ایک گہری سانس سے آہ بھری اور ہیری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ مسکرا رہی تھی۔ یہ وہ آخری چیز ہوسکتی تھی جو وہ اس وقت کرنے جا رہے تھے؟

''بہت خوب!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''یہ جادو نہیں!...... یہ ذہانت کا گہرا امتحان ہے۔ یہ ایک معمہ ہے، بہت ہی پیچ دار پہیلی ہے، دلچسپ منطق ہے، کافی بہادر جادوگر اس مقام پر پہنچ کر پھنس جاتے ہیں کیونکہ بہادری سے علم استدلال تو حاصل نہیں ہوتا...... یہ تو حاضر دماغی اور ذہانت کا کام ہے۔''

''اور ہم بھی تو پھنس چکے ہیں ہرمائنی!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔

''بالکل نہیں!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''ہمیں جس کی ضرورت ہے سب یہاں اس کاغذ پر لکھا ہے، بوتلیں سات ہیں، تین میں زہر ہے، دو میں عقرب گزیدہ شراب، ایک ہمیں سیاہ آگ سے پار بحفاظت لے جائے گی اور ایک ارغوانی آگ کو عبور کرنے میں ہماری مدد کرے گی تاکہ ہم واپس لوٹ سکیں۔''

''لیکن ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ ہمیں کون سی بوتل پینا ہوگی؟''

''مجھے ایک منٹ سوچنے دو!''

ہرمائنی نے چرمئی کاغذ کو اپنی نگاہوں کے سامنے پھیلا لیا اور کئی بار اسے پڑھا۔ پھر وہ بوتلوں کی قطار کے سامنے ادھر ادھر بے چینی میں گھومتی رہی اور ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑبڑاتی رہی۔ آخر کار اس نے تالی بجائی۔

''سمجھ میں آ گیا......!'' اس نے تیزی سے کہا۔ ''سب سے چھوٹی بوتل ہمیں سیاہ آگ کو عبور کرنے میں مدد دے گی یعنی پتھر کی طرف لے جائے گی۔''

ہیری نے چھوٹی بوتل کی طرف دیکھا۔

''اس میں تو صرف ایک فرد کیلئے سیال دکھائی دے رہا ہے یعنی ہم سے صرف ایک ہی آگے جا سکتا ہے۔ یہ تو بمشکل ایک ہی گھونٹ ہوگا۔'' ہیری نے متفکرانہ انداز میں کہا۔

انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''کون سی بوتل تمہیں جامنی آگ سے واپس لے جا سکتی ہے؟'' ہیری نے پوچھا۔

ہرمائنی نے دائیں کنارے پر رکھی ہوئی بوتل کی طرف اشارہ کیا۔

''تو تم اسے پی لو۔'' ہیری نے کہا۔ ''نہیں سنو! ...... واپس جاؤ اور رون کو ساتھ لے لو۔ اُڑنے والی چابیوں کے کمرے میں جادوئی بہاری ڈنڈے رکھے ہوئے ہیں، انہیں اُٹھاؤ اور ان کی مدد سے تم لوگ چور دروازے سے باہر نکل کر فلافی کے پار نکل جانا۔ سیدھے الّو خانے جاؤ اور ہیڈوگ کو ڈمبل ڈور کے پاس بھیج دو۔ ہمیں ان کی سخت ضرورت ہے۔ میں سنیپ کو کچھ وقت تک تو روک سکتا ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ میں اس کی ٹکر کا نہیں ہوں......''

''مگر ہیری! ...... بالفرض اگر تم جانتے ہو کون؟ بھی اس کے ساتھ ہوا......؟''

''قسمت ایک بار میرا ساتھ دے چکی ہے ہرمائنی...... ہے نا؟'' ہیری نے اپنے نشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''قسمت دوبارہ میرا ساتھ دے سکتی ہے!''

ہرمائنی کے ہونٹ کانپ اُٹھے۔ وہ اچانک ہیری کی طرف لپکی اور اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے لیا۔

''ہرمائنی!''

''ہیری! تم جانتے ہو...... تم کمال کے جادوگر ہو......'' وہ بھیگی آنکھوں سے مسکرائی۔

جب ہرمائنی نے اسے چھوڑا تو ہیری نے بری طرح شرماتے ہوئے کہا۔

''اتنا اچھا نہیں، جتنی تم ہو!''

''میں......!'' ہرمائنی نے کہا۔ ''کتابیں اور ذہانت! دُنیا میں ان سے بھی زیادہ کئی اور غیر معمولی چیزیں ہوتی ہیں۔ دوست اور بہادری...... اور ہیری...... اپنا دھیان رکھنا۔''

''پہلے تم پیو! تمہیں بھروسہ ہے کہ کس بوتل میں کیا ہے...... ہے نا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''بالکل!'' ہرمائنی نے کہا۔ اس نے کونے والی بوتل میں سے ایک بڑا گھونٹ حلق سے اتارا اور کانپ گئی۔

''اس میں زہر تو نہیں ہے؟'' ہیری کا چہرہ پریشانی سے بگڑ گیا۔

''نہیں مگر یہ برف کی طرح ہے!'' ہرمائنی نے جواب دیا۔

''جلدی جاؤ! اس سے پہلے کہ اس کا اثر ختم ہو جائے۔''

''شب بخیر! ...... اپنا دھیان رکھنا!''

''جاؤ! وقت ضائع مت کرو!''

ہرمائنی مڑی اور سیدھے ارغوانی آگ کے شعلوں میں بیچ میں گھستی چلی گئی۔ پھر دروازہ کھلا اور وہ چلی گئی۔ ہیری نے گہری سانس لی اور سب سے چھوٹی بوتل کو اُٹھالیا۔ وہ سیاہ آگ کے شعلوں کا سامنا کرنے کیلئے مڑا۔

''ٹھیک ہے! میں آرہا ہوں......'' اس نے کہا اور چھوٹی بوتل کا ڈھکن اتار کر سیال کو ایک ہی گھونٹ میں حلق سے نیچے اتار لیا۔ سچ مچ ایسا لگا جیسے اس کے جسم میں برف بہہ رہی تھی۔ اس نے بوتل نیچے رکھی اور آگے چل دیا۔ اس نے ہمت بندھائی اور اس نے دیکھا کہ سیاہ آگ کے شعلے اس کے بدن کو چوم رہے تھے مگر اسے ان کی حدت کا پتہ نہیں چلا۔ ایک پل کیلئے تو اسے سیاہ آگ کے سوا اور کچھ نہیں دکھائی دیا پھر وہ دوسری پہنچ گیا۔ آخری کمرے میں......

وہاں پر کوئی پہلے سے موجود تھا مگر وہ سنیپ نہیں تھا، وہ والڈی موٹ بھی نہیں تھا۔

☆☆☆

سترہواں باب

دو چہروں والا آدمی

ہیری اسے دیکھ کر حقیقتاً دم بخود رہ گیا تھا۔ وہ کوئی اور نہیں کیورئیل تھا۔ پروفیسر کیورئیل!

''آپ......'' ہیری کی سانس رک گئی۔

کیورئیل اسے دیکھ کر مسکرایا اس کے چہرے پر ذرا سی گھبراہٹ اور خوف نہیں تھا۔

''ہاں! میں......'' اس نے اطمینان سے جواب دیا۔ ''پوٹر! میں ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ کیا میری تمہارے ساتھ یہاں ملاقات ہو گی؟''

''مگر میرا خیال تھا کہ......سنیپ!''

''سیورس؟'' کیورئیل ہنسا اور یہ اس کی عام طور پر کپکپاتی ہوئی ہنسی بالکل نہیں تھی بلکہ سرد اور سفاک ہنسی تھی۔ ''ہاں! سیورس اسی طرز کا آدمی دکھائی دیتا ہے...... ہے نا؟ ہر وقت وہ کسی بڑے چمگادڑ کی طرح چاروں طرف منڈلاتا رہتا ہے اور یہ میرے لئے بہت اچھا رہا، اس کے سامنے کون بب بب بچارے، ہہ ہہ ہکلاتے، پپ پپ پروفیسر، کک کک کیورئیل پر شک کر سکتا تھا؟''

ہیری کو یہ بات ہضم نہیں ہو پائی۔ یہ سچ نہیں ہو سکتا تھا...... بالکل نہیں ہو سکتا تھا......

''مگر سنیپ نے تو مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی...... کیوڈچ کے میچ میں!''

''نہیں نہیں نہیں پوٹر! تمہیں مارنے کی کوشش میں نے کی تھی، جب تمہاری دوست مس گرینجر میچ کے دوران سنیپ کے کپڑوں میں آگ لگانے کیلئے تیزی سے جا رہی تھی تو وہ بدحواسی میں مجھ سے ٹکرا گئی تھی، جس سے میں خود کو سنبھال نہیں پایا اور پھر نشست پر لڑھک گیا۔ اس کی وجہ سے میری آنکھوں کا ارتکاز ٹوٹ گیا تھا جو میں تم پر جمائے ہوئے تھا۔ کاش! کچھ اور سیکنڈ مل جاتے تو میں تمہیں اس بہاری ڈنڈے سے نیچے گرا دیتا۔ اگر سنیپ تمہیں بچانے کیلئے میرے مخالف جادوئی کلمات کا مسلسل استعمال نہ کر رہا ہوتا تو میں نے اس سے بہت پہلے ہی تمہیں ہوا میں اچھال دیا ہوتا......''

''سنیپ مجھے بچانے کی کوشش کرر ہا تھا......؟'' ہیری کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

''اور نہیں تو کیا؟'' کیورئیل نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ تمہارے اگلے کیوڈچ میچ میں ریفری کیوں بننا چاہتا تھا؟ دراصل وہ یقین کر لینا چاہتا تھا کہ میں دوبارہ ایسا نہیں کروں۔ عجیب بات ہے سچ مچ! ......اسے اتنی دشواری اُٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی جب ڈمبل ڈور وہاں موجود تھے، اس نے خود کو سب کے بیچ برا بنالیا......اور کتنا وقت برباد ہوا جبکہ اس سب کے بعد میں آج رات تمہیں مارنے جارہا ہوں۔''

کیورئیل نے اپنی انگلیاں چٹخیں۔ ہوا میں سے کچھ رسیاں نکلیں اور ہیری کے پورے وجود پر لپٹ گئیں۔ وہ کس کر بندھ چکا تھا۔

''تم ہر چیز میں اتنی ٹانگ اڑاتے ہو پوٹر! تمہیں زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ ہیلووئین کے دن تم سکول میں چاروں طرف منڈلاتے رہے، مجھے لگا جیسے تم نے مجھے دیکھ تھا۔ جب میں یہ دیکھنے گیا تھا کہ پتھر کی حفاظت کون کرر ہا تھا؟''

''تو کیا طورال کو آپ نے اندر گھسایا تھا؟'' ہیری حیرت سے جھٹکا کھاتا ہوا بولا۔

''بالکل! طورال کے معاملے میں میں نے حیرت انگیز طاقت پائی ہے۔ اس طورال کو تو تم نے غور سے دیکھا ہی ہوگا پوٹر! جس کا میں پچھلے کمرے میں برا حال کر ڈالا ہے۔ اس دن سب لوگ طورال کی تلاش میں چاروں طرف بھاگ رہے تھے لیکن بدقسمتی سے سنیپ جسے پہلے ہی مجھ پر شک تھا، سیدھا تیسری منزل پر گیا تا کہ مجھے وہاں پر رنگے ہاتھوں پکڑ سکے۔ اور نہ صرف طورال تمہیں مارنے میں ناکام رہا بلکہ تین سروں والا کتا بھی سنیپ کو صحیح طرح سے کاٹ نہیں پایا۔''

کیورئیل نے دوسری طرف منہ پھیرا اور سرد لہجے میں کہا۔

''اب چپ چاپ انتظار کر پوٹر! مجھے ذرا اس آئینے کا معائنہ کرنے دو۔''

تب جا کر ہیری کو احساس ہوا کہ کیورئیل کے پیچھے کیا تھا۔ یہ ایرز کا آئینہ تھا۔ وہی آئینہ جس میں ہیری اپنے خاندان کی جھلک دیکھتا رہا تھا۔

''یہ آئینہ پتھر حاصل کرنے کی کنجی ہے۔'' کیورئیل بڑبڑایا اور اس نے چاروں طرف راستے کی تلاش میں ٹھونک کر دیکھا۔ ''یقین تھا کہ ڈمبل ڈور ضرور اسی طرح کے کسی کمال کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن وہ اس وقت لندن میں ہیں...... جب تک وہ واپس لوٹیں گے تب تک میں بہت دور پہنچ جاؤں گا......''

ہیری صرف اتنا چاہتا تھا کہ کیورئیل کو لگاتار باتوں میں مصروف رہنے پر مجبور کر دیا جائے تا کہ وہ آئینے پر اپنی پوری توجہ نہ رکھ پائے۔

''میں نے تمہیں اور سنیپ کو جنگل میں دیکھا تھا......'' وہ یکدم سے بول پڑا۔

''ہاں!'' کیورئیل نے بے اعتنائی کے ساتھ جواب دیا اور آئینے کے پیچھے کے حصے کو دیکھنے کیلئے عقبی سمت میں بڑھ گیا۔'' وہ اس وقت تک میرے پیچھے لگا تھا اور یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں کہاں تک پہنچ چکا ہوں۔ اسے شروع سے مجھ پر شک تھا۔ اس نے مجھے ڈرانے دھمکانے کی بھی کوشش کی......جیسے وہ ایسا کر سکتا تھا جبکہ لارڈ والڈی موٹ میرے ساتھ تھے......''

کیورئیل آئینے کے پیچھے سے باہر نکلا اور اس کے بالکل سامنے آ کھڑا ہوا۔

''مجھے پتھر دکھائی دے رہا ہے...... میں اسے اپنے آقا کی بھینٹ کرنا چاہتا ہوں مگر پتھر ہے کہاں؟'' وہ للچائی ہوئی نظروں سے آئینے کو گھورتے ہوئے بولا۔

ہیری نے اسی لمحے اپنی بندش کو ختم کرنے کیلئے رسیوں پر کھینچا تانی کی مگر بے سود کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ رسیوں کی جکڑ ذرا سی بھی ڈھیلی نہیں ہوئی۔ اسے ہر قیمت پر کیورئیل کو روکنا ہی تھا تاکہ وہ آئینے پر اپنا پورا دھیان جما نہ سکے۔

''مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے سنیپ مجھ سے ہمیشہ نفرت کرتا تھا......''

''اوہ ہاں! وہ واقعی کرتا ہے۔'' کیورئیل نے لاپروائی سے کہا۔'' تاریک جادو کی قسم! وہ تم سے تمہاری سوچ سے بھی زیادہ نفرت کرتا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ ہوگورٹ میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ پڑھتا تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرتے تھے مگر وہ تمہاری موت نہیں چاہتا تھا۔''

''لیکن میں نے آپ کو کچھ دن پہلے سسکیاں لیتے ہوئے سنا تھا...... مجھے لگا جیسے سنیپ آپ کو ڈرا رہا تھا......'' ہیری نے اگلی بات جوڑ دی۔

پہلی بار کیورئیل کے چہرے پر خوف کی لہر پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔

''کئی بار مجھے اپنے آقا کے احکامات کی تعمیل میں دشواری پیش آتی ہے...... وہ ایک طاقتور ترین جادوگر ہیں اور میں بے حد کمزور ہوں......''

''یعنی......آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس دن کمرہ جماعت میں آپ کے ساتھ موجود تھے؟'' ہیری کے بدن میں حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کی سرد لہر دوڑتی چلی گئی۔

''وہ ہر جگہ میرے ساتھ ہی رہتے ہیں۔'' کیورئیل نے اطمینان سے جواب دیا۔'' میں ان سے تب ملا تھا جب میں دنیا میں چاروں طرف گھوم رہا تھا تب میں ایک نالائق شخص تھا اور میرے دماغ میں اچھائی اور برائی کے بارے میں احمقانہ خیالات نے ڈیرہ

جمایا ہوا تھا۔ لارڈ والڈی موٹ نے مجھے بتایا کہ میں کتنا غلط تھا؟ اچھائی اور برائی کچھ معنی نہیں رکھتی، صرف طاقت ہی سب کچھ ہوتی ہے جو ان کمزور لوگوں کے پاس نہیں ہوتی جو اسے حاصل ہی نہیں کرنا چاہتے......تب سے میں نے وفاداری سے ان کی خدمت کرنا شروع کر دی حالانکہ میں نے انہیں کئی بار ناراض بھی کیا ہے جس پر انہیں مجھ پر بہت سختی کرنا پڑی۔'' کیورئیل اچانک کانپ اُٹھا۔''وہ غلطیوں کو آسانی سے معاف نہیں کرتے۔ جب میں گرنگوٹس سے پتھر چرا نہیں پایا تو وہ بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے مجھے سزا دی ......یہ فیصلہ کیا کہ انہیں مجھ پر نزدیک سے نظر رکھنا ہوگی......''

کیورئیل کی آواز دور سے آتی ہوئی سنائی دے رہی۔ ہیری کا ذہن جادوئی بازار میں بھٹک چکا تھا جہاں اس کے پہلے دلچسپ سفر میں لیکی کالڈرن میں اس کی ملاقات ہکلاتے، گھبرائے ہوئے کیورئیل سے ہوئی تھی۔ اس نے ہیری کے ساتھ گرم جوشی سے ہاتھ ملایا تھا۔ وہ اتنا سفاک کیسے ہوسکتا تھا؟ اس نے کیورئیل پر اچٹتی نظر ڈالتے ہوئے سوچا۔ کیورئیل دھیمے دھیمے بڑبڑا رہا تھا۔

''مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ہے......کیا پتھر آئینے کے اندر ہے؟ کیا مجھے اسے توڑنا ہوگا؟''

ہیری کا دماغ تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ اس نے سوچا۔ میں دُنیا میں کسی بھی چیز سے زیادہ یہ چاہتا ہوں کہ میں کیورئیل سے پہلے پتھر تک پہنچ جاؤں یعنی اگر میں آئینے میں دیکھوں گا تو میں اپنے آپ کو اسے حاصل کرتا ہوا دیکھوں گا جس کا مطلب ہے کہ میں دیکھ لوں گا کہ یہ کہاں چھپا ہوا ہے مگر میں اسے کس طرح دیکھوں تاکہ کیورئیل کو میرے ارادوں کا بھی پتہ نہ چل پائے؟ اس نے بائیں طرف کھسکنے کی کوشش کی تاکہ کیورئیل کی نظروں میں آئے بغیر آئینے کے سامنے پہنچ سکے اور اس میں جھانک کر دیکھ سکے مگر اس کے گھٹنوں کے چاروں طرف رسیاں بے حد مضبوطی کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی کوشش میں پھسلا اور فرش پر گرتا چلا گیا۔ کیورئیل نے اسے دیکھنے کی ذرا سی زحمت نہیں کی۔ وہ اب بھی اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔

''یہ آئینہ کیا کرتا ہے؟ یہ کیسے کام کرتا ہے؟ میری مدد کرو آقا!''

اور پھر واقعی ہیری کے ہوش اڑ گئے جب ایک چبھتی ہوئی سرد آواز نے اس کی بڑبڑاہٹ کا جواب دیا۔ وہ آواز کیورئیل کے اندر سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

''لڑکے کو استعمال کرو......لڑکے کو استعمال کرو......''

کیورئیل ہیری کی طرف مڑا۔

''ہاں! پوٹر...... یہاں آؤ!''

اس نے ایک بار تالی بجائی اور ہیری کی بندھی ہوئی رسیاں کھل گئیں۔ ہیری دھیمے دھیمے اپنے پیروں پر کھڑا ہوگیا۔ اس کا دل بری

طرح سے دھڑک رہا تھا اور ذہن پر خوف طاری تھا۔

''یہاں آؤ......'' کیورئیل غرایا۔ ''آئینے میں دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا دیکھا۔''

ہیری اس کی طرف بڑھا۔

''مجھے جھوٹ بولنا ہوگا۔'' اس نے متوحش انداز میں سوچا۔ ''میں جو دیکھوں گا اس کے بارے میں مجھے جھوٹ بولنا ہوگا، بس اتنا ہی......''

کیورئیل اس کے بالکل پیچھے جم کر کھڑا ہو گیا۔ ہیری آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔ کیورئیل کے بدن سے ناگوار بدبو اُٹھ رہی تھی جس سے ہیری کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ شاید یہ بدبو کیورئیل کی پگڑی سے آ رہی تھی۔ ہیری نے اپنی آنکھیں بند کر لیں آئینے کے سامنے ایک قدم آگے بڑھا اور اپنی آنکھیں دوبارہ کھول دیں۔

اس نے آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا جو پہلے تو زرد اور ڈرا ہوا دکھائی دیا۔ مگر ایک لمحے بعد عکس اس کی طرف دیکھ کر دھیمے سے مسکرایا۔ اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور خون جیسے سرخ رنگ کا ایک پتھر نکالا۔ عکس نے ہیری کو آنکھ ماری اور پتھر کو واپس جیب میں رکھ لیا......اور جب اس نے ایسا کیا تو ہیری کو محسوس ہوا کہ اس کی اصلی جیب میں بھی کوئی بھاری چیز آ گئی تھی، نہ جانے کیسے؟...... حیرت انگیز طور پر......اسے پتھر مل چکا تھا۔

''تو...... پوٹر! تم کیا دیکھا؟'' کیورئیل نے بے چینی کے عالم میں پوچھا۔

ہیری نے اپنی قوت مجتمع کی اور تیزی سے بولا۔

''میں دیکھ رہا ہوں کہ میں ڈمبل ڈور سے ہاتھ ملا رہا ہوں۔'' اس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''میں نے...... میں نے گری فنڈر کیلئے ہاؤس کپ جیت لیا ہے......''

کیورئیل نے اسے تلخی سے ڈانٹا۔

''راستے میں ہٹ جاؤ۔'' اس نے کہا جب ہیری ایک طرف ہٹا تو اس نے پارس پتھر کو اپنے ہاتھ سے ٹکراتے ہوئے محسوس کیا ......کیا اسے یہاں سے بھاگنے کی ہمت کرنی چاہئے؟ مگر وہ ابھی بمشکل پانچ قدم پیچھے ہٹ پایا تھا کہ ایک اونچی آواز آئی۔ حالانکہ کیورئیل اپنے ہونٹ نہیں ہلا رہا تھا۔

''وہ جھوٹ بول رہا ہے......وہ جھوٹ بول رہا ہے!''

''پوٹر! یہاں واپس آؤ......'' کیورائیل چیخ کر غرایا۔ ''مجھے سچ سچ بتاؤ! تم نے ابھی ابھی کیا دیکھا؟''

اونچی آواز ایک بار پھر سنائی دی

''مجھے اس سے بات کرنے دو......آمنے سامنے!''

''آقا! آپ میں ابھی اتنی طاقت نہیں ہے......''

''میرے پاس اس کے لئے کافی طاقت ہے!''

ہیری نے محسوس کیا جیسے شیطانی پھندے نے اسے اسی جگہ پر جکڑ لیا تھا۔ وہ ایک بھی انچ ہل سکتا تھا۔ وہ کسی مجسمے کی طرح دیکھتا رہا جب کیورئیل اپنے ہاتھ اونچے کر کے اپنی پگڑی کھولنے لگا۔ کیا ہو رہا تھا؟ پگڑی کھل کر زمین پر گر گئی۔ اس کے بنا کیورئیل کا سر بہت چھوٹا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر کیورئیل اپنی جگہ پر دھیمے سے گھوم گیا۔

ہیری کی چیخ نکل جاتی مگر آواز نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ جہاں کیورئیل کے سر کی پشت پر بال ہونے چاہئے تھے وہاں پر ایک چہرہ تھا...... ہیری کی اب تک کی زندگی میں دکھائی دینے والا یہ سب سے خوفناک اور کراہیت آمیز چہرہ تھا۔ یہ چاک کی طرح سفید تھا، اس کی گھورتی ہوئی سرخ آنکھیں تھیں اور نتھنوں کی جگہ پر دو سوراخ تھے جیسے سانپ کے ہوتے ہیں۔

''ہیری پوٹر......!'' وہ دھیمے سے سفاکانہ انداز میں مسکرایا۔

ہیری نے پیچھے کی طرف ہٹنے کی کوشش کی مگر اس کے پیر ہلنے کیلئے بالکل تیار نہیں تھے۔

''دیکھو! میں کیا سے کیا ہو گیا ہوں؟'' شیطانی چہرہ تاسف بھرے انداز میں بولا۔ ''صرف ایک ہیولا اور دھواں...... مجھے قوت اسی وقت ملتی ہے جب میں کسی دوسرے کے بدن میں رہتا ہوں۔ مگر مجھے ایسے لوگ ہمیشہ مل جاتے ہیں جو مجھے اپنے دل اور دماغ میں جگہ دینے کی خواہش رکھتے ہیں...... پچھلے کچھ ہفتوں میں مجھے یک سنگھے کے خون سے طاقت ملی......تم نے جنگل میں وفادار کیورئیل کو میرے لئے یک سنگھے کا خون پیتے دیکھا تھا......اور ایک بار جب میں آب حیات پی لوں گا تو میں اپنا ذاتی بدن دوبارہ بنا سکتا ہوں۔ اب تم مجھے اپنی جیب میں رکھا ہوا پارس پتھر نکال کر کیوں نہیں دے دیتے پوٹر؟''

تو وہ جانتا تھا، ہیری کے پیروں اچانک ایک بار پھر سے جان پڑ گئی، وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑایا۔

''بے وقوفی مت کرو!'' شیطانی چہرے نے تلملاتے ہوئے کہا۔ ''بہتر ہو گا کہ اپنی جان بچا لو اور میرے گروہ میں شامل ہو جاؤ۔ ورنہ تمہارا بھی وہی حال ہو گا جو تمہارے ماں باپ کا ہوا تھا......وہ لوگ مجھ سے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے مر گئے تھے......''

''تم انتہائی جھوٹے ہو......'' ہیری اچانک چیخا۔ کیورئیل اس کی طرف پیٹھ کر کے الٹا چل رہا تھا تاکہ والڈی موٹ ہیری کو لگاتار دیکھ سکے۔ شیطانی چہرہ اب مسکرا رہا تھا۔

''کتنا دل کو چھو لینے والا منظر ہے!'' اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ''میں ہمیشہ بہادری کی قدر کرتا ہوں...... ہاں لڑکے! تمہارے ماں باپ واقعی بہادر تھے...... میں نے پہلے تمہارے باپ کو مارا اور وہ بہادری سے لڑتا ہوا موت کے گھاٹ اتر گیا...... مگر تمہاری ماں فضول میں ہی ماری گئی...... وہ تمہاری حفاظت کی کوشش کر رہی تھی...... اب پتھر مجھے دے دو تاکہ تمہاری ماں کی موت بے کار نہ جائے۔''

''کبھی نہیں......'' ہیری چلا کر بولا۔

وہ جلدی سے شعلوں بھرے دروازے کی طرف لپکا اسی لمحے والڈی موٹ چیخا۔

''اسے پکڑو......''

اور اگلی ساعت میں ہیری نے محسوس کیا کہ کیورئیل اپنے ہاتھ سے اس کی کلائی پکڑ رہا تھا۔ اسی لمحے ہیری کے برق جیسے نشان میں شدید درد کی لہر چمکی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کا سر دو ٹکڑوں میں پھٹنے والا ہے۔ وہ درد کی شدت کی تاب نہ لا سکا اور بری طرح سے چیخا۔ اپنی پوری طاقت لگا کر ہاتھ پاؤں مارنے لگا اور اسے تب حیرت کا جھٹکا لگا جب کیورئیل نے اسے چھوڑ دیا۔ اس کے سر کی درد کم ہوتی چلی گئی۔ اس نے چاروں طرف تیزی سے نظر گھما کر دیکھا کہ کیورئیل کہاں گیا؟ اور اس نے دیکھا کہ وہ نامعلوم اذیت میں مبتلا ایک طرف سمٹا بیٹھا تھا۔ وہ اپنی انگلیوں کو دیکھے جا رہا تھا جو بہت عجیب دکھائی دے رہی تھیں۔ ہیری کی آنکھوں کے سامنے اس کی انگلیاں غبارے کی طرح پھڑکی اور ان میں بڑے بڑے آبلے پڑ گئے۔

''اسے پکڑو...... اسے پکڑو......'' والڈی موٹ بے چینی سے دوبارہ چیخا اور کیورئیل نے ہانپتے ہوئے جست لگائی۔ اس نے ہیری کو زمین پر گرا دیا اور اس کے اوپر چڑھ بیٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھ ہیری کے گلے پر رکھ دیئے۔ ہیری کا نشان میں اُٹھنے والی درد ایک بار پھر بام عروج پر پہنچ گئی۔ اسے اپنے گرد کی خبر تک نہ رہی۔ وہ ہاتھ پاؤں مار رہا تھا مگر درد کی شدت سے اس کی آنکھوں کے سامنے کالی چادر تنتی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جھٹکا اور کیورئیل کی طرف دیکھا۔ کیورئیل حیرت انگیز طور پر کراہ رہا تھا۔ اس کی کراہیں آہستہ آہستہ چیخوں میں بدلتی جا رہی تھی۔

''آقا! میں اسے پکڑے نہیں رکھ سکتا...... میرے ہاتھ...... میرے ہاتھ!''

حالانکہ کیورئیل نے ہیری کو اپنے گھٹنوں تلے دبا رکھا تھا مگر اس نے ہیری کی گردن چھوڑ دی اور حیرت وخوف بھری نگاہوں سے اپنی ہتھیلیوں کو گھورنے لگا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ اس کے ہاتھ جلے ہوئے تھے۔ سرخ اور چمکدار انگاروں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

''تو پھر اسے مار ڈالو نالائق......اور قضیہ ختم کر دو!'' والڈی موٹ چیخ کر غرایا۔

کیورئیل نے مارنے والا تاریک جادوئی کلمہ پڑھنے کیلئے اپنا ہاتھ اُٹھایا مگر ہیری بجلی کی سی پھرتی سے اوپر اُٹھا اور اس نے کیورئیل کے چہرے کو اپنی ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔

''آآآآآہ......آہ آہ......''

کیورئیل اس کے اوپر سے نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر بھی جیسے آگ لگ گئی تھی۔ بڑے بڑے آبلے نمودار ہوتے چلے گئے اور کیورئیل کی دردناک چیخیں کمرے میں گونجنے لگیں۔ ہیری سمجھ چکا تھا، کیورئیل چیخا اور اس نے ہیری کو خود سے دور دھکیلنے کی پوری کوشش کی۔ ہیری کے سر کی درداب دوبارہ بڑھتی چلی جارہی تھی۔ اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ صرف کیورئیل کی بھیانک چیخیں اور والڈی موٹ کے غصے سے غراتے ہوئے جملے سن رہا تھا۔ وہ لگاتار کہہ رہا تھا۔

''اسے مار ڈالو......اسے مار ڈالو......احمق مار ڈالو......''

وہ اب صرف سن سکتا تھا، دیکھنے کی قوت جواب دیتی جارہی تھی۔ اسے کوئی اور تیز آوازیں بھی سنائی سے رہی تھیں جو شاید اس کے دماغ میں تھیں۔

''ہیری......ہیری......!''

ان نے محسوس کیا کہ کیورئیل کے چہرے کو کسی نے اس کی گرفت سے چھڑا لیا تھا۔ ہیری نے مایوسی سے ہمت چھوڑ دی۔ وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ ہار گیا تھا......وہ اندھیرے میں ڈوبتا چلا گیا،

نیچے......نیچے......اور نیچے گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔

☆☆☆

اس کے اوپر کوئی سنہری چیز چمک رہی تھی۔ سنہری گیند......اس نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر اس کے ہاتھ بہت بھاری ہو رہے تھے۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔ یہ سنہری گیند نہیں تھی۔ یہ تو چشمہ تھا۔ کتنی عجیب بات تھی۔ اس نے سوچا۔ اس نے دوبارہ پلکیں جھپکائیں۔ ایلبس ڈمبل ڈور کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھومتا ہوا رُک گیا۔

''سلام دوپہر ہیری!'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری نے ان کی طرف گھور کر دیکھا پھر اسے یاد آیا۔

''جناب!......وہ پتھر......وہ کیورئیل تھا......اسے پتھر مل گیا ہے......جناب جلدی کچھ کریں۔'' وہ تلملا کر بول اُٹھا۔

''اطمینان رکھو ہیری! تم وقت سے تھوڑا پیچھے چل رہے ہو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ ''کیورئیل کے پاس پتھر نہیں ہے۔''

''پھر کس کے پاس ہے جناب؟'' ہیری نے بدحواسی کے عالم میں پوچھا۔

''ہیری! براہ کرم پرسکون ہو جاؤ! ورنہ میڈم پامفری مجھے دھکے دے کر یہاں سے باہر نکال دیں گی۔'' ڈمبل ڈور نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری نے تھوک نگلا اور اپنے چاروں طرف دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ شاید ہسپتال میں تھا۔ وہ بستر پر لیٹا ہوا تھا جس پر لینن کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ والی تپائی پر اتنی ساری مٹھائیاں رکھی تھیں جیسے مٹھائی کی آدھی دکان ہی وہاں چلی آئی ہو۔

''تمہارے دوستوں اور خیر خواہوں کی طرف سے نذرانہ!'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے اور پروفیسر کیورئیل کے درمیان تہہ خانے میں جو کچھ ہوا وہ پوری طرح سے ایک راز ہے، فطری طور پر ظاہر ہے کہ پورا سکول اس بات کو جانتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہارے دوست فریڈ اور جارج ویزلی نے تمہارے لئے ٹوائلٹ پوٹ بھجوائے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں محسوس ہوا تھا کہ اس سے تمہیں راحت ومسرت ملے گی۔ مگر میڈم پامفری کے خیال کے مطابق وہ شاید ہسپتال کے ماحول کیلئے نامناسب چیز تھی اس لئے انہوں نے اسے ضبط کر لیا۔''

''میں یہاں کب سے ہوں؟'' ہیری نے سنبھلتے ہوئے پوچھا۔

''تین دن سے!...... مسٹر رونالڈ ویزلی اور مس گرینجر دونوں بے حد فکرمند تھے۔ تمہارے ہوش میں آنے سے انہیں بہت تسلی ہوئی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے جواب دیا۔

''مگر جناب...... وہ پتھر......''

''مجھے لگتا ہے کہ تمہیں زیادہ پریشان نہیں کیا جانا چاہئے۔ ٹھیک ہے! پتھر...... پروفیسر کیورئیل اسے تم سے چھیننے میں کامیاب نہیں ہوا تھا۔ میں بروقت اسے روکنے کیلئے وہاں پہنچ گیا تھا۔ حالانکہ مجھے یہ کہنا ہوگا کہ تم اپنے طور پر بہت عمدہ کارنامہ انجام دے رہے تھے۔''

''آپ وہاں پہنچ گئے تھے...... کیا آپ کو ہرمائنی کا الّو مل گیا تھا؟''

''ہم آدھے راستے میں ایک دوسرے سے مل گئے تھے۔ جیسے میں لندن پہنچا۔ مجھے یہ سمجھ میں آ گیا کہ مجھے جہاں ہونا چاہئے تھا وہ جگہ وہیں تھی جہاں سے میں ابھی ابھی آیا تھا۔ میں وقت ضائع کئے بغیر واپس چل پڑا تاکہ کیورئیل کو تم پر سے کھینچ لوں......''

''تو وہ آپ تھے......؟'' ہیری کو جیسے سمجھ میں آ گیا۔

''میں ڈر رہا تھا کہ کہیں مجھے زیادہ دیر نہ ہو گئی ہو۔'' ڈمبل ڈور نے کہا۔

''آپ کو لگ بھگ دیر ہو گئی تھی، میں اسے پتھر سے زیادہ دیر تک دور نہیں رکھ سکتا تھا۔''

''پتھر سے نہیں ہیری!...... بلکہ خود سے......اس کوشش میں تم نے اپنی جان قریباً گنوا ہی دی تھی، وہاں پر ایک بھیانک پل میں تو مجھے یہی لگا تھا کہ اس کوشش نے تمہاری جان لے لی ہو گی جہاں تک پتھر کا سوال ہے تو اسے ہمیشہ کیلئے تباہ کر دیا گیا ہے۔''

''تباہ کر دیا گیا؟'' ہیری نے سونی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔''مگر آپ کے دوست......نکولس فلےمیل کا کیا ہو گا؟''

''آہا! تو تم نکولس کے بارے میں بھی جانتے ہو؟'' ڈمبل ڈور نے تیزی سے کہا۔ ان کے لہجے میں خوشی کی جھلک محسوس ہو رہی تھی۔''تم نے کام کو بالکل صحیح طریقے سے انجام دیا ہے...... ہے نا؟ تو نکولس اور میں نے چھوٹی سی گفتگو کی اور ہم اس پر متفق ہو گئے کہ یہی سب سے اچھا ہو گا۔''

''اس کا مطلب ہے کہ وہ اور ان کی بیوی اب مر جائیں گے...... ہے نا جناب!''

''ان کے بدن میں اتنا آب حیات موجود ہے کہ وہ اپنے معاملات کو ٹھیک ٹھیک نمٹا سکتے ہیں اور پھر...... ہاں......وہ مر جائیں گے۔'' ڈمبل ڈور نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

ڈمبل ڈور نے ہیری کے چہرے پر پھیلی ہوئی حیرت دیکھی اور دھیما سا مسکرائے۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہاری عمر میں یہ واقعی حیرت انگیز لگتا ہے مگر نکولس اور پرے نیل کے لئے یہ سچ مچ ایک بہت...... بہت لمبے عرصے کے بعد بستر پر جانے کی طرح ہے۔ آخر کار ایک عمدہ ترقی یافتہ ذہن کیلئے موت بے حد دلکش مہم کی طرح ہوتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ پتھر واقعی کوئی لاجواب چیز نہیں ہوتا ہے۔ چاہے مال و دولت اور درازی عمر کی خواہش انسان کے اندر کتنی ہی کیوں نہ ہو؟ وہ دو چیزیں جو زیادہ تر لوگ باقی تمام اشیاء سے زیادہ چاہتے ہیں......مشکل ہی ہے کہ انسانوں میں ٹھیک وہی چیز منتخب کرنے کی عادت ہونی چاہئے جو ان کے لئے سب سے بری ہوتی ہو۔''

ہیری وہیں پڑا رہا اور اسے الفاظ نہیں مل پائے، ڈمبل ڈور تھوڑا سا گنگنائے اور پھر چھت کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

''جناب!'' ہیری نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔''میں سوچ رہا ہوں...... جناب...... چاہے پتھر چلا بھی گیا ہو......وال...... میرا مطلب ہے کہ **تم جانتے** ہو کون؟......''

''اسے والڈی موٹ کہہ کر بلاؤ ہیری! ہمیشہ چیزوں کو نام لے کر پکارنا چاہئے۔ نام کا ڈر اس چیز کے ڈر کو بڑھا دیتا ہے۔'' ڈمبل ڈور نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''جی اچھا جناب!'' ہیری بولا۔''والڈی موٹ واپس آنے کے دوسرے طریقے آزمائے گا ہے نا؟......وہ ختم نہیں ہوا ہے......

ہے نا؟''

''نہیں ہیری! وہ ختم نہیں ہوا ہے۔ وہ اب بھی کہیں پر موجود ہے شاید کسی دوسرے بدن کی تلاش میں۔ جس میں وہ رہ سکے...... چونکہ وہ سچ مچ زندہ نہیں ہے اس لئے اسے مارا نہیں جا سکتا۔ اس نے کیورئیل کو مرنے کیلئے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے خاص وفاداروں کی نسبت میں بھی بہت کم رحم دلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور اتنی ہی سفا کی پر اتر آتا ہے جتنی کہ دشمنوں کی نسبت۔ بہر حال ہیری! تم نے اس کی واپسی کو کچھ عرصے کیلئے ٹال دیا ہے مگر اسے کسی اور کی ضرورت ہوگی جو اگلی بار بھی ایک ایسی لڑائی لڑنے کے کیلئے تیار ہو۔ جس میں ہار طے دکھائی دے رہی ہو......اور اگر اسے بار بار روکا گیا۔ بار بار تو وہ شاید کبھی طاقت حاصل کر نہیں پائے گا۔''

ہیری نے سر ہلایا مگر فوراً رُک گیا کیونکہ اس سے اس کا سر دکھنے لگا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

''جناب! کچھ باتیں جو میں جاننا چاہتا ہوں اگر آپ مجھے بتا سکیں......ایسی باتیں جن کے بارے میں میں سچائی جاننا چاہتا ہوں......''

''سچائی!'' ڈمبل ڈور نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ ''یہ ایک دلکش مگر نہایت کڑوی چیز ہے اس لئے اس کے بارے میں بڑی احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہر حال میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا جب تک کہ جواب دینے کے پیچھے کوئی خاص وجہ موجود نہ ہو اور ایسی صورت حال میں تم سے معذرت کرلوں گا۔ یہ طے ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔''

''ٹھیک ہے جناب!...... والڈی موٹ نے کہا تھا کہ اس نے میری ماں کو صرف اس لئے مارا، کیونکہ انہوں نے اسے مجھے مارنے سے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ مجھے کیوں مارنا چاہتا تھا؟''

ڈمبل ڈور نے اس بار گہری سانس لے کر آہ بھری۔

''اوہ! تم نے جو پہلی چیز پوچھی ہے، وہ میں تمہیں نہیں بتا سکتا، آج نہیں......ابھی نہیں! تمہیں ایک دن اس بارے میں پتہ چل جائے گا......ابھی اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دو ہیری! جب تم بڑے ہو جاؤ گے...... میں جانتا ہوں کہ تمہیں یہ سن کر بہت برا لگ رہا ہوگا......جب تم اس بات کیلئے تیار ہو جاؤ گے تو تم جان جاؤ گے۔''

ہیری جانتا تھا کہ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

''لیکن کیورئیل مجھے کیوں نہیں چھو پایا تھا جناب؟'' ہیری نے موضوع بدل دیا۔

''تمہاری ماں نے تمہیں بچانے کیلئے اپنی جان دی تھی، اگر کوئی ایسی چیز ہے جسے والڈی موٹ نہیں سمجھ سکتا تو وہ 'محبت' ہے۔ ممتا کی محبت! اسے یہ احساس نہیں تھا کہ محبت جب طاقتور اور گہری ہوتی ہے جیسے تمہاری ماں کی تمہارے ساتھ تھی تو یہ اپنی نشانی چھوڑ جاتی

ہے۔ ماتھے کے نشان کی شکل میں بالکل نہیں، نہ کوئی دکھائی دینے والے کسی تل کی شکل میں۔ اگر کوئی ہمیں اتنا گہرائی سے پیار کرتا ہو تو چاہے ہمیں محبت کرنے والا گزر بھی جائے پھر بھی ہمیں ہمیشہ کیلئے کچھ حفاظت مل جاتی ہے۔ یہ تمہاری جلد کے روئیں روئیں میں پوشیدہ ہے۔ کیورئیل نفرت، لالچ اور جاہ طلبی میں ڈوبا ہوا تھا اور والڈی موٹ کے ساتھ روح کے بندھن قائم کر چکا تھا۔ اس وجہ سے وہ تمہیں چھو نہیں سکتا تھا جس کی جلد پر اچھائی کا خول ہو، اسے چھونے میں بھی ایسے آدمی کو بھیانک تکلیف اُٹھانا پڑتی ہے۔''

ڈمبل ڈور اب کھڑکی پر باہر بیٹھی ایک چڑیا میں بہت دلچسپی لے رہے تھے جس سے ہیری کو چادر پر اپنی نم آلود آنکھیں پونچھنے کا موقع مل گیا۔ جب ہیری کی آواز واپس لوٹی تو اس نے پوچھا۔

''اور غیبی چوغہ...... کیا آپ جانتے ہیں وہ مجھے کس نے بھیجا تھا؟''

''ہاں! تمہارے ڈیڈی اسے میرے پاس چھوڑ گئے تھے اور میں نے سوچا کہ تم اسے پسند کرو گے۔'' ڈمبل ڈور کی آنکھوں میں چمک لوٹ آئی۔ ''بڑی کارآمد چیز ہے...... تمہارے ڈیڈی جب یہاں تھے تو وہ خاص طور پر باورچی خانے میں چھپ کر جانے اور کھانا چرانے کیلئے اس کا بخوبی استعمال کیا کرتے تھے۔''

''جناب! میرے دماغ میں اور بھی کچھ ہے......''

''پوچھو!''

''کیورئیل نے کہا تھا کہ سنیپ ......''

''پروفیسر سنیپ ہیری......''

''جی!...... کیورئیل نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ میرے ڈیڈی سے نفرت کرتے تھے...... کیا یہ سچ ہے؟'' ہیری نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

''دیکھو! وہ دونوں ایک دوسرے سے چڑتے تھے، کچھ حد تک اسی طرح...... جیسے تم اور مسٹر مل فوائے ایک دوسرے سے چڑتے ہو۔ پھر تمہارے ڈیڈی نے ایک ایسا کام جسے سنیپ کبھی معاف نہیں کر پایا۔''

''وہ کیا؟......''

''انہوں نے پروفیسر سنیپ کی جان بچائی تھی۔''

''کیا؟''

''ہاں!'' ڈمبل ڈور نے خوابناک آواز میں کہا۔ ''عجیب ہے! لوگوں کے دماغ کس طرح سے سوچتے ہیں، ہے نا؟ پروفیسر

سنیپ تمہارے ڈیڈی کے قرض دار بنے رہنا برداشت نہیں کر سکے...... مجھے یقین ہے کہ اس سال انہوں نے تمہاری حفاظت کرنے میں اتنی زیادہ محنت اس لئے کی کیونکہ انہیں لگا کہ اس سے ان کا اور تمہارے ڈیڈی کا حساب برابر ہو جائے گا پھر وہ چین سے تمہارے ڈیڈی کی یاد سے نفرت کر سکیں گے......''

ہیری نے اس گورکھ دھندے کو سمجھنے کی کوشش کی مگر اس سے اس کا سر چکرانے لگا اس لئے اس نے فی الوقت اسے خیر باد کہہ دیا۔

''اور جناب......ایک اور چیز ہے......'' ہیری جلدی سے بولا۔

''بس ایک اور؟'' ڈمبل ڈور نے عینک کے اوپر سے ترچھی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں نے آئینے میں سے پتھر کو کس طرح باہر نکالا؟'' ہیری نے تجسس سے پوچھا۔

''آہا! اب مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم نے مجھ سے یہ سوال پوچھا۔ یہ میرے بہترین تخیلات میں سے ایک تھا، اور تم سے سچ کہوں تو یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ دیکھو! صرف وہی، جو اس پتھر کو تلاش کرنا چاہتا تھا......تلاش کرنا چاہتا تھا، مگر اس کا استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا......اسی کو یہ پتھر مل سکتا تھا۔ بصورت دیگر وہ صرف آئینے میں اپنے آپ کو سونا بناتے یا آب حیات پیتے ہوئے دیکھتا۔ میرا دماغ کئی بار مجھے بھی حیران کر دیتا ہے......اب سوال بہت ہو چکے، میں مشورہ دوں گا کہ تم ان مٹھائیوں پر شروع ہو جاؤ......آہا! بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں، بدقسمتی سے بچپن میں میں نے قے کے ذائقے والی ایک ٹافی کھالی تھی اور تب سے ان میں میری دلچسپی کم ہو گئی تھی......مگر مجھے لگتا ہے کہ اب میں محفوظ انداز میں ایک عمدہ ذائقے والی ٹافی کھا سکتا ہوں۔ تمہیں برا تو نہیں لگے گا اگر میں ان میں سے ایک لے لوں؟''

ہیری نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔ انہوں نے بڑی دلچسپی سے پیکٹ میں ہاتھ ڈالا اور ایک سنہری بھوری ٹافی اپنے منہ میں ڈالی۔ اگلی ہی ساعت میں انہیں اُچھو لگا۔

''اوہ ہو! یہ تو لاکھ کے ذائقے والی ہے۔'' انہوں نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

☆☆☆

ہسپتال کی منتظم 'آیا' میڈم پامفری نہایت عمدہ مگر سخت مزاج کی خاتون تھیں۔

''صرف پانچ منٹ......'' ہیری نے درخواست کی۔

''بالکل نہیں!''

''آپ نے پروفیسر ڈمبل ڈور کو آنے دیا تھا......''

''ظاہر ہے! وہ ہیڈ ماسٹر ہیں، ان کی بات الگ ہے، تمہیں سخت آرام کی ضرورت ہے۔''

''میں آرام ہی تو کر رہا ہوں، دیکھئے! لیٹا ہوا ہوں۔ مان جایئے میڈم پامفری!''

''اچھا ٹھیک ہے۔ مگر صرف پانچ منٹ!'' انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر انہوں نے رون اور ہرمائنی کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

''ہیری!'' دونوں نے خوشی سے نعرہ لگایا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ ہرمائنی ایک بار پھر اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں سمیٹ لینا چاہتی تھی مگر ہیری خوش تھا کہ اُس نے اپنے آپ کو ایسا کرنے سے روکے رکھا کیونکہ ہیری کے سر میں اب بھی بہت درد ہو رہا تھا اور اسے جھٹکنے سے محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

''ہیری! ہمیں تو لگا تھا کہ تم زندہ نہیں بچو گے۔ ڈمبل ڈور اتنے فکر مند تھے......''

''پورا اسکول اس بارے میں باتیں کر رہا ہے۔'' رون جلدی سے بولا۔ ''سچ مچ کیا ہوا تھا؟''

یہ ان خاص الخاص مواقع میں سے ایک تھا جب سچائی خود اڑائی جانے والی افواہوں سے زیادہ عجیب وغریب اور اشتعال انگیز تھی۔ ہیری نے انہیں سب کچھ بتا دیا۔ کیوریئل کی مکاری، آئینے کا چھپا پتھر اور دُنیا کا خوفناک ترین جادوگر والڈی موٹ کی بے بسی کا روپ......رون اور ہرمائنی بہت عمدہ سامع تھے، وہ صحیح جگہوں پر حیران ہوئے اور جب ہیری نے انہیں بتایا کہ کیوریئل کی پگڑی کے نیچے کیا تھا تو ہرمائنی کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی۔

''تو پتھر ختم ہو گیا؟'' رون نے آخر میں کہا۔ ''فلےمیل مرنے والے ہیں۔''

''یہی میں نے کہا تھا۔'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ''مگر ڈمبل ڈور کا خیال تھا کہ......انہوں کیا کہا تھا؟ ہاں یاد آیا انہوں نے کہا تھا کہ...... 'یہ سچ مچ ایک بہت لمبے عرصے کے بعد بستر پر جانے کی طرح ہے۔ آخر کار ایک عمدہ ترقی یافتہ ذہن کیلئے موت بے حد دلکش مہم کی طرح ہوتی ہے۔''

''میں ہمیشہ کہتا تھا کہ وہ تھوڑے کھسکے ہوئے ہیں۔'' رون نے کہا اور وہ سرتاپا متاثر دکھائی دے رہا تھا کہ اس کا ہیرو کتنا پاگل ہے۔

''تو تم دونوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟'' ہیری نے پوچھا۔

''میں صحیح سلامت واپس لوٹ گئی۔'' ہرمائنی نے جواب دیا۔ ''رون کو ہوش میں لائی، اس میں تھوڑا وقت لگ گیا۔ اور ہم لوگ ڈمبل ڈور سے رابطہ کرنے کیلئے الّو خانے کی طرف بھاگ رہے تھے کہ تبھی وہ ہمیں بڑے ہال میں ملے۔ وہ پہلے سے ہی جانتے تھے۔ انہوں نے صرف اتنا ہی کہا۔ 'ہیری اس کے پیچھے گیا ہے، ہے نا؟' اور اس کے بعد تیسری منزل کی طرف دوڑتے چلے گئے۔''

''کیا تمہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ تم سے یہ کام کروانا چاہتے تھے؟'' رون نے کہا۔ ''تمہیں تمہارے ڈیڈی کا چوغہ بھجوانا اور باقی کی چیزیں......؟''

''اگر انہوں نے ایسا کیا ہے......'' ہرمائنی پھٹ پڑی۔ ''میرا مطلب ہے کہ...... یہ انتہائی خطرناک تھا......تم مر بھی سکتے تھے!''

''نہیں! ایسا نہیں ہے۔'' ہیری نے کھوئے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ ''ڈمبل ڈور تھوڑے عجیب ضرور ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ ایک طرح سے مجھے موقع دینا چاہتے تھے۔ میں سوچتا ہوں کہ وہ یہاں ہونے والی لگ بھگ ہر چیز کو جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ میرا اندازہ ہے کہ انہیں سمجھ میں آ گیا تھا کہ ہم کوشش کرنے والے ہیں اور ہمیں روکنے کے بجائے انہوں نے ہمیں اتنا سکھا دیا تھا کہ جس سے ہمیں مدد مل پاتی۔ میرا خیال نہیں ہے کہ وہ حادثہ ہی تھا جس کے باعث انہوں نے مجھے یہ پتہ لگانے دیا کہ آئینہ کس طرح کام کرتا ہے؟ مجھے لگ رہا ہے کہ انہوں نے یہ سوچا کہ مجھے والڈی موٹ کا بندوبست کرنے کا پورا حق تھا تا کہ مستقبل میں ایسا کر پاؤں......''

''ہاں! ڈمبل ڈور تھوڑے کھسکے ہوئے تو ہیں، ٹھیک ہے!'' رون نے فخر سے کہا۔ ''سنو! سال کی آخری تقریب ضیافت کل منعقد ہو رہی ہے۔ تمہیں کل کیلئے تیار رہنا ہے۔ پوائنٹس آ چکے ہیں اور ظاہر ہے سلے درن جیت گیا ہے......تم آخری کیوڈچ میچ میں نہیں کھیل پائے اور تمہارے بغیر ریون کلا نے ہمیں بری طرح روند کر رکھ دیا تھا......لیکن کھانا اچھا ملے گا۔''

اسی وقت میڈم پامفری اندر داخل ہوئیں۔

''تم لوگوں کو لگ بھگ پانچ منٹ ہو چکے ہیں۔ اب باہر!'' انہوں نے سختی سے کہا۔

☆☆☆

رات کی گہری نیند لینے کے بعد ہیری جب اگلی صبح بیدار ہوا تو اسے اپنے اندر کافی بہتری محسوس ہوئی۔ اس کے سر کا درداب ٹھیک ہو چکا تھا اور اسے چکر نہیں آ رہے تھے۔

''میں ضیافت میں جانا چاہتا ہوں۔'' اس نے میڈم پامفری سے کہا، جب وہ اس کے مٹھائی کے بہت سے ڈبوں کو سلیقے سے رکھ رہی تھیں۔ ''میں جا سکتا ہوں، ہے نا؟''

''پروفیسر ڈمبل ڈور کہتے ہیں کہ تمہیں جانے کی اجازت دے دینی چاہئے جو میرے خیال سے مختلف ہے۔'' انہوں ناک سکوڑتے ہوئے کہا۔ جیسے ان کے خیال میں پروفیسر ڈمبل ڈور کو یہ معلوم نہیں تھا کہ دعوتیں کتنی خطرناک ہو سکتی تھیں۔

''اور تم سے کوئی اور بھی ملنے آیا ہے!''

''کون ہے؟'' ہیری نے چونک کر پوچھا۔

وہ پوچھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ہیگرڈ دروازے میں داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔ ہمیشہ کی طرح کمرے کے اندر ہیگرڈ بہت بڑا دکھائی

دے رہا تھا۔ اتنا بڑا کہ ایسا لگتا تھا اسے اندر آنے کی اجازت کبھی نہیں دینا چاہئے۔ وہ ہیری کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس کی طرف ایک بار دیکھا اور پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

''یہ......سب......میری......غلطی......ہے......'' وہ اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا کر سسکیاں لے رہا تھا۔ ''میں نے اس برے آدمی کو بتایا کہ فلافی کو پار کیسے کیا جائے؟ میں نے اسے بتایا......یہی وہ اکلوتی چیز تھی جو وہ نہیں جانتا تھا اور میں نے اسے بتا دیا۔ تم مر بھی سکتے تھے اور یہ سب صرف ایک ڈریگن کے انڈے کیلئے...... میں پھر کبھی شراب نہیں پیوں گا۔ مجھے نوکری سے برخاست کر دینا چاہئے اور ماگلوں کی طرح زندگی گزارنے کیلئے چھوڑ دینا چاہئے......''

''ہیگرڈ!'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ ہیگرڈ کو غمگین اور پچھتاوے کی آگ میں جلتا دیکھ کر وہ سکتے کے عالم میں آ گیا تھا۔ ہیگرڈ کے بڑے بڑے آنسو بہہ کر اس کی ڈاڑھی میں جا رہے تھے۔ ''ہیگرڈ! اس نے کسی نہ کسی طرح یہ پتہ لگا ہی لیا ہوتا۔ ہم لوگ والڈی موٹ کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اگر تم نے اسے نہیں بھی بتایا ہوتا تو بھی اس نے پتہ لگا لینا تھا......''

''تم مر بھی سکتے تھے ہیری!'' ہیگرڈ کراہا۔ ''اور اس کا نام مت لو۔''

''والڈی موٹ!'' ہیری چیخا اور ہیگرڈ کو شدید دھچکا لگا کہ اس نے رونا بند کر دیا۔

''میں اسے مل چکا ہوں اور میں اسے اس کے نام سے بلا رہا ہوں۔ مہربانی کر کے اب خوش ہو جاؤ ہیگرڈ! ہم نے پارس پتھر کو بچا لیا، اب پتھر تباہ ہو چکا ہے، والڈی موٹ اس کا استعمال نہیں کر سکتا...... چاکلیٹی مینڈک کھاؤ، میرے پاس بہت سارے ہیں......!''

ہیگرڈ نے اپنے ہاتھ کے پچھلے حصے سے ناک پونچھی۔

''اس سے مجھے یاد آیا...... میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔''

''کہیں وہ سینڈوچ تو نہیں......'' ہیری نے جلدی سے کہا۔ اسے وہ سینڈوچ یاد آ گیا تھا جسے کھانے کیلئے اسے اپنے دانتوں کو داؤ پر لگانا پڑا تھا۔ یہ سن کر ہیگرڈ کے چہرے پر آخر کار کمزور سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

''نہیں! ڈمبل ڈور نے یہ کام کرنے کیلئے کل مجھے پورے دن کی رخصت دی تھی۔ انہیں ایسا کرنے کے بجائے مجھے نوکری سے نکال دینا چاہئے تھا۔ خیر!...... میں تمہارے لئے یہ لایا ہوں۔'' ہیگرڈ نے کہا۔

یہ ایک خوبصورت، چمڑے کی جلد والی کتاب تھی۔ ہیری نے تجسس بھرے انداز میں اسے کھول کر دیکھا۔ اس میں جادوگروں کی تصویریں تھیں۔ اس کے ماں باپ ہر انداز سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''تمہارے ممی ڈیڈی کے سکول کے پرانے دوستوں کے پاس الّو بھیجے اور ان سے تصویریں منگوائیں...... میں جانتا تھا کہ

تمہارے پاس ایک بھی نہیں ہے...... کیا تمہیں یہ تحفہ پسند آیا۔‘‘ ہیگر ڈ نے گہری سانس بھرتے ہوئے پوچھا۔

ہیری بول نہیں پایا مگر ہیگر ڈ سمجھ چکا تھا۔

☆☆☆

اس رات سال کی آخری دعوت میں ہیری اکیلا ہی نیچے گیا۔ اسے میڈم پامفری نے فالتو باتیں کرنے سے روک دیا تھا جو کسی پریشانی کا موجب بن سکتی تھیں۔ وہ اس کا آخری معائنہ کرنے پر زور دیتی رہیں۔ اس لئے جب وہ دعوت میں میں پہنچا تو بڑا ہال پہلے ہی بھر چکا تھا۔ وہاں پر سلے درن کے سبز اور سفید رنگ کی سجاوٹ کی بہتات دکھائی دے رہی تھی کیونکہ سلے درن لگاتار ساتویں سال بھی ہاؤس کپ جیتنے جا رہا تھا۔ ایک بڑے بینر پر سلے درن کا علامتی سانپ بنا ہوا تھا جو اساتذہ والے چبوترے کی بڑی میز کے پیچھے بڑی دیوار پر آویزاں تھا۔

جب ہیری بڑے ہال میں داخل ہوا تو یکدم خاموشی چھا گئی اور پھر سبھی نے فوراً زور زور سے بولنا شروع کر دیا۔ وہ چلتا ہوا گری فنڈر کی میز کی طرف بڑھا اور رون اور ہر مائنی کے بیچ میں خالی نشست پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس بات کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی لوگ اس کی طرف دیکھنے کیلئے کھڑے ہو رہے تھے۔ خوش قسمتی سے اگلے ہی پل میں ڈمبل ڈور وہاں پہنچ گئے جس سے شور وغل تھم گیا۔

’’ایک اور سال گزر گیا۔‘‘ ڈمبل ڈور نے مسرور کن آواز میں کہا۔ ’’اس سے پہلے کہ ہم لذیذ ضیافت میں اپنے دانت گاڑ دیں، میں آپ کو ایک بوڑھے آدمی کی لغویات سنا کر بالکل بے زار نہیں کرنا چاہوں گا۔ یہ سال بھی کیا سال تھا!...... امید ہے کہ آپ کے دماغ اب پہلے سے زیادہ بھرے ہوں گے...... آپ کے سامنے پوری گرمیاں پڑی ہیں تاکہ آپ انہیں اگلا سال شروع ہونے سے پہلے خالی اور تیار کر سکیں...... اب! جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ فریقی چمپئن شپ کیلئے ہاؤس کپ کا اعزاز دیا جانا چاہئے اور پوائنٹس کی ترتیب کچھ اس طرح سے ہے، گری فنڈر تین سو بارہ پوائنٹس کے ساتھ چوتھے مقام پر ہے، ہفل پف تین سو باون پوائنٹس کے ساتھ تیسرے مقام پر، ریون کلا کے ہیں چار سو چھپن پوائنٹس اور سلے درن کے ہیں چار سو بہتر پوائنٹس!‘‘

سلے درن کی میز سے تالیوں اور پیر پٹخنے کا طوفان برپا ہو گیا۔ ہیری دیکھ سکتا تھا کہ ڈریکو ملفوائے اپنے پیالے کو میز پر بری طرح بجا رہا تھا۔ یہ منظر کافی بے ہودہ اور ناپسندیدہ تھا۔

’’ہاں ہاں! شاباش سلے درن!‘‘ ڈمبل ڈور نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ ’’بہرحال حال میں ہونے والے حیرت انگیز واقعات کو بھی دھیان میں رکھنا ہوگا......‘‘

ہال میں یکدم گہرا سکوت چھا گیا۔ سلے درن کے طلباء کی مسکراہٹیں پھیکی پڑنے لگیں۔

’’اوہ! مجھے کچھ آخری پوائنٹس دینا ہیں۔ مجھے ذرا دیکھنے دو...... ہاں! سب سے پہلے مسٹر رونالڈ ویزلی کیلئے......‘‘ پروفیسر ڈمبل

ڈور بول رہے تھے۔ رون کا چہرہ تیزی سے بینگنی ہوتا چلا گیا۔ وہ اس مولی کی طرح دکھائی دے رہا تھا جو سورج کی تپش میں جل گئی ہو۔

''ہوگورٹ میں بہت سالوں کے بعد شطرنج کے بہترین کھیل میں گری فنڈر فریق کو پچاس پوائنٹس دیتا ہوں۔'' ڈمبل ڈور نے اپنی بات مکمل کی اور اس کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

گری فنڈر کی میز پر تالیوں کی تیز گونج اُٹھی، جس نے جادوئی چھت کو لگ بھگ ہلا کر رکھ دیا تھا اوپر چمکتے ہوئے ستارے بھی لرزنے لگے۔ پرسی ویزلی دوسرے مانیٹروں کے ساتھ بیٹھا انہیں بڑے فخر سے بتا رہا تھا کہ ''وہ میرا بھائی ہے، میرا سب سے چھوٹا بھائی! میک گوناگل کی بچھائی ہوئی دیو ہیکل جادوئی شطرنج کی بساط کو جیت کر عبور کر گیا۔''

آخر کار ایک بار پھر خاموشی چھا گئی۔

''اس کے بعد...... مس ہر مائنی گرینجر کو...... بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے سامنے نہایت ٹھنڈے دماغ کے ساتھ منطقی معمے کو حل کرنے کیلئے میں گری فنڈر فریق کو پچاس پوائنٹس دیتا ہوں۔''

ہر مائنی نے یہ سن کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔ ہیری کو یقین تھا کہ وہ رونے لگی تھی۔ میز پر گری فنڈر کے طلباء ہوش میں نہیں تھے۔ انہیں اچانک سو پوائنٹس مل گئے تھے۔

''تیسرے!...... مسٹر ہیری پوٹر کیلئے......'' ڈمبل ڈور نے کہا۔ کمرے میں قبرستان جیسی خاموشی نے قبضہ کر لیا۔ ''استقلال اور نمایاں شجاعت کیلئے میں گری فنڈر فریق کو ساٹھ پوائنٹس دیتا ہوں۔''

شور کان پھاڑنے والا تھا جو لوگ گلا پھاڑ کر چلاتے ہوئے جوڑ سکتے تھے، وہ جانتے تھے کہ گری فنڈر کے اب چار سو بہتر پوائنٹس ہو گئے تھے۔ ٹھیک اتنے ہی جتنے سلے درن کے پاس تھے۔ ہاؤس کپ کیلئے دونوں میں برابری ہو چکی تھی۔ وہ سب سوچ رہے تھے کہ کاش ڈمبل ڈور ہیری کو ایک پوائنٹ مزید دے دیتے تا کہ وہ ہاؤس کپ جیت جاتے۔

ڈمبل ڈور نے اپنا ہاتھ اُٹھایا تو ہال میں دھیرے دھیرے خاموشی ہوتی چلی گئی۔

''بہادری کئی طرح کی ہوتی ہے۔'' ڈمبل ڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''اپنے دشمنوں کا سامنا کرنے کیلئے بہت بہادری کی ضرورت ہوتی ہے مگر اپنے دوستوں کا سامنا کرنے کیلئے بھی اس سے کہیں زیادہ جرأت اور بہادری کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے میں مسٹر نیول لانگ باٹم کو دس پوائنٹس دیتا ہوں۔''

بڑے ہال کے باہر کھڑے کسی آدمی کو بآسانی یہ محسوس ہو سکتا تھا کہ اندر کسی طرح کا دھماکہ ہو گیا ہو گا کیونکہ گری فنڈر کی میز سے بہت تیز آوازیں آ رہی تھیں، ایک طوفان بدتمیزی برپا تھا۔ ہیری، رون اور ہر مائنی چلاتے ہوئے کھڑے ہو کر تالیاں بجا رہے تھے جبکہ

نیول...... جو صدمے سے سفید ہو گیا تھا اب نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا کیونکہ بہت سے طلباء اسے گلے لگانے کیلئے اس کے اوپر کود گئے تھے۔ اس نے اس سے پہلے گری فنڈر کیلئے کبھی ایک پوائنٹ تک حاصل نہیں کیا تھا اور پھر فیصلہ کن مرحلے پر اس کے دس پوائنٹس نے تو بازی ہی پلٹ دی تھی۔ ہیری اب بھی تالیاں بجا رہا تھا اور اس نے رون کو چھو کر مل فوائے کی طرف اشارہ کیا جو اتنا چکرایا اور دہشت زدہ دکھائی دے رہا تھا جیسے اس پر بدنی بندش کا جادوئی وار کر دیا گیا ہو۔

''اس کا یہ مطلب ہے...... اب ہمیں ہال کی سجاوٹ کو تھوڑا سا بدلنے کی ضرورت ہے!'' ڈمبل ڈور نے تالیوں کے طوفان سے زیادہ بلند آواز میں بولتے ہوئے کہا کیونکہ ریون کلا اور ہفل پف بھی سلے درن کی شکست پر بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

ڈمبل ڈور نے زور سے تالی بجائی، ایک پل میں سبز پردے سرخ رنگ میں بدل گئے اور چاندی کی اشیاء سونے میں بدل گئیں۔ سلے درن کا بڑا اعلامتی سانپ کا نشان غائب ہو گیا اور اس کی جگہ گری فنڈر کے بڑے گرجتے ہوئے شیر نے لے لی۔ سنیپ پروفیسر میک گوناگل سے ہاتھ ملا رہا تھا اور اس کے چہرے پر بے بسی کی افسردہ مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔ اُس کی نظریں ہیری سے ملیں اور ہیری فوراً سمجھ گیا کہ اُس کے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ ہیری کیلئے سنیپ کے جذبات پہلے جیسے شدید تھے۔ اس سے ہیری کو کوئی پریشانی نہیں ہوئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اگلے سال زندگی معمول کے مطابق پٹڑی پر واپس آ جائے گی۔ کم از کم اتنی معمول کے مطابق جتنی یہ ہوگورٹ میں ہو سکتی تھی۔

یہ ہیری کی زندگی کی سب سے اچھی شام تھی کیوڈچ میں جیتنے یا کرسمس یا طورال کو بے ہوش کرنے سے کہیں اچھی...... وہ آج کی رات کو کبھی کبھی نہیں بھلا پائے گا۔

☆☆☆

ہیری قریباً بھول گیا تھا کہ ابھی امتحانات کے نتائج آنا باقی تھے۔ جب نتائج کا اعلان ہوا تو اسے بے حد تعجب ہوا کہ رون اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے تھے۔ جڑی بوٹیوں کے مضمون میں اس کے کچھ زیادہ حوصلہ افزا نمبر تھے جنہوں نے جادوئی مرکبات کے برے نمبروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ انہیں امید تھی کہ گوئل جو اتنا ہی نالائق تھا جتنا کہ گھٹیا فطرت کا مالک تھا، یقیناً فیل ہو جائے گا مگر وہ بھی پاس ہو گیا تھا۔ یہ ان کیلئے بڑی شرم کی بات تھی مگر رون نے صحیح کہا کہ آپ کو زندگی میں ساری چیزیں ایک ساتھ کبھی نہیں مل سکتیں۔

اور پھر اچانک ان کے توشہ خانے خالی ہو گئے۔ ان کے صندوق کپڑوں اور دوسری چیزوں سے بندھ چکے تھے۔ نیول کا صندوق باتھ روم کے ایک کونے میں چھپا پایا گیا، سارے طلباء و طالبات کو یادداشتی رقعے دیئے گئے جن میں یہ تنبیہ درج تھی کہ وہ چھٹیوں میں جادو کا استعمال نہیں کریں گے۔ (''میں ہمیشہ یہ امید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں یہ یادداشتی رقعے دینا بھول جائیں گے۔'' فریڈ ویزلی نے مغموم لہجے میں آہ بھرتے ہوئے کہا۔) ہیگرڈ انہیں کشتیوں کے بیڑے تک لے جانے کیلئے سکول کے بڑے خارجی دروازے تک

آیا۔ پھر انہیں جھیل کے پار لے گیا اور وہ لوگ پلیٹ فارم پر پہنچ گئے۔ ہوگورٹ ایکسپریس میں سوار ہوئے اور آپس میں ہنستے کھیلتے اپنے اپنے گھروں کی طرف رواں دواں ہوگئے۔ پھر ریل گاڑی کے باہر کا دیہاتی منظر کچھ زیادہ سرسبز اور صاف ستھرا ہوتا چلا گیا۔ ماگل شہروں کو نزدیک سے تیزی سے گزرتے ہوئے دیکھ کر وہ بیٹی باٹ کی ہر ذائقے والی ٹافیاں کھا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے جادوگروں والے کپڑے اتار کر قمیض پتلون اور جیکٹ پہن لی تھیں۔ آخر کار وہ کنگ کراس سٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر پونے دس پر اتر گئے۔

پلیٹ فارم سے باہر جانے میں ان لوگوں کو تھوڑا وقت لگا۔ ایک جھریوں والا بوڑھا گائیڈ ٹکٹ والے ستون کے پاس کھڑا تھا اور ان لوگوں کو گیٹ سے دو یا تین کی شکل میں گزرنے دے رہا تھا تاکہ وہ سب لوگ پتھریلے ستون سے اکٹھے باہر نکل کر ماگلوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ نہ لیں اور انہیں یکدم متحیر نہ کر دیں۔

''تمہیں ان گرمیوں میں ضرور آنا ہے اور ہمارے یہاں رہنا ہے۔'' رون نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ ''تم دونوں کو...... میں تمہیں الو بھیجوں گا۔''

''شکریہ!'' ہیری نے ہجوم کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ ''مجھے کسی چیز کا تو انتظار رہے گا۔''

جب وہ لوگ ماگل دُنیا کی طرف لے جانے والے گیٹ کی طرف بڑھے تو لوگ انہیں دھکا دیتے ہوئے آگے جانے لگے، ان میں سے کچھ نے کہا۔

''پھر ملیں گے ہیری!''

''پھر ملتے ہیں پوٹر!''

''امید ہے گرمیوں کے بعد ملاقات ہوگی۔''

''اب بھی مشہور ہو۔'' رون نے اس کی طرف دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

''جہاں میں جا رہا ہوں کم از کم وہاں تو نہیں ہوں!'' ہیری نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ہیری، رون اور ہر مائنی پتھریلے ستون سے اکٹھے باہر نکلے۔

''وہ رہا ممی...... وہاں پر دیکھو!'' یہ جینی ویزلی تھی، رون کی چھوٹی بہن۔ مگر وہ رون کی طرف اشارہ نہیں کر رہی تھی۔

''ہیری پوٹر......!'' وہ زور سے چیخی۔ ''دیکھو ممی! وہ رہا...... ادھر......''

''خود کو سنبھالو جینی! اشارہ کرنا بدتمیزی ہوتا ہے۔'' مسز ویزلی نے سختی سے کہا اور انہوں نے ان کی طرف دیکھ کر ایک مسکان

چہرے پر سجالی۔

''بہت مصروف سال گزرا؟'' انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بہت!'' ہیری جلدی سے بولا۔ ''مسز ویزلی! کرسمس کی ٹافیوں اور گرم اونی سوئیٹر کیلئے بہت بہت شکریہ!''

''ارے کوئی بات نہیں ڈیئر!'' مسز ویزلی کا رواں رواں فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھا۔

''تیار ہو؟'' ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

ہیری نے جلدی سے مڑ کر دیکھا۔ وہ انکل ورنن تھے، جن کا چہرہ اب بھی ارغوانی ہو رہا تھا۔ ان کے چہرے پر اب بھی مونچھیں تھیں اور جواب بھی ہیری کی ہمت پر غصے کا اظہار کر رہی تھیں، جو عام لوگوں سے بھرے ہوئے سٹیشن پر پنجرے میں الّو لٹکائے گھوم رہا تھا۔ ان کے پیچھے آنٹی پٹونیہ اور ڈڈلی کھڑے تھے جو ہیری کو ٹکٹکی لگا کر دیکھنے میں مگن تھے۔

''آپ لوگ یقیناً ہیری کے رشتے دار ہوں گے۔'' مسز ویزلی نے خوش اخلاقی سے کہا۔

''صرف کہنے کی حد تک......'' انکل ورنن نے روکھے پن سے جواب دیا۔ ''جلدی کرو لڑکے! ہمارے پاس تمہارے لئے پورا دن نہیں ہے۔''

وہ باہر کی طرف چل دیئے۔ چلتے چلتے رون اور ہرمائنی سے کچھ کہنے کیلئے ہیری پیچھے رہ گیا۔

''تو گرمیوں میں ملاقات ہوگی۔''

''امید ہے کہ تمہاری چھٹیاں اچھی گزریں گی۔'' ہرمائنی نے انکل ورنن کی طرف متذبذب انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ حیران تھی کہ کوئی انسان اتنا ناخوش بھی ہوسکتا ہے۔

''ہاں! اچھی گزریں گی۔'' ہیری نے دھیرے سے کہا اور وہ دونوں اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو دیکھ کر تذبذب کا شکار تھے۔ ''انہیں معلوم نہیں کہ ہمیں گھر پر جادو کرنا منع ہے میں اس گرمیوں میں ڈڈلی کے خوب مزے لوں گا۔''

☆☆☆